TEXT PROBLEM WITHIN THE BOOK ONLY

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_224283

UNIVERSAL
LIBRARY

OUP—556—13-7-71—

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۸۲۳ د ر Accession No. 21544

Author رسالہ

Title دھوکا یا علمی مذاق

This book should be returned on or before the date last marked below.

دُھوکا - یا - طلسمی فانوس

یعنی

انگلستان کے مُسلّم الثبوت جادوگار مسٹر رینالڈ کے ایک اچھوتے - دلکش

نصیحت خیز اور عبرت آمیز ناول کا ترجمہ

جسمین

عجیب دلاویز پیرائے مین دکھایا گیا ہے کہ دنیا کے معاملات کا ظاہر کچھ ہوتا ہے اور باطن کچھ

اور بادی النظر مین جو کچھ نظر آئے اُسپر اعتبار کر کے راے قائم نہ کرنا چاہیے۔

اور جسکو

منشی محمد سجاد حسین صاحب اڈیٹر اودھ پنچ لکھنؤ نے پاکیزہ اُردو مین

ترجمہ کیا ؛

حسب فرمائش منشی جے نرائن صاحب ورما آنریری مالک

رسالۂ ناول لکھنؤ

رای صاحب منشی گلاب سنگھ پریس لکھنؤ امین آباد مین چھپا

1576

گلدستہ معیار

ایک نئے طرز کا گلدستہ جس مین شعرائے باکمال کا طرحی کلام بمقابل قافیہ درج ہوتا ہے اور اسکے علاوہ مفید اور دلچسپ مراسلات و مضامین متعلق شاعری و انشاپردازی و دلچسپ ناول لائق حضرات کے قلم سے نکلے ہوے درج ہوتے ہین۔ قیمت سالانہ معہ محصول عام خریدارون سے ۔ عہ

نمونہ کا پرچہ ۳ر محصول ہونے پر روانہ ہو سکتا ہے ۔

المشتہر

حکیم علی محسن خان آبر مالک گلدستہ معیار۔ رستم نگر۔ گڑھیا اعظم بیگ ۔ لکھنؤ ۔

اودھ پنچ

ہنسنے ہنسانے ۔ دلگی تفریح ۔ اور ظرافت کا سب سے قدیم بالتصویر ہفتہ وار اخبار جس مین ضروری خبرین بھی درج ہوتی ہین۔ قیمت سالانہ پیشگی عہ معہ محصول جس مین سال بھر کے پرچے یکجا ہوتے ہین فی جلد ۳ے ۱۳/۴ر معہ محصول

المشتہر

محمد سجاد حسین مالک اودھ پنچ لکھنؤ

مرقع زیبا ۔ دیوان سخن سنج بے ہمتا نواب بندہ علی خان صاحب زیبا جنکے کلام مین علاوہ حسن مضمون صفائی بندش اور خوبی زبان کے فیاض فطرت نے کچھ اس بلا کا درد کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے کہ الٰہی توبہ ۔ بس بالکل تیر و نشتر ۔ انصاف پسند طبیعتون کا قول ہے کہ زیبا آپ رنگ کے ایک ہی شاعر ہین ۔ دیوان کے آخر مین کچھ قصاید بلغتیہ منقبت ۔ اور سلام رباعیات وغیرہ بھی شامل ہین ابھی ابھی چھپ کر شایع ہوا ہے ۔ قیمت فی جلد عہ

لال کپتان ۔ ایک نہایت دلچسپ تاریخی ناول حسین والی ماٹی نگر و یاجل اسود اور اسمعیل بے ترکی پاشا کے جنگ کے حیرت انگیز واقعات کے ساتھ عشق کے راز و نیاز کی تصویرین نظر آتی ہین اور ہر پارٹ کے آخر مین ایک راز ہی جو آخری سین پر کھولا گیا ہے قیمت فی جلد ۱

المشتہر

جے نرائن ورما ۔ امین آباد ۔ لکھنؤ

دیباچہ از مصنف

یون تو اس ناول کے کئی مقاصد ہین مگر سب سے اہم یہ ہی کہ ایسے واقعات ناظرین کی خدمت مین پیش کیے جائین جنسے اس پرانے پلاٹ کا ثبوت مل سکے کہ "ظاہری صورت اعتماد کے لایق نہین" اسکے ساتھون ساتھ بہت سی کام کی باتین گرد مین باندھنے کے قابل بھی بیان کی گئی ہین۔ اسکے مطالعے سے ظاہر ہوگا کہ دنیا مین چاہے سرکاری عدالت ہو یا نا ہو کبھی واقعات متعلقہ پر بہت کچھ سوچ وسا کرنا چاہیے۔ انسان بڑی بڑے کام خفیف خفیف باتون پر کر گزرتا ہے۔ اور ادنیٰ ادنیٰ سی سرکتین بڑے بڑے منصوبون کو نیست و نابود کر ڈالتی ہین۔ آدمی لاکھ کچھ ہو مگر جیسا موقع ہوتا ہی ویسا ہی وہ بن جاتا ہے۔ جسطرح طلسمی فانوس (میجک لینٹرن) پلک مارتے رنگ برنگی تماشے طرح طرح کی تصویرین پیش نظر کرتا ہے اوسیطرح یہ کتاب بھی ناظرین باریک بین کو فطرت انسانی کی قسم قسم کی نیرنگیان دکھاتی ہے۔ اس سے پایا جاتا ہی کہ مخلوقات اور اونکے حالات مین نیکی بدی۔ خیر و شر۔ سود و زیان ایسے باہم گھلے ملے ہین کہ انکا تصفیہ اور تجزیہ محال ہی۔ جسقدر فطرت انسانی کے تہ در تہ حالات کا علم ہوتا جاتا ہے اوسیقدر وہ علم بجاے نعمت کے زحمت ہوتا جاتا ہے۔ اور جسقدر دنیا کے حال سے زیادہ آگہی ہوتی جاتی ہے اوسیقدر تسکین قلب و طمانیت خاطر کم ہوتی جاتی ہی۔

پس اصل غرض اس تصنیف کی بالکل اخلاقی ہی۔ مصنف نے حتی الوسع دلچسپی اور چلبلاہٹ پیدا کرکے قصون کے پیرایے مین دنیا — خصوصاً انسانون کی اصلی حالت دکھائی ہے۔ یہ قصے اگرچہ الگ الگ ہین مگر سب مین ایک ایسا سلسلہ رکھا گیا ہی کہ ایک بڑے قصے کے سب اجزا معلوم ہوتے ہین۔ داستان کے سلسلے مین ایک ہی شخص رستم دستان ہی اور جو کچھ وہ تجربہ حاصل کرتا اور دیکھتا جاتا ہے اور جنکی اصلیت نہین سمجھ سکتا اوسکے اصلی حالات بعد کو ظاہر ہوتے جاتے ہین۔ اسکے واسطے ایک خلاف عادت ذریعے کی ضرورت تھی۔ اسی مقصد کیواسطے مسٹر ٹموتھی کی کتاب القا قرار دی گئی۔ جو ایک طلسمی الماری مین ہی۔ دو واقعے ایسے ہین جنکو بیان خاصکر بیان کر دینا مناسب ہے۔ ایک قصہ تو وہ ہی جو اوس مقدمے پر مبنی ہی جس مین ایک فرانسیسی لیڈی میڈم لکارج پر اپنے شوہر کو زہر دیکر ہلاک کرنے کا الزام لگایا گیا ہے۔ دوسرا مرد آہنین نقاب کا راز ہی۔ پہلے مین تاریخ واقعہ اور جزوی حالات

ضرورتاً بدل دیئے گئے ہین - اور دوسرے امر کی نسبت مصنف عرض پرداز ہے کہ اصلی مجرم کی نسبت (جو بگنی رال کے محبس مین مصائب جھیلتا رہا) اُس نے ایک بیانیہ نکالا ہے جس کو ناظرین باور نہ کرین نہ سہی مگر متعجب ضرور ہونگے -

یہ کلیہ تین اہم واقعات پر مبنی ہے - یعنے

اول مصنف کے نزدیک جس شخص پر یہ مصیبت گزری تھی - اوسکو لوگ سازش کرکے قید کرلے گئے تھے اور فرانس مین کمال احتیاط سے مرتے دم درحقیقت محبوس رکھا گیا تھا -

دوسرے اون لوگون مین سے جنکو اہل تاریخ بتاتے ہین ایک شخص بھی عقلاً مرد آہنین نقاب نہین قرار پاسکتا - اگر کوئی ہو سکتا ہے تو وہی جسکو مصنف قرار دیتا ہے -

تیسرے - چند دستاویزین اور وثیقے جو اب تک وانا کے شاہی کوٹھون مین موجود ہین - اور جنکو اون مورخون نے نظر انداز کیا ہے جنہون نے مرد آہنین نقاب کے حالات لکھے ہین مصنف کی نظر سے گزرے ہین اور اونہین کی بنا پر اوس نے یہ راے قائم کی ہے -

یہ رپورٹین ہین جو تلمان (سفیر سلطنت اسٹریا متعینہ باب عالی) نے اپنے گورنمنٹ کو اُس زمانے مین بھیجی تھین جبکہ قلعہ بگنی رال کے قلعے مین یہ شخص مقید تھا -

جارج ڈبلو ایم رینالڈز

---

[1] عموماً اہل فرانس بلا دلیل خیال کرتے ہین کہ یہ شخص شاہ لوئی چہاردہم کا جوڑوان بھائی تھا - اور اسی سبب سے محبوس رکھا گیا تھا کہ کہین سلطنت کا دعوی نہ کر بیٹھے -

دھوکا

یا

طلسمی فانوس

شہر کنٹربری سے کسیقدر فاصلے پر ایک پہاڑ تھی - نہایت خوشنما جگہ کی یہ فضا - جڑی بوٹی سے آراستہ - گل و ریاحین سے پیراستہ - کمین سبزہ خوابیدہ کا مخملی فرش بچھا - کسی جا خوش قطع اشجار جلوہ نما - کسی طرف صاف شفاف پہاڑی چشمے کی آبشار - آئینہ عروس بہار نرگس و نسترن کی فردی بوٹی - لالہ خودرو کی رنگ آمیزی نگارخانہ چین کو شرماتی - نسیم عنبر بیز کی ہر لپٹ ریاض رضوان کی یاد دلاتی اہل بصارت کی تسکین - صاحبان بصیرت کو مرقع فطرت - وارفتہ مزاجوں کے لئے سامان وحشت - غور اور فکر کرنے والوں کے واسطے موقعہ خلوت - چاروں طرف سنسان - دور دور تک آبادی کا نام - نہ انسان کا نشان - اس سرے سے اوس سرے تک سناٹا - ہو کا مقام - امن کوہ میں ایک عمارت یکہ و تنہا - قدیم وضع کی - تین سو برس سے کھڑی - اوس کے سوا نہ کوئی اور مکان نہ جھونپڑی موسموں کے تصرف سے اوسپر اسقدر کائی جمی ہوئی تھی کہ چونے کی سفیدی کافور ہوگئی تھی سر سے پاؤں تک بالکل سیاہ - برآمدہ عشق پیچاں کی سخت جان بیل سے ڈھکا ہوا - اونچے اونچے کنگرے اور ایوان دیکھنے والوں پر اک طرح کی دہشت قرب و جوار کے رہنے والوں کے دلوں میں ہیبت پیدا کرتے تھے - اس مکان میں کوئی مکین نہ تھا - صرف ایک ضعیف سن رسیدہ دربان اسکا محافظ تھا - جس کے خاندان میں مدتوں سے یہ خدمت چلی آتی تھی - پس وہی ایک انسان تھا جسکی صورت وہاں دکھائی دیتی تھی - اس عمارت کے بانی سر رابرٹ تھے اور اسی وجہ سے اوسکا نام مارگ منزل مشہور تھا مگر قسمت کی بات کہ بہشت شداد کا معاملہ پیش آیا - یعنی جب سیر کی تکمیل ہو چکی تو [illegible]

اوس مین قیام کرسکے بعد اوس کے چھوڑ کر کہین چلے گئے پھر مدت العمر اس
مین رہنا سہنا نصیب ہوا۔ ہان جب مرض الموت مین گرفتار ہوے
ہین۔ تب اس مکان مین پھر آے اور صرف ایک ہفتہ زندہ رہکر انتقال کرگئے
پانچ وارثون کے قبضے مین یہ جائداد جاچکی تہی مگر ہر شخص صرف دو ہی دن اس مکان
مین رہ سکا تہا۔ یعنی جسدن اوس کو قبضہ ملا ہے۔ یا جسدن تعمیر ہستی دست
بردمرگ سے منہدم ہوئی ہے۔ علاوہ اسکے ایک حیرت انگیز راز یہ بھی تھا کہ
اس مین سات کمرے برابر برابر بنے تھے۔ اونمین سے چھ مین تو وارثون کی
روح اپنا اپنا کالبد خاکی خالی کرچکی تھی اور ہر ایک کی موت کے دوسرے دن
اوسکے کمرے کے دروازے پر سنہری حرفون مین ایک کتبہ اوس کے وارث
نے ثبت کرادیا تھا۔ بس وہ کمرا ہمیشہ بند رہتا۔ کوئی شخص کھول نہ سکتا۔
دربان بھی اوسدن تک چور دروازے مین قدم نرکہتا جب تک مالک موت کی
گھڑی پوری کرنے اور نیا وارث وصیت انجام دینے کو نہ آتا۔ ان باتون سے
لوگ خیال کرتے تھے کہ مالک کو اپنی موت کا زمانہ معلوم ہوجایا کرتا ہے یا
خدا کی طرف سے القا ہوتا ہے یا اور کوئی کرامت ہے
چنانچہ جنوری سنہ ۱۸۳۰ء کی پہلی تاریخ کو اس خاندان کے چھٹے وارث سر ولیم مارٹمر
کی مکین روح نے مکان جسم خالی کیا۔ اور اوسکے دوسرے دن اون کے
اکلوتے بیٹے سر اڈمنڈ آداخل ہوے۔ اور جہان تجہیز تکفین کے سامان اور
اہتمام کا حکم دیا وہان یہ بھی کہا کہ ایک نقاش بھی طلب کیا جاے۔
غرضکہ تابوت طیار ہوا۔ اور ایک کمرے مین بند کرکے قفل لگا دیا گیا اور نقاش
کو ہدایت کیگئی کہ اسکے دروازے پر یہ عبارت لکھدے۔
"سر ولیم مارٹمر نے یکم جنوری سنہ ۱۸۳۰ء کو باسٹھ سال کی عمر مین انتقال کیا۔
آپ نے دولت پسند کی تھی مگر پھر بھی خوش نرہے"
نقاش تنہا کام کرتا تھا۔ کوئی اوس کے آس پاس نہ تھا جب وہ سب لکھکر
کام ختم کرچکا تو سر اوٹھا کر ادہر ادہر دیکھنے لگا۔ اوسکو اسطرح کے پانچ
مقفل دروازے اور نظر آے۔ جنپر اسی طرح کی عبارتین لکھی تھین۔

پہلے پر تحریر تھا "سر ہنری مارٹمر نے ۱۰ مئی ۱۵۹۰ء کو ساٹھ برس کی عمر مین رحلت کی۔ آپ نے شان و شوکت پسند کی تھی مگر خوش نرہے"

دوسرے پر یہ عبارت تھی "سر جان مارٹمر نے ۱۶ اپریل ۱۶۲۵ء کو چھہتر سال کی عمر مین وفات پائی۔ آپ نے علمی شہرت پسند کی تھی۔ مگر خوش نرہے"

تیسرا کتبہ یہ تھا "سر اسٹیفن مارٹمر کو واقعہ ۲۴ فروری ۱۶۷۵ء اکہتر سال کے سن مین پیام اجل آیا۔ آپ نے محبت اور دوستی کو پسند کیا تھا مگر خوش نرہے"

چوتھے پر رقم تھا "سر جیمس مارٹمر ۹۔ نومبر ۱۷۲۶ء کو بہتر سال کی عمر مین جان بحق ہوے۔ آپ نے غرائم مین کامیابی پسند کی تھی۔ مگر خوش نرہے"

پانچوین پر یہ الفاظ تھے "سر جوزف مارٹمر ۲ جون ۱۷۸۹ء کو چوراسی سال کی عمر مین انجہانی ہوے۔ آپ نے صحت جسمانی کو پسند کیا تھا مگر خوش نرہے"

نقاش ان عبارتون کو تعجب کی نظر سے دیکھکر اونکے مطالب پر طرح طرح کے خیالات دوڑا رہا تھا کہ ایک دفعہ اوسکو یاد آیا کہ کلہم اجمعین سات دروازے ہین۔ اور اون مین چھہ بند ہو چکے ہین۔ اب صرف ایک پر عبارت تحریر ہونی باقی ہے۔ خدا جانے اسپر کیا لکھا جاے۔ کہ اتنے مین سر اڈمنڈ اچانک آگئے۔ اور نقاش نے جلدی جلدی اپنے اوزار سمیٹ سماٹ باہر نکلنے کا سامان کیا سر اڈمنڈ نے اوس کا کام بہت پسند کیا۔ کاریگری کی تعریف کی اور انعام اکرام دے دلا کر رخصت کر دیا۔

سر اڈمنڈ ایک نوعمر امیرزادے تھے۔ اونھی کو پہلی جوانی۔ شباب کے دن۔ ماشاءاللہ سن کوئی چوبیس سال کا سن۔ جوان رعنا کشیدہ قامت۔ زیبا شمائل پسندیدہ خصائل۔ بہت حسین تو نہین۔ مگر فی الجملہ خوش قیافہ آواز مین اک طرح کا درد۔ غزال چشم۔ گیسو کالے کالے۔ بال گھونگر والے دانت موتی کی لڑی۔ حرکات و سکنات شایستہ و دلربا غرضکہ ہر طرح صورت و سیرت مین آثار شرافت و نجابت تعلیم و تہذیب رکھتے تھے۔

نقاش تو ادہر روانہ ہوا۔ ادہر انہون نے کمرے کے چارونطرف جو نظر دوڑائی پہلے ہی دروازون کی عبارت پیش نظر آئی اوسوقت اونپر ایک کیفیت

طاری ہوئی جسم مین کسیقدر رعشہ پڑگیا۔ دل مین اضطرار نے راہ پائی۔ مگر کچھ سوچکر چپتے۔ بشرے سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی ناگوار کام کے واسطے ہمت باندہنی پڑی ہے جیب سے ایک چھوٹی سی کنجی نکالی۔ ساتوین کمرے کی طرف گئے۔ قفل کھولا۔ اندر داخل ہوے۔

یہ کمرہ اگرچہ پرانی وضع پر سجا ہوا ہے۔ مگر اہم آسایش کا زیادہ لحاظ رکھا گیا ہے مسہری پر مخملی گدی تکئے لگے ہین۔ اونکے گرد ریشمی جھالر ٹنگی ہوئی ہے۔ فرش پر ایسے دبیز قالین بچھے ہین کہ چلنے مین پاؤن دھنس جاتے ہین کرسیان ہین تو پرانے ڈھنگ کی مگر مضبوط اور عجیب عجیب نقش و نگار سے منقش اونپر مخملی گدے طاق پر ایک پرانی گھڑی رکھی ہوئی آتش خانے مین سب سامان لیس۔ اتنے مین دربان آیا۔ آگ سلگائی۔ اور چپکے چاپ خاموش اولٹے پاؤن کمال ادب سے چلا گیا۔ بالکل عالم خاموشی و تنہائی پوری خلوت۔

سراڈ منڈاوٹھے۔ دروازہ بند کیا۔ اور پھر کرسی پر بیٹھ گئے۔ دیر تک غوض مین رہے۔ پھر اوٹھے۔ خرامان خرامان کھڑکی کے پاس گئے۔ یہ مکان کی پشت کی طرف کھلی تھی۔ وہان سے باغین باغ صاف نظر آتا تھا۔

خزان کی فصل۔ نسیم کا گزر۔ نہ صبا کا دخل۔ مرغان چمن کی نواسنجیان موقوف۔ گل و ریاحین چمن سے مفقود اشجار حلہاے بہشتی سے محروم۔ سبزہ پتون کی دہانی۔ کاہی پوشاک ندارد۔ بلبلین سوگہی ساکہی شاخین خشک۔ مرجھائی۔ جھاڑ جھنکاڑ کی کثرت۔ یرقانی رنگ کی شدت۔ جابجا پتون کی ڈھیریان عناول کی قبرونکی صورت پڑین۔ جوانان چمن کی صرف ٹھٹھریان کھڑین۔ ہرطرف اداسی چھائی سناٹے کا عالم۔ سموم کے جھونکے سرد و شمشاد سے ٹکراتے۔ سائین سائین کی صدا سے دل دہلاتے تھے۔

یہ سمان دیکھکر سراڈ منڈ کو خیال آیا افسوس جسطرح بے درد خزان بہار گلستان کو پامال کرتی ہے۔ اسیطرح ظالم موت حیات انسان کی خاک اوڑاتی ہے۔ ایک سے درختون کے برگ و بار گر جاتے ہین۔ اور دوسرے سے انسانون کا گوشت پوست نابود ہو جاتا ہے۔ مگر درختون پر تو پھر ایک زمانہ آتا ہے۔

پھر وہی تازگی و شگفتگی - وہی رنگ روپ - وہی کوپلون کا نکلنا وہی ہرے ہرے کچوہ پتے وہی شاخون کا کلیون پھولون سمیت جھومنا - وہی درختون کی رعنائی وہی گل کی زیبائی - وہی چہچہے وہی قہقہے - مگر ہاے انسان کی ٹھہری پر پھر نہ بوئی پڑھتی ہے نہ روپ روغن آتا ہے ہڈیان گل گل کر قبر مین چونا بنتی رہتی ہین اسراڈمنڈ یہ سوچکر وہان سے باہ سرد و دل پر درد پلٹ آئے اور آگ تاپنے لگے - اتنے مین بارہ کا گجر بجا دوپہر کا وقت جنوری ۱۳۰۰ء کی دوسری تاریخ - معلوم ہوتا ہے جنازے کی نماز کے واسطے کلیسا مین صدا ے جرس بلند ہے - اب گنگنا بند ہوا جھنکار بھی موقوف ہوئی - سراڈمنڈ نے کئی دفعہ دستک دیکر بلند آواز سے موکل حفاظت کو دعوت دی - فوراً ایک نور جو شمس نصف النہار سے بھی برجہا تیز تھا کمرے مین داخل ہوا - اور سامنے آکر ایک خوبصورت شکل مین متشکل نظر آیا - کوئی چودہ برس کے خوبصورت امرد سے مشابہ جسد خاکی کیطرح نمایان شکل تو نہ دکھائی دیتی تھی مگر ہان دھندلی سی ایک خوش قامت صورت ضرور نظر آتی تھی - پوشاک ایسی تھی جیسی سولہوین صدی مین لوگ پہنتے تھے گرانبہا قیمت - داہنے ہاتھ مین مرصع ہاتھ مین طرہ دار ٹوپی لئے ہوے اور لمبے لمبے گھونگر والے سیاہ بال شانون کے دونون طرف عورتون کی طرح لہرا رہے تھے - سو تو ان ناک - غنچہ دہن - موتی سے دانت بشرے سے ایک اطمینان خاطر اور بے تکلفی کی ادا ہیدا تھی - اس نے کہا -

"ای سر ہنری بارٹمر کے چہیتے وارث مین - حسب طلب حاضر ہون"

سراڈمنڈ نے غور سے دیکھکر جواب دیا "جس نے تمکو طلب کیا ہے اوس کے حق مین تم رحمت ہو گے یا سامان زحمت"

جواب ملا کہ "جس نیت سے مین نے اس خاندان کا موکل بنا گوارا کیا ہے وہ تو بد نہین — لیکن اگر آپ اپنی ہی نادانی یا ضد سے میرے عطیہ نعمات کے خلاف کوئی حرکت کرین گے تو الزام کے آپ ہی مستوجب ہونگے ہر شے جسمانی ہو یا اخلاقی خیر و شر سے عجب طرح پر مخلوط ہے - مگر ایک ہوشیار تجربہ کار کاریگر کامل چیز کو ناقص سے جدا کر لیا کرتا ہے"

سر اڈمنڈ۔ مگر میرے چھوٹے بزرگ تو اس کام کو باحسن وجوہ انجام نہ دے سکے۔
موکل نے ہاتھ سے اشارہ کرکے کہا جناب اسکو اچھی طرح سن رکھیے کہ آیندہ کی باتین تو خدا ہی جان سکتا ہے مین نہین عرض کر سکتا کہ میری خدمات سے آپ اتنا ہی نفع اوٹھائین گے جتنا آپ کے بزرگون نے اوٹھایا۔ یا اوس سے زیادہ اون لوگون نے جو کچھ مجھسے طلب فرمایا مین بسر وچشم حاضر لایا لیکن اسکو کیا کیا جاے کہ سب نے دنیا کی نمایشی چیزین مانگین۔ اور جب وہ خواہشین پوری ہوگئین تو پھر خوشی نصیب نہوسکی سر نہری اس خاندان کے مورث اعلے نے شان وشوکت پسند کی لیکن بعد کو انتخاب یہ بہت پچھتائے تھے مطلب دلی تو حاصل ہوگیا مگر اوسی کی بدولت ایسے ایسے زخم کھائے کہ زندگی اجیرن ہوگئی تھی۔
سر جان نے علمی شہرت چاہی۔ اس کی دہن ایسی رہی کہ روپیہ پیسے کا کوئی انتظام نہ کرسکے۔ سب دولت ضائع ہوئی عسرت بڑھی۔ قرضہ ہوا۔ تمام مال اسباب جائداد سب رہن ہوکر خاصے لگ گیا۔ اور یہ بیچارے نہایت افلاس وفلاکت ذلت وخواری کی حالت مین دنیا سے اوٹھے۔
سر اسٹیفن کی خواہش تھی مجھے نیک دل بیوی ملے اور ہم مکتب اور ہم جولی دوستی اور محبت نباہین لیکن بیوی کی بدولت تو آتش رشک مین جل جل کر دن بدگمانی اور راتین کرب مین کٹین۔ چین سے لمحہ بھر سونا نصیب نہوا۔

دن کٹا فریاد سے اور رات زاری سے کٹی
عمر کٹنے کو کٹی پر کیا ہی خواری سے کٹی

اور دوستون کی مہربانی سے انکو اسقدر امداد اور دستگیری کرنی پڑی کہ جس تباہی اور افلاس کی ابتدا والد بزرگوار نے کی تھی اوس کی انتہا بیٹے کے ہاتھون ہوئی ع اگر پدر نہ تواند پسر تمام کند
سر جیمس نے اپنے ہر کام مین کامیابی پسند کی تھی۔ ایک بہت بڑے ملک التجا ہوگئے جس کام مین ہاتھ لگایا۔ خاطرخواہ نفع پایا۔ مٹی چھوتے سونا ملتا۔ رات دن کنچن برستا تھا۔ خدا نے اتنا دیا کہ آبائی جائداد بارسے سبکدوش ہوئی مال دولت رکھنے کو جگہ نرہی مگر ایسا روگ پیچھے لگا کہ چار دن بھی اچھے نرہنے

پاتے مہینون ایڑیان رگڑتے ۔ مرتے نہ جیتے ۔ بستر علالت پر پڑے سسکا کرتے ادہر سنبھلے کہ پھر بدتون کے لئے گرے ۔ نہ دولت کام آتی نہ ثروت دکھہ درد مٹاتی ۔

سر جوزف نے والد کی یہ حالت دیکھہ کر صحت جسمانی کو پسند کیا تہا ۔ لیکن اس تاب و توان طاقت و صحت کے بھروسے پر اسقدر بد احتیاطیان اور بد پرہیزیان کر گزرے کہ خاندان کی تباہی کے پورے سامان پیدا ہوے ۔ اور آخر آخرین تو نان شبینہ تک کی محتاجی ہو گئی جب دوست آشنا کچھ سلوک کرتے ۔ اپنے ہاتھہ پاؤنکی خیرات دیتے تو بسر اوقات کی صورت ہوتی ۔ مگر جس نعمت کو پسند کیا تھا اوس کی بدولت موت بھی نہ پوچھتی ۔

سر ولیم نے دولت کو سرمایہ عیش و عشرت ۔ ذریعہ مسرت قرار دیکر پسند کیا تہا لیکن جس دن سے دولت نصیب ہوئی مرتے دم تک ایک لمحہ بھی تو چین نصیب نہوا ۔ راتون کو اس خوف سے نیند نہ آئی کہ کہین لوگ دولت کی طمع مین ذبح نہ کر ڈالین نوکرون چاکرون پر اعتبار نہ تھا ۔ سب کو اپنا جانی دشمن سمجھتے ۔ ہمیشہ تکیہ کے نیچے بھرا ہوا تپنچہ اور ننگی تلوار رکھتے تھے ۔"

سر اڈمنڈ نے سنکر کہا "افسوس ! کیا عبرت کا مقام ہے ۔ کون چیز پسند کرون ہر نعمت خود ہی مصائب پیدا کرنیوالی ہے لیکن کوئی تو ہو لذت ۔ ۔ ۔ ۔"

موکل بول اوٹھا "ہان ۔ ایک چیز ہے جس سے آپ کو ہر امر کا علم ہو سکتا ہے ۔"

سر اڈمنڈ ۔ اچھا تم ہی بتاؤ ۔ مین کیا لون ؟

موکل ۔ مین کچھ نہین کہہ سکتا ۔

سر اڈمنڈ سوچنے لگے کہ اگر ایسی کوئی چیز ملتی جس سے سب باتون کے راز آئنہ ہو جا کرتے تو بے شک بڑی خوشی اور مسرت ہوتی لیکن یہ خوبی تو صرف علم مین ہے ۔ اس سے آدمی جان سکتا ہے ۔ کہ کس امر سے مصیبت پیدا ہوتی ہے ۔ اور کس سے مسرت ۔ بس اسی کو لینا چاہیئے ۔ اور موکل کی طرف مخاطب ہو کر بولے "بس ہمکو ہر بات کا علم ہو جایا کرے ۔ زندگی مین یہی کام آنے والی شے ہے ۔"

موکل کچھ متاسف نظر آیا ۔ کہنے لگا "بہت خوب اگر آپ یہی نعمت چاہتے مین

تو جس بات کا راز آپ پر نہ کھلے گا یا جو امر تعجب انگیز اور مذبذب نظر آئیگا اوس کا اصل حال معلوم ہو جایا کرے گا۔ ایک کتاب ہے جس مین انسان کے افعال و کردار کی تاریخ لکھی ہوتی ہے۔ بس وہی آپ کے پیش نظر ہو جایا کریگی اوس مین اون کے تمام اغراض مصالح۔ اسباب امید بین وسوسے منصوبے سب درج ہون گے۔ اوس کے ملاحظے سے انسان کے بطون کا حال من وعن کھل جایا کرے گا۔"

سر اڈمنڈ بہت ہی خوش ہوے کہنے لگے واہ وا۔ اگر اس لمبے چوڑے وعدے کا دسوان حصہ بھی تمنے پورا کیا تو سمجھ لو کہ مجھے تمام عالم کی مسرتین بخشدین۔ میرے نزدیک معلومات سے بڑھکر اور کوئی شئے اصلی خوشی اور فراغ خاطر کی کلیتہً ہو سکتی ہے" موکل نے حتمی وعدہ کیا اور غائب ہو گیا۔ سر اڈمنڈ متعجب و متحیر رہ گئے۔ قریب تہا کہ پھر طلب کرین۔ اتنے مین پھر وہی صورت ہاتہہ مین کچھہ لئے نظر آئی۔ ایک مختصر سی صندلی الماری خوشنما نقش و نگار سے آراستہ۔ کوئی دو فٹ لانبی اور اتنی ہی چوڑی اور دو فٹ چھہ انچہ کے قریب اونچی۔ اندر سبز مخمل منڈہا ہوا چاندی کے پترون کے خانے لگے۔ اور باہر سنہری حرفون مین لکھا ہوا۔

ناسٹر ٹموتھی کی کتاب لقا"

کچھہ دیر تامل کر کے موکل گویا ہوا "اس بیش بہا مخزن معلومات سے بنی نوع انسان کے تمام راز اشکارا ہو جایا کرین گے۔ میرا وعدہ وفا ہو گا۔ اور آپ کی مسرت پوری ہو گی۔ جن لوگون سے آپ سابقہ پڑے اور اون کے سوانح اور واقعات حیرت انگیز قابل تفتیش معلوم ہون۔ تو آپ اس الماری کو کام مین لائین اس سے بخوبی تشفی ہو جائے گی۔ تمام گزشتہ اور موجودہ امور کا علم ہو جائے گا۔ اور آیندہ کیواسطے بھی آپ قیاس قائم کر سکین گے۔ کوئی شخص اسکو نہ دیکھہ سکے گا صرف آپ ہی کو نظر آئے گی۔ حفاظت کی فکر نہ ہو گی نہ اخفا کا اہتمام ہر جگہ ہر مقام پر ساتھہ رہے گی۔ اپنے مکان مین ہون گے تو آپ کے خلوت خانہ مین اور اگر کہین مہمان ہون تو آپ کے کمرے مین موجود رہیگی۔ لیکن ایک عرض ہے کہ اگر کسی شخص

یا خاندان کی نسبت آپکو کوئی شبہہ پیدا ہو تو پہلے ہی سے یہ کتاب کھولکر ملاحظہ فرمانا شروع نہ کر دیجئے گا بلکہ پہلے حتی الوسع اچھی طرح بذات خود چھان بنان کر لیجئے گا کہ حرکات سکنات کیسے ہین - بشرے اور قیافے سے کیا کیا کیفیتین ظاہر ہوتی ہین - قرائن سے کیا معلوم ہوتا ہے اور جب اسپر بھی اصل حال نہ کھلے لیکن خاطر نہو اور انکشاف راز پر پوری طرح طبیعت متوجہ ہو تب اس کتاب سے مدد لیجئے گا - اور پھر اپنی تحقیقات کے نتائج اور اس کتاب کے مضامین کی تطبیق فرمایئے گا - اس ترکیب سے آپکو معاملات دنیا مین بہت کچھہ فائدہ ہوگا - بس آپکی خوشی مین نے پوری کر دی اس سے زیادہ آپ نہین طلب فرما سکتے - اور نہ مجھے اور کچھہ کہنے سننے کی ضرورت ہے "

سر اڈمنڈ نے گھبراکر جواب دیا " یہ تو ٹھیک ہے - مگر ابھی مجھکو کئی باتین آپ سے دریافت کرنی ہین مثلاً یہ کچھہ سمجھہ مین نہین آتا کہ اس خاندان پر اس برکت خاص کے نزول کا کیا سبب ہے - اور جو کچھہ آپ ازراہ مہربانی عطا فرمایا گئے وہ کیون موجب مصائب و تکالیف ہوا کیا اس مین کیا لم ہے کہ آج ہی شام کو یہ مکان مجھے چھوڑ دینا ہوگا اور پھر جب موت قریب ہوگی تو آنا پڑے گا - ہر ایک کا کمرہ کیون علیحدہ علیحدہ کر دیا گیا ہے اور یون اونکی نعشین ہمیشہ کیواسطے کیون مقفل کر دی گئی ہین - کمرے کل سات ہین کیون ہین - اور میرے خاندان اور مورث اعلے اور ان کمرون سے آپ کو کیا تعلق ہے - اور یہ بھی نہین معلوم کہ میری نسل میرے بعد آیا ختم ہو جائیگی یا قایم رہے گی -

موکل نے ہاتھہ سے سلام کا اشارہ کیا اور یہ کہتا غائب ہو گیا " کہ اس کتاب مین سب حالات گزشتہ اور موجودہ آپ ملاحظہ فرمائینگے "

یہ بیچارے ادہر ادہر دیکھنے لگے کوئی بھی نہین - ہان جس جگہ موکل کھڑا تھا وہان پر وہی الماری موجود ہے - یہ آگے بڑھے دیکھا اوسکے قفل مین چابی کی کنجی لگی ہوئی ہے - جلدی سے اوسکو کھولا - خانے بالکل خالی بیساختہ زبان سے نکل گیا " وائے قسمت - ارے کیا یہ سب فریب تھا دھوکا تھا چھلاوا تھا - اس مین انسان کی تاریخ کہان ہے جو مین پڑھون اور کچھہ سمجھی

کاش اپنے ہی خاندان کا حال مجھے معلوم ہو جاتا"

بس اس خیال کا آنا تھا کہ بہت سے کاغذات سنہری فیتے مین لپٹے ہوے ایک خانے مین نظر آئے۔ دیکھتے ہی طبیعت بشاش ہو گئی۔ سمجھ گئے اسی ترکیب سے "کتاب القا" سے کام لیا جاتا ہے۔ آگ کے سامنے کرسی پر بیٹھ کر اون کاغذات کو پڑھنے لگے۔ جنکا مضمون یہ تھا۔

ماسٹر ٹموتھی

۱۵۳۰ء کے موسم بہار مین ایک نوعمر آدمی۔ بمبیل اکیس ۲۱ برس کا سن وسال میلے کچیلے کپڑے پہنے۔ فلاکت زدہ مبتلاے افلاس۔ اس امید پر لندن آیا تھا کہ محنت مزدوری کر کے بسر اوقات کرے۔ صورت شکل ایسی بری نہ تھی قوی ہیکل خندہ پیشانی۔ ہنس مکھ جری بیفکری سے سیٹی بجاتا۔ نان خشک کا ٹکڑا ہاتھ مین لئے ٹہلا کرتا چلا جاتا تھا۔ چھ بجے کے قریب سر شام شہر کے ناکے پر پہونچا۔ ٹکا پاس نہین۔ شہر مین کوئی جان نہ پہچان یار نہ مددگار دن کو ٹھہرنیکا سہارا نہ رات کو پڑ رہنے کا ٹھکانا۔ جی مین کہتا جاتا تھا کہ آج کی رات کہین سڑک ہی پر پڑ رہین گے۔ چوری۔ چکاری یا گداگری کی طرف نیت نہین جاتی۔ ہان صبح سویرے محنت مزدوری تلاش کرین گے۔ کہ ایک دفعہ دیکھتا کیا ہے ایک سن رسیدہ شخص ساتھ ہے اور غور سے اس کو دیکھتا جاتا ہے۔ کبھی پیچھے رہ جاتا۔ کبھی آگے بڑھتا۔ کبھی برابر سے نکل جاتا ہے یہ بیچارا بہت ہی سٹ پٹایا گھبرایا قریب تھا شاہ راہ چھوڑ کر گلی مین نکل جاے کہ اوسی شخص نے بڑھکر کہا "میان صاحب زادے تمہارا مکان شاید باہر ہے۔ شہر آنے کا کبھی اتفاق نہین ہوا اسی سے بوکھلاے ادہر ادہر پڑے پھرتے اور بیہانک ہو ہو کر عمارتین دیکھتے ہو۔ کیون ہے نہ یہی بات؟" اس نے کہا "جی ہان" اور سر سے پاؤن تک ان بزرگوار کو بغور دیکھا۔ ایک شین اور معقول آدمی نفیس پوشاک پہنے کمر مین کیسہ پڑے رلٹکاے انداز کلام سے لطف و کرم ہویدا۔ بے تکلفی سے پوچھنے لگا۔

"بھیا تمہارا نام کیا ہے؟"

جواب۔ جی مجھے ہنری مارٹمر کہتے ہین۔

سوال شغل کیا ہے؟

جواب۔ کیا عرض کرون یتیم ہون۔ بے بس ہون۔ مفلسی مین گرفتار کوئی دوست نہ غمخوار۔ دور کے ایک رشتہ دار تھے۔ خدا اون کو جنت نصیب کرے اونہین نے ترس کہاکر پالا پوسا تھا مگر قسمت کی بات۔ خدا نے اون کا سایہ بھی سر سے اوٹھا لیا۔ کوی سہارا نہ رہا۔ اون کا مکان تھا اوس کا یہ حال ہوا کہ لوگون کا کچھہ قرضہ اون کے ذمے تھا۔ مرنے پر نالش فریاد ہوئی۔ کچہری سے چپراسی آئے سب مال اسباب قرق ہوکر نیلام ہوگیا۔ گھر تھا اوسپر بھی جھنڈی لگی۔ ڈگی پٹی۔ وہ بھی بکگیا۔ جس نے لیا وہ میرے رہنے کا کیون روادار ہوتا۔ آتے ہی کہنے لگا "دوسری جگہ اپنا سُبیتا کرو۔ یہ گھر خالی کرنا ہوگا"۔ زور ہی کیا تھا۔ چلا آیا وہانسے۔ مگر مجھہ ایسے خانمان برباد کا زمین آسمان پر کہین ٹھکانا نہین۔ در بدر خاک بسر پھرتا ہون۔ خدا علیم و دانا ہے کہ چار راتین (اسمان کی طرف اشارہ کرکے) اس اسمان کے تلے کٹی ہین۔ دیکھی کپڑون کی یہ گت ہو رہی ہے آج کنٹر بری سے سیدہا چلا آتا ہون کہ ہلا سے یہین شہر مین محنت مزدوری کرون۔ ضرورت پھر پڑھا لکھا بھی ہون۔ اگر عزت آبرو کی نوکری ملگئی تو زہے نصیب"

ان بزرگوار نے یہ سب سنکر کہا "ہان یہ تو ممکن ہے۔ کوی بڑی بات نہین ہمین تم کو اتنا دے سکتے ہین کہ اپنے چھوٹا موٹا کوئی کاروبار کرسکو۔ بشرطیکہ ہمارا ایک کام کردو"

اندہا کیا چاہیے دو انکھین یہ مژدہ سنتے ہی ہنری کی باچھین کھل گئین۔ کہنے لگا "بھلا آپ کے فرمانے کی بات ہے۔ مین بسر و چشم خدمت کو حاضر ہون"

اوس پیر مرد نے کہا "اگر منظور ہے تو آؤ ہمارے ساتھہ"

مارٹمر ان کے پیچھے پیچھے ہولیا شاہراہین۔ گلیان کوچے طے کرتا چلا جاتا تھا کہین

بالکل سناٹا قبرستان کی طرح عالم خموشان کائی چڑیا تک نہین۔ کسی جگہ بھیڑ بھاڑ چہل پہل شور غل کہوے سے کہوا چھلتا مشکل سے سیدہا راستہ ملتا۔ بگھیون کی گڑگڑاہٹ بادپا گھوڑون کی صدائے رفتار ہٹو بچو کی پکار۔ دو قدم باطمینان چلنا دشوار۔ مگر یہ بلا کی طرح چمٹا ہوا ساتھہ ہی ساتھہ چلا جاتا تھا۔ جاتے جاتے ایک عالیشان مکان ملا۔ پیر مرد اوسکے روبرو ٹھہر گیا۔ آبدیدہ ہوکر اوسکو بغور دیکھتا رہا۔ پھر کہنے لگا "ہنری! اسکو اچھی طرح دیکھہ بھال لو۔ دیکھو اتنی کھڑکیان نہین۔ برآمدے کی یہ قطع ہے۔ ایوان پردہ بھدی سے تصویر بنی ہے۔ اچھی طرح دھیان پر چڑھا لو۔ اگر پھر دیکھو تو بھولو گے تو نہین" اس نے کہا "کیا مجال" مگر تعجب بھی ہوا کہ آخر اس سے اسکا کیا منشا ہے۔ اور مجھہ سے کون کام لیگا۔ اتنے مین پیر مرد نے کہا اچھا تو اب آؤ چلو ہمارے ساتھہ۔ راستہ اچھی طرح دیکھتے بھالتے آنا" غرض کہ جدہر جدہر راستہ مڑتا تھا وہ فرض کرکے بتاتا جاتا تھا "دیکھو داہنے ہاتھہ پر یہ دوسرا موڑ ہے۔ ایک پہلے گزر چکا ہے۔ دیکھنا یہ بائین کو موڑ ہے۔ یہ گلی دیکھو یہان سے داہنے کو گئی ہے دھیان رکھنا یہ چڑھائی ہے" الغرض اوس مکان سے کوئی آدھ کوس کے فاصلے تک یون ہی بتاتا چلا گیا۔ یہان ایک تنگ و تاریک گلی مین ایک چھوٹے سے مکان کے دروازہ پر ٹھہر گیا۔ جیب سے کنجی نکال کر قفل کھولا۔ اور اس کو اندر بلا لیگیا۔ اس نے دیکھا چھوٹا سا یکمنزلہ مکان اور اوس مین صرف مختصر سا دالان ہے۔ سامان بھی کچھہ واجبی ہی واجبی ہے۔ ایک جانب نعمت خانہ رکھا ہوا تھا اوس مین سے بڑھے نے کچھہ کھانے پینے کی چیزین نکالکر میز پر لگا دین اور کہا "آؤ بیٹا تھوڑا بہت کھانا نوش کرلو تازہ دم ہوجاؤ۔ اوس کے بعد کام بنایا جاے گا"

یہ تو دیر سے بھوکا تھا۔ آتین قل ہو اللہ پڑھتی تھین۔ خوب تن کے کھانا کھایا۔ علم کی تعمیل بہت اچھی طرح کی۔ جب اس سے فرصت ہوگئی تو بڈھا کہنے لگا "تم کو وہ مکان تو اچھی طرح یاد ہوگا۔ جو ہم نے راستے مین بتایا تھا" اسنے

کہا "جی ہان بخوبی"

بڈھا۔ بھلا اب تم پیچ در پیچ گلیون سے ہو کر وہان پہونچ سکتے ہو؟

مارٹمر۔ بآسانی آج سے لیکر بیس برس تک جب فرمائے۔ آنکھین بند کیئے چلا جاون اور ٹھیک وہین پہونچون۔

بڈھا (مسکراکر) شاباش۔ کیون نہو۔ ماشاء اللہ سے ہونہار معلوم ہوتے ہو۔ لے اب سنو کام یہ ہے کہ ایک بچے کو لیکر اوس مکان مین پہونچانا ہے۔ پہلے جاکر تم لوگون سے کہنا کہ مین نواب ڈیون پورٹ سے ملنا چاہتا ہون۔ وہی اوس قصر کے مالک ہین۔ اور جب اون کے پاس پہونچنا تو لڑکے کو گود سے اوتار کر اون کے قدمون پر ڈالدینا اور کہنا کہ خداوند نعمت شامت زدہ مریم نے اپنے شامت اعمال کی زندہ نشانی آپ کی خدمت مین اس آس پر بھیجی ہے کہ آپ اپنی حیثیت کے مطابق اس کی پرورش پرداخت کا سامان فرماوین گے۔ بس اتنا کہکر لڑکے کو وہین چھوڑنا اور خود چل کھڑے ہونا۔ لو یہ اپنی اجرت پیشگی لو۔

یہ کہکر اوس نے پچاس اشرفیان میز پر گن دین بھلا اتنا طلاے خالص دیکھکر مارٹمر کو کسی دغل فصل کا گمان کیون ہونے لگا تھا۔ جھٹ جیب مین رکھہ آپ مستعد ہوے اور کہنے لگے "لائیے ابھی تو چٹکی بجاتے کام کیئے دیتا ہون"

میز پر چھوٹی سی گٹھنی تھی۔ اوس شخص نے بجائی اور تھوڑی ہی دیر مین ایک نوجوان آنکھون مین آنسو ڈبڈبائے۔ چہرہ زرد۔ جیسے ہلدی کا گابھا مغموم اور مضمحل گود مین کوئی دس مہینہ کا بچہ لیئے ہوے آئی۔ مارٹمر نے دیکھا کہ وہ اوس بڈھے کی طرف کھڑی حسرت سے ٹکٹکی لگاے دیکھہ رہی ہے۔ گویا بچہ کہا چاہتی ہے۔ اس عورت اور بڈھے کی شباہت بہت ملتی تھی جس سے ثابت تھا کہ اسکی بیٹی ہے۔ مگر وہ بڈھا چین برجبین کھڑا ہی رہا۔ آخر اوس دکھیاری نے بچے کو خوب سا پیار کرکے باآہ سرد مارٹمر کے حوالہ کیا۔ افوہ! اسوقت مریم کے غم کا حال نہ پوچھو۔ وہ اپنے حواسون مین نہ تھی۔ ضدی باپ کے حکم پر وہ بچہ کو زبان کرکے کمرے سے نکل بھاگی اور مارٹمر ہی بچہ لیکر چل کھڑا ہوا۔ اندھیری جھکی ہوئی تھی

رات بھی اچھی خاصی آگئی تھی۔ بچہ بے فکر چین سے سو رہا تھا۔ مارٹمر نے اسطرح ہاتھون پر لیا تھا کہ اوسکو کچھ تکان نہ معلوم ہوتا تھا۔ نہ چونکا نہ رویا۔ گویا نرم بچھونے پر کسی نے نہیکیان دیکر سلا دیا ہے۔ بڈہا دروازے تک پہونچا اور خدا حافظ کہکر رخصت کر آیا۔

الحاصل مارٹمر پہونچے اوسی مکان پر۔ آہستہ کنڈی ہلائی۔ اندر سے ایک دربان نفیس وردی پہنے نکلا۔ پوچھا کیا ہے۔ مارٹمر نے کہا نواب صاحب کی خدمت مین جانا چاہتا ہون۔ دربان ان کی قطع اور بچے کو دیکھکر قہقہہ مارکر ہنسا اور کہنے لگا "جی بجا ہے نواب صاحب بچے کو دیکھکر بہت خوش ہون گے نا"

یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ ایک ادھیڑ امیر زرق برق مکلف پوشاک زیب جسم فرماے قریب کے کمرے سے صدر کے کمرے مین تشریف لاے اور جھڑک کر فرمایا "بدتمیز تجھے یہ کیا کہی لگائی ہے" دربان نے عرض کیا "خداوند نعمت یہ ایک صاحب تشریف لائے ہین اور اصرار کرتے ہین کہ حضور کی خدمت مین حاضر ہون"

امیر صاحب بھی برزخ شریف دیکھہ مسکرائے۔ اور کہنے لگے "اجی مہربان بندہ۔ خیریت اسی مین ہے یہان سے چلتے پھرتے نظر آئے اور اسکو لیجائے اس کی مان کے پاس۔ نہ معلوم کسکا ہے کسکا نہین۔ کس کی بکری کون ڈالے گھانس ہمسے واسطہ غرض؟ ہوگا اپنے کسی یار کا۔ اوس کے لہدینے سے کیا ہمارا ہو جائیگا" یہ کہکر ایک ایسا دھکا دیا کہ مارٹمر صاحب لڑکھڑاتے دروازے کے باہر تھے۔ اور دروازہ اندر سے بند ہو گیا۔ اب کوئی شنوائی نہین کرتا۔ یہ حق حیران کہ کرین کیا۔ یہان اپنی ہی جان دوبھر ہو رہی ہے۔ اوسپر یہ چیچڑا اور گلے پڑا۔ آخر یہی سوچے کہ اولٹے پاؤن پھر چلو مان کے پاس اوسی کے سر مارو۔ وہ جانے اور اوسکا کام۔ غرضکہ دہان سے پھر پلٹے اور بہزار دقت و خرابی بچے کو لاد پہونچے اوسی زنیل مکان کلبہ احزان کے دروازے پر کنڈی کھڑکھڑائی۔ آواز دی زور سے پکارا۔ کوئی جواب ہی نہین آتا۔ کوئی منکتا تک نہین۔ جب بہت شور غل کیا تو ایک بی ہمسائی اپنے مکان سے نکلین اور کہنے لگین۔ "میان کچھ سڑی ہوے ہو پیٹتے چیختے۔ گلا پھاڑے ڈالتے ہو۔ سارا محلہ سر پر اوٹھالیا ہے

گھر مین سے بولے کون - وہان کوئی ہے بھی - وہ لوگ تو آدہ گھنٹہ ہوا مکان خالی کرکے خدا جانے کہان چلدے "اب کاٹو تو بدن مین لہو نہین - ہکا بکا رہگئے اُنسے کچھہ بنائے نہین بنتی - جائے ماندن نہ پائے رفتن - اوسی ہمسائی سے ساری حقیقت حال کہی - اپنی مصیبت بیان کی اور کچھہ اِس انداز سے کہ اوس نیک بخت کو انپر بہت ترس آیا - کہنے لگی "اچھا رات کو میرے ہان پڑ رہنا صبح اپنے چلے جانا" اتنی ڈھارس ان کو غنیمت معلوم ہوئی - بہت کچھہ اس مہربانی کا شکریہ ادا کیا - اور ٹہر گئے وہین - ساری رات گودمین بچہ لئے رہے ذرا کھنایا اور انہون نے تھپکیان دین - کردٹ لی اور اللہ اللہ بہائی کرکے سُلا دیا - رویا اور ساونھون نے لوریان دینی شروع کین -

خدا خدا کرکے رات کا عذاب کٹا - صبح ہوئی - اور انپر پہر دہن سوار ہوئی اوس امیر کے ہان جانیکی چنانچہ پہر پہونچے وہین - اسدفعہ اچھی طرح مدارات کی گئی - خوب دھکے دئے گئے - گردن ناپی گئی - خوب پٹے - اور جو گالیان کھائین وہ کہاتے ہین -

اب اُن کو پوری مایوسی ہوگئی کہ اس بے درد سنگدل کو شفقت پدری یاد دلانا پتھر مین جونک لگانا ہے - اسکا دل پسیجنے سے رہا - مفت خدا کی زحمت اوٹھانے سے حاصل - غضب خدا کا ماں باپ دونون موجود - مگر دنیا کا لہو ایسا سفید ہوگیا ہے کہ بچہ یتیم سے بھی بدتر ہو رہا ہے - ہاے اب اتنی سی جان کو کہان پھینکون کسکو دون - یہ تو میرے ہی گلے کا ہار ہوگیا - حیران ہون کیا کرین انبوخدا نے اسکی پرورش پرداخت کا بار اپنے سر ڈالا ہے - کچھہ اسی مین مصلحت ہوگی مرضی مولی از ہمہ اولے جو کچھہ وہ کرتا ہے اپنے بندے کے واسطے بہتری ہی کرتا ہے - مگر مصیبت تو یہ ہے کہ شہر مین کوئی جان پہچان نہین - کوئی صلاح دینے والا نہ تدبیر بتانے والا - چلو کنٹربری پلیٹ چلو بلاسے وہان دو چار صورت آشنا - صاحب سلامتی تو ہین سر دست روپیہ پیسے کی مدد کی ضرورت نہین - خدا نے کچھہ دنون کے واسطے سامان بھی کردیا ہے - پھر زبانی مشورے مین اب کسکو عجل اور تامل ہوگا -

اس منصوبے کے مطابق اب یہ چل کھڑے ہوے کنٹربری کیطرف - اور وہ بھی پیدل کہ سواری کا کرایہ ہی بچے - بچہ ماشاء اللہ سے پیارا پیارا - موٹا تازہ گل گوتھنا سا - ان کو اوسپر بہت پیار آتا تھا اور خدا نے کچھ ایسی محبت دل میں ڈالدی کہ انہون نے ٹھان لی جسطرح بنے گا ہم ہی پالین گے - اور اسی وجہ سے نام بھی اپنے اون محسن کے نام پر ٹموتھی رکھا جنہون نے خود ان کو پرورش کیا تھا -

القصہ پاپیادہ منزلین طے کرتے بچہ بغل مین دابے تیسرے دن کنٹربری مین جا داخل ہوے - اور دستون کے مشورے سے ایک چھوٹی سی دوکان کھولنے کا منصوبہ کیا - اتفاق سے ایک بنیا دوکان اوٹھانے والا تھا اوسی سے اونے پونے معاملہ ہوگیا اور پردیون کی دوکان جمگئی - تین سال گزرے - دوکان بھی خوب چل نکلی - اب مارتھا کو بار بار اوس بڈھے کا قول یاد آتے لگا جس نے اُن کو نیان دیتے وقت کہا تھا کہ یہی سرمایہ تمہاری فلاح کا سبب ہوگا -

اتفاق سے ایک روز صبح کو بچہ کو انگلی پکڑائے ہوا کھلانے کو بستی سے باہر نکلے آسمان کھلا ہوا - ابر و باد کا نشان نہ گرد و غبار کا نام - مطلع صاف ٹھنڈی ٹھنڈی معتدل ہوا چل رہی ہے - نہ لو کی لپٹین نہ سرد ہوا کے تھپیڑے - خوش گوار جھونکے آرہے ہین - طبیعت بشاش خاطر شگفتہ - جو سڑک لندن کو جاتی ہے اوسکی ایک پٹری پر جا کر بیٹھ گئے کہ ہوا کا لطف اوٹھائین - اور جیب سے ایک میٹھی ٹکیا نکالکر بچے کو دی کہ اوس کو کھٹکے - اتنے مین گھوڑون کی ٹاپون کی آواز کان مین آئی - جیسے کچھ سوار لندن کی طرف سے ادھر آرہے ہون - مڑکر جو دیکھتے ہین تو سامنے سے ایک لیڈی اور اوس کے خدام گھوڑے مارے چلے آرہے ہین - جب برابر پہونچے اور لیڈی اور اون کی چار آنکھین ہوئین - تو لیڈی صاحبہ نے گھوڑے کی باگ روک لی اور قریب آکر کہنے لگین -

لیڈی چشم بد دور - کیا پیارا بچہ ہے - خدا جیتا رکھے - اپنے ماں باپ کا

ہنری مارٹمر نے جو یہ آواز سنکر آنکھ اوٹھائی دیکھتا کیا ہے کہ لیڈی یہ کہکر غش مین آگئی ہے اور اگر لپک کر تھام نہ لے تو گھوڑے سے نیچے آرہے۔

ہنری (تعجب سے) این مریم!۔

مریم۔ ہان۔ ہان۔ مین ہون۔ میرا پیارا بچہ۔ میرا پیارا بچہ!۔

یہ کہکر اوس نے بچے کو چھاتی سے لگا لیا۔ خوب ہی بھینچ بھینچ کر پیار کیا۔ کبھی پاگلون کی طرح ہنستی۔ کبھی روتی۔ اور قریب تھا کہ فرط مسرت سے اوچھلنے کودنے لگے۔ ادہر خون کا جوش دیکھئے کہ بچہ بھی آغوش مادر کی گرمی پاکر۔ گنجشکی کی طرح کہل گیا۔ قلقاریان مار کر ہنسنے لگا۔ دیر تک یہی کیفیت رہی۔ جب طبیعت ذرا ٹھہری ہیجان مسرت فرو ہوا مارٹمر پر جو کچھ بیتی تھی وہ سب اوس نے مفصل اور مشرح کہہ سنائی۔ اور مریم نے بھی اپنی رام کہانی یون بتائی کہ "ابا جان کے کان تک جب یہ بات پہونچی کہ لارڈ ڈیون پورٹ کے ساتھ ایسا معاملہ ہے اور نوبت یہان تک پہونچی ہے تو اونہون نے مارٹمر کے اپنی دوستی کا قیام ترک کر دیا۔ لئے ہوے سیدھے لندن چلے گئے تاکہ ہم چار چشمون پر یہ بات کھلنے نہ پاے۔ پردہ ڈھکا کا ڈھکا رہے۔ لندن تو بڑا غدار شہر ہے وہان کون کسکو پوچھتا ہے چنانچہ ایک گوشے مین چھوٹا سا مکان لیکر چندے ٹہرے جب سب کچھ ہوچکا اور تمہارے ہاتھ لڑکا بھیج چکے تو پھر گھر پلٹ آئے یہان آکر تھوڑے دنون کے بعد بیمار ہوے اور انتقال کر گئے۔ جو کچھ اونکا مال متاع تھا وہ سب مجھکو ملا۔ مین نے اپنے تخت جگر کی تلاش مین بہت خاک چھانی۔ آدمی مقرر کئے۔ لوگون کو انعام اکرام دینے کو کہا مگر کہین پتا نہ چلا۔ آخر ہار کر چھاتی پر صبر کی بھاری سل رکھلی اور چپ ہورہی۔ آج جاکر قسمت جاگی۔ اوسکا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مراد پوری ہوئی۔ عمر بھر کی آرزو بر آئی"۔

مریم کنٹربری سے کچھ دور رہا کرتی تھی۔ آج سے اوس نے ارادہ کر لیا کہ اب اسی شہر مین رہے۔ یہان کوئی جانتا پہچانتا بھی نہین۔ جو کچھ حیلہ مشہور کر دیگی۔ چل بھی جائیگا۔ کہدے گی کوئی بیوہ بیگم باہر سے آکر رہی ہین۔ چنانچہ ہنری مارٹمر کی دوکان کے قریب ہی مکان لیکر اوس نے سکونت اختیار کی اور اپنے بچے کی پرورش پرداخت کرنے لگی۔ ہنری بھی قریب تھا۔ دن مین دو ایک مرتبہ جب جی چاہتا

اسانی سے مل سکتا اور بچہ بھی ہڑکنے نہ پاتا۔ مریم۔ ہنری کے ساتھ سلوک بھی ہوا کرتی تھی۔ اب اوسکو دوکان داری کی حاجت نہ رہی فراغت سے بسر ہونے لگی اور دوکان اوٹھا ڈالی گئی۔

ایک زمانہ اس حال پر گزر گیا۔ سب لوگ بعنایت الٰہی اطمینان فراغت خاطر عیش آرام سے بسر کرتے رہے۔ اب ٹمو تھی کی عمر سولہ برس کی پہونچی۔ صورت شکل اچھی نکلی۔ گروہ شناشت اور خوش طبعی بواس سن کے لڑکون مین ہوا کرتی ہے اس مین مطلق نہ تھی۔ بلکہ اوس کے عوض طبیعت ہمیشہ ندھال سی چہرہ اوداس۔ رنگت زرد۔ آنکھون مین حلقے پڑے ہوے۔ دبلا قاق۔ دل بجھا ہوا۔ نقاہت اور اضمحلال حرکات و سکنات سے پیدا تھے

ان یہ حال دیکھکر بہت کڑھتے اور اکیلے مین رویا کرتی تھی کہ اللہ امین کی ہی ایک اولاد۔ حاصل عمر۔ زندگی کا سہارا۔ اگر خدانخواستہ یہی حال رہا تو آگے چلکر ہوتی کیا ہے ہنری ہی جس نے اپنی اولاد کی طرح اس کو پالا تھا۔ اور مثل باپ کے اوس سے انس رکھتا تھا یہ رنگ دیکھکر بہت ہی متفکر اور مغموم رہتا تھا۔ مگر چارہ ہی کیا تھا رفتہ رفتہ اس حالت کو ترقی ہوئی لاکھ تدبیرین کین کوئی کارگر نہوئی ڈاکٹرون نے بہت علاج کیا مگر امراض نے ایسا گھیرا کہ جان بری محال ہوگئی۔ آخر کار گرا اور ایسا گرا کہ پھر بستر علالت سے اوٹھ ہی نہ سکا۔ ضعیف القوی تو خلقی تھا چند ہی روز مین ہزارون حسرتین ارمانین جی کی جی ہی مین لیئے سوے عدم چل بسا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

کھل کے گل وہ دن بہار جان فزا دکھلا گئے
حسرت اُن غنچون پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

ٹمو تھی کی موت پر سب کو صدمہ ہوا جس نے سنا تاسف کیا۔ اور مان کی حالت تو قابل بیان کرنے کے نہ تھی۔ اتنا رنج کیا اتنا رنج کیا کہ بالکل مجنون ہوگئی۔ تن کا ہوش رہا نہ بدن کی خبر۔ عقل زائل۔ کھانا پینا ترک۔ اور مہینے ڈیڑھ مہینے کے اندر بیٹے کی پانتی پہونچ گئی۔

جو کچھ جائداد اور دولت تھی وہ سب ہنری مارٹمر کو ملی۔ مگر تابڑ توڑ دو موتونکے

غم مین یہ بھی عرصے تک نیم جان رہا۔ اس ثروت کے لطف اوٹھانے کو دو دل دماغ ہی نہ رہا۔ اگر آج کوئی اوس سے یہ سب لے لیتا اور اوس کے مُوتھی کو لادیتا تو ہنسی خوشی پھر اپنی پرچون کی دُکان پر جا بیٹھتا اور صبح سے شام تک ٹکے ٹکے کا سودا بیچنا گوارا کرلیتا۔ اب یکہ و تنہا۔ کوئی یار نہ غمگسار۔ جورو نہ بچے۔ دوست نہ آشنا۔ غم کس سے غلط ہو۔ دل کس سے بہلے۔ دنیا مین جنسے الفت محبت تھی وہ یون بے یار مددگار چھوڑ کر ٹھنڈے ٹھنڈے چل بسے۔ دنیا آنکھون مین اندھیر۔ شہر سنسان۔ گھر پہاڑے کھاتا ہے۔ باہر نکلنے کو جی نہین چاہتا۔ زندگی اجیرن۔ کسی کام کی طرف رغبت نہین ہوتی۔ آخر یہ مشغلہ تجویز کیا کہ ایک عالی شان قصر تعمیر کرائے جس سے دنیا مین چندے نام قائم رہے اور جی بھی بہلے۔ چنانچہ زمین کا ایک وسیع قطعہ خرید کر کے ایک بہت بڑی تعمیر کی بنیاد ڈالی اور اوسکو بنانا شروع کیا۔ چند روز کے بعد عمارت قریب طیاری کے ہوگئی۔ صدر کے کمرے پختہ ہوگئے داہنی جانب کا درجہ مکمل ہوگیا۔ ہنری اس مکان مین اوٹھ بھی آیا۔ صرف بائین پہلو کے کمرے باقی تھے۔ ایک شب بچھلے کو ہنری اپنی خوابگاہ مین لیٹا تھا جاگ چکے تھے۔ کوئی دم مین صبح ہونے والی تھی ہلکی ہلکی سفیدی آسمان پر آگئی تھی کہ دیکھتا کیا ہے۔ کمرے مین ایک بجلی سی چمک گئی اس سرے سے اوس سرے تک نور ہی نور کمرہ بھر جگمگا اوٹھا۔ انھین ملکہ وہ ہر دو ہر کہ کیا تو اسکے پلنگ کے پاس ہاسٹر مُوتھی کھڑا ہے۔ بے اختیار جی چاہا۔ اپنے پیارے کو اوٹھا گلے سے لگالے۔ مگر اوس نے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ اب یہ سمجھ گیا کہ یہ انسان نہین صرف مُوتھی کی روح ہے۔ روح نے نرم اور پر درد آواز مین کہا "آپ مجھپر باپ سے بھی زیادہ شفقت فرماتے رہے مجھپر لازم ہے کہ اس کے عوض آپ کی خدمت بجالاؤن۔ جو لوگ اس دنیا سے گزر جاتے ہین اور اون کی خواہش ہوتی ہے کہ اپنے پسماندون سے پھر مل سکین تو وہ مل سکتے ہین۔ پس میری بھی خواہش ہوئی کہ جس نے بچگی سے میرے حال پر شفقت اور مہربانی فرمائی اوس کی خدمت مین حاضر ہوکر احسان مندی اور محبت کا اظہار کرآؤن۔ میری عرض کو ذرا غور و توجہ سے سماعت فرمائیے۔ مجھے اتنی طاقت ہے کہ آپ کو اور آپ کے چہیتے وارثون کو ایک ایک نعمت

دے سکون آپ اور آپ کے وارث جو چیز دل خوش کرنے والی طلب فرمائینگے
مین بسر وچشم حاضر کرون گا۔ لیکن آیندہ کا حال چونکہ مجھے خود معلوم نہین مین عرض
نہین کرسکتا کہ آخری نتیجہ ایسی خواہشون کا آپ لوگون کے حق مین کیا پیدا ہوگا۔
اس کام مین چند سخت شرائط بھی ہین اگر آپ یہ نعمات حاصل کرنا چاہین گے
تو اونکی پابندی بھی سب صاحبون پر لازم ہوگی۔ پہلی شرط تو یہ ہے آپ کوئی
خاص جگہ مقرر فرمائے کہ جہان آپ کو وہ نعمت ملا کرے۔ اور مرتے وقت
وہین آپ لوگ واپس اسکین۔ دوسرے یہ کہ پھر عمر بھر اوس جگہ آپ قیام
نہ کرسکین گے۔ وہان صرف دو دن رہنا ہوگا یعنے ایک دن تو اوس
وقت جب جائداد ملے اور ایک دن اوس زمانے مین جب اس دنیا سے کوچ
کرنا ہو۔ آپ کیواسطے البتہ اتنی رعایت ہوسکتی ہے کہ بجاے ایک ایک روز کے
ایک ایک ہفتہ دونون موقعون پر قیام کرسکتے ہین۔
تیسرے ہر شخص پر اپنی اپنی سوانح عمری قلمبند کرجانا لازم ہوگا۔ یہ تحریرین
اونہین کمرون مین محفوظ رکھی رہا کرینگی جنمین انتقال کیوقت موجود رہنا ہوگا
انتقال کے بعد سے یہ کمرے ہمیشہ مقفل رہا کرین گے۔ کسی کی مجال نہوگی
کہ کھول سکے جسدن خاندان ہی کا سابقون وارث پورے پچیس سال کی عمر کو
پہونچے گا اوسدن وہ مجاز ہوگا کہ ان تمام کمرون کی سیر کرسکے
پس جو کچھ مجھے عرض کرنا تھا مین نے کردیا۔ اب آپ اِن تمام مراتب اور شرائط
پر غور فرمائیے۔ اور جس شے سے آپ کے دلکو مسرت اور خوشی مل سکے اُسکو
منتخب فرمائے۔ مین اپنی طرف سے اس بارے مین کچھ نہین بتا سکتا یہہ آپکی
راے پر منحصر ہے۔"
ہنری مارٹمر دیر تک خوض اور فکر مین رہے۔ بار بار یہی جی کو سمجھاتے کہ یہہ
سب واہمے کی خلاقی ہے۔ اصلیت کچھ بھی نہین محض خواب وخیال معلوم
ہوتا ہے۔ مگر صریحًا اپنی آنکھون سے ٹھوٹھی کی صورت دیکھ رہے تھے اور
یہ بھی صاف تمیز ہوتا تھا کہ اس دنیا کے انسانون کی سی صورت بھی نہین۔
آخرکار مسرت اور خوشی کے اسباب اور لوازم کیطرف اونکا دھیان گیا

اور دنیاوی لذتون کے سامان مثل صحت وطاقت وحسن جسمانی وغیرہ ذہن مین آنے لگے - دولت تو پاس موجود ہی تھی - اللہ کا دیا سب کچھ تھا - اوسکا طلب کرنا فضول تھا - حوصلہ بھی بلند تھا - ہان نام اور شہرت کی ہوس بے شک تھی جس سے خاندان دنیا مین کچھ دنون نام آور رہے - دیر تک مارٹر صاحب اسی بات کو سوچا کیئے اور آخر کو اوس روح سے یون گویا ہوے "اچھا - آپ کے سب شرائط مجھے بدل وجان قبول ومنظور ہین - واقعی آدمی کو پوری خوشی اوسیوقت مل سکتی ہے جب اوسکے دل کی خواہشین پوری ہون" روح - بہت بہتر - اب آپ اوس مقام کو تجویز فرمایئے جہان یہ نعمت ملا کرے - اور یہہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ پھر وہ مقام سات روز گزر جانے پر آپکو چھوڑ دینا پڑیگا -

ہنری - اس مکان سے زیادہ مناسب جگہہ اور کون ہو سکتی ہے - یہین خاندانی راز مخفی رہنا مناسب ہوگا - اور یہین میرے اور میرے پانچ وارثون کی سوکھ عمری بخوبی محفوظ بھی رہین گی - زیادہ دقت بھی نہ پڑیگی عمارت تو بن ہی رہی ہے - داھنی طرف گنجایش نہین رہی - ہان بائین جانب البتہ باقی ہے - بس وہین ساتون کمرے تعمیر کرا دیئے جائین گے -

روح - انسب ہے جیسے آپکی راے ہو - اب مین تسلیم عرض کرتا ہون - جب سب کمرے طیار ہو جائین گے اور آپ ایک ہفتہ قیام فرما چکین گے تو پھر حاضر خدمت ہونگا -

روح یہ کہکر غائب ہو گئی - کمرے بننے لگے - مزدور کاریگر کثرت سے لگا دیئے گئے - زر خطیر فراخ دلی سے صرف ہونے لگا - چند ہی روز مین عمارت مکمل ہو گئی - اور ہنری مارٹر صاحب اپنے پہلے کمرے مین جاکر فروکش بھی ہو گئے - ہفتہ گزر گیا - ساتوین شب آئی - ٹمٹھی کی روح ٹھیک وعدے کے مطابق آحاضر ہوئی اور مارٹر صاحب نے نام اور شہرت کو طلب کیا - اوس نے وعدہ کیا - اور تھوڑے دنون کے بعد انکو یقین آگیا کہ یہ سب خواب وخیال یا فریب نہ تھا - بلکہ دراصل روح کو انکے اور انکے خاندان کے ساتھ سلوک کرنا منظور ہے -

یعنی اس واقعے کے بعد ہی فوج مین انکی ملازمت اعلےٰ عہدے پر جو انکے شایان شان تھا ہو گئی اور لیاقت و شجاعت کے ایسے کارنامے بن پڑے فوجی شہرت کی وہ ترقی ہوئی کہ معاصر جرنیلون مین کوئی بھی ہمسری کا دعوی نکر سکتا تھا۔ بادشاہ وقت یعنی شاہ اڈورڈ ششم کے دربار سے مراحم خسروانی اور جوہر لیاقت و شجاعت کی قدر دانی سے سر کا خطاب نسل بعد نسل عطا ہوا۔ خاندان کا اعزاز ہم چشمون مین بڑھا۔ مختصر یہ ہے کہ دلی آرزو اچھی طرح پوری ہوئی۔ جو مانگا تھا وہ سب کچھ روح نے مہیا کر دیا۔

آخر عمر مین جب سب ہوسین خدا نے پوری کر دین تو انکو شادی کی بھی سوجھی خانہ آبادی ہوئی۔ ایک جینیا جاگنا چاند سا بیٹا بھی پیدا ہوا۔ جان مارٹر نام رکھا گیا اور وہی وارث جاگیر و خطاب قرار پایا۔

یہ سب تو ہوا۔ مگر وہ اصلی خوشی اور مسرت نہ نصیب ہوئی جسکی آرزو مین یہ شہرت اور ناموری مانگی گئی تھی۔ قصۂ مختصر جب عمر طبعی کو پہونچے پھر اسی مکان مین آئے اور ہفتہ بھر زندہ رہکر انتقال کر گئے۔ انکے مہمات۔ اور کارنامون کے تفصیلی حالات پہلے کمرے مین بحفاظت موجود ہین۔

ان عجیب و غریب حالات کو پڑھکر سر اڈمنڈ نے وہ تحریر پھر الماری مین رکھدی وہ غائب ہو گئی۔ پھر یہ تعجب و حیرت کے ساتھ اس معاملے پر غور کرنے لگے اتنے مین وہی بوڑھا دربان ناشتے کیواسطے کچھ چیزین کشتی مین لیکر حاضر ہوا۔ اور آہستہ سے رکھکر چلا گیا۔ مگر یہ اسقدر مستغرق تھے کہ انکو خبر بھی نہوئی تناول کرنا تو بڑی بات تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد جب اطلاع دی گئی کہ جنازہ طیار ہے۔ سب لوگ آگئے ہین۔ صرف آپکا انتظار ہے نماز کیواسطے گرجا شریف لے چلیے تب جاکر یہ چونکے۔ شہر کے صرف چند ہی آدمیون کو خبر دی گئی تھی اور اہتمام بھی کچھ رسمی ہی رسمی کیا گیا تھا۔ غرضکہ جنازہ اوٹھا اور سب مراسم سے فرصت حاصل کر لی گئی۔

یہ کھڑے سوچ ہی رہے تھے کہ اب اس رسم سے بھی فراغت ہو گئی۔ پھر اوسی مکان کو پلٹنا نہ چاہیے۔ کوئی اور جگہ ہوتی تو وہان شب بسر کرتے۔ کہ پشت کی

جانب سے ایک شخص نے شانے پر ہاتھ رکھکر کہا "سر اڈمنڈ۔ مجھے معلوم ہے آج شام کو آپ اپنے دولت خانے تشریف نہ لیجائینگے۔ اور یہان آپکا کوئی ایسا بے تکلف دوست بھی نہین جسکے ہان ایک شب کا قیام گوارا فرمائے۔ رہے یہان کے ہوٹل وہ اس قابل نہین کہ اونمین کوئی آسائش آپ کو مل سکے۔ حالانکہ بعد اس صدمۂ عظیم کے آپ کو خاص آرام آسائش کی سخت حاجت ہے۔ پس میری یہہ آرزو ہے کہ آج شبکو کمترین کو سرفراز فرمائیے۔ یہ تو غریبخانہ ہے کچھ البسا دورہی نہین وہان سب طرح کا آرام بھی ملے گا اور میری عزت افزائی بھی ہوگی۔

سر اڈمنڈ نے مڑکر سر سے پاؤن تک بغور دیکھا۔ اس شخص نے پھر کہا "یہ تو مین سمجھتا ہون کہ میری اسطرح کی گزارش پر آپ کو بہت کچھ تعجب ہوا ہوگا مگر اصل یہ ہے کہ عجب طرح کا یہ مقام ہے۔ کوئی اس قابل بھی نہین کہ سات آٹھ دن مین اسکو مہمان رکھکر ذرا جی تو بہلاؤن۔ اور کچھ اسباب بھی ایسے ہین۔ کہ سب سے الگ تھلگ رہنا۔ کنارہ کشی کئے پڑے رہنا ہی میرے حق مین بہتر ہے۔ اور آپکا معاملہ بھی کچھ ایسا ہی گومگو کا ہے۔ پس جیسے ہم ویسے آپ۔ ہمارے آپکے خوب گزریگی۔ چلئے۔ تشریف لے چلئے۔ نہ آپکو ہماری باتون کی تو ہوگی نہ ہمکو آپ کی۔

سر مارٹمر نے کہا "سر رالف لنسی۔ یہہ سب آپکی مہربانی ہے مجھے ہمراہ چلنے مین کیا عذر۔ بسر و چشم حاضر ہون۔ ہان یہ تو فرمائیے آپ کے صاحبزادے جنکی بہت تعریف سنی گئی ہے مکان ہی پر ملینگے نا۔

سر رالف۔ بندہ زادہ۔ بندزادہ جی ہان ضرور آپکی خدمت مین حاضر ہوگا۔ خدا اوسکی عمر مین برکت دے بڑا نیک لڑکا ہے۔ اور بہت ملنسار ہے ماشاءاللہ۔ سر اڈمنڈ نے دریان کیطرف مخاطب ہوکر ضروری ہدایتین دین۔ اور ادہر سے ادہر سر رالف کے ساتھ چلے گئے

انکو اب دنیا مین کوئی اور کام نہ تھا۔ بجز اسکے کہ جو تازہ نعمت انکو ملی تھی اُس سے معلومات حاصل کرین۔ اور اسکے واسطے لنسی صاحب کے گھر سے بڑھکر کون

جگہ زیادہ مناسب مل سکتی تھی۔

اِن بزرگوار کا حال مختصر یہہ ہے کہ اپنے لڑکے کو لئے ہوئے عرصۂ دراز سے اس جوار مین رہا سہا کرتے تھے۔ مگر سب سے الگ۔ کسی سے میل جول نہین۔ راہ نہ رسم۔ آمد نہ رفت۔ افواہاً انکی نسبت یہہ بات بھی مشہور تھی کہ یہہ اپنے اہل خاندان پر بہت ظلم کیا کرتے ہین۔ حتی کہ انکے سگے بھائی بیچارے مجنون ہوکر پاگل خانے پہونچا دیئے گئے تھے۔ وہین پڑے پڑے سڑ گئے اور آخر کار وہین مرھی گئے۔ ان بیچارے کا بیٹیا۔ یعنے سر الف کا سگا بھتیجا۔ اور بیوہ بھاوج نان شبینہ کو محتاج ہو گئی۔ خدا خدا کر کے اوس لڑکے نے دس پانچ کی نوکری ایک مہاجن کی کر لی تب جاکر روٹیون کا سہارا ہو

سر الف خوشحال امیر تھے انکے ہان سبھی کچھ تھا۔ روپیہ۔ پیسے۔ دھن۔ دولت کسی بات کی کمی نہ تھی۔ لیکن کیا مجال بھتیجے۔ یا بھاوج کو ایک وقت کھانے کو تو پوچھین۔ یا ادہی کا سلوک تو کرین۔ ہزار منہ ہزار باتین لوگ اسی سبب سے طرح طرح کی بد نامیان بھی مشہور کیا کرتے تھے۔

مارٹر صاحب کو تو آپ جانتے سرشت انسان کی جانچ پرتال کی دُھن ہی تھی۔ آپ نے کہا لاؤ انھین سے لگا لگاؤ۔

سر الف کا مکان کنٹر بری سے کچھ فاصلے پر تھا۔ انھون نے جاکر دیکھا تو عجیب طرح کی عمارت بنی ہوئی ہے اور کچھ سمجھ مین بھی نہین آیا کہ آخر کس مصلحت سے یہ بے جوڑ درجے بنائے گئے ہین۔ ایک حصہ پہلے کا بنا ہے ایک حصہ معلوم ہوتا ہے بہت دنون بعد تعمیر ہوا ہے پہلی عمارت سے جوڑ ہی نہین کھاتا۔ عین وسط مین ایک بڑا سا پھاٹک پرانی وضع کی نوکدار محراب کا بنا ہے۔ اوسکے اندر ایک بہت بڑا وسیع کمرہ ہے اور بیچون بیچ سے ایک دیوار اسطرح چلی گئی ہے کہ پھاٹک کے بھی دو حصے ہو گئے ہین اور دونون پٹون کے سامنے نصف نصف ہال کا راستہ الگ الگ ہو گیا ہے۔ دوسری منزل پر بھی اسیطرح کمرون کی تنصیف ہوتی چلی گئی ہے۔ مختصر یہ ہے کہ سارا مکان ہر منزل پر اسی طرح دوہرا بنتا چلا گیا ہے نیچے جن کمرون مین نسی اور اونکے بیٹے جو لیس رہا کرتے

ٹھیک اوسکے اوپر والے کمرون مین اوسکے رہنے کا انتظام کر دیا گیا جو لیس ایک نحیف الجثہ لڑکا تھا۔ دبلا پتلا نازک اندام اور کسیقدر زنانہ پن لئے ہوے۔ غزال چشم کشیدہ ابرو غنچہ دہن عنبرین گیسو۔ چہرے پر ابھی سبزے کا پتہ نہین مسین تک نہین بھیگین۔ مزاج ایسا شرمیلا اور حجیو کہ اگر کوئی چھیڑ کر کوئی بات کہتا تو البتہ جواب دیتا اور وہ بھی لجا یا شرمایا ہوا۔ چہرہ پر ہلکی سی سرخی آنکھین مارے شرم کے نیچی۔ مارٹر اوس دن ذری سویرے سے پلنگ پر چلے گئے تھے۔ دن بھر کے تھکے ماندے تھے لیکن پلک سے پلک نہ لگی۔ نہین۔ معلوم کیا بات تھی۔

بستر کے قریب اک شمع روشن تھی لیڈی لیٹی کہ اے انہون نے جی مین کہا کیا کہین اگر آگ لگ ماری ہوتی تو کچھ اوسی مین سے نکالکر پڑھتے۔ وہ تو کنٹربری مین مکان ہی پر چھوڑ گئی۔ لیکن نہین اوس روح نے تو یہ کہا تھا کہ تم جہان جاؤ گے وہان تمہارے ساتھ رہا کرینگی۔ بچھونے پر اوٹھ کے بیٹھے۔ دیکھتے کیا ہین کہ کمرے کے بیچ مین میز بچھی اور الماری اوسپر رکھی ہے اوسکے پاس اور بہی کئی کتابین پڑی ہین۔ مگر وہ مالک مکان کی ہین۔ اب یہ شب خوابی کا چوغہ پہن کر میز کے پاس جا بیٹھے اور کتابین دیکھنے لگے۔ لیکن میز چھوٹا تھا۔ کتابین ایک طرف الماری ایک طرف کچھ آسانی سے پڑھ نہ سکے۔ اوٹھے الماری اوٹھائی اور کمرے کے ایک سرے پر دیوار سے لگا کر رکھی۔ دیوار اندر سے کھوکھلی تختے جڑے ہوے ہاتھ لگنے سے آواز آئی۔ پھر ہاتھ سے ٹھونکا۔ زور سے چوٹ جو لگی تو کچھ ڈھانچ کی ہڈیون کی سی کھڑکھڑاہٹ معلوم ہوئی خون کے مارے بدن مین رعشہ پڑ گیا۔ کمرہ وسیع سناٹا چھایا ہوا پچھلا پہر مکان کے اردگرد آبادی نہین دن کو اپنے خاندان کے حیرت انگیز واقعات پڑھ چکے تھے۔ واہمی کا زور۔ دل گداز طبیعت مین درد طرح طرح کے خیالات باطل نے آگھیرا۔ مگر وہان سے ہٹنے کا بھی جی نہ چاہا ایک دفعہ پھر دیوار کو ٹھونکا پھر وہی آواز آئی۔ اب یہ میز سے روشنی اوٹھالے گئے۔ دیکھتے کیا ہین۔ دیوار کے تختے کچھ تو ڈھیلے ہو گئے ہین اور کچھ نکل گئے ہین اور بعضے ایسے لگائے گئے ہین کہ معلوم ہوتا ہے کسی نے انکو کبھی نکالا تھا۔

مارٹر نے ٹھان لی کچھ ہی ہو کھولنا ضرور چاہیئے۔ جیب مین چاقو پڑا ہوا تھا اوس سے دو دو تختے جسطرح بنا ہٹائے۔ روشنی سے جہانک کے دیکھا جھپک گئے قریب تھا شمع ہاتھ سے

گرچہ یہ بات یہ تھی کہ دیوار اور تختوں کے بیچ مین جو دو تین ہڈیان آدمی کی ہڈیون کا ڈھیر بہرا تھا وہی کھڑکھڑا کے سب نیچے آرہی تھین - انکے دل پر بڑی ہیبت طاری ہوئی دیر تک سناٹے مین رہی رفتہ رفتہ جب طبیعت ذری ٹھہری ہمت بندھی تو جی کڑا کرکے ایک ایک ہڈی کو غور سے دیکھنا شروع کیا - ڈھانچا کسی عورت کا تھا - لیکن بہت دن گزر چکے تھے کوئی تیرہ چودہ برس جب یہ سب دیکھ چکے تو پھر اوسی طرح ہڈیان بھر دین - دہلے لگائے اور میز کی طرف پلٹ آئے - قریب تھا - کوئی کتاب کھول کر پڑھنا شروع کرین کہ دروازہ کھلنے کی آواز کان مین آئی ایسا معلوم ہوا زینہ پر سے کوئی آرہا ہے خاموش چپ چاپ دم بخود بیٹھے رہی - پھر انہین کے کمرے کی طرف آتے ہوے آدمی کی آہٹ ملی - اتنے اور کچھ تو بن نہ پڑی مسہری پر جا چھپر پردے گرا لیٹ رہی - اچھی طرح دم بھی نہ لینے پائے تھے دیکھتے کیا ہین کوئی آہستہ سے دروازہ کھول رہا ہے - ایک شخص لمبا تڑنگا سر سے پاؤن تک شب خوابی کی پوشاک مین لپٹا ہاتھ مین شمع لیے داخل ہوا - یہ اس بلاے ناگہانی کو دیکھ کر بہت سہمے - مگر دیکھا کہ اور کوئی نہین انکے دوست اور میزبان خود لنسی صاحب ہین - خیر کچھ جان مین جان آئی ارادہ کیا پوچھین ایسے بیوقت آپ کے یہان آنیکا کیا سبب ہے - مگر لنسی کے بشرے چال اور انداز و ادا دیکھکر فوراً سمجھ گئے کہ ہو نہو یہ اوس بیماری کا کرشمہ ہے جس مین آدمی سوتا ہوا ادھر اودھر چلتا پھرتا ہے اور اوسکو خبر نہین ہوتی - بس اب چپ چاپ دم سادھے پڑے رہو اور انکے حرکات دیکھا کرو - لنسی صاحب آہستہ آہستہ قدم اوٹھاتے وہان پہونچے جہان انہون نے اپنی الماری رکھی دہلے ہٹائے تھے - لنسی صاحب نے کئی دفعہ ٹٹولا - ہاتھ پھیرا اور اطمینان کر لیا کہ سب ٹھیک ہے - بولے "اللہ نے چاہا یہ بھید کسی پر کھلنے نہ پائیگا - کوئی اندیشہ کی بات نہین - خدا جو چاہے سزا دے سر دست تو اطمینان ہے - اے ولیم! ولیم تیری حرکتون کے بدولت مجھے کیا کیا کرتوت نہین کرنا پڑے" پھر انہون نے شمع اوٹھائی اور آہستہ سے واپس گئے - زینے سے اوترنے اپنے کمرے مین جانے اور دروازہ بند کرنے کی آواز صاف سنائی دی - سر اڈمنڈ نے جی مین کہا ابھی اور کچھ دیکھنا پھر اس بھید کو دریافت کرنیکی فکر کرو - الحاصل یہ اپنی کوچ پر اطمینان کے سا

سویرے صبح کو ناشتے کے واسطے میز پر گئے تو لنسی صاحب کے چہرے کو غور سے دیکھا کہ رات کے حرکات کا کچھ اثر ہے یا نہین - مگر کچھ پتا نہ چلا - انکو بھی مناسب نہ معلوم ہوا کہ اوس بات کا کچھ ذکر کرین -

جولیس نے اچھی طرح ناشتا کرنے کے بعد کہا " آج ہم دوپہر تک سوار ہوکر سیر کرین گے" لنسی صاحب کے کچھ اسامی بھی آگئے تھے اونکو پٹہ بدلوانا تھا وہ تو اوس کام مین مشغول ہوگئے - اب اڈمنڈ کو سب سے فرصت مل گئی یہ چمن مین ٹہلنے اور رات کی باتون کو سوچنے لگے - اونکو یہ کسیطرح سے گمان ہی نہین ہوتا تھا کہ لنسی صاحب نے کسی کا خون کیا ہوگا جسکا اسقدر پچھتاوا ہوتا ہوگا کہ راتون کو اوس بیچارہ پر پڑتے ہون جہان لاش چھپادی ہوگی - یہہ صاحب بظاہر ایسے متین سنجیدہ خاطر اور حلیم المزاج معلوم ہوتے تھے کہ اونسے انسان کا قتل بالکل بعید معلوم ہوتا تھا لیکن پھر بھی اڈمنڈ کے دل مین کچھ کچھ شبہہ ضرور پیدا ہوتا تھا - ٹہلتے ٹہلتے انہین خیالات مین غرق - اسی اوجھن مین مبتلا یہ پہونچ گئے باغ کے احاطے تک - وہان سے وہ سڑک صاف دکھائی دیتی تھی جو کنسٹربری کی طرف نکل گئی تھی - یہ گھاٹیون جہاڑیون اور گرجا کے مینار کو جو کنسٹربری مین تھا دیکھ رہے تھے - کہ انہون نے سڑک پر ایک عجیب سیر دیکھی - پٹری پر برف بچھا ہوا ہے دو آدمی گلے مین باہین ڈالے ایک دوسرے سے چمٹے بیٹھے ہین - ایک اونمین سے جولیس یعنے لنسی صاحب کے بیٹے ہین دوسرا شخص اگ ذری مسٹر دار اور متفکر مگر صورت دار - یہ دفعتہً اوٹھ کھڑا ہوا اور اپنے ساتھی سے دو دو باتین کر کے چلا گیا -

لیکن جولیس وہین کا وہین بیٹھا رہا ہان کبھی کبھی اپنے پہلو پر ہاتھہ سے دباتا تھا جس سے خیال ہو سکتا تھا کہ شاید وہان کچھ درد ہوتا ہے - ہمارے ہیرو سر مارمڈیوک تو اب لنسی صاحب کے خاندان کی ہر چیز مین ایک بھید دکھائی دینے لگا - انھون نے قصد کر لیا کہ دیکھنا چاہیے برف پر جولیس کب تک بیٹھا ٹھٹھرا کرتا ہے - اور اسکا ساتھی پھر پلٹ کر آئے گا یا نہین - کوئی گھنٹہ بھر گزر گیا ہوگا - کہ وہ شخص پھر آیا - مگر ایک گھوڑا لئے ہوئے جسکو انھون نے پہچانا کہ وہی ہے جسپر جولیس سوار ہوکر سیر کو گیا تھا - دونون مین کچھ باتین ہوئین اور پھر رخصت ہوئے - ایک تو

کمبربری کی طرف چلا گیا اور جولیس نے اپنے والد کے مکان کی راہ لی۔ اس واقعے کے سوا اور کوئی نئی بات دن بھر نہیں ہوئی۔ لنسی صاحب نے لاکہ سر مارا کہ اڈمنڈ کے سامنے ذبح کا لف ہو مگر وہ اوسیطرح جھیپا جھیپا اور شرمایا رہا جیسا اور آنے جانے والوں کے سامنے رہا کرتا تھا۔

ایکدفعہ اوس نے اپنے والد کو یہان تک الزام دیا کہ ابا یہ سب تمھاری ہی بدولت ہے۔ اسکو سنتے ہی باپ کا چہرہ سرخ ہوگیا اور طیش مین آکر قہر آلود نگاہ سے دیکھنے لگا رات آئی۔ مگر اوس شب لنسی صاحب اڈمنڈ کی خوابگاہ مین نہین تشریف لے گئے اور نہ اور کوئی بات ایسی ہوئی جس سے کوئی تعجب پیدا ہوتا ہان ہفتے کے دن رات کو البتہ ایک امر ایسا واقع ہوا کہ اڈمنڈ پھر کچھ چوکنا ہوے اور لم دریافت کرنے کا خیال آپکو آیا۔ بات یہ ہوئی کہ اوسدن سب لوگ کھانے پینے سے فراغت کرکے ذرا سویرے سے اپنے اپنے ٹھکانے ہو رہے۔ سونے کے واسطے خوابگاہون مین چلے گئے۔ قریب تھا کہ مارگریٹ بھی معشوقہ نوم سے ہم آغوش ہون اتنے مین ایک آواز سنائی دی۔ پھاٹک کی چرچراہٹ سے کان آشنا ہو چکے تھے معلوم ہوا وہی کہلاتا ہے۔ سنتے ہی یہ اوٹھ بیٹھے۔ اور کھڑکی سے دیکھا چاندنی چھٹکی ہوئی تھی۔ سب صاف نظر آرہا ہے۔ اور ایک شخص نکل کے باہر جارہا ہے غور سے دیکھا تو جولیس۔ اب یہ جمکر انتظار مین بیٹھ رہے کہ دیکھین یہ پھر پلٹ کر کب آتا ہے۔ گھنٹہ بھر گزر گیا۔ اسکے بعد دیکھتے کیا ہین لنسی صاحب چشم و چراغ ہاتھ مین ایک گٹھری لٹکائے چلے آرہے ہین۔ یہ معاملہ کچھ انکی سمجھ مین آیا۔ حیران و ششدر اپنے بچھونے پر چلے آئے اور جسطرح بنا کچھ یونہین سے سو رہے۔ نیند اچھی طرح نہ آئی ان تمام باتون نے اطمینان سے سونے ہی نہ دیا۔ تمام شب بیخوابی رہی۔ اور سویرے سے آنکھ کھل گئی۔ اوٹھ بیٹھے اور کھڑکی سے سیر دیکھنے لگے۔ آسمان پر ابر علیحدہ چھایا ہوا ہے۔ گویا آفتاب ابھی تک خواب راحت سے بیدار ہی نہین ہوا۔ لحاف سے ہنوز منہ نہین نکالا۔ زمین پر اس سرے سے اوس سرے تک برف کا شفاف سفید براق فرش چاندنی کیطرح بچھا ہوا ہے۔ درختون کے پتے سب گر گئے ہین۔ خالی ٹہنیان بے برگ و بار بلا رونق کھڑے ہین۔ اور اوپر سے برف روئی کے گالون کی طرح برابر گر رہی ہے گویا خزان کی تنگ بے پناہ کے زخم جو جسد بہار کو لگے ہین اونکے واسطے

مریم کا فوکے پہاڑے جراح فلک۔ بھیج رہا ہے۔
سراڈمنڈ پہر رات والے معاملے کی اُدھیڑبُن مین پڑے۔ کوئی بات سمجھ مین نہ آئی۔ قریب تھا اوسی کتاب القاسے لنسی کے خاندان کا تمام رازسربستہ دریافت کرین کہ اتنے مین وہی آواز پھر سنائی دی ہیبیں شب کو کا ن مین آئی تھی یعنی پھاٹک کھلتا ہوا معلوم ہوا۔ انھون نے آنکھ اوٹھاکر دیکھا۔ راستے پر برف کا فرش بچھا ہوا۔ آمد رفت کے قابل نہین۔ مگر اس پر بھی ایک حسینہ قیامت قامت نازکہ اندام سبک خرام۔ زیبا شمائل۔ لب چھپ نکل رہی ہے تناسب اعضا دیکھکر بے اختیار دل ہاتھ سے جاتا رہا۔ اوسیوقت ہوا کو بھی سرد مہری کی لہر آئی۔ زور زور سے جھونکے آنے لگے۔ اوس مہ جبین کی کھلی ہوئی زلفین رخ روشن کے قریب لہرا رہی تھین یا کالے ناگ آبحیات کے چشمے کے ساحل پر جمع تھے۔ بقول فردوسی ؎

شب آمد بیا بوسی آفتاب۔

درختون کا یہ عالم کہ سرتاپا کانپ رہے تھے۔ پتے پتے کو لرزہ۔ ڈالی ڈالی کو رعشہ۔ معلوم ہوتا تھا اوس پر یوش کے بے وقت نکلنے گھر سے جدا ہونے پر سبیط ہوا دلدوز آہین بھرتا ہے۔ مرکب بناتات اضطراب و اضطرار مین مبتلا ہے۔ اس مہ جبین نے مڑکر مکان کیطرف ایک الوداعی نظر ڈالی۔ سراڈمنڈ کو اوسکے چہرے اور بشرے کو غور سے دیکھنے کا موقع ملا۔ سناٹے مین آگئے۔ ارین یہ تو وہی جولیس ہے! اوسکے جسم نازک پر یہ زنانہ پوشاک ایسی زیب و زینت دے رہی ہے کہ معلوم ہوتا ہے یہی خدا نے اوسکے واسطے قطع کی ہے۔ یہ اوٹھے اور بے اختیار انکا جی چاہا کہ اوسکے پیچھے پیچھے چلے جائین اور دیکھین یہ کیا طلسم ہے۔ مگر پھر کچھ سوچکر انہون نے تامل کیا۔ کمڑکی کے پاس واپس آئے۔ وہان سے دیکھا کہ جولیس موٹر تک پہونچ گیا ہے۔ اب انکا حال نہ پوچھیے بار بار جی مین آتا ہے کہ کتاب القاسے اس معمے کا پورا حل دریافت کرین مگر پھر نصیحت یاد آجاتی ہے اور ضبط کر جاتے ہین کہ ابھی جلدی کرنا مناسب نہین کچھ دن اور تامل کرو۔ اگر اوسپر بھی حال نہ کھلے تو کتاب سے کام لو۔
چنانچہ اسی انتظار مین اور پانچ روز اضطراب اور بے چینی سے جون توں کاٹے آخر جب پانچ روز کامل گزرے اور جولیس گھر واپس نہ آیا۔ اور لنسی صاحب بھی

انکو نوکرون چاکرون پر چھوڑ کر چپ چپاتے مکان سے غائب ہو گئے۔ تو انہون نے دیکھا اب کوئی حالت منتظرہ باقی نرہی اور کتاب الفا سے کام لینا مناسب خیال کیا۔

نواب رالف لنسی کا راز

انکے والد بزرگوار نے بعنایت الٰہی اچھی خاصی عمر پائی تھی۔ کوئی چوراسی سال کے سن مین انتقال کیا۔ دو اولادین چھوڑین۔ ایک رالف لنسی اور دوسرے انکے چھوٹے بھائی ولیم لنسی۔ رالف اولاد اکبر تھے۔ یہی وارث جائداد۔ و خطاب و جاگیر قرار پائے مگر جسوقت بڑے نواب نے رحلت کی ہے اوس وقت یہ جیل خانہ بھگت رہے تھے۔ ایک وجہ سے والد نے ناخوش ہو کر انکو گھر سے نکال دیا جو کچھ جیب خرچ مقرر تھا وہ بھی بند کر دیا تھا۔ نہایت عسرت اور افلاس مین بسر کرتے تھے۔ بے زری مین کون کسکا ہوا ہے۔ سب دوست آشنا کنارہ کر گئے تھے۔ کوئی صاحب سلامت کا بھی روادار نہ تھا۔ رفتہ رفتہ نوبت بانجا رسید کہ قرضدارون نے دیوانی مین نالشین کر کے ڈگریان حاصل کر لی تھین۔ جائداد تو تھی نہین کہ قرق ہوتی۔ صرف اپنی جان تھی۔ آئے دن گرفتاری کے وارنٹ جاری ہوتے اور یہ بیچارے دیوانی کی حوالات مین بھیجدیے جاتے۔ اسی حال مین تھے کہ والد کے انتقال کی خبر مشہور ہوئی۔ اب کیا تھا۔ دن پھرے اچھے ستارے آئے۔ نصیبون نے پلٹا کھایا۔ قرضے کے ادا کر دینے اور حوالات سے باہر نکلنے مین کیا دقت تھی۔ سیکڑون تو ڈرون کا منھ کھولے۔ ہزارون نوٹون کے بنڈل لے۔ وہین حاضر ہوے۔ اوسیوقت مطالبہ پاک ہوا اور چشم زدن مین رالف لنسی خاک مذلت سے اوٹھکر تخت امارت پر پہونچ گئے۔

مفلسی کی مصیبت۔ جیلخانے کی صعوبت اوٹھاتے اوٹھاتے مزاج کسیقدر چڑچڑا ہو گیا تھا اور دل مین رحم اور خدا ترسی بھی باقی نرہی تھی۔ جسوقت حوالات سے نکل کے کرایہ کی گاڑی پر سوار ہو اپنے خاندانی قصر واقع کنٹ پر ماتمداری کو پہونچے تو وہان بہت سے اعزا۔ اقربا۔ یگانے بیگانے۔ اپنے۔ پرائے۔ نوکر چاکر خادم جمع پائے۔ سب نے لپک کر بڑی آؤ بھگت۔ ذوق۔ شوق۔ تعظیم۔ تکریم سے استقبال کیا۔ مگر ہمارے نئے نواب نے اس دنیا سازی پر مطلق اعتنا نہ کی۔ ظاہر داری کی خس برابر بھی پروا نہ کی کسی سے

صاحب سلامت - یا صافحہ - تو بڑی بات تھی - سر کی جنبش یا آنکھوں کے اشارے سے
کسی کا سلام قبول نہ کیا - چلے گئے - سیدھے - سراوٹھائے - کتب خانے والے کمرے
مین - یہہ وہ مقام تھا جہان سولہ سال ہوے انکو اپنے والد کی خدمت مین حاضری کا
اتفاق ہوا تھا وہ دن اور آج کا دن پھر کبھی سامنا ہونے کی نوبت نہ آئی تھی - یہ دیکھکر
ایک کرسی پر بیٹھ گئے - اور جو لوگ ساتھ ساتھ وہان تک چلے آئے تھے اونہین یہہ
کہکر رخصت کر دیا کہ آپ لوگ زیادہ تکلیف نہ کیجئے مجھے کچھہ غور کرنا ہے تخلیہ چاہئے -
خیالات نے چہار طرف سے ہجوم کیا - اور پچھلی باتون کو یاد کرنے لگے کہ اللہ اللہ
کیا زمانے کی نیرنگیان ہین - سولہ برس ہوے اسی کمرے مین ابا جان بیٹھے تھے مین
دست بستہ مؤدب روبرو کھڑا کمال عاجزی اور لجاجت سے عرض کر رہا تھا کہ
جس معشوقہ دلفریب پر کم بخت دل آیا ہے اوسکے ساتھ شادی کرنیکی اجازت عطا
ہو جائے - مگر مرحوم اوسکے جواب مین اوس بیچاری کے افلاس اور بے زری ہی
پر طعن تشنیع فرماتے رہے - کہ تجھکو شرم نہین آتی - غضب خدا کا میرالڑکا اور ٹکے
کی بچنی پر جان دے - اوسکو میری بہو بنانے پر اصرار کرے - ابا جان تو خیر دل پر
زخم لگاتے ہی تھے - اس ولیم کو دیکھئے یہ اوسپر اور بھی نمک چھڑکتا ہان مین ہان ملاتا تھا -
ہاے وہ میرا لجاجت سے کہنا کہ للہ اب دونو صاحب مجھپر رحم فرمائین - ان باتون سے
کلیجہ چھلنی نہ کرین غضب خدا کا دنیا کا لہو سفید ہو گیا ! ایک طرف سے تو دل کا
نیش عشق سے خانہ زنبور ہونا - دوسری طرف ابا کا ملامت کے تیر پہ تیر لگانا - وہ کل کے
چھوکرے ولیم کا باوا کی طرفداری کرنا اور میرا دل جلانا - وہ اونکا خفا ہو کر بددعا دینا
وہ روپیہ پیسے کی طرف سے بالکل ہاتھ کھینچ لینا - وہ میرا کوڑی کوڑی کو محتاج
پریشان ہونا اور یہ سب آفتین اس سبب سے کہ جسپر مین ہزار جان سے عاشق تھا
جو میری سرمایۂ عیش و راحت تھی - جسکے بغیر ایک دن زندگی محال تھی وہ بیچاری ایک
نو وارد فرانسیسی غریب کی لڑکی تھی جسکو تڑکے مین دولت ملنے کی کوئی امید نہ تھی -
واللہ جب یہ سب یاد آتا ہے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہین - ہاے وہ دن کیا ستم کا تھا جب
ابا جان سے یہ گفتگو ہوئی ہے اور میری کچھہ بھی نہ شنوائی ہوئی اور مین اسی ارادے
سے پلٹ گیا کہ بس اب یہان سے جاکر کچھہ کھا کر سو رہون ان مصیبتون سے جان پر

یل جاؤن - پھر آخری دیدار کی غرض سے اوس معشوقہ وخادار سے ملنے جانا کہ ہمیشہ
واسطے رخصت ہولین اور قیامت تک کے لیئے الوداع کہہ لین - مگر وہان پہونچکر عشق
ادق کا ہمت بندہانا دھمکیون اور نصائح کو بالائے طاق رکھکر عقد کر لینا - پھر عرصے
ے یہ بات خاندان والون سے چھپانا - کانون کان کسیکو خبر نہونے دینا - اور آخر جب
لاد پیدا ہونے والی ہوئی اور مرتبہ عشق نے اور بھی ترقی کی تو بجز اسکے اور کوئی
بیر نہ بن پڑی کہ جو ہو تن بتقدیر جی کڑا کر کے ابا جان کو خبر تو کر دیجائے - اتنی مجال تو
ی نہین کہ بالمشافہ کچھ عرض معروض کر سکین ڈرتے ڈرتے ایک کاغذ پر سب
ال لکھکر بھیجدیا - پھر ولیم کے ہاتھ جواب آیا کہ اچھا کیا تمنے ایسا سے نکاح کر لیا - بس
جسے تمکو وظیفہ وغیرہ کچھ نہ ملیگا - جاؤ اب عمر بھر اوسیکے ساتھ فاقے کرو - اوسدن سے
یک جبہ بھی نہ ملنا - ہاے وہ اپنا عفو تقصیر کیواسطے سر مارنا - وہ ہزار ہزار تدبیرین کرنی
لہ دل کچھ تو پسیجے - مگر تو کیجئے بڈھے کو اس بلا کی ضد ہو گئی کہ کوئی تدبیر نہ چل سکی اور
وسپر طرہ یہ کہ ولیم کا اور بھی لگائی بجھائی کرنا - اشتعال دینا - جہان ذرا معاملہ
وبراہ آیا اور اوسنے ایسے جوڑ پیچ لگائے کہ سارا منصوبہ خاک مین مل گیا - یہان تک کہ
جب مینے لکھا ہے الیزا کو خدا نے میرے پہلو سے جدا کر لیا - وہ ہمیشہ کیواسطے داغ
بدائی دیکر اس دنیا سے ناشاد و نامراد اوٹھ گئی - بچہ جو پیدا ہوا تھا وہ بھی دایہ اجل
کی گود مین جا پہونچا - للہ اب تو رحم فرمایا جائے - قصور معاف ہو - مین بال بال
قرضدار ہون - زمین آسمان مین میرا کہین ٹھکانا نہین کہان جاؤن - کس سے کہون
اپنی ہوتی ہے کہ قرضخواہ نالش کر کے جیل خانے بھجوادین اور وہین پڑے پڑے
سڑا کرون - مگر اللہ ری سنگدلی ابا جان کے دل پر کچھ بھی اثر نہوا - بلکہ جتنی شفقت
اس شوربخت کے حصے کی تھی وہ بھی ولیم کے حصے مین پڑ گئی -

الحاصل رالف کرسی پر بیٹھے اسی قسم کی باتون کو یاد کر رہے تھے - سولہ برس اس
واقعے پر گزر چکے تھے - کیسے سولہ برس مفلسی - ذلت - قید کے سولہ برس اور وہ بھی
صرف اس جرم کی پاداش مین کہ اوسنے ایک نیک مزاج عقیل حسینہ - پری رو کو
نقد دل نذر کر دیا تھا -

اے ظالم محبت بے سبب کڑیان تیری ہی بدولت جھیلنی پڑین تھین حشر کو جب سب کا

نامۂ اعمال کیلئے گا اور انسان کو ذرہ ذرہ اور کاہ کاہ اپنے افعال و کردار کا حساب دینا ہوگا تو جو کچھ تیری بدولت ہوا ہے اوسکا جواب تجھی کو دینا پڑے گا۔
غرضکہ سر رالف ایکبار چونکے۔ گھنٹی بجائی۔ ایک معمر قدیم دربان حاضر ہوا۔ سر رالف نے رو کھے پن سے کہا "وہ کمرہ کونسا ہے جہان ابا جان نے انتقال کیا تھا۔ چلو مجکو بتاؤ" یہ دربان وہ تھا جس نے برسون انکو گود ون کھلایا تھا۔ کچھ نہ بولا۔ آنکھون سے آنسو پونچھ کر ساکت و صامت آہستہ آہستہ آگے آگے ہولیا۔ سر رالف نے اوسکے اضمحلال اور تساہل پر برہم ہوکر کہا "ارے جلدی قدم اوٹھا کیا یہہ بھی جنازے کی ہمراہی ہے" دربان نے عجب حسرت و غم کے ساتھ سر رالف کیطرف نظر بھر کر دیکھا منھ سے اُف نہ کی۔ اور گرتا پڑتا تیز تیز چل نکلا۔ مکان تو قدیمی وضع کا بنا ہی تھا۔ کمرون مین آنے جانے کے راستے تنگ و تاریک غلام گردش ہوکر تھے۔ انمین اور کچھ نہین صرف فرش بچھا اور اداسی چھائی ہوئی تصویرین آویزان تھین۔ بعض بعض تو خود رالف لنسی کی آبا و اجداد کی شبیہین تھین اور بعض اگلے زمانے کی گڑیون قلعون کے نقشے اور اگلی لڑائیون کے معرکے تھے۔ عمارت کے ایک سرے پر پہونچکر دربان کمرے کے دروازے پر ٹھہر گیا۔ آہستہ سے تھپکی دی۔ سر رالف نے دربان کو ہاتھ سے ہٹاکر کہا "ہمارے واسطے اجازت طلب کرنا کیا معنی کسکی مجال ہے کہ روکے" اور بلا تکلف درآنہ کمرے مین جا داخل ہوے۔ باپ کا تابوت پر تکلف اور آراستہ بنا رکھا۔ سنا تا پچھایا ہوا تھا۔ تین چار شخص سر سے پاؤن تک سیاہ ماتمی پوشاک مین غرق۔ قریب کھڑے۔ دروازہ کھلنے پر سرگوشی کر رہے تھے۔ سر رالف لنسی داخل ہوے۔ انمین سے ایک شخص آگے بڑہا اور ہاتھ بڑہا کر کہنے لگا۔ "بھائیصاحب قبلہ دولت و عزت مبارک۔ الحمد للہ حق بحقدار رسید۔ اگرچہ جناب مرحوم کے انتقال سے سخت صدمہ قلبی پہونچا ہے مگر مرضی مولا از ہمہ اولیٰ۔ خدا ہم سبکو صبر جمیل عطا فرمائے" سر رالف نے ہاتھ جھٹک تو نہین دیا مگر نہایت حقارت کی نظر سے دیکھا اور تابوت کیطرف بڑھے چلے گئے۔
افسوس اے اشرف المخلوقات تیری سرشت کیواسطے یہ واقعہ کسقدر ذلت اور عبرت کے لائق ہے کہ بھائی بھائی کا ایسا دشمن ہوجائے اور وہ بھی اوس شخص کے حرکات کی

وجہ سے جو دونون کا باپ ہوا اور جسکی نعش ہنوز سامنے پڑی زبان حال سے سب کہتے ہین کیطرح کہہ رہی ہو "چشم نگران ست کہ ملکم بادگران ست"۔ اَللّٰہُ بَیْنَا حَقِیْقَۃً وَ طَائِیْفًا کَلَّا ب۔ اے فطرت انسانی کے اصول قائم کرنے والو۔ اے فلسفہ وحکمت کے ماہرو۔ ذرا آؤ، نیرنگ زمانہ اور کرشمۂ قدرت کو چشم عبرت سے دیکھو۔ دو مان جائے حقیقی بھائی۔ ایک نطفے سے پیدا۔ ایک ہی ماں کی چھاتی سے دودھ پینے والے۔ ایک ہی گود کے پالے۔ اس دنیا مین کیسے مختلف دل۔ مختلف طبیعتین رکھتے ہین۔ اور اس کم بخت دنیا نے کیسا اثر انکے قلب پر ڈالکر دونون کو ایک دوسرے سے کتنی دور پھینک دیا ہے۔ کیا اب بھی اس عالم کون فساد کے اصول اور کلیون کے علم کام دے سکتے ہو۔ نہین نہین ہرگز نہین۔!

ایسے موقعے پر اور ان معاملات کا پیش آنا بہت بڑی عبرت کی بات ہے اگر چھوٹے بھائی ولیم کے دل پر چوٹ لگی تو باشد۔ رالف لنسی کو اسکی خس برابر بھی پروا نہین۔ اسکی ثابوت بند نہین ہوا۔ کیلین اور پیچ تختون مین جڑتا باقی ہین۔ رالف نے اک لاپروائی کی ادا سے تختہ اوٹھایا میت کے بے جان چہرے کو دیر تک غور سے دیکھتے رہے۔ پھر دفعۃً تختہ گرا کر مرحوم کے وکیل سے جو ولیم سے سرگوشی کر رہا تھا بولے جنازہ کب اوٹھے گا"؟

وکیل۔ مسٹر ولیم لنسی نے حکم دیا ہے پرسون اوٹھانا چاہئے۔

رالف لنسی۔ نہین۔ ہمارا حکم ہے کل ہی سب باتون سے فراغت کر دیجاے۔

وکیل۔ مگر جناب۔

سر رالف لنسی۔ نہین ہرگز نہین۔ ہماری خوشی۔ ہمارا حکم۔ ہمارے ہوتے ہوئے دوسرا کون ہے۔

ولیم اس بات پر ہاری غصے کے کانپ اوٹھا۔ مگر مجال کیا تھی جو کچھ چون وچرا کرتا۔ سب سناٹے مین آگئے۔ اور سر رالف حکم دیکر سیدھے اون کمرون مین جاکر اطمینان سے متمکن ہوے جنمین کم سنی مین باکرتے تھے۔

جنازہ دوسرے ہی دن صبح اوٹھا۔ آگے آگے دونون بھائی برابر برابر چلے جاتے تھے مگر چپ خاموش۔ نہ یہ کچھ بولتا نہ وہ کچھ کہتا۔ آگے چلکر دونون بھائی ماتحدار دونون سا

گاڑیون پر سوار ہو کر گرجا کیطرف چلے جہان خاندان لنسی کی ہڈیان اور مادر زمین آغوش قبر کھولے میت کی منتظر تھی۔

پلٹتے پلٹتے شام ہو گئی تھی۔ جب سب پہونچ لئے تو سالسٹر نے سکے روبرو وصیت پڑھی۔ جاگیر یہ تو بارہ تھا۔ ہان اور سر کامل زر نقد و اسباب زائی کی نسبت وصیت کرنے کا متوفی کو اختیار تھا۔ یہ بھی کچھ کم نہ تھا۔ اور سب کو یہی یقین تھا کہ وصیت چھوٹے ہی بیٹے کے نام نکلے گی۔ مگر جب ذیل کا مضمون سنا گیا تو سکو جتنی کہ دونون بھائیون کو نہایت تعجب ہوا۔ عبارت یہہ تھی "واضح ہو سب مین اپنی اولاد اکبر رالف لنسی کو دیتا۔ اور چھوٹے بیٹے ولیم کے ساتھ سلوک اور مہربانی کرنا وصی مذکور کی رائے پر چھوڑتا ہون مگر دلی خواہش یہ ہے کہ اگر رالف ہمیشہ اپنے چھوٹے بھائی ولیم پر نظر عنایت رکھے گا تو موجب انشراح روح منعم ہوگا۔ یہہ اختیار اسوجہ سے اور بھی دیا جاتا ہے کہ رالف لنسی کے ساتھ مدت تک سختی کی گئی اور اوسکے حقوق عرصہ دراز تک پامال رہے۔ اور ولیم کے حقوق بھی وصی مذکور کے قبضۂ اقتدار مین چھوڑے جاتے ہین تاکہ وہ اپنے اون حرکات اور غمازیون کی تلافی کا خواستگار ہو جنکی وجہ سے منعم نے رالف لنسی کو اتنے دنون شفقت پدری سے محروم رکھا"

ان الفاظ کا سننا تھا کہ ولیم کا رنگ فق ہو گیا۔ تن سے جان نکل گئی۔ سامعین مین بھی آہستہ آہستہ گفت و شنید ہونے لگی۔ اور سر رالف بھی خوض مین گئے۔

وصیت نامہ ختم ہوا۔ دوسرے کمرے مین ناشتا چنا ہوا تھا۔ وکیل اور اور مہمان وہان چلے گئے۔ دونون بھائی رہ گئے۔ تنہائی تھی۔ ولیم بھائی کے قریب آبیٹھا در دبھری آواز غمگین لہجے مین کہنے لگا "بھائی صاحب والد مرحوم کی یہ آخری وصیت ہے کہ آپ سے اون تقصیرات کا عفو چاہون۔ جنکا مین مرتکب تھا"

سر رالف نے نظر اوٹھا کر دیکھا گویا اجازت دی کہ اچھا کہو کیا کہتے ہو۔

ولیم کو کچھ ڈھارس ہوئی۔ کہنے لگا "اگر آپ کا خیال ہے کہ ان بدسلوکیون مین میری کسی طرح کی غمازی اور اشتعالک شامل رہی ہے اور اسوجہ سے آپ کے دل مین شکایت اور کدورت ہے تو للہ معاف فرمائے۔ اور سب گلے شکوے دل سے نکال ڈالے"

سر رالف نے کچھ دیر تامل کرکے کہا "ولیم کہو تمہارے معاملات کا کیا حال ہے"

لیم بیم و رجا کی حالت مین پڑا کبھی تو اخوت امید دلاتی - اور کبھی کمینہ مایوس کرتا - اسنے
حاجت سے عرض کیا " معاملات کیا - روپیہ پیسا تو میرے پاس کچھ ہے نہین - جو کچھ جنا
والد مرحوم نے مقرر فرمایا تھا اوسی مین بسر ہوتی تھی"
رالف للنسی - کوئی چالیس ہزار سالانہ - کیون -
ولیم - جی ہان - اور باقی رہنے کو کنٹربری کا مکان دیدیا تھا -
رالف - تمہاری کے اولاد نہین ہونگی -
ولیم - جی - صرف ایک چھوکری - خدا اوسکو زندہ و سلامت رکھے - جمعہ جمعہ آٹھ دن کی عمر
خدا وہ دن لائے کہ آپ کا بھتیجا بنکر چار ہم چشمون مین عزت پائے -
رالف نے بھائی کی آنکھون مین آنکھین ڈالکر کہا " وہ تو خدا ہی نے کہا - اوسکے سوا
تمہارا کون ہے اور تمہارے سوا ہمارا کون - اور پھر سارے خاندان کی عزت آبرو سب
اوسکی ذات سے وابستہ"
ولیم اپنی سادگی سے جی مین خوش ہوا کہ وظیفہ کم کرنے کی عوض کیا عجب کچھ اور بڑھا دین
مگر سر رالف ایک عجیب ہی انداز سے ولیم کو سر سے پاؤن تک گھور رہے تھے اور جب ولیم
نے جواب مین کہا کہ " جی بجا ارشاد ہوا" تو سر رالف کے لبون پر زہر خند کی ادا پیدا ہوئی
ازراہ ظرز بولے " ہان تو تمہارے پاس بجز اوس وظیفے کے اور کچھ نہین - اوسی مین اپنی
بسر اوقات کرنا - بیوی کو دینا - بچے کو بھی پرورش کرنا - اور پھر خاندانی وقار اور آبرو قائم
رکھنا سبھی کچھ تو تمہارے سر ہے"
اور پیشانی پر شکن ابرو پر بل ڈالکر تیز تیز لہجے سے کڑک کر کہنے لگا کہ " کیون ولیم شکر
ہے خدا کا اب جاکر تم کو ان سب باتون کی قدر عافیت معلوم ہوئی - اب تمہارا دل اچھی
طرح آگاہ ہو گیا ہوگا کہ میرے دل مین تمہاری طرف سے کیسے شکایتون کے دفتر کے دفتر
ہین - ہماری بسر اوقات کا سہارا بھی یہی وظیفہ تھا - ہمارے سر بھی ایک بیوی اور ایک
بچے کا بار تھا - اور ہم وہ تھے جو اس تمام جاگیر اور دولت کے وارث تھے - مگر ہمارا وظیفہ
یک قلم بند کر دیا گیا - ہمنے جیلنی نہ بھگتا - ہمارے پاس اتنا بھی نہ رہا کہ جہان تم ہر وقت
دنیا کی نعمتین کھاؤ وہان ہم اپنی جورو بچون کو آٹھ پہر مین ایکدفعہ تو روکھی سوکھی دے
سکین - بلاسے دن بھر کہین اور ڈر کر منھ پر نہ جاے شام کو دو گھونٹ پانی کے سہارے تو

مٹھی بھر چنے ہاتھ سے بیچے اوتارین - ہارے درجے آنکھون پر ٹھیکری - سر پر بدنامی کا ٹوکرا رکھ کر یہ بے غیرتی اختیار کی کہ اوس نیک بخت اور دو دھ پیتے معصوم کو اوسکے غریب - پیسے پیسے کو محتاج - ماں باپ کے گھر لندن بھجوادیا کہ بلا سے یہی بار کم ہو - مگر افسوس - قسمت مین تو آفت پر آفت لکھی تھی - اوس مصیبت کی ماری کی خالہ کا خط پہنچا دو روز بعد آیا - کہ رنج و غم مفلسی اور غریبی کی حالت مین اوسنے ایڑیان رگڑ رگڑ کر جان دی اور اوسکے ساتھ میرا لخت جگر - نور نظر - آنکھون کا تارا - جان سے پیارا - میرا نام و نشان تنہا بچہ بھی چل بسا - پیسے کی دوا ہو سکی - نہ کوڑی کفن کو نکلی - اور ولیم مجھے خوب معلوم ہوا اوس مصیبت کے زمانے مین تم ہی میرے بجانب سے ابا جان کو بھڑکاتے اور برہم کرتے تھے - یہ مصیبت کے دن مین نے جسطرح کاٹے ہین - اوسکو خدا ہی خوب جانتا ہے یا میرا دل - مگر صرف آج کے دن کا انتظار میری زندگی کا سہارا تھا - نہین تو مین بھی شکستہ خاطر - حرمان نصیب ہو کر مر کھپ گیا ہوتا اور کب کی ہڈیان سڑ گل چکی ہوتین "

ولیم - انتظار - کا ہیکا انتظار -

رالف - یہی عوض لینے - انتقام لینے - بدلا لینے کا انتظار - اور اب دیکھنا کیسی کسر نکالتا ہون " ولیم نے بھائی کے چہرے کیطرف دیکھا - ماری غیض و غضب کے لال بھبھوکا - آنکھین پیلی پیلی - مُنھ پر کف - مارے خوف کے بدن مین رعشہ پڑ گیا بوٹی بوٹی کانپنے لگی - سہم کر بولا " بھائی صاحب یہ آپ کیا فرماتے ہین " رالف نے دانت پیس کر - اور زور سے مٹھی باندھ کر کہا " کیا فرماتے ہین - فرماتے ہین کہ تیرے کرتوتون کی سزا تجھکو ملیگی - دیکھو تو سہی تجھسے کیسی کسر نکالتا ہون - جس مصیبت اور افلاس مین مجھکو تونے ڈالا تھا اب تجھکو اوسکا مزا چکھاؤنگا - اب تجھکو معلوم ہوگا کہ لاچاری اور بے بسی مین جو دکا ایک ایک ٹکڑے روٹی کیواسطے ترسنا - اور بچے کا بلکنا کیسا ہوتا ہے - اب دیکھیگا کہ وہ بھائی جسکی پیاری بیوی - اور لخت جگر کی موت تیری بدولت ہوئی وہ کیونکر تجھکو اپنے سامنے سے بدون توقع عفو نکال باہر کرتا ہے - خداوند تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تونے عوض لینے کا مجھکو موقع دیا - تاکہ مکار کو مکاری اور ریاکار کو ریاکاری کی سزا دون -

اور میری ایلیزا کا رو رو کر جسنے ستایا اوس سے اوسکا انتقام لون -

ولیم بھائی کے قدمون پر گر پڑا - اتار دیا اتار دیا کہ جل بھل بھر گئے - سر کے بال نوچے

گڑگڑا کر کہنے لگا "للہ بھائی صاحب رحم کیجئے۔ ترس کھائیے اس گنہگار کی خطا معاف فرمائیے۔ واسطہ آپکو والد مرحوم کی ارواح کا دیکھئے ایسا نہ کیجئے گا۔ مجھ گنہگار کی بیوی جب یہ حال سنے گی۔ مصیبت اور مفلسی کے خوف سے بے مارے مرجائیگی۔ فاقہ کشی کے خیال سے بچے بلک بلک کر جان دیدے گا۔ اچھا چالیس ہزار نہ سہی چار ہی سو سال بھر میں اپنے ہاتھ پاؤں کا صدقہ دیا کیجئے گا۔ بلا سے ہم سب صبر شکر کرکے موٹی جھوٹی سے پیٹ پال لینگے۔

مگر اللہ رے سنگدل رالف نسی! اوس مرد خدا نے ایک نہ سُنی۔ بلکہ پاؤں سے ولیم کا سر ٹھکرا کر اوٹھ کھڑا ہوا اور چلا گیا اپنے کمرے میں کینہ و دیرینہ نکالنے کے خیالات سے دل خوش کرنے۔ ولیم نے لاکھ سر مارا کہ ایکدفعہ تو اور بھائی سے مل لے۔ مگر تو بہ کیجئے اوسنے یہ بھی نہ خیال کیا کہ کون کتا بھونکتا ہے۔ آخر جھک مار کے یہ بیچارہ مایوس مغموم۔ وہان سے اوٹھ آیا۔ اور مہمان بھی جو اس حادثے کی وجہ سے آئے تھے ایک ایک کرکے اپنی طرف رخصت ہوگئے۔ اب صرف رالف تن تنہا اس لق و دق مکان میں رہ گئے دنیا میں کسی سے رسم نہ ملت داری نہ دوستی۔ رہی نوکر چاکر اونکا یہ حال کہ سامنے جاتے خوف کھاتے۔ صورت دیکھے لرزہ پڑھتا۔ اور کیوں نہو پندرہ برس سے حضرت جیلخانے میں بڑے مزے اڑ رہے تھے بھلا وہان کے لوگوں میں میل محبت کہاں اپنی مصیبت میں کسکو دوسروں کی فکر ہوتی ہے۔

اب سر رالف کو اپنی معشوقہ الیزا اور بچے کی یاد پھر ستانے لگی۔ دولت اور اطمینان میں سب کچھ سوجھتا ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ بار بیچھ کر بیوی کو اوسکی خالہ کے ہاں بھیجدیا تھا اب ترنگ آئی کہ لندن چلکر اوسی خالہ کو تلاش کرین اور ایک خوبصورت سا مقبرہ تعمیر کراکے عشق و محبت کی یادگار قائم کرین۔ مگر پھر سوچے الیزا اور بیٹے کی قبرین دیکھی کس سے جائینگی جب اونکے مصائب یہان یاد آئینگے بھائی بیٹھتی ہے تو وہان بہو بیکر جنون نہو جائے تو تعجب ہے وہان جانے سے بجز رنج و غم اور کیا حاصل۔

چند ہی روز کے بعد آپنے وکیل کے ذریعہ سے ولیم سے مکان کی کنجیان منگوا بھیجین۔ یہہ وکیل صاحب بھی خدا کی عنایت سے بڑے ہی سنگدل تھے۔ انکو کیا پڑی تھی کہ سمجھا بجھا کر اس بے رحمی سے باز رکھتے۔ بلکہ انھون نے فوراً ولیم کو جورو بچے سمیت اوسی وقت گھر کی

باہر نکالکر کنجیاں نے لیں - اوسنے بیوی سے ضبط نہ ہوسکا غم اور غصے کے جوش مین آکر کہنے لگا "بہائیصاحب کی بدسلوکیاں اب حد سے گزر گئی ہین - خدا جب کی داد دیگا - ہم تو خیر صبر کرتے ہین - مگر کیا وہ خدا کو بھول گئے - کیا وہ جانتے نہین - کہ اونکی عمر مجھسے بہت زیادہ ہی - ایک دن اسکو مرنا ہی - اگر میری زندگی و فانہ کی تو میرا لڑکا تو رہیگا ایک دن ہوگا کہ وہی اس مکان کا وارث ہوگا -

یہہ بات (رالف) کے کان تک پہونچادی گئی - اوسنے کہا "اللہ اللہ سلامتی سے یہ ارادہ ہی - خدا نے چاہا آزدو جی کی جی ہی مین رہیگی - ایسی تدبیر کی جائیگی کہ اوس ناشدنی کو خاک بھی نہ ملے -"

چار مہینے گزر گئے - رالف کو تنہا رہتے رہتے خانہ آبادی کی سوجھی - آپنے اپنے ایک اسامی کی لڑکی سے شادی کرلی - اور دھوم دھام تو کچھ نہیں کی مگر سوختی کی غرض جی جلانے کی نیت سے ولیم کو طعام ولیمہ کا حصّہ ضرور بھیجا -

آٹھ مہینے کے بعد نواب رالف کی بیگم صاحب نے حمل کا مژدہ جانفزا سنایا - باچھین کھل گئین - جامے مین پھولے نہ سمائے منھ مانگی مراد پائی - وارث کے پیدا ہونے کی امید بندھی - ہان کبھی کبھی یہ خدشہ ضرور ہوجاتا تھا کہ دیکھئے اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے یا لڑکی - کہین ایسا نہو کہ یہہ جائداد نصیب اعدا ہو - رفتہ رفتہ یہ ڈھکا اتنا بڑہا کہ گھنٹون اسی بات کو سوچنے اور پریشان رہنے لگے - آخر ایک دن ایک تدبیر سوجھہ گئی - تھوڑا بہت اطمینان ہوگیا - اب ترمیم و ترتیب مکان کی بڑی فکر رہنے لگی - معمار بلوائے - بڑہئی لگائے - بیچوبیچ مین اس پار سے اوس پار تک دیوار کھنچوائی - راستہ تو ایک رہا - مگر ہر کمرے کے دو حصے ہوگئے - ایک مین نوکر چاکر رہتے - اور دوسرے مین بیگم اور ایک بڑھیا خادمہ جسکو کہین دور کے دہات سے بلوایا تھا -

وضع حمل کے زمانے سے کچھ دن پہلے آپ کہین باہر سے ایک ڈاکٹر لڑے آئے اوسکو بھی انھین کمرون کے قریب جگہ دی گئی - اب سب سامان لیس تھا - بے فکری سے اوسدن کا انتظار کرنے لگے - خدا خدا کرکے وہ گھڑی بھی آن پہونچی - اب تمام ملازمین کو حکم دیا کہ اپنی اپنی جگہ پر رہا کرین - کوئی ادھر اودھر آنے جانے نہ پائے - خواہ مخواہ بیگم صاحب کو زحمت ہوگی - الغرض بیگم صاحب کو دردزہ شروع ہوا - ڈاکٹر صاحب مستعد ہوبیٹھے

اور خود رالف صاحب قریب ہی دوسرے کمرے مین گوش برآواز ہوے کہ دیکھیے پردۂ غیب سے کیا آواز آتی ہے۔ کئی گھنٹے گزر گئے ہین۔ نواب رالف ٹہل رہے ہین انتظار کی کوئی حد ہی نہین۔ ایک تو پلوٹھی کا لڑکا بیگم کی تکلیف کا خیال پھر اوسپر یہ دغدغہ کہ دیکھیے لڑکا ہوتا ہی یا لڑکی ہر لمحہ انتشار و اضطرار اوسیطرح پڑا ہتا جاتا ہی جیسے قصاص کے ملزم کو حکم اخیر کا۔ مگر لڑکا کا آج ہوتا ہی نہ کل۔ آخر کو جب ڈاکٹر صاحب آہستہ سے باہر نکلے اور کمرے کا دروازہ بھی بہت آہستہ بند کیا۔ انھون نے گھبرا کر کانپتی ہوئی اواز سے پوچھا "کہیے کیا ہوا۔ کیا ہوا"

ڈاکٹر نے اُترا ہوا چہرہ بنا کر دبی زبان سے کہا "لڑکی"

رالف نے چھاتی پہ ہاتھ مار کے کہا "ہائے کم بخت! ارے اس حال مین بھی ع قسمت کی بُرائی نہین جاتی ع کوئی امید نہین آتی"

ڈاکٹر۔ تو کیا آپ نے کوئی انتظام نہین سوچ لیا تھا۔

رالف۔ اس بات کا۔ ہان۔ سوچ کیون نہین لیا تھا۔

تھوڑی دیر تک تو کمرے مین ٹہلتے رہے بعد کو بولے "موبرے۔ تمکو اپنا وعدہ یاد ہی"

موبرے۔ جی ہان

رالف (ڈاکٹر کا ہاتھ تھامکر) بس اوسکا یہی وقت ہی۔

ڈاکٹر وہان سے نوکرون کیطرف چلے گئے۔ اور ہنسی خوشی اون سب کو مژدہ سنایا کہ مبارک ہو۔ مبارک۔ شکر ہے بڑی آسانی کے ساتھ بچہ ہوا۔ خوشی کا مقام ہی کہ تمھارے آقا کو خدا نے ماشاءاللہ جیتا جاگتا۔ چاند سا۔ وارث عطا کیا۔

سب ملکر یک زبان بول اوٹھے "لڑکا ہوا!" موبرے نے کہا "ہان ہان لڑکا! تمھارے فیاض آقا نے حکم دیا ہی کہ ہمارے تمام ملازمین کو عام اجازت ہے کہ آج جسقدر جی چاہے جشن منائین خوشیان کرین۔ کوئی روک ٹوک نہین۔ جو نعمت جسکو مرغوب ہو کھائے جس قسم کی شراب پسند ہو اوڑائے۔ اور نوکرون چاکرون کے علاوہ ہماری جاگیر کے سب اسامی اور مزدورے آئین اور وارث کی صحت کے جام اوڑائین ناچین گائین اور خوشی کے جشن منائین"

ڈاکٹر صاحب داروغہ نعمت خانہ کو مخاطب کر کے یہہ صلاے عام دے ہی رہے تھے کہ خود

رالف صاحب اضطراب مین جھپٹے ہوے اُٹھ کہنے لگے "ڈاکٹر صاحب چلئے جلد چلئے دیکھئے تو اونکی کیا حالت ہو رہی ہے"۔

سارے محل مین سناٹا پڑ گیا۔ سب دم بخود ہو گئے۔ ڈاکٹر اولٹے پاؤن پھرے۔ آکر دیکھتے ہین زچہ دم توڑ رہی ہے۔ بہت تدبیرین کین سخت کوشش کی مگر کوئی کارگر نہ پڑی۔ سب علاج بیکار۔ ساری دوائین بے اثر۔ اور آخر کو گھنٹے ہی بھر مین روح جسم سے مفارقت کی۔ یا تو ابھی زچہ تھی۔ یا میت ہو گئی۔ چشم زدن مین کیا سے کیا ہو گیا۔ زمانے نے کیا کیا نیرنگیان دکھائین۔ ابھی تھوڑی دیر ہوئی۔ سر رالف بچے کے انتظار مین پریشان خاطر ٹہل رہے تھے۔ لڑکے کی امید سے کبھی خاطر شگفتہ۔ کبھی لڑکی کی اندیشے سے دل پژمردہ۔ ابھی لڑکی کو لڑکا مشہور کرنیکی تدبیر۔ ڈاکٹر صاحب لوگون کو اولاد نرینہ کا مژدہ جشن عام کا صلا دے رہے تھے کہ طرفۃ العین مین وہ مصنوعی مسرت بھی خاک مین مل گئی۔ زچہ کی موت کی خبر سے سب خوشیون پر پانی پھر گیا تدبیر کند بندہ تقدیر زند خندہ۔

قصہ مختصر ماتداری کے سوم کے بعد ڈاکٹر صاحب رخصت کئے گئے۔ انہون نے اونکے کا جعلی سرٹیفکٹ دیا۔ اور بہت سی اشرفیان اور ایک ہنڈی مین ہزار کی لندنی نمائش کے نام نذرانے مین دی گئی۔ وکیل ریاست نے ولیم کے کان تک وارث پیدا ہونے کی خبر پہونچا دی۔ ایک آس تھی وہ بھی ٹوٹ گئی اور ولیم نے سمجھ لیا کہ مقدر مین غریبی اور مفلسی ہی ہے خدا کو یہی منظور ہے۔ بیچارہ دل مسوس کر خاموش ہو رہا۔

بچے کی ماں تو مر ہی چکی تھی۔ اور انا افشاے راز کے خیال سے دھنی مناسب نہ تھی۔ سر رالف کا اوس بوڑھی کھلائی کو یہی تاکیدی حکم رہتا تھا کہ جسطرح بنے اوپری کے دودھ پر بچے کو رکھے۔ اور خبردار باہر نکلنے نہ پائے اور نہ کوئی اور نوکر اوسکے پاس آنے جانے پائے۔ یہ تو سبھی جانتے تھے کہ نواب صاحب دل سے چاہتے ہین کہ بعد اونکے ولیم کو جاگیر کا ایک حبہ نہ ملے اسی مارے جسقدر بچے کی پرورش پرداخت مین مصروفیت دیکھتے اُسیقدر خیال کرتے کہ بچے کا رویان میلا نہین دیکھ سکتے۔ بیچارے شب و روز پھول پان کیطرح اپنی نظرون کے سامنے رکھتے ہین۔ رالٹون کو اپنی ہی کمرے کے پاس بچے اور کھلائی کو سلاتے اگر کہین باہر جاتے تب بھی اوسکو کمرے مین بند کر جاتے۔ کیا مجال

پرندہ پر مار سکے کوئی مہینے ڈیڑھ مہینے کے اندر قریب کے گرجا مین بچے کا مراسم نام جو لیس رکھا گیا اور اصطباغ کی رسم بھی ادا ہو گئی۔

اسیطرح تین برس گزر گئے۔ سلامتی سے لڑکی ذات اچھی چانگلی ہوتی گئی۔ کسی دن چھینک تک نہ آئی۔ کھلائی بھی خوب پرورش مین تندہی کرتی رہی۔ کسی پر بھی نہ بھونٹنے پائی۔ کانون کان خبر نہوئی۔ سر الف بھی چین سے بے فکر تھے کہ چال چل گئی۔ نازک وقت کٹ گیا۔ اللہ نے چاہا چار دن مین اپنے ہاتھ پاؤن کی ہو جائیگی پردہ ڈھنکا کا ڈھنکا ہی رہے گا۔ مگر اتفاق کی بات ایک ام ایسا پیش آیا جس نے نواب صاحب کو بہت ہی گھبرا دیا۔ ڈرے کہ بس اب بھانڈا پھوٹا ہی چاہتا ہے۔ ساری عزت آبرو خاک مین ملجائیگی۔ اتنے دنون کی محنت مشقت اکارت ہو گی۔ ہوا یہ کہ ایک ضرور سے انکو کلکتہ بری جانا پڑا۔ یہہ حسب معمول بچے اور اوسکی کھلائی کو کمرے مین بند کر گئے تھے۔ اتفاق سے کھلائی دفعۃً بیمار ہو گئی۔ اب بیچاری باہر کدھر سے نکلے۔ کمرے مین آپ یا تین برس کا بچہ۔ جب کچھ نہ بن پڑی تو ہار کر اوسنے کھڑکی کھول کر آواز دی "بندہ خدا کیواسطے لوگو میری خبر لو میرے دم پر بنی ہے۔ کوئی دم مین مین چلی" نوکرون مین سے کسی نے آواز سن لی۔ ایک نوکر اس خیال سے دوڑا گیا قریب کے ایک گاؤن مین کہ مالک گھر مین نہین۔ بڑھیا کا یہ حال کہ اب مری اب مری۔ چلو وہان سے کسی ڈاکٹر کو بلا لاؤ۔ اگر اتنے عرصے مین نواب صاحب تشریف لائے تو دروازہ توڑ کر علاج کرنا چاہیئے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ دیکھا تو بڑھیا کو دورے پر دورے آرہے ہین۔ قریب تھا ڈاکٹر اوسکی فصد کھولے۔ کہ سر الف آپہونچے۔ اور جھپٹے کمرے کیطرف۔ دیر یہ تھی کہ بچہ گہوارے مین پڑا سو رہا تھا۔ مجھے شکر ہے ابھی تک راز نہین کھلا۔ مگر بڑا غضب یہ ہے کہ بڑھیا بان بک رہی ہے اور اوسی مین خدا جانے کیا کیا راز کہہ جاتی ہے۔ مجھلی کیطرح تڑپ رہی ہے۔ اور کہتی جاتی ہے "گو گو خدا کے لئے مجھے اس گھر سے لیچلو۔ میرا دم گھبرا رہا ہے۔ سانس نہین پیٹ مین سماتی۔ ہائے سانس لینے کو ترس گئی۔ اندر والا گھبراتا ہے۔ جان نکلی جاتی ہے۔ لو گو مین تم سے آنکھ چار نہین کر سکتی۔ مین ایسی گناہ روسیاہ ہون۔ خدا مجھکو ہرگز نہ بخشے گا۔ مین بڑی گنہگار ہون۔ مین کہدونگی۔ مین سب بھید کھول

ونگی۔ دل تو ہلکا ہو جائیگا۔ لے سنو"
تنا کہکر بڑھیا ذری دیر کو چپ ہوئی۔ سر رالف کے اوسان کسیقدر درست ہوے اور ذکر سے بولے "ٹامس۔ تمنے اچھا کیا۔ ہم موجود نہ تھے۔ ایسی ضرورت کے وقت ڈاکٹر کو لے آئے"۔ اور ڈاکٹر صاحب سے کہا "آپ نے کمال مہربانی فرمائی کہ ایسے وقت فوراً تشریف لائے۔ مگر کوئی تردد کی بات نہین۔ اسکو اکثر ایسا دورہ ہو جایا کرتا ہے۔ اسکا علاج مجھکو معلوم ہے۔ آپ زیادہ تکلیف نہ کیجئے۔ کوئی اندیشہ نہین۔ اگر خدانخواستہ ایسی ہی ضرورت ہوگی تو اطلاع دیجائیگی۔ اوسوقت تشریف لائے گا"، یہہ کہکر جھٹ جیب سے نوٹ نکالکر ڈاکٹر صاحب کے ہاتھ دھرا اور دروازے تک خود جاکر پہونچا آئے۔ آپ جانتے دیہاتی لقمان کی اس سے بڑھکر کیا مدارات ہوتی۔ انکو اپنے حلوے مانڈے سے کام تھا۔ ہانڈی گرم ہونے کے سامان قرار واقعی ہو گئے یہہ بھی خوشی خوشی گھوڑے پر سوار ہو گھر کیطرف راہی ہوے۔ ٹامس بھی اپنی جگہ چلتا ہوا۔ اب جو نواب صاحب پلٹکر کمرے مین آئے۔ تو کھلائی کی اس حرکت ناشائستہ پر بھوت کیطرح غصہ چڑھ آیا "او تو جاؤ کہان۔ اللہ دے اور بندہ لے۔ سیدھے تیر کیطرح بڑھیا کے پلنگ پر پہونچے اوس بیچاری آفت کی ماری کی بیماری اور ضعیفی کا مطلق لحاظ نہ کیا۔ پکڑکے ہاتھ اسطرح زور زور سے جھنجھوڑا جسطرح بلی چوہے کو "کم بخت ڈھیٹ۔ قحبہ قطامہ۔ شقی۔ تو ہمارا حال کہیگی۔ ارے ہمارا۔ وہ دن بھول گئی جب گلیون گلیون کی خاک چھانتی۔ ٹکڑے مانگتی پھرتی۔ فاقون مرتی تھی۔ ہم تجھکو یہان لائے۔ سیطرح کا سلوک کیا۔ روپیہ پیسا دیا۔ اس بڑھاپے مین چین دیا۔ اب تو ہماری قلعی کھولیگی"۔
بوڑھیا چیخنے لگی "نہین نہین۔ نہین۔ مین نہ مانونگی۔ تمنے مجھے گنہگار کیا۔ تم نے میری عاقبت خراب کی۔ ہان مین مصیبت مین تھی۔ فاقے کرتی تھی۔ دنیا مین ٹھکانا نہ تھا۔ مگر مین گنہگار نہ تھی۔ مجھسے کوئی خدا کا گناہ نہوا تھا۔ مگر ہاے اب تو مین روسیاہ اٹھونگی مین تمھارے گناہ مین شریک ہوئی۔ ہاے ایک بیگناہ اور بے شر آدمی کو حق سے محروم رکھنے کی چال مین مین نے تمھارا ساتھ دیا۔ ہاے تمھارے بھائی کی میرا کیا بگاڑا تھا۔ تمھین بتاؤ"
یہہ سنکر نواب رالف کے غصے کی آگ اور بھڑکی۔ آنکھون مین لہو اوتر آیا۔ زور سے ڈانٹا

"چپ رہ پڑیل"۔ اور زور سے اوس کا منہ ہاتھ سے دبا دیا۔ جب ہاتھ ہٹایا تو پھر بھی وہ یہی کہے گئی "نہین نہین۔ مین نہ مانونگی جی بھر کے دل کا بخار نکالونگی۔ مرتے وقت تو جی ہلکا ہو جائے۔ مین سب قبول دونگی۔ مین اب دنیا سے اوٹھتی ہون۔ کوئی دم کی مہمان ہون۔ آخری وقت آپہونچا۔ لو اب مین چلی"۔ نواب نے کہا اچھا "تو جا جا" پھر غصہ جو آیا اور ساتھ ہی اوسکے خطرہ گزرا کہ دیوار ہم گوش دارد۔ اسکا تنہائی مین بھی زبان سے ایک حرف نکالنا اچھا نہوگا۔ لپک کر ایک ہاتھ سے منہ بند کیا اور ایک سے اسطرح گلا دبایا کہ بڑھیا کی آواز بالکل بند ہوگئی۔ آنکھین نکل پڑین۔ اور یہہ اپنے دل مین خوش ہوئے کہ ابتو چون نہ کر سکیگی۔ لمحہ بھر کے بعد گلے کی رگون اور پٹھون مین عجب طرح کا تشنج پیدا ہوا۔ مارے خوف کے انکے ہاتھ سے گلا چھوٹ گیا لمپ اوٹھا کر دیکھتے جو ہین تو بیچاری بڑھیا بالکل بیجان۔ مردہ۔ ہوش اوڑ گئے۔ آنکھون تلے اندھیرا آگیا۔ کاٹو تو لہو نہین بدن مین۔ این یہہ کیا ہوا۔ مگر آدمی تھے بلا کے سفاک۔ بیباک قسی القلب۔ بیرحم۔ دنیا کے اکھاڑے مین خوب کٹ پٹ چکے تھے۔ مصیبتین جھیلتے جھیلتے اونکو ڈھب آگیا تھا کہ جب کوئی کڑی پڑے تو عین وقت پر کیا کیا چالین کرنی چاہیئے۔ جب اوٹھون نے دیکھا کہ جان یون میرے ہاتھون ضائع ہوئی۔ تو اپنے تئین سنبھالا۔ اور سوچنے لگے۔ اب اس الزام سے بچنے کی ترکیب کیا ہے۔ پہلے تو اسکی لاش کا سرتا بھرتا کرنا چاہیئے۔ پھر اسکے غائب ہونے کا حیلا سوچ لیا جائے گا۔

کمرون کی دیوارین دوہری تو تھی ہین۔ سب مین برابر سے تختے جڑے ہوئے تھے۔ اور یہہ بھی معلوم تھا کہ تختون اور دیوارون کے بیچ مین کہین کہین الماریون کے لئے خول بھی رکھا گیا ہے۔ الماری مین مردہ چھپانا ٹھیک نہین۔ مبادا کوئی کھوجی کھنچی لگا کر کسی الماری کو کھول ڈالے۔ اس سے بہتر یہ ہے اودو تین تختے دیوار مین سے نکال ڈالین۔ اور وہین اس مردے کو ڈالکر پھر جیسے کے تیسے جڑ دین۔ حشر تک کو کسی پر کھلے گا نہین۔

خیال کا آنا تھا کہ فوراً اس جوان نے یہی کیا۔ اور اوسیطرح پھر تختے برابر لگا دئے۔ بچے کو ان سب باتون سے پہلے اپنے کمرے مین پہونچا آئے تھے جب اس سے فرصت

کرلی تو گھر وہین - کہ ذرا ستائین - رات کو بے فکر ہوکر سورہے صبح سویرے آپ نے نوکرون مین مشہور کیا کہ بڑھیا کچھ کچھ سنبھل چلی ہے - کوئی اون کمرون تک جانے تو پاتا نہ تھا - جو کچھ دینا لینا ہوتا تھا وہ اگلے ہی کمرے سے دے لیے لیا جاتا تھا - بان ماس کو البتہ اوسدن کھلائی کے کمرے تک جانے کا اتفاق ہوا تھا سو وہ بھی صرف ایکدفعہ - جو کچھ اون لوگون پر ظاہر کیا گیا کسیکو اوسپر کوئی شبہہ بھی نہوا - مختصر یہ کہ ہفتہ بھر کے بعد نواب صاحب نے مشہور کردیا کہ بڑھیا اب خدا کی عنایت سے بالکل اچھی بھلی چنگی ہوگئی - اور جب مہینہ بھر پورا ہوگیا تو حکم دیا کہ کھلائی نوکری چھوڑتی ہے - اپنے گھر جائیگی کنٹربری تک کیواسطے گاڑی کردیجاے - لیکن تھوڑی دیر بعد حکم دیا کہ اسکی کوئی ضرورت نہین - ہم خود بھی وہان جانے والے ہین تو بیچے شب کو ہماری گاڑی طیار ہو - ہمارے ہمراہ وہ بھی چلی چلے گی اور اپنے گھر اوتر جائیگی - مگر پھر یہ حکم بھی منسوخ کیا گیا - اور سب لوگ رات کو اپنی اپنی جگہہ جاکر سورہے -

صبح جب سب بیدار ہوئے دیکھا تو معلوم ہوا کہ سب سوتے کے سوتے ہی رہے اور نواب بڑے تڑکے اوٹھکر اور گھوڑا خود ہی گاڑی مین لگاکر کنٹربری کیطرف راہی ہوگئے - کہ اوسیطرح بندھا - مگر اونکو یقین تھا کہ کھلائی اور بچہ ساتھ ہین - نواب صاحب شام ہوتے ہوتے واپس آئے - ہمراہی مین ایک گونگی بہری عورت بچے کو گود مین لیے تھے - نواب صاحب اوترے اور کہنے لگے بھئی صبح کو کیا اچھی ہوا تھی کھلائی اور بچے کو لیکر گاڑی پر نکلے تو ایسی تفریح ہوئی کہ بیان سے باہر - وہ تو خیر چلی گئی - مگر اتفاق کی بات دوسری بھی وہین مل گئی - اچھی ہے -

چلئے بات گئی گزری ہوئی - کسیکو کسی شبہہ کی گنجایش نرہی -

نواب صاحب نے جب پہلے پہل اپنے قصر مین ترمیم و اصلاح کی ہی اوسکو کوئی ساڑھے تین برس ہوے ہونگے تب سے اوپر کی منزل مین خود ہی رہا کرتے تھے - لیکن جسدن سے اس کھلائی کو لائے اوسدن سے حکم دیدیا کہ ہم نیچے رہا کرینگے - یہہ نئی کھلائی جو آئی تہین جہہ اسکی عمر سے کانون سے بجز بہری اور زبان سے گونگی عمر کوئی بیس اور پانچ پچیس سال کی - پھر اس سے بڑھکر کون شخص ایسے کام کیواسطے مناسب ہوسکتا تھا - اگر کچھہ حال بھی کہلا گونگی کا خواب ہوگیا - نہ دوسرے کی سن سکتی ہین نہ اپنی کہہ سکتی - لوگ رائف کو جھکی تو

سمجھتے ہی تھے۔ یہی خیال کیا کہ یہ بھی ایک جھمک ہے۔ اور باقی اس انتخاب پر کسیکو کوئی شبہ نہوا۔ جولیس بچپن سے موٹی تازی تو اتنا تھی۔ اگر کوئی دیکھتا تو واقعی لڑکا ہی سمجھتا۔ مگر سلامتی سے جیسی جیسی سیانی ہوتی گئی۔ ویسے ویسے زنانہ پن آتا گیا۔ چہرے پر نسائیت نیلی نیلی آنکھوں میں نرمی۔ اور حیا۔ رفتار میں باؤن کی زنانہ دھمک۔ مگر پوشاک ہمیشہ مردانہ رہتی تاکہ کوئی اصل حیثیت کو پہچان نہ سکے۔ جب عمر آٹھ سال کی ہوئی تو ایک اتالیق نوکر رکھا گیا تاکہ یہ تعلیم لڑکوں کو دیجاتی ہے وہ اوسکو دیجائے۔

انگلستان کی تاریخ اور یونانی زبان میں۔ علم ہندسہ۔ اور اسیطرح علوم و فنون جو لڑکوں کے واسطے مخصوص ہیں اون سب کی تعلیم ہونے لگی۔ لیکن جسوقت تک اتالیق پڑھاتا رکھتا۔ اوسوقت تک سر ہلاتے ہلاتے بیٹھے رہتے۔ اتالیق کو بعض وقت باپ کی اس محبت پر تعجب بھی ہوتا کہ اتنا خرچ کرکے کیا فائدہ ہے جب تک لڑکا پڑھاتے رہتا باپ بیچ بیچ میں بیٹھا رہتا ہے اور مطلق بھی نہیں گھبراتا۔ مگر اسکی وجہ اوسکو کیا معلوم تھی کہ یہ بیچارے اس خوف کے مارے جمے رہتے تھے۔ کہ کہیں ایسا نہو کسی وقت پردہ فاش ہوجاے۔ اور ساری کی کرائی محنت اکارت ہو۔

جولیس کے پاس اور کوئی تو آجا سکتا نہ تھا ٹٹرون ٹون وہی ایک گونگی۔ سو وہ اس انوکھے رنگ۔ ڈھنگ پر اگر تعجب بھی کرتی ہوگی تو کس سے کہتی ہوگی کوئی اوسکے تھا بھی نہیں صرف ایک بڑھیا رانڈ بیوہ ماں۔ نواب کے ہاں سے اتنا اوسکو ملتا رہتا کہ مزے سے کھاتی اوڑھتی اور ماں کی خبرگیری اچھی طرح کرلیتی۔ اپنے حال میں مگن تھی اسکو کیا پڑی تھی کہ ماں سے خواہ مخواہ یہہ باتیں کہنے بیٹھتی۔

جب جولیس کو میٹھا برس شروع ہوا تو نہایت ہی دلربا۔ صورت نکلی۔ بلا کی حسین چہرے مہرے سے درست۔ ناک سُک سے ٹھیک۔ پری جمال۔ حور خصال۔ رشک مہر و ماہ۔ مگر ہاں بال البتہ لڑکوں کیطرح چھوٹے چھوٹے رکھے جاتے تھے اس سے کسیقدر چہرے پر مردانہ پن پایا جاتا تھا۔ مگر حسن ذاتی وہ شے کہیں ان باتوں سے دبنے والا تھا۔ ہزار ہزار پردوں میں۔ اپنا جلوہ دکھا ہی جاتا تھا۔ جو کوئی دیکھتا محو حیرت رہجاتا۔ لڑکی نہ سہی امرد ہی حسین مہ جبین سمجھا جاتا۔ حتیٰ کہ خود مکار باپ اکثر جی میں سمجھتا تھا کہ مجھسے کیا حماقت ہوئی جو ایسی خوبصورت لڑکی کو لڑکا مشہور

کردیا۔ ورنہ میری بیٹی ان دہ پدمنی نکلتی کہ چشم فلک نے عمر بھر نہ دیکھی ہوگی۔ دنیا کی کوئی شے جمیلہ اسکا مقابلہ نہ کرسکتی۔ مگر ولیم سے کینہ دیرینہ نکالنا بھی بہت ضرور تھا۔ اور واقعی کسیقدر یہہ کینہ نکالا بھی تھا یعنے بیچارہ ولیم بے یار و مددگار۔ فلاکت زدہ۔ مفلس قلاش ہوکر پہلے مجنون ہوگیا اور بعد اوسکے پاگل خانے ہی مین اوسنے جان بھی دی۔ ایک بیٹا ہنری اور بیوہ چھوڑی۔ ہنری غریب کی عمر اب کوئی اٹھارہ سال کی تھی۔ اس نے دوڑ دھوپ کرکے ایک مہاجن کی کوٹھی مین نوکری کرلی تھی صبح سے شام تک وہین آنکھین پھوڑتا۔ آنہ پائی جوڑتے جوڑتے دماغ مین چکر آجاتا۔ تب جاکر اپنی اور رانڈ بیوہ ماں کی اوقات بسر کرسکتا۔

طبیعیات کے فلاسفر کیسے ہی دلائل پیش کرین۔ اعضائے انسان کے خواص افعال جاننے والے کچھ ہی اصول قائم کرین مگر سچ تو یہہ ہے انسان اخلقت اسقدر سادہ دل بنا ہی کہ اپنی ہی عقل اور احساس کے وسیلے سے کسی واقعے پر اوسکی نکتہ چینی نہین ہوتی۔ چنانچہ نواب رالف کو چند ہی روز بعد کھٹکا ہوا کہ اب بڑی مشکل کا سامنا ہے۔ جولیس ماشاءاللہ سے سولہوین برس مین ہے اور ابھی تک واقف نہین کہ دنیا اور خود اوسپر پوشیدہ کیا گیا ہے کہ وہ اصل مین لڑکی ہے لڑکا نہین۔

ایک دن باپ اور بیٹی مین اس بات پر بڑی گفتگو رہی۔ اوسکی تفصیل تو یہان منظور نہین مگر انجام یہہ ہوا کہ بیٹی نے خوب قائل معقول کیا۔ اور اسنے کچھ بھی نہ بن پڑی۔

جولیس سے ضرور کھلائی کا مارڈالنا تو البتہ مخفی رکھا گیا تھا اور باقی ساری حقیقت حال سے بخوبی آگاہ تھی۔ اوسنے عرض کیا آپ کو اب مناسب ہے کہ بڑی تشریف لیجائے اور ہنری سے سب اصلیت بیان کردیجئے۔ اور جس حیثیت اقلاس مین وہ گرفتار ہے اوس سے رہا کیجئے۔ مگر بوڑھے نواب نے بیٹی کے قدمون پہ سر رکھدیا اور بلجاجت سے کہا "میرے ان سفید بالون کی عزت رکھو۔ خدا کیواسطے کسی پہ یہہ راز کھلنے نہ پائے۔ تم مردانہ ہی پوشاک مین رہو۔ نہین تو میرے منہ مین کالک لگ جائیگی اور مین ذلیل و خوار روسیاہ اس دنیا سے اوٹھونگا"

نواب رالف نے اس مصلحت سے کہ تنہائی اور بے شغلی سے جولیس کا جی نہ گھبرائے اوسکے واسطے کئی ایک بیش قیمت گھوڑی خرید کردئی کہ مردون کی طرح سوار ہوکر

ہوا کھانا آیا کرے - یا اسے کچھ دیر اسی سے تفریح کی صورت ہو جائے - کبھی تو اوسکے ہمراہ خود ہی سوار جاتے اور کبھی اپنے کسی معتمد ملازم کو ساتھ کر دیتے - اور جو لیس قریب قریب کی سیر کر آتا - رفتہ رفتہ اب یہہ مشغلہ روزمرہ کا ہو گیا - اور اب دور دور تک جو لیس ہوا کھانے نکل جانے لگا - اتفاق کی بات ایک دن علے الصباح - منھ اندھیرے - یہ گھر سے نکلا - ہوائے خوشگوار و خنک اٹکھیلیاں کرتی - پھولوں کی مہک دوش نسیم پر سوار - مشام جان کو فرحت بخشتی تھی - صبح کا سہانا سماں - مرغزار و رون - میدانوں کا منظر - ایسا کچھ دل کو بھایا - صبا رفتار رہوار کے بھی کاتون مین ہوا بھری کہ نکل گیا کوئی دو ڈیڑھ کوس کے فاصلے پر نوکر جو ہمراہ تھا اوسکا گھوڑا معمولی سا تھا - کیونکر ہم عنان و ہم قدم رہ سکتا تھا - راستی ہی مین رہگیا ایک فرسخ جو لیس پیچھے پھر کر جو دیکھتا ہے تو نوکر کا کہین پتا نہین - یکہ و تنہا - بے روک ٹوک - سامنے کوئی کوس بھر کے فاصلے سے کنٹھ بری کے کلیسا کا مینار سنگ مرمر کے ستون یا کوہ طور کی چوٹی کیطرح آسمان سے باتین کرتا - ارنی و لن ترانی کی حجت - کے لطف اوٹھا رہا ہے - یا شاق کے آہ و فریاد نیم شبی نے سوے فلک راہ لی ہے - اوسکے پہارون کنگرون کے گرد کہرا حلقہ کیے ہے یا اجابت دعا استقبال کو پہنچے اوتری ہے - سیہ بختون کے دن پھرے ہین - رحمت باری نازل ہوئی ہے - یہہ کیفیت دیکھکر جو لیس کو دفعتہً خیال آیا اہا اوس قصبے مین ہمارے چچازاد بھائی ہنری غریب مان کو لیے ہوے عسرت اور افلاس کے دن کاٹتے ہین دو ہی قدم پر تو ہے - آج تو کر بھی ساتھ نہین - چلو ذرا اوسہر تو چلین -

گھوڑی کو پھیر لیا - باگ اوٹھائی - اور اوسیطرف چل نکلا - کوئی آدہ گھنٹے مین پہونچ گیا اوس مہاجن کی کوٹھی کا پتا پوچھکر جہان ہنری نوکر تھا - جا پہونچا ٹھیک وہین پر سامنے ایک سنوہب لڑکا کھڑا تھا اوترکر گھوڑا اوسکو دیا اور کوٹھی کے اندر داخل ہوا - ہنری کو پوچھا - چپراسی نے ایک کمرے مین پہونچا دیا جہان ہنری بیٹھا ایک خط کی نقل کر رہا تھا - اوسوقت جو لیس کا حال نہ پوچھیے - منھ سے آواز نہین نکلتی - گویا جوش خون سے کلیجہ باہر نکلا پڑتا تھا - گلے مین پھندا اپڑ گیا - سر مین چکر - انکھون تلے اندھیرا - کرسی پڑی تھی - بیٹھ گیا - کئی دفعہ کھانسا کھنکارا - صورت شکل مین خاندانی شباہت پاکر بدقت بولا "آپکا اسم مبارک کنسی صاحب ہے ؟"

جواب - جی حضور - ارشاد؟
ہنری نے سر تا پا غور سے دیکھا - چہرہ یا بدن زیبا قامت - خوش لہجہ - سیر ملی واز اور چہرے پر زنانہ پن - دلپر پیاری صورت نقش ہی تو ہو گئی -
جولیس - آپ سے صرف ملاقات کرنا تھا - راہ و رسم بڑھانے مین شاید آپ کو بھی تامل نہو گا -
ہنری - معاف فرمائیے گا - یہ تو عجیب فرمائش ہے خصوصاً جب کہ آپکی خدمت مین پہلے سے نیاز نہین حاصل - بالکل اجنبی
جولیس - (ذرا رہ بے تکلفی) جی کوئی بھی عجیب بات نہین میرے نزدیک - اور شاید ہم آپ ایسے اجنبی بھی نہون -
ہنری (زیر خندہ کے ساتھ) خیر یہہ تو آپکی بندہ نوازی ہے - مگر بعنایت الٰہی آپ بیش بہا جواہر کی انگوٹھی زیب دست فرمائے بیش قیمت گھڑی جیب مین لگائے ہین پھر خدا ہی نے کہا کیسے بھی پر زر ہو ہی گا - بھلا اس ناچیز سے اور ایسے امیر کبیر سے کیا واسطہ - اجنبی نہین تو اور کون ہین - کہین افلاس و دولت مین میل ملاپ ہوا ہے - کہان گنگو اتیلی کہان راج بھوج -
جولیس - مگر نہین بعض واسطے ایسے بھی ہین جنکو امیری غریبی کوئی توڑ نہین سکتی -
ہنری - (ذرا ترش ہو کر) مگر دوستی کی نسبت تو نہین کہا جا سکتا - (تامل کر کے) اچھا اس گفتگو سے غرض کیا ہے - آپ - ذری مہربانی کر کے اصل بات تو بتائیے - یہ معمہ تو میری سمجھ مین خاک نہین آتے -
جولیس نے ہاتھ بڑھایا اور کہا " بھائی ہمارا دل بھی نہین بولا وہ تو ہمکو جانتا ہی "
ہنری نے ہاتھ ہٹا لیا اور پیچھے ہٹ کر (گویا جھوت کا ڈر تھا) کہنے لگا " نہین نہین یہہ اپنے کا ہاتھ نہین ہے - نہین - ہرگز نہین "
جولیس جو کرسی سے اوٹھا تھا - پھر بیٹھ گیا - اور زار قطار رونے لگا -
ہنری حیرت زدہ ہو کر دیکھنے لگا - دل مین انتہا کا نادم ہوا کہ مجھسے کیا بیہودہ حرکت سرزد ہوئی - ممکن ہے یہ اپنے باپ کی طرح بیدرد نہون - اونکے افعال و کردار کی وجہ سے آخر الامر سے مین کیون خفا ہون - اس نے کہا " بھائی جان آؤ -

ہاتھ ملائین"
غرضکہ دونون نے بڑی گرمجوشی سے مصافحہ کیا۔ اور گھل مل کر باتین کرنے لگے
ان دونون کو دیکھکر نہایت تعجب معلوم ہوتا تھا۔ اسطرح تو دونون الگ
تھلگ رہے اور پھر ملے تو یون۔ ایک خوبصورت وجیہہ۔ جوان رعنا ہاتھ پاؤن
سڈول۔ رعب دار۔ دوسرا حسین خوشرو۔ نازک بدن۔ دلربا۔ شرمیلا۔
ایک مرد سے کا آدمی۔ اور ایک مجسم حیا و احتیاط۔ ایک خندہ پیشانی۔ زن مون
دوسرا آبدیدہ کم سخن۔ قصہ مختصر دونون کے تعامل سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ
قسمت نے بنایا نہ بنایا مگر قدرت نے تو ایک کو دوسرے کا لحاظ ضرور بنایا ہے
جولیس نے تھوڑی دیر مین سنبھلکر کہا "اچھا وعدہ کرو آج سے ہمارے تمہارے
دوستی ہوگئی۔ اب ہم کبھی کبھی تمسے مل جایا کرین نا"
ہنری پر کچھ ایسا جادو ہوا۔ وہ اثر پڑا کہ جسکو چند لمحہ قبل ٹھوکر مار کر اپنے سامنے
سے ہٹا دینے مین تامل نہ کرتا اوسکا بالکل گرویدہ اور دل دادہ ہوگیا۔ جولیس
کہنے لگا "واہ اب اگر تمنے مجھسے مُنھ موڑا۔ اور یون ملکر چھوڑا تو سمجھ لو زندہ درگور
کر چلے۔ دل لیئے جاتے ہو تو دلداری بھی شرط ہے"
جولیس ہنری کے دل کو شکار کیئے۔ کلیجے پر چوٹ کھائے جبراً قہراً کوٹھی سے باہر
نکلی۔ گھوڑے پر سوار ہوئی۔ اور اپنے مکان کو واپس چلی۔ راستے مین ملازم بھی
مل گیا۔ یہ بیچارہ حیران۔ پریشان۔ سراسیمہ و بدحواس ایک موڑ پر تردد مین
کھڑا تھا کہ نہین معلوم کیا معاملہ پیش آیا کون سانحہ ہوا کہ صاحبزادی کا پتا نہین
القصہ جولیس اوسکو ساتھ لیئے گھر آیا۔ دل مین بہت ہی خوش طبیعت چاق کہ آج
آج مین نے ایک نیک کام انجام دیا یعنی اپنے چچازاد بہائی سے مل آئی۔ چھ مہینے
تک اسکا دستور رہا کہ ہفتے مین دو ایک دفعہ اوس سے ضرور مل آتی۔ رفتہ رفتہ
چچی سے بھی میل ملاپ ہوگیا۔ اور یہان تک بے تکلفی بڑھائی کہ جو کچھ اس سے ہوسکتا
روپیہ پیسے سے بھی ایک خوبصورتی کے ساتھ سلوک کرتی اور وہ قبول کرلیتی ہنری
کے دل مین جولیس کی محبت کا شجر روز بروز بڑھتا جاتا تھا۔ بعض اوقات اوسکو
حیرت ہوتی تھی کہ ایسے بیدرد۔ سنگ دل باپ کی اولاد ایسی شائستہ خصال

حور جمال - کیونکر پیدا ہوئی -
بعد چندے سردی کا موسم آگیا - خزان نے جوانان چمن کو برگ و بار سے معرا کر دیا - گلستان پامال خزان ہوا - کوہ و صحرا باغ و بوستان پر اداسی چھائی وحشت برسنے لگی - جولیس کی آمدرفت کچھ کم ہوگئی - گاہے ماہے ملجایا کرتی تھی - گر جب آتی اور ہنری کا غنچہ خاطر نسیم دیدار سے کھلاتی تو دیر تک بیٹھی رہتی - گھنٹوں کے بعد جانے کا نام لیتی - ہنری کا یہ حال تھا کہ جس روز کا وعدہ ہوتا اوسدن دفتر کے کام کاج سے جلدی جلدی فرصت کرکے یار دلنواز کے انتظار مین فرط شوق سے سڑک پر دور تک نکل جاتا - استقبال کی آرزو مین گھنٹون رستہ دیکھا کرتا - ایک روز اسیطرح محو انتظار رہا اور دل مین سوچتا جاتا تھا کہ ایسا کچھ دیر مین جولیس کے دیدار سے آنکھین شاد ہوتی ہین کہ اتنے مین دور سے گھوڑے کی ٹاپون کی آواز کان مین آئی - اور چند ہی لمحون کے بعد وہی سبزہ سپر اکثر جولیس آیا کرتی تھی ہوا بیسے ہوکر سرپٹ نکل گیا -
این جولیس آوین نہین ہوا
ہنری کا ماتھا ٹھنکا - ہونہو کوئی حادثہ ہوا - طرح طرح کے اندیشے اور خطرے گزرے - بیچارہ اضطراب جان ہیوٹر سر پر پاؤن رکھکر بھاگا وہان سے جاتے جاتے اس نے دیکھا کہ ایک شخص بیچ سڑک پر برف مین دبا پڑا ہے - بجلی کیطرح تڑپ کر لپکتا - دیکھتا کیا ہے جولیس بے ہوش پڑی ہے - اگر بلا واسطہ سے پہلے ہنری کو اس حال مین جولیس ملتی تو اوسکی بلا اوٹھاتی - وہین انتظام دیتا - اور خود وارث ہوجاتا مگر یہ معاملہ ہی اور تھا - اوسنے لپک کر اوٹھایا - نہایت متردد ہوا - پیشانی سے بال ہٹائے - اور لاکر سڑک کے پٹڑی پر ایک طرف لٹا دیا - جولیس کی آنکھین بند - ہاتھ پاؤن بے سکت - ٹھنڈے پالا - ہنری یہ حال دیکھکر مایوس ہوگیا - سمجھا حرارت غریزی کچھ نہین - دم درود باقی نہین - اوسان خطا ہوگئے - گھبرا گھبرا کر تدبیر کرنے لگا مگر کوئی کارگر ہوتی تھی - اس نے ایکدفعہ گلو بند ہٹا دیا قمیص کے بوتام بھی کھولدئے سینہ نمایان نظر آیا - اور ساتھ ہی اوس راز کا بھی پردہ فاش ہوگیا جسکو اتنے دن سے نواب

رالف اور اونکی صاحبزادی نے پوشیدہ کیا تھا۔

ہنری کی زبان سے بیساختہ نکل گیا "یا اللہ یہ کیا ہے" جو عیسیٰ نے کان مین صدا سے یارنے پھونکا دم عیسوی کا کام دیا۔ آنکھین کھول دین۔ ادھر اودھر بدحواس ہوکر نظر دوڑائی دیکھا۔ کہان ہون۔ کسطرح ہنری کے سامنے بے حجابانہ پڑی ہون۔ بے ساختہ چیخ نکل گئی۔ مگر محہ بہر بعد درد کافور۔ ماندگی نفور۔ کچھ بھی نہ تھا۔ یہہ اچھی خاصی بھلی چنگی اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اور جھٹ پٹ تمیص اور کوٹ کے بوتام لگانے لگی۔ مردذات کے سامنے نہایت تہیپی۔ شرمندہ۔ خجل۔ گردن نہوڑائے۔ انکھین نیچی کئے چپ چاپ گنہگار کیطرح کھڑی رہی۔ ہنری نے کہا "اب سے مین تمہارا مردانہ نام نہ لیا کرونگا۔ بلکہ جولیا کہا کرونگا۔ کیون جانی جولیا۔ اب تو بھید کھل گیا تم عورت ہو۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر تم عورت ذات نکلین۔ وہی تو مین جی مین کہتا تھا یہ اسقدر تمھاری محبت اور الفت کیون میرے دل مین پیدا ہوگئی۔ آج جاکر اسکی لم معلوم ہوئی۔ ابتو ؎

عشق مین تیری کوہ غم سر پہ لیا جو ہو سو ہو
عیش و نشاط زندگی چھوڑ دیا جو ہو سو ہو
عقل کو مدرسے سے اوٹھ عشق کو میکدی مین آ
جام شراب بیخودی ابتو پیا جو ہو سو ہو

سچ سچ کہو جولیا۔ تم بھی اس محبت کو نباہو گی"

جولیا نے جھیپ کر جواب دیا "بھئی اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین لیکن پھر کچھ سوچی اور کہنے لگی "لیکن ——— "

ہنری۔ جان من۔ مین سمجھا۔ قسربان اس "لیکن" کے اس "لیکن" سے مجھے بڑی ڈہارس ہوئی۔ بہت کچھ امید بندہی۔ لے اب خدا کیواسطے صاف صاف کہدو۔ جانی۔ ہم تو "دل و جان دین وایمان" سب تمھاری نذر کر بیٹھے۔ کہو تمہارے دل پر بھی کچھ ہماری محبت نے اثر کیا ہے"

جولیا اگرچہ کسیقدر شرمائی لجائی نیچی نظرین کئے تھی۔ مگر مردانہ عادت کے سبب سے اوسنے ہاتھ بڑہاکر ہنری کا ہاتھ پکڑا۔ اور کہنے لگی "ہنری۔ یہ تم کیا کہتے ہو۔ ہماری سمجھ مین یہ باتین تو آتین نہین۔ ہان اتنا جانتے ہین کہ ابا جان کے پاس بیٹھنے سے تمھارے پاس بیٹھنے مین ہمکو مزا ملتا اب چاہے کوئی اسکو عیب سمجھے یا گناہ جانے

خدا گواہ ہے جب سے تمسے ملاقات ہوئی ہے۔ بس تمھارا ہی خیال ہر گھڑی رہتا ہے تمسے ملنے کی آرزو مین شب و روز بسر ہوتے ہین۔ اتنے دن ادھر جو ملنا نہین ہوا۔ کیا کہون فراق کے دن کسطرح کاٹے ہین۔ اور جب راستے مین دیکھا تو نہین معلوم کتنا بڑا کوہ غم سینے سے لگا ہے۔ راتون کو چارون طرف سناٹا پڑا۔ عالم خموشان سے دنیا کی ہر چیز کو سکون۔ مگر اپنا یہ حال کہ کمرے مین پڑے محو خیال یار۔ آپس کی باتون کو یاد کر کے مزے لے رہے ہین جب وقت پہلے پہل ہاتھ سے ہاتھ ملے ہین۔ سارے بدن مین بجلی سی دوڑ گئی۔ سنسنی پڑ گئی۔ جب تمسے آنکھین چار ہوئی تھین خدا جانے کیا بات تھی کہ اک مہیب سی آجاتی تھی۔ مین نے پہلے ہی دل مین ٹھان لی تھی کہ چاہے دہن دولت سے محروم ہون خطاب نہ ملے اتنی بڑی جاگیر ہاتھ سے نکل جائے۔ گاؤن گراون جاتے رہین مگر تمھاری آرام اسایش پر سب صدقہ کر دون۔ اور کھل کر کہدون مین عورت ذات ہون۔ ابا جان خفا ہون۔ صورت سے بیزار ہون۔ دنیا چھوٹ جاے۔ باشہ کچھ غم نہین۔ تمکو لیکر گوشہ گیر ہون۔ تمھاری خدمت لونڈیون کیطرح کرون لاکھ جتن کرون اور تمکو آرام چین پہونچاؤن۔ اس منصوبے پر جسقدر غور کرتی ہون اوسیقدر جی چاہتا ہے کہ کسی طرح چٹ پٹ ہی کر گزرنا چاہیئے۔ بس یہی باتین میرے جی مین رہتی ہین۔ اب چاہے اسکو محبت کہو۔ الفت کہو۔ عشق کہو جو چاہو کہو ہنری نے معشوقہ کی زبان محبت ترجمان سے جو یہ الفاظ سنے بے خود ہو گیا۔ جامے مین پھولا نہ سمایا۔ فرط مسرت سے چمٹ گیا۔ خوب سا پیار کیا۔ پھول سے گالون پنکھڑی سے لبون کے بے گنتی بوسے لیئے۔

ہنری اور جولیا دیر تک بیٹھے لطف ہم آغوشی لوٹا کیے۔ آخر کو ہنری نے کہا "اچھا اب ہم ایک بات کہین۔ اگر سچ مچ تمکو ہمسے محبت ہے تو پہر جو ہم کہین وہ کروگی یعنے ہفتے کے روز سر شام اپنے باغ کے پھاٹک پر کسی طرح ملو۔ ہم زنانہ پوشاک لیے آئین گے۔ تم اوسکو پہن کر اتوار کو علے الصباح آفتاب نکلنے سے پہلے دہند ہلکے مین نکل آنا اور دہین ہمسے ملنا۔ بس تمکو اتنی ہی تکلیف اوٹھانی ہوگی اور باقی پھر ہم دیکھ لین گے۔"

جولیا نے نرم اور نازک آواز سے جواب دیا "ہنری - تمہاری بات اور نہ مانوں سر آنکھوں سے - ہزار جان سے - مجھے تو آرزو ہے کہ تم حکم کرو اور میں خوشی خوشی اوسکی تعمیل کروں - سچ جانو تمہاری بات ماننے - تمہارے کہے پر چلنے میں مجھے وہ لطف ملتا ہے کہ ع دل من داند و من دانم و دلدار دل من "

ہنری نے اپنے یار دلنواز کی زبان سے یہ وعدہ سنکر بیحد فرط مسرت سے خوب سا پیار کیا - گلے سے لگایا - اور گھوڑے کی تلاش میں اوٹھ کھڑا ہوا - گھوڑے کو دیر ہو چلی تھی - خدا جانے کہاں سے کہاں نکل گیا ہوگا - اسنے جب دیکھا ہے اوسکو بھی کئی گھنٹے ہو چکے تھے - اب یہ ڈھونڈھنے کو نکلا تو کہیں پتا ٹھکانا نہ ملا - ادھر اودھر تلاش میں دور نکل گیا - یار سے بڑی دور دشت کے بعد ایک باغ کی کھائیں میں سبزہ چرتے دکھائی دیا - لپک کے اسنے لگام لی اور جولیا کے پاس لا حاضر کیا - یہ گھوڑے پر سوار ہوئی اور دونوں خوش ہو کر اپنی اپنی طرف چلے گئے -

قصہ مختصر جیسی صلاح ہوئی تھی اوسی پر جولیا نے عمل کیا - اور اوا کے دن اپنے مکان سے نکل آئی - تھوڑی دیر میں ایک کاری کوچ وہاں پہونچ گئی - گاڑی کے اندر ہنری کی ماں بیٹھی ہوئی تھی - جسے یہ اکلوتی اولاد تھی سے ہاتھوں ہاتھ لیا - گاڑی میں بٹھا کر ہنری نے کوچبان کو حکم دیا ہنکاؤ گاڑی لندن کیطرف -

حکم پاتے ہی کوچبان نے گھوڑوں کو جھڑ کیا - گاڑی ہوا ہوئی دیر میں لندن کی سڑک پر بہت دور نکل گئی - راستے میں کسی قسم کی کوئی روک ٹوک نہوئی - بخیریت تمام سب لندن میں جا داخل ہوئے -

صبح دوسرے کو فوراً یہ لوگ بیاہے گرجا گئے اور اجازت خاص حاصل کر کے دونوں کا نکاح ہو گیا -

نزدیک آئے دور و رنج و تعب ہوا
چٹ منگنی پٹ بیاہ سنا تھا وہ اب ہوا

سر اڈمنڈ مارٹمر اس نرالے قصے کو پڑھکر نہایت متعجب و متحیر ہوا اور دل میں کہنے لگے

کہ عام معلومات واقعی ایک بہت بڑی نعمت ہے - مگر افسوس انسان کی فطری کمزوری کہاں کہاں نہین ظاہر ہوتی - غدر اگواہ ہے بہلی مین لنسی صاحب کو ایسا بد طینت اور دغیرہ نہ سمجھا تھا کہ ایسے ایسے سخیف حرکات کر گزرنے مین انکو کچھ تامل ہوگا - لاحول ولا - اتنی بڑی کالج اور پھر اوسپر خود رائی ایشیائی فلاسفہ شیخ سعدی نے لاکھ روپے کی بات کہی ہے - اب بالفرض اس کتاب الفا کو پڑھکر یقین آیا کہ

تو ان شخصت بیکدوز در شمائل مرد
کہ تا بجاش رسیدست پایگاہ علوم
وگر نہ باطنش ابن مباش فرہ مشو
کہ خفتہ نفس نکرد دلیما لہا معلوم

اور غضب خدا کا اسنے جو لیا - جولیا - صورت کیسی پیاری پیاری - بھولی بھولی گویا دنیا کے چھل مکر سے بالکل ناواقف اور ایسی ریاکار - مکار کہ اسنے زمانے تک اس فریب مین باپ کی شریک اور مددگار رہی - افوہ !

سوم سمجھے ہے تیرے دل کو سو پہنچے ہے

مگر پھر انکو وہ باتین یاد آئین جو کبھی کبھی جولیا کی زبان سے نادانستہ نکل جاتی تھین - اب اونکا مطلب سمجھے اور جی مین کہنے لگے - نہین ہو نہ ہو اوس نے کیا وہ بدرجہ مجبوری کیا - بے بس تھی - لاچار تھی - تابع تھی جو کہا ہوگا وہ کیا ہوگا - لیکن اس راز کا کھل جانا تو کچھ اچھا نہوا - ایسی مصومہ شکل کی لڑکی اور پھر ایسی کمزور طبیعت کی نکلے کہ اپنے باپ کی بدکرداری سے علیحدہ نہ رہ سکی اس سے بہتر تو یہ تھا کہ ہم اوسکو ایک سعید - نیک سخت معصوم - نوعمر لڑکا ہی سمجھا کرتے - ان خیالات کے بعد سر اڈمنڈ نے ارادہ کیا کہ اب وہان نہ ٹھہرے ایسا شخص جو اسقدر بداعمال - اور اتنے بڑے جرم یعنی انسان کے مار ڈالنے کا مرتکب ہو اس لائق نہین کہ اوسکی واپسی کا انتظار اسواسطے کیا جاے کہ اوس سے رخصت ہوکر اوسکے گھر سے جائین - پس اونہون نے ایک رقعے مین اسطرح اوٹھ کھڑے ہونے کی معذرت لکھی - ایک ملازم کو بلا کر دیا کہ جنٹلمن صاحب

تشریف لائین تو اونکو دیدینا اور گاڑی منگوا سیدھے کنٹربری چلے گئے۔ وہان سے شام ہی کو ڈاک گاڑی پر سوار ہو لندن کو روانہ ہو گئے۔ راستے مین طرح طرح کے خیالات پیدا ہوے۔ پہلے تو اونکو اپنی اس قدرت کا خیال آیا جو موکل نے بخشی تھی اور جسکے ذریعے سے یون راز آشکار ہونے لگے۔ کبھی تو وہ بہت گھبراتے متردد اور مخوف ہوتے کہ رازون کے اسطرح افشا ہونے سے نجانے کیا ہونا ہے کہ تشویش اور رنج۔ غم و غصہ کا سروقت سامنا رہے اور کبھی خیال کرتے کہ فطرت انسانی سے جسقدر واقفیت ہوگی اُسیقدر مسرت دنیا مین کم ہوتی جائیگی۔ افسوس یہ عام معلومات تو اور مصیبت بڑہائیگی خوشی و مسرت کو سون نظر نہ آئیگی۔ اسیطرح ساری دنیا کے گڑے مُردے میرے سامنے اوکھاڑے جائین گے میرے دلکو ایسا ہی صدمہ پہونچائین گے۔ مگر پھر آخر کو یہی ارادہ کیا کہ اچھا چند روز اور اس رنگ کو دیکھنا چاہیئے بعد کو جیسا مناسب ہوگا کیا جائے گا۔

بس حضرات ناظرین آپ بھی اس پیچیدہ مسئلے پر اپنے ذہنی ملتوی فرمائے اور قصہ کو گوش توجہ سے سماعت کیجئے۔

جس شبکو مارٹمر صاحب لندن روانہ ہوے مین چارون طرف عالم من تاریکی تھی آدھی دنیا سیاہ چادر سے ڈھنکی۔ آسمان پر گھنگھور گھٹا چھائی ہوئی گہرے گہرے بادلون نے رات کو بھیانک بنا رکھا تھا۔ پون بڑے زور و شور سے پیر رہی تھی۔ ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھائی دیتا تھا۔ سڑ ڈمنڈ کوچبان سے بار بار تاکید کرتے جاتے تھے کہ دیکھو گھوڑون کو روکے ہوے بہت سنبھل کے چلانا۔ ذرا تکان یا گھٹ ہرگز نہ ہانکنا۔ کہ اتنے مین بوٹن ہل پہاڑی کی چڑہائی پر پہونچے۔ انہون نے پھر تاکید کی دیکھو سنبھلے ہوے۔ اوتار پر گھوڑون کو بہت روکے رہنا۔ آہستہ آہستہ اوترنے دینا۔ یہ ہدایتین دے ہی رہے تھے کہ گاڑی چلتے چلتے دفعتہً رک گئی۔ اور شور غل کی آواز انکے کان تک پہونچی۔

ایک سائیس۔ کاہے ہو (کیا ہے)

جواب۔ گاڑی اولٹ گئی۔

سائیس - کوئی کے چوٹ چپیٹ تو نا ئین آئی -

جواب - ہان ایک جن جن صاحب سوار ہین اونھین کے چوٹ لگی - مُدا بڑی کھیر بھئی - ہمسار گھوڑے بچ گے -

سراڈمنڈ کا کوچیان - چلو بڑا فضل کیا خدا نے - ہم سے تو ان بے زبانون کے چوٹ لگنے پر رہا نہین جاتا - بچارے مُنھ سے بول نہین سکتے ہماری تمہاری طرح کیا بتائین کہان چوٹ لگی - کس جگہ ضرب آئی - مگر یہ رہے یہ تو کہو یہہ گاڑی اولٹ کیسے گئی -

جواب - اولٹ کس گئی - اب ہم کا بتائی - ڈھرا ٹوٹ گوا - بس تم جانو مچ مچا کے بہوئین مان گاڑی آے رہی -

کوچیان - اچھا سواری کو تو اندر دیکھو - بچی کہ خدانخواستہ سدھاری - ارے ہان - نہین تو ایسا ہی معاملہ دکھائی پڑتا ہے -

سراڈمنڈ نے جو یہہ بات سنی - انکو گوارا نہوا کہ ایک بندۂ خدا کی جان اس خطرے مین پڑی ہو اور یہہ مزے سے اپنی گاڑی مین پڑے رہین - فوراً باہر نکل آئے سڑک پر - دیکھتے کیا ہین گاڑی اولٹی پلٹی پڑی ہوئی ہے - گھوڑے بھی ساز مین اولجھکر گر پڑے ہین - دونون سائیس اپنے اپنے گھوڑون کے اوٹھانے کی فکر مین مصروف ہین - بکسوے - باگین - جوتین - ہالٹر ایک ایک کرکے کھول رہے ہین - سرمارٹمر نے دیکھا کہ سائیسون کو اپنے گھوڑون کی پڑی ہے اونھین کو اوٹھانے کی فکر مین کر رہے ہین اور ایک بنی نوع انسان جو گاڑی کے نیچے دبا پڑا ہے اوسکی کوئی خبر ہی نہین لیتا نہایت ہی برہم ہوے دونون کو بہت بُرا بھلا کہا اور بیچارے مسافر کو نکالنے کے ارادے سے لپکے - گاڑی کا پٹ جھٹ پٹ کھولا - دیکھا ایک بھلا آدمی آنسراف تن تنہا اوس مین پڑا ہوا ہے - سر مین صدمہ پہونچنے سے بالکل بیہوش ہے - تن بدن کی خبر نہین - اچھی خاصی غشی کی حالت طاری ہے - سائیس کو آواز دی اور اوسکی مدد سے جسطرح بنا گھسیٹ گھساٹ گاڑی سے نکال کر باہر ڈالا - تھوڑی دیر بعد جب مسافر کے ہوش و حواس ٹھکانے ہوئے - تو معلوم ہوا کہ گاڑی اسقدر ٹوٹ پھوٹ کر ناکارہ ہوگئی

ہے کہ اب آگے ایک قدم نہیں چل سکتی - مگر اونہون نے کہا ہم کو صبح لندن ضرور پہونچنا چاہیے - ہمارا بڑا ضروری کام ہے - جس طرح بنے ہمکو لندن پہونچاؤ سراڈمنڈ نے ہنسکر کہا بہت اچھا - میری گاڑی حاضر ہے اگر آپکو ایسی ہی ضرورت ہے تو بسم اللہ تشریف لائیے اسباب رکھوائیے اور ہمراہ چلئے - مین تو تنہا ہون کوئی ایسا اسباب بھی نہین - کوئی تکلیف نہوگی -

مسافر صاحب بیچارے نہایت درجہ ممنون ہوئے - اور سب اسباب اپنی ٹوٹی گاڑی سے اوتروا کر سراڈمنڈ کی گاڑی پر لائے اور دونون ایک ہی گاڑی مین سوار ہوآگے کو پھر چل نکلے -

تھوڑی دیر تک سکوت رہا - بعد اوسکے اونہین مسافر صاحب نے سلسلہ گفتگو یون چھیڑا " آپ نے بڑی مہربانی فرمائی کہ گاڑی مین جگہ دی - اگر اسوقت آپ اسقدر عنایت نہ فرماتے تو مین عرض نہین کرسکتا مجھے کسقدر زحمت اور تکلیف ہوتی - اب ایسے وقت مین میرے بڑے ہی محسن نکلے - جہان یہ احسان کیا ہے وہان اتنا اور کیجیے کہ اس شرمندہ احسان اور بندۂ بے درم کو اسم گرامی اور نام نامی سے بھی آگاہ فرمائے -

سراڈمنڈ " مجھکو سراڈمنڈ مارٹمر کہتے ہین - اور احسانمندی کی کون بات ہے یہ کون بڑی خدمت تھی - ایسے موقعون پر سبھی ایسا کرتے ہین اور اگر آج مجھپر یہ مصیبت ہوتی تو آپ بھی ایسا ہی کرتے -

جواب - سراڈمنڈ مارٹمر - سراڈمنڈ مارٹمر - اہا ! آپ ہین - ہم آپ تو پرانے دوست نکلے میرا نام جیمس کیمبل ہے -

مارٹمر کو راہ چلتے اسطرح بچپن کے دوست سے ملاقات ہوجانے کی نہایت خوشی ہوئی بڑی گرم جوشی سے مصافحہ کیا اور کہنے لگے " اہا - آپ ہین - ہم آپ تو ایٹن مین ہم مکتب تھے " اسکے بعد اوسی عمر اور زمانے کی باتین چھڑ گئین -

دونون مدت کے بچھڑے ہوئے دوست اپنے اپنے حالات بڑے ذوق شوق سے بیان کرتے رہے - جب کیمبل ابتدائے شباب کے حالات کی لمبی چوڑی داستان ختم کرچکے تو پوچھا کہ اب لندن کس کام کے واسطے تشریف لئے چلتے ہین - وہان

آپکا مشغلہ کیا ہوگا۔ اور کہان قیام فرمایئے گا۔
انھون نے کہا ٹھہرون گا تو مین ہوٹل مین۔ مگر میرا منشا اس سیر سے یہہ ہے کہ انسان کی زندگی کے حالات کا تجربہ حاصل کرون۔ لندن مین کوئی ذاتی مکان نہین اور یہہ بھی نہین معلوم کب تک شہر مین قیام کی ضرورت رہے اس سبب سے جدید مکان بھی خرید کرنے کا ارادہ نہین۔ ہان خدا کی عنایت سے کنٹربری مین ایک اچھی خاصی کوٹھی موجود ہے۔ مگر ایک بات ایسی ہے کہ جس سے وہان چندے جانا نہین ہو سکتا۔
اتنا کہہ کر اونکو خیال آیا کہ اوس مکان مین واپسی اوس وقت ہوتی ہے جب مرنے کے دن قریب ہون گے۔ بے ساختہ آہ سرد دل سے نکل گئی۔ مگر بات ٹالنے کو کہنے لگے "ایک اور مکان برک شائر مین بھی ہے۔ بس وہین اس موسم بہار مین قیام کا قصد ہے"
کیمبل نے بہت لجاجت سے کہا کہ لندن مین تو آپکا کفش خانہ ہی موجود ہے۔ قیام کیواسطے کسی دوسرے مقام کے تلاش کی ضرورت نہین جتنے زمانے تک وہان ٹھہرنے کا قصد ہو بلا تکلف وہین قیام فرمایئے گا۔ اپنے گھر کیطرح سب قسم کا آرام بھی ملے گا اور نیاز مند کو ایسے مہربان اور معزز مہمان کی میزبانی کا موقع بھی نصیب ہوگا۔ آپ کو واللہ ہے۔ دیکھئے انکار نہ کیجئے گا۔ چند روز کی یکجائی سے ہلوگون کو لطف صحبت حاصل ہوگا۔ دنیا مین ایسے موقعے چار دن ہنسنے بولنے کے بہت کم ملتے ہین ؎

خوشا وقتے و خورم روزگارے
کہ یارے برخورد از وصل یارے

مارٹمر۔ اچھا اگر آپکی یہی خوشی ہے تو مجھے انکار کی کیا مجال ہے۔ مگر یہ تو کہو تم نے جو کہا "ہلوگون کو لطف صحبت" ملے گا۔ تو کیا تم اپنی گردن مین رشتہ مناکحت ڈال چکے ہو۔
کیمبل۔ یہہ تو آپکو خیال ہوگا کہ میری عمر آپ سے چھ سات سال زیادہ ہے۔ ہان چار پانچ برس ہوئے مین نے شادی کر لی ہے۔ اور خدا کا شکر ہے کہ۔ خیر اب جلکر آپ خود ملاحظہ کیجئے گا کہ وہ نیک بخت کیسی ہین اور کیسی کیسی خوبیان انمین ہین

اونکی ملنساری - اخلاق حسن سیرت حسن صورت سب دیکھ لیجیے گا - میری تو خیر وہ بیوی ہی ہین - مجھپر تو لیلی را بچشم مجنون باید دید کی مثل صادق آتی ہے - سند تب کی ہے جب آپ بھی ان صفات کے قائل ہو جائین -

مارٹمر نے مسکرا کر کہا " یار کیمبل معاف کرنا - اگر تم ایک ناول لکھو اور اوس مین اپنی بیوی کو ہیروئن قرار دو تو بہت مناسب ہو "

کیمبل - مین آپ سے اونکی خوبیان کیا بیان کرون - اب تو آپ چلتے ہی ہین اور قیام بھی فرمائین گے بہت سی ہمارے آپس کی باتین دیکھین گے ایک ادنی سی بات یہہ ہے کہ اپنی بہن کے ساتھ اونکا سلوک اس طرح کا ہے کہ شاید دنیا مین کسی عورت نے کیا ہو - اے حضرت انسان کا ہیکل فرشتہ ہے - آپ جاکر دیکھین گے کہ ایک لڑکی - چھوٹی سی - ایک نوعمر عورت کے ساتھ آیا کرتی ہے لیکن اوس زمانے مین جب مکان مجمع اغیار سے خالی ہوتا ہے - وہ عورت میری سالی روزا اور لڑکی روزالی اوسکی بیٹی ہے - روزا کم بختی سے ایک بدمعاش کے پھندے مین پھنس گئی تھی - اور جب وہ اسکی عزت آبرو خاک مین ملا چکا تو چھوڑ چھاڑ سیدھا ہندوستان کو منھ کالا کرکے چلدیا - اب یہہ بیچاری آفت کی ماری - شکستہ خاطر - نصیبون جلی - کسیکو منھ دکھانے کے قابل نہی - چنانچہ سب سے کنارہ کیے - چادر ندامت و خجالت مین منھ چھپائے - لوگون ہم مین ایک ذلیل سا مکان لیے اپنی قسمت کو پڑی جھیکتی - اور اوس نابنجار کی جان کو روتی ہے - مگر واہ ری امیلائن (یہ اونکا نام ہے) کیا کہنا ہے - وہ کوئی دقیقہ اوسکے جی بہلانے - خاطر داری کرنے کا کسیوقت اوٹھا نہین رکھتین - ہزار ہزار تدبیرین کرتی رہتی ہین کہ بہن کے دلسے یہہ کوہ غم ہٹے - اور پھر ایسی محبت اور ایسی جوش خروش - سچے دل سے کہ مین آپ سے کیا عرض کرون شاید ہے کسی بہن نے اپنی بہن کے ساتھ ایسا سلوک کیا ہوگا -

سر اڈمنڈ مارٹمر - ہا! خدا کی مار اوس بدکار - بدمعاش پر جو بھولی اور ناسمجھ عورتون سے اپنا مطلب نکال کر اس طرح کھاٹ کرے -

کیمبل دیر تک چپ رہے - اوسکے بعد پھر ادھر اودھر کی باتین ہونے لگین یکبیک

کہیل کود کے تذکرے چھڑ گئے اور وہ بات گئی گزری ہوئی -
علے الصباح نور کے تڑکے ڈاک گاڑی شہر مین داخل ہوئی اور کیمبل کے مکان پر بخیریت تمام پہونچگئے -

دونون صاحب اوترے - مارٹھر کیمبل کی بیوی سے ملے - سبحان اللہ ایملیا ان کا کیا کہنا - ہزار دو ہزار مین ایک سہ چہرے مہرے نک سک سے درست - شاءاللہ اچھے ہاتھہ پاؤن بہاری بہر کم ملا - غرضکہ کچھ ایسے سڈول کہ مل جل کر نظر کو بہت ہی بھلے معلوم ہوتے - نگاہ تاب حسن سے خیرہ ہوتی - اور اگرچہ صورت رعب دار تھی لیکن پہر بہی آنکھون مین کچھ ایسی شرم و حیا - حرکات و سکنات مین وہ انداز و ادا کہ ممکن نہ تہا انسان کی نظر پڑے اور متوجہ ہوکر غور سے دیکھنے نہ لگے - کیسا ہی شیخ نظر کیون نہو مگر کیا مجال نگاہ بد سے دیکھ سکے - یا گمان کر سکے کہ لمحہ بہر کو بہی شوہر کی خاطرداری اور دلنوازی اوسکے دل سے دور کر سکے گی - چہرے اور بشرے سے وہ پاکبازی - عصمت اور عفت مترشح تہی کہ دیکھنے والے کے دل مین خواہ مخواہ ایک طرح کی عظمت قائم ہوتی تہی - پہر ہنس مکہ - خندہ پیشانی دنیا کے افکار اور آلام سے بالکل ناآشنا -

سر اڈمنڈ نے جب پہلے پہل دیکہا ہے تب اونکو بہی ایسا ہی معلوم ہوا - صبح صبح شب خوابی کی پوشاک مین سارا جسم ڈہکا ہوا تہا - اور اوس سادہ پوشاک مین بہی حسن اپنا جلوہ بہت اچہی طرح دکھا رہا اور ایک عجیب آن بان پیدا کر رہا تہا - وہ بہرے بہرے دست و بازو وہ گدرایا جوبن - اوسپر مکھ کا لوچ - اور بہی رفت تہا - بقول حقا

کیسی نرالی بیچ دیچ تہی کیا ہوئی صورت پائی تہی
ہاتھ سے اپنے خالق نے کیا پیاری شکل بنائی تہی
گورا گورا پیارا پیارا بہولا بہولا مکہڑا اتھا
شانے بازو کیسے بہرے کیا نازک نرم کلائی تہی
غمزون مین بیساختہ پن تہا ناز و ادا مین البڑپن
کیسی اکڑ کیا پیاری چہب تہی کیا ظالم انگڑائی تہی

نازک پاؤن مین زیر پائی - گویا دل عشاق پابوسی کو حاضر - سر پر چہوٹی سی ٹوپی

بانکی رہی ہوئی گویا پھولون کے جنگیر پر گل سرسبد۔

بکھرے بکھرے بالون کے کیا گھونگر تھے پیشانی پر
ہائے کھرتک کافر جوبنی کیا لہراتی آئی تھی

ایک ریشمی فیتہ سے وہ کالے ناگون کا جھرمٹ ایک جگہ بندھا ہوا۔ جسکے دونون سرے ہوا مین اڑتے اور اوس بے تکلفی۔ سادگی۔ اور البڑپن کا پتا بتاتے تھے جو بناؤ سنگار سے لاکھ درجہ بڑھکر باعث حسن دلفریب تھے۔

سرمارمڑیہ صورت۔ یہ شکل۔ یہ انداز۔ یہ ادا۔ یہ رنگ۔ یہ ڈھنگ دیکھکر محو ہوگئے۔ اور اس پری جمال حور خصال نے بخلاف متوسط حیثیت والون کی بیویون کے جو مہمان سے صرف کہانے کے اصرار ہی کو سارا اخلاق سمجھتی ہین۔ بہ نفس نفیس اپنے ہاتھ سے میز پر ناشتہ لگانا شروع کیا۔ سراڈمنڈ نے جی مین کہا "واقعی ایک انسان آج ملا ہے جسکو خدا نے اوسیقدر نعمت مسرت عطا کی ہے جسقدر دولت حسن بخشی ہے"

کیمبل چونکہ ایک بہت بڑے مالدار تاجر تھے۔ کاروبار کی ضرورت سے اونکو ناشتے کے بعد شہر جانا تھا۔ وہ تو اودھر چلے گئے۔ ادہر یہ اپنے کمرے مین جاکر خطوط لکھنے مین مصروف ہوئے۔ تاکہ میزبان کی بیوی کو بے تکلف ہوکر اپنے گھر بار کے کامون مین مشغول ہونے مین آسانی ہو۔

کوئی دو بجے ہونگے کہ سراڈمنڈ ملاقات والے کمرے مین پہرآئے۔ دیکھا کیمبل صاحب کی بیوی۔ اور ایک اور لیڈی اور چھوٹی سی لڑکی بیٹھی ہوئی ہین۔ ایملائین نے سراڈمنڈ سے کہا "یہ میری بہن ہین" پہر تو سارے حال سے واقف ہی تھے۔ بڑے اخلاق سے صاحب سلامت کی۔ اور بیٹھ گئے۔ اسوقت ایملائین ایسی پوشاک زیب جسم کئے تھین کہ حسن اور بھی دوبالا ہوگیا تھا۔ انداز و ادا مین اگرچہ تکلف کا کہین پتا نہ تھا مگر اسطرح کی دلربائی تھی کہ سراڈمنڈ جتنا اونکا نظارہ کرتے اوتنا ہی دل اور اوس طرف کھنچا جاتا تھا۔ ایملائین کی بہن سن مین کم تھین۔ مگر چہرے پہ انکار اور تردد کے آثار ظاہر تھے صورت خدا نے پیاری بنائی تھی اور تمام اعضا اور جوارح بھی خوبصورت تھے

مگر وہ اطمینان قلب اور سکون مفقود تھا جو ایملائین مین پایا جاتا تھا۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی امر کا خار غم ہر وقت نازک دل مین کھٹکتا۔ اور بیچاری کو مضطرب الحال بنائے رکھتا ہے ذرا سی آواز سنی اور چونک اوٹھی۔ دروازہ کھلا اور اسکو وحشت ہوئی۔ کوئی اجنبی صدا کان مین آئی اور یہہ مضطر ہوگئی۔

سراڈمنڈ نے یہ رنگ دیکھکر خیال کیا واقعی ان دونون بہنون کے مزاج مین عجیب غریب اختلاف ہے۔ مگر اوسکی وجہ ہے۔ ایک کو اپنی عصمت و عفت پر اطمینان ہے۔ اور دوسری کو اپنی حرکت پر انفعال اسی سبب سے ایک مطمئن اور دوسری مضطرب ہے۔

ان دونون کے باہم برتاؤ اور مدارات کا یہ حال تھا کہ ایملائین اپنی بہین کے ساتھہ بڑی ہی مہربانی سے پیش آتی اور سخت کوشش کرتی رہتی کہ دل پر کسی بات کا میل نہ آنے پائے۔ مگر روزانہ ان تمام باتون کو ایک طرح کی لاپروائی کی نظر سے دیکھتی تھی۔ سراڈمنڈ کو یہ بات کھٹک گئی۔ اور بہت متعجب ہوئے کہ آخر اسکے کیا معنی ہین۔

روزالی ایک بہت ہی پیاری لڑکی تھی اور ایملائین کو اوس سے محبت بھی انتہا کی تھی۔ اور جب وہ لڑکی اوسکے پیار پر خوش ہوتی تو ایملائین اسقدر محظوظ ہوتی کہ پھولون نہ سماتی بلکہ سچ پوچھو تو مزاج اور عادت دیکھتے آپے سے باہر ہوجاتی۔

المختصر کوئی گھنٹہ بھر دونون بہنون مین یکجائی رہی اوسکے بعد روزالی لڑکی رخصت ہوئی اور جب لڑکی کو رخصت کرنے لگی ہے تو ایملائین ایسی رنجیدہ اور مغموم ہوئی کہ آنکھون مین آنسو جھلک آئے۔

سرمارٹمر نے خیال کیا "کہ بھئی واہ کیا نیک عورت ہے۔ دیکھو روزالی نے اگرچہ حرکت ناشائستہ کی ہے مگر اللہ ری بہن کی محبت ایملائین اوسیطرح سمجھے جاتی ہے۔ گویا کچھ کیا ہی نہین۔ اور تو اور گناہ کی زندہ نشانی یعنی بچہ تک سے ویسی ہی محبت رکھتی ہے"

کئی دن گزرے اور اب سراڈمنڈ کو ایملائین کی خوبیان اور نیک خصلتین روز بروز زیادہ دکھائی دینے لگین جسقدر سے تکافی بڑھی اوسیقدر انپر کھلتا گیا کہ ایملائین بہت زیرک۔ عقیل۔ فرزانہ۔ خوش مذاق۔ باسلیقہ۔ اور سلجھڑ ہے۔ خوش نیت۔ ہر بات مین ظن نیک رکھتی اور لوگون کی لغزشون۔ غلط کاریون پر عذر معقول سمجھکر درگزر کرنے والی ہے۔ اور یہ نکلا کہ ان باتون کا کوئی اظہار اپنی طرف سے نہین۔ صرف حرکات وسکنات سے پتا چلتا ہے۔ مارٹمر صاحب کو رفتہ رفتہ ان نیک بخت سے ایسی محبت اور الفت ہوگئی کہ اگر آج اپنی حقیقی بہن ہوتی تو اوس سے اتنی ہی ہوتی۔ اور بہت ہی خوش ہوے کہ اونکے دوست کو خدا نے ایسی انتخاب روزگار بیوی عطا کی۔

چند روز مین مارٹمر صاحب سے بڑے بڑے امرا اور رؤسا سے ملاقات بہی ہوگئی۔ اعلے درجے کی صحبتون مین آنے جانے لگے۔ اونکے حالات کا بہی تجربہ ہونے لگا۔ جب کبہی کسی معاملے مین انکی عقل کام نہ کرتی کسی بات کا بہید نہ کھلتا۔ تو اوسی **کتاب القا** سے دریافت کرلیا کرتے۔ اتفاق سے ایک دن نو بجے رات کو ایک شخص سے ملنے کا وعدہ تہا۔ میزبانون سے یہ حیلہ کرکے کہ آج ایک دوست کے ہان ہماری دعوت ہے چل کھڑے ہوئے۔ جاتے جاتے جب بانڈاسٹریٹ تک پہونچے مارٹمر کو بہوک کی شدت سے مجبور ہوئے۔ قریب کے ایک قہوہ خانے چلے گئے۔ اور کہانے کا حکم دیا۔ جب تک میز پہ کہانا چنا جاے یہ اخبار اوٹہاکر پڑہنے لگے۔ سامنے کی میز پر دو شخص کہانا کہا رہے اور باتین کرتے جاتے تہے۔ ایک نے دوسرے سے کہا اور دوسرے کی عمر کوئی اٹہائیس سال کی ہوگی۔ مگر شراب خواری اور رات کو بہر مشاغل سیر وتفریح مین جاگنے سے اوسکے چہرے سے پیدا تہا کہ اڈمیٹر سے بہی زیادہ دسن ہے۔ یہ تو اپنے خیال مین مشغول تہے اور شاید اونکی گپ شپ پر متوجہ بہی نہوتے۔ مگر ایک بات ایسی انکے کان تک پہونچی کہ اب ذرا یہ متوجہ ہوے۔ یعنی جوان شخص نے اپنے ساتہی سے کہا "یار ولسن۔ مین تو کہتا ہون عورتین یا تو حد کی مجسم نیکی و عفت ہوتی ہین یا سراپا بدی و شرارت۔ اعتدال تو انمین نام کو نہین ہوتا

اگرچہ یہہ بات ضرور ہے کہ انمین اکثر صفات حمیدہ سے بھی متصف ہوا کرتی ہین"
ولسن نے کہا "اڈگر" خیر شکر ہے اتنا اعتراف تو تم کرتے ہو"
اڈگر نے جواب دیا "بھئی ایمان کی تو یہہ ہے کہ مین ایسا احمق اور گاودی نہین
کہ پوپ صاحب کے اس حکم پر خواہ مخواہ عقیدہ رکھون کہ ہر عورت کے دامن
بدی ہی بدی بستی ہے - یقین جانئے جب کبھی مین کسی جوان جہان بال بچون
مین گھری گھر گرستی کے کام وشغلون مین مشغول دیکھتا ہون تو حضرت مریم کی
پاکدامنی - حوران مقصورات کی عصمت آپ ہی یاد آجاتی ہے - اور جسوقت
کم بخت چڑیلون - بازاری فاحشاؤن - ہزارون کسبیون کی چھچھوڑی ہڈیون - مجسم
آوارگی اور بدکاری عورتون پر نظر ڈالتا ہون تو انکی حالت سے نہایت درجہ
نفرت ہوتی ہے"
ولسن نے کہا "انسان کو لازم ہے کہ جب کبھی کسی اجنبی ملک مین جاے تو وہان کے
لوگون کے اخلاق عادات - چال چلن - وضع - حرکات کا اندازہ - چونچلون - قراقون
قاتلون - اور جرائم فوجداری کے ارتکاب کرنے والون کو دیکھکر نہ کرے - کلیات مین
مستثنیات بھی ہوتے ہین - یہی بات عورتون کی بابتہ راے قائم کرنے مین بھی بخوبی ملحوظ
رکھنی چاہیئے - اگر کچھ لکائیان سڑکون - چوراہون پر پڑی پھرتی نظر آتی ہین - تو
اوس سے کیا ہوتا ہے - ہزارہا لاکھا بہو بیٹیان بیوی کا دانہ کمانے والیان تو
ایسی پڑی ہوئی ہین - کہ عزت آبرو لئے اپنے اپنے گھرون کنبون کو بیٹھی ہین
خاندان مین اونکی عزت چار چشمون مین اونکی حرمت - دلون مین اونکی
محبت جمی ہوئی ہے اور اونکے دامن پر نماز پڑھنے کو جی چاہتا ہے"
نوجوان نے یہ تقریر سنکر کہا "ہان - آپ درست فرماتے ہین - اسمین کیا شک"
ولسن - مگر فرانسیسی مصنفون کو تو دیکھو - ان لوگون نے عورتون کی نیکی کی
نسبت عجب بیہودہ - قابل نفرت اصول قائم کئے ہین - کئی کتابین مین نے
دیکھین - انمین ان حضرات نے کلیون اور مستثنیات کو خلط مبحث کرکے کلئے
کو مستثنی اور مستثنی کو کلیہ قرار دیدیا ہے - انسان سے ناممکن ہے کہ ایسے
واہیات خیالات پڑھے اور درگزر کرے - مین تو عورتون کی نیکی کا کامل معتقد ہون

بلکہ اس اعتقاد کو داخل عبادت و مذہب سمجھتا ہون۔ جب کبھی کسی پارسا بیوی۔ یا معصوم لڑکی کو اپنے شوہر یا باپ کے ساتھ دیکھتا ہون تو مین بیان نہین کر سکتا کسقدر مسرت اور عقیدت کا دریا میرے سینے مین موجزن ہوتا ہے۔ نوعمر شخص نے یہ سنکر شراب کا ایک جرعہ اوڑھایا۔ اور مسکرا کر کہا "اللہ اللہ۔ ابتو آپکو جذبہ آچلا"

ولسن۔ اور یہ بھی عجب بات ہے کہ لاکھ کوئی بدنگاہ۔ بدکار۔ شہدا۔ لچا ہو مگر ممکن نہین اصلی پارسا اور باعصمت عورتون کو دیکھے اور اونکی عزت حرمت نہ کرے۔ اونکے چہرہ منور و مقدس کو دیکھکر اوسپر وہی عظمت و جلالت طاری ہوگی جیسے خفاش کو چوتھے آسمان کے خورشید خاور پر نظر کرنے سے ہوتی ہے۔ جسکے نظارے کی اوسکو تاب ہی نہین ہو سکتی۔

اڈگر۔ بھئی واللہ۔ تمہارے اس جوش خروش پر مجھے ہنسی آتی ہے۔ سلامتی سے طبیعت اسوقت بہت زور و نپر ہے خیر بلاغت کو اسوقت تہ کر رکھئے مگر یہ تو فرمائے اوس بڈھے دبسٹ مور کی چھوکریون کو بھی دیکھا ہے؟

ولسن۔ (کسیقدر تامل کے بعد) ہان۔ یاد ہین۔ معاذ اللہ۔ بلائین ہین بلائین مگر اونکا حشر کیا ہوا۔

اڈگر۔ ہونگی کہین۔ کسکی بلا کو غرض پڑی ہے کہ اونکی فکر کیجے۔ ہان ایک زمانے مین بڑی سے اور یارون سے بلے پینگ تھے۔ اور بعنایت الہی وہ اون نیک بختون کے گروہ مین نہ تہین جنکی تنا وصفت مین آپ ابھی گرم جوشی فرما رہے تھے مگر بھئی سچ کہین۔ ایمان کی تو یہہ ہے کہ ایک زمانے مین ہم بھی اونپر ایسے لٹو تھے کہ خدا کی پناہ۔ بارے خدا کو کچھ نیک کرنا منظور تھا۔ بڑے میان نے اس بلا سے نجات دلانے کی یہ ترکیب نکالی کہ جھٹ ہمکو ہندوستان ڈھکیل دیا۔ تم جانو کہ پرانے آدمی تو بلا کے چلاک ہوتے ہین۔ بس وہان جاکر آنکھین کہلین — بلا ٹلی۔ سودا سر سے گیا۔ ہوش آیا۔ بلکہ اے لو ایک اونکی جھپکی اسوقت بھی جیب مین پڑی ہے۔ آج ردیون مین اتفاق سے ملی تھی۔ مین نے اوٹھا کر جیب مین ڈال لی۔ کہ یہ بھی ایک یادگار چیز ہے۔ آپکی باتون کے جواب مین بند و پیش

کرتا ہے۔ فرمائے کیا جواب آپ کے پاس ہے۔ اور یہ کہکر جیب سے خط نکالکر میز پر رکھدیا۔ ولسن نے ایک سرسری نظر سے اوسکو دیکھا۔ مسکرائے۔ اور پھر اونکو دیدیا۔ اتنے مین ایک تیسرے دوست اونکی آگئے اور پھر اِدھر اُدھر کی باتین چھڑگئین پھر اڈمنڈ اس تمام گفتگو کو بڑے غور سے مجھے سُنا گئے۔ اور طرح طرح کے خیالات اونکے دل مین آتے رہے۔

یہہ ولسن کے طرفداروں مین تھے۔ اور اپنی رائے کے ثبوت مین اور کچھہ نہین ایملیا مین کو تو پیش کر سکتے تھے کہ دیکھئے دنیا مین ایک یہی بیبی باعصمت عورت موجود ہین۔ سر اڈمنڈ کے اوٹھنے کے پہلے ہی وہ لوگ جا چکے تھے۔ اب یہہ تنہا بیٹھے مے ناب تہ جرعہ نوش کرتے جاتے اور غور کرتے جاتے تھے۔ کہ نوکی آواز کان مین آئی۔ اوٹھ کھڑے ہوے۔ خدمتگار کو بلایا کہانے کابل لاے اور قیمت لیجاے وہ تو اُدھر گیا۔ یہہ انتظار مین ٹہلنے لگے۔ کہ ایک دفعہ انکی نظر اوس مقام پر پڑی جہان اڈگر اور ولسن بیٹھے ہوے تھے۔ دیکھا کوئی سفید سفید چیز فرش پر پڑی ہے۔ جاکر اوٹھالی۔ پڑھنے جو مین ایک میلی کچیلی چٹھی کسی عورت کے قلم سے جناب اڈگر پری صاحب بہادر کے نام ہے۔ انہون نے جیب مین رکھ لی کیا وجہ کہ سب حال سن چکے اور جان گئے تھے کہ یہ خط شوق کسکا ہے۔ اور کس بات کے ثبوت مین ولسن کے روبرو پیش کیا گیا تھا۔

مارٹمر صاحب اوس شب دیر کو واپس گئے۔ اور جسوقت کیمبل کے مکان پر پہونچے ہین اوسوقت چٹھی اور اوس گفتگو کا واقعہ ہی دہیان مین نرہا تھا۔ مزے سے جاکر استراحت کی اور صبح بہت دن چڑھے بیدار ہوئے ایسا کہ جب یہ ناشتے کیواسطے نیچے اوترے ہین تو انکو معلوم ہوا کہ انکے دوست عرصہ ہوا کام کاج کیواسطے شہر جا چکے ہین۔ پھر اسد فعہ بھی ایملیا مین انکو تخلیہ ہی مین ملین۔ اس مین تو کوئی کلام نہین کہ ایک حسین اور دلربا سے اس طرح میٹھی میٹھی باتون مین مارٹمر صاحب کا بہت جی لگتا تھا مگر کوئی ناجائز خیال یا خلاف شان مہمان نوازی کوئی ارادہ ہو۔ معاذ اللہ کیا مجال۔ ایسی باتون سے کوسون دور تھے۔ بلکہ روز بروز ایملیا مین کی پارسائی اور پاکدامنی کا جبروت دل پر

اور بڑھتا اور تقدس خاطر مین ترقی کرتا جاتا تھا۔
ایک کمرے مین ایک تصویر آویزان تھی۔ اوسکی خوبیون کی تعریف سراڈمنڈ نے کی یہ باتون باتون مین فنون نفیسہ یعنی مصوری۔ نقاشی۔ موسیقی وغیرہ کا تذکرہ چھڑ گیا۔ ایملائین۔ سادی۔ بغیر روغن کی تصویرون کی عاشق تھین اور مارٹمر کو ان کا کمال حاصل تھا۔ خوب دونون مین گھل ملکر باتین ہوتی رہین۔ ہم مذاقی کے رشتہ نے نفش موالفت کو اور اچھی طرح کرسی نشین کر دیا۔
غرضکہ ناشتہ ختم ہونے پر مسز کیمبل آئینہ خانے سے اپنا البم (مرقعہ تصاویر) اوٹھا لائین اور مہمان کے ملاحظے مین گزرانا۔ دستور ہے ایسے مرقعون مین تصویرون کے علاوہ کچھ مناسب اشعار بھی لکھ دیا کرتے ہین۔ چنانچہ اس مین بھی لکھے ہوئے تھے۔ مارٹمر جو دیکھتے ہین تو خط کچھ پہچانا ہوا۔ کہین دیکھ چکے ہین مگر پھر انہون نے خیال کیا کہ اس گھر مین تو رہتے ہی ہین۔ ایملائین ہی کا خط کہین نظر سے گزرا ہوگا۔ اوسکی شان ذہن مین ہوگی۔ اور یہ اشعار بھی چونکہ انہین کے ہاتھ کے لکھے ہین۔ وہی دھیان آگیا ہوگا۔ چلئے بات گئی گزری ہوئی بھول بھال گئے۔ اور البم اوٹھا کر پنسل سے ایک تصویر کا خاکہ بنانے مین مصروف ہو گئے۔ دن اسی کام مین تمام ہوا۔ رات آئی
چونکہ صبح کو طے ہوا تھا کہ آج شب کو اوپیرا (تماشاے رقص وسرود) دیکھنے چلین گے۔ شب کا کھانا ذرا سویرے طیار ہوا۔ اور سراڈمنڈ۔ تصویر کو رکھ۔ ہاتھ منھ دھونے پوشاک بدلنے اوٹھے۔
آج کیمبل صاحب کی خاتون پری پیکر۔ حور منظر۔ زاہد فریب۔ عاشق کش کے بناؤ سنگار۔ زیبائش کا حال کچھ نہ پوچھئے۔ مثل مشہور ہے۔ ایک نور آدمی ہزار نور کپڑا۔ صورت شکل ایک تو خدا ہی نے آفت بنائی تھی۔ اوسپر آرائش زیبائش۔ پوشاک اور سونے مین سہاگہ ہوگئی۔ نکمہ نکما۔ سج سجا کے اس بلا کی نکلین کہ پناہ بخدا۔ سچ پوچھئے۔ تو زاہد خشک کا وضو نصوح کی توبہ کچے دھاگے کیطرح ٹوٹی جاتی تھی۔ دن کی پوشاک بدلکر جب چم وخم کے ساتھ کمرے سے نکلی ہین۔ معلوم ہوتا تھا ناگن نے کینچل بدلی۔ چاند گہن سے نکلا۔ گہری بادلون سے

بجلی چمکی - رنگ روپ کی چمک - پوشاک کی بھڑک - پھر اوسپر تناسب اعضا - قامت رعنا کا سماں اور بھی قیامت زا تھا - خدا کی قدرت تھی کہ چشم ظاہر کے سامنے مجسم کھڑی تھی - اڈمنڈ صاحب حسن گلوسوز دیکھ اور نغمۂ دلنواز سنکر اور بھی غش غش کر گئے کیمبل تو خیر اپنی میم صاحب کے حسن لاثانی پر جسقدر مغرور ہوتے کم تھا - لطف یہ کہ آپ کو بھی نازش ہوئی کہ ایسی پری زاد لاثانی پری جمال حور خصال معشوق کا ساتھ اوپیرا مین ہوگا -

ایک پورا پکس کیمبل صاحب نے لیلیا تھا - یہہ سب لوگ ٹھیک اوسیوقت پہونچے جب پردہ اوٹھ رہا تھا - جاکر بیٹھے اور گانا شروع ہوگیا -

خدا کی عنایت سے ایملیا مین اس مین بھی اچھا نداق رکھتی - خوب سمجھتی تھین اس سے متعلق جو کبھی کبھی اڈمنڈ سے کچھہ کہا تو اوپیرا کمال ہی ظاہر ہوا - اس اثنا مین مہلت کیوقت اڈمنڈ ادھر اُدھر نظر جو دوڑاتے ہین تو ٹھیک مقابل مین وہی جوان شخص بیٹھا ہوا دکھائی دیا جو کل رات کو عورتون کو بُرا بھلا کہہ رہا تھا مسٹر پرسی (ناظرین کو خیال رہے انکا پورا نام اوگر پرسی ہے) وضعدارون کی طرح نہایت پر تکلف پوشاک پہنے - دو تین نوعمر بیفکرون کو ساتھ لیئے بیٹھے اور وہ لوگ خوب قہقہے لگاتے جاتے تھے جس سے ثابت ہوتا تھا سب کے سب رندان لاابالی - اور عقل سے بھی کم واسطہ رکھتے ہین - اب اسوقت انکو وہ خط یاد آیا جو رات کو قہوہ خانے مین میز کے پاس پڑا ملا تھا - انکو فکر ہوئی اوسکو کسیطرح پڑھنا چاہیئے - قریب تھا کہ خط پڑھنے کے لیئے پاس سے اوٹھین - اس عرصے مین دفعتہً ایک صاحب آ گئے - اور کیمبل صاحب کیطرف مخاطب ہوئے - انکے دوست نے انسے بھی تقریب کی نام معلوم ہوا ہربرٹ ہی اب انکو بموقع معلوم ہوا کہ کیمبل صاحب کے ایسے دوست کے آتے ہی یہہ اولٹھہ کھڑے ہون - ضبط کیئے بیٹھے رہے - ہربرٹ صاحب مسٹر کیمبل کی جانب مخاطب ہوکر کہنے لگے "اللہ اللہ اکس مدت کے بعد ملنے کی نوبت آئی اب تو آپ نے ناچ اور دعوت کے جلسون مین آنا جانا ایسا ترک کر دیا ہے کہ مسٹر کیمبل - (سکراکر) آپ کو شبہہ ہونے لگا کہ ہم لوگون نے گوشۂ عزلت

اختیار کرلیا - تارک الدنیا ہو گئے -
ہربرٹ - نہین - ایسا تو نہین - ہان یہہ تو کہو مس ولیسٹ مور کا مزاج تو اچھا ہے
اڈمنڈ مارٹن یہہ نام سُنکر چونک پڑے - سوال کا جواب تو نہین سُنا - مگر اتنا خیال انکو ضرور آیا کہ کل شب کو پرسی نے جو اپنا حال بیان کیا تہا - اوس مین ولیسٹ مور ہی کا نام آیا تہا - کچہہ ہوا ہو اوس خط کو ضرور پڑہنا چاہیئے -
گہبرا کر بکس سے باہر نکلے اور عقب کے کمرے مین خط پڑہنے چلے گئے - اتفاق سے جو صدری پہلے پہنے تہے اوسکی جیب سے سب کاغذ نکالکر انہون نے آج کی صدری مین رکہہ لیئے تہے - وہ چٹھی بہی چلی آئی تہی - جلدی سے نکالی اور پڑہنا شروع کی - مضمون یہہ تہا -

[illegible]

[illegible] جان سب جانتے ہین - ہان میری خطا سے البتہ آگاہ نہین - محبت اور نظر - تمہاری خالہ کے پان پہنچ جانے کے [illegible] معلوم - جو خطوط آپس مین اسے گئے اونکا بہی [illegible] معلوم ہے - مگر اب ڈر ہے کوئی گل نہ بہولے - کر تو تون کا بہانہ نہ بہولے - کاہے سے کہ اب سامان اور نظر آتے ہین - ہاے اڈگر مین کیا کہون جیسی گہبراہٹ اسکی مجہہ ہے عجب کشمکش مین جان ہے - ایک طرف تو ماں بننے کی مسرت - دوسری طرف سنگدل بے درد دنیا کی روسیاہی - میری بات مانو - اب اوسکے سوا جو تجویز مین نے آج بتائی ہے کوئی دوسری تدبیر نہین - مین ابا جان کے قدمون پر گرون - اور سب کچہہ صاف صاف کہدون - اور شادی پر راضی کرلون - یہہ سب مین آج ہی کرلون گی - پہر کل تم کو خبر کرون گی - اڈگر پیارے اڈگر - دیکہو مجہسے مُنہہ نہ موڑنا - محبت نہ چہوڑنا - مین تمہاری مہر و محبت کی بہوکی - تمہاری الفت کی پیاسی ہون - کیا کہون مجہہ بختی پر مصیبت ہی ایسی پڑی ہے - تمہاری بے ریا اور [illegible] جو ا - د

اس چٹھی کی شان خط بالکل وہی تہی جو اڈمنڈ صاحب نے البم مین دیکہی تہی - دیر تک تعجب و حیرت مین غرق رہے - اب اونکو یقین ہو گیا کہ ایملیا لین کے

ہاتھ کی لکھی ہوئی یہ چٹھی ہے۔ اور یہ بھی یاد آیا کہ ابھی ہربرٹ صاحب نے وسیٹ مور کا نام بھی لیا ہے۔ یہی انکا خاندانی نام ہے۔ اور یہ بھی یاد آیا کہ [illegible] وسیٹ مور ہی کے خاندان کی بڑی لڑکی کے ساتھ راہ رسم پیدا کرنیکی ڈینگ بھی مارتے تھے۔ اور ایملائین ہی بڑی بہن ہین۔ ایک طرف تو یہ سب باتین ٹھیک ٹھیک ہین جنمین کوئی شبہہ ہی نہین ہوسکتا۔ اور دوسری طرف اونکی عصمت اور پارسائی کا کوئی ثبوت ہی نہین۔ مگر لغزش تو روزانہ سے ہوئی ہے۔ روزانہی تنگ خاندان کی ہے۔ ایملائین نے ایسے شخص سے شادی کی ہے جو اوسکا عاشق زار تا بعد اس۔ قدردان ہے جیسا ایک عصمت دار کا ہونا چاہیئے۔ پھر ایملائین بہن پر ایسی مہربان ہے کہ اوسکے حرکات گویا بالکل ہی بھول گئی اوسکے نزدیک بالکل دھوئی دھائی پاک صاف [illegible] کی صورت۔ حرکات۔ انداز سے بھی کوئی ایسی بات خدانخواستہ ظاہر نہین ہوتی کہ جس سے شبہہ ہوسکے کہ ایسی نیک بیوی نے اور [illegible] لیکن ایک دفعہ انکو یہ بات سوجھی کہ۔ ایملائین کی پارسائی جانچنے کا تو ایسا موقع ہے۔ پرسی۔ یہین موجود ہین۔ چلو کتاب القادیکھنے سے پہلے بھید کھولنے کی کوشش اپنے طور سے تو کرلو۔ چنانچہ بکس مین پھر واپس آئے۔ ہربرٹ وہی اوندھ کر گئے تھے۔ وہین آکر بیٹھ گئے۔

ایملائین نے انسے مخاطب ہوکر کہا "سبحان اللہ کیا سُر مین ڈوبی ہوئی آواز ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے روح عالم سرخوشی مین وہی لطف اٹھا رہی ہے جسکی لذت یوم الست کو ملی تھی۔

اڈمنڈ نے اڈگر پرسی کیطرف اشارہ کرکے کہا "مگر ذرا ان حضرت کو دیکھئے۔ گانے والے کی خوش گلوئی سے بڑھکر انکو اپنے دوستون کے خندہ ہاے زیر لبی ہی کی صدا مرغوب ہے"

ایملائین نے نظر اوٹھاکر ادھر دیکھا۔ اتفاق کی بات اڈگر بھی اسی طرف دیکھ رہے تھے۔ جونہین اڈگر کی صورت پر نظر پڑی۔ زرد ہوگئین۔ منھ پر ہوائیان اوڑنے لگین۔

گرواہ ری ایملائین - فوراً ہی خود کو سنبھال کر ادہر سے مُنھ پھیر کر سر اڈمنڈ سے بولی " مجھے بڑا تعجب ہے کہ اس زمانے کے مرد وے جو بڑے وضعدار بنے پھرتے ہین اس بات کا کچھہ لحاظ ہی نہین رکھتے کہ ایسے عام مجمعون اور جلسون مین ادنی بیہودگیان اور بدتمیزیان نہ کہلنے پائین - سچ پوچھو تو اب تماشا گاہین تیٹر ناچ گانے کے جلسے صرف اسواسطے رہ گئے ہین کہ ایسے تہمڑے کند ہاے ناتراش - بے تمیز لوگ آکر اپنی ہی گایا اور گانا صرف آنکھون سے دیکھہ لیا کرین "

یہہ کہکر ایملائین نے تماشے کیطرف رُخ کر لیا اور گویا گانا سننے مین پر مستغرق ہوگئین - سر اڈمنڈ کو اس ادا سے اور بھی یقین ہو گیا کہ انسے خدانخواستہ کوئی علاقہ نہین - بالکل بے گناہ ہین - بھلا اسطرح کی اس طبیعت اس مزاج کی عورت اور یہہ حرکات - اجی نہین - نام مین غلطی ہو گئی ہو گی -

یہہ سوچکر سر اڈمنڈ نے سامنے نظر اوٹھا کر دیکھا کہ غور کرین اڈگر پرسی بھی ایملائین کو پہچانتے ہین کہ نہین - مگر وہ لوگ اوٹھ جا چکے تھے جگہین خالی پڑی ہوئی تھین - اب بجز اسکے اور کوئی تدبیر نہ تھی کہ جسوقت انکو مہلت اور فرصت ملے فوراً جاکر اپنی کتاب القا کھولین اور گتھی کو سلجھا مین - کہ آخر یہ معاملہ کیا ہے اور اصل حقیقت کتنی ہے - آخر کار تماشا ختم ہوا - اور اگرچہ کیمبل صاحب کہتے رہے کہ آخر کی نقل دیکھہ لین مگر اونکی میم صاحب اوٹھ کھڑی ہوئین اور سب مکان واپس آئے

کیمبل - افوہ - آج کتنا مجمع تھا - کسقدر لوگ آئے تھے -

ایملائین - ہان - پورا مکان بھرا ہوا تھا -

پھر سر اڈمنڈ کیطرف مخاطب ہوکر - اک لاپروائی کی ادا سے کہنے لگین " کیون جناب - آپ اون صاحب سے واقف ہین - جنکی جانب آپ نے ابھی وقت اشارہ کیا تھا - وہی جو سامنے بیٹھے ہوئے اپنے آپس کی باتون پر سو کہے ٹھٹھے اوڑا رہے تھے " مارٹمر نے آنکھ سے آنکھ ملاکر جواب دیا " جی ہان جانتا ہون - اڈگر پرسی نام ہے " ایملائین کے چہرے پر نہ تو کچھ جھیپ تھی اور نہ کسی طرح کا کوئی اور تغیر - اطمینان

کے ساتھ بولین "مگر آپ کے دوست مذاق سلیم سے محروم معلوم ہوتے ہین"
یہہ جملہ کچھ ایسی بے تکلفی سے کہا کہ مارٹمر صاحب کو جو تھوڑا بہت شبہہ رہا تھا وہ بھی بالکل جاتا رہا۔ بلکہ اوسکی عوض سخت نادم ہوے کہ لاحول ولا کیا بیہودہ حرکت تھی کہ ایسی پاکباز اور نیک عورت کی نسبت مین نے کیسے کیسے شکوک کو دل مین راہ دی۔ اور کچھ ایسے مطمئن ہوئے کہ کتاب القا کا دیکھنا تک فضول سمجھے اور جاکر بستر استراحت پر آرام کرنے لگے۔

دو تین دن کے بعد مسٹر کیمبل کی میم صاحب اپنی بہن کو دیکھنے ٹوکن ہم جانے لگین۔ یہہ تو معلوم ہی تھا کہ اونکے شوہر نے روزا کا سب مفصل حال اپنے دوست سے کہدیا ہے۔ اونکو بھی ساتھ لیچلین۔ تاکہ ایسے معزز اور امیر کے جانے سے روزا دل مین خوش ہو جاے۔ کیمبل صاحب بھی ہمراہ تھے۔

روزا ان لوگون کے پہونچنے سے بہت ہی خوش ہوئی۔ ایملا مٹن چھوٹی لڑکی (روزا لی) کو بہت دیر تک پیار کرتی رہین۔ لڑکی ماشاالله سے دن بہ دن بہت ہی پیاری نکلتی آتی تھی۔ مگر ایک بات تھی کہ روزا اور اوس مین کچھ بھی شباہت نہ تھی۔ روزا جس مکان مین رہتی تھی وہ سواد ٹوکن ہیم مین نہایت خوشنما اور دلچسپ تھا۔ گرمیون مین تو چارون طرف دور دور تک صاف شفاف میدان نظر آتا اور بہت کچھ تفریح پیدا کرتا تھا۔ مگر جس زمانے کا حال ہم لکھتے ہین وہ جاڑے (خزان) کا موسم تھا اور سوقت البتہ درختون کا پت جھاڑ ہو چکا تھا۔ اور ہر طرف سناٹا ہی سناٹا تھا۔

سر اڈمنڈ کو آج ہی موقع ملا کہ دونون بہنون کے قیافے اور پیشے کا مقابلہ کرین۔ بڑی بہن کے اطمینان قلب تسکین خاطر کے آگے چھوٹی کا اضطراب اور اضطرار۔ اور بہی نمایان معلوم ہوتا تھا اور یہ بھی خیال ہوتا تھا کہ ایک باعصمت اور پارسا ہے اور دوسری گنہگار اور خجالت زدہ اسوجہ سے وہ مطمئن اور یہہ مضطرب ہے۔ خیر اصلیت کچھ ہی ہو۔ مگر اڈمنڈ صاحب تو یہی سمجھے۔ اور غالباً ہمارے ناظرین بھی ایسا ہی خیال کرتے ہون۔

قصہ مختصر دعوت کا دسترخوان بچھا۔ سب نے مل جلکر کھانا نوش فرمایا اور کوئی

ساڑھے چار بجے ہون گے۔ کہ واپسی کا سامان ہونے لگا۔ گاڑی دروازے پر لگائی گئی۔ اور قریب تھا کہ سر اڈمنڈ ہاتھ کا سہارا دیکر کیمبل صاحب کے سرمایۂ عیش وراحت یعنی ایملائین کو سوار کرائین کہ دو شخص نفیس پوشاک پہنے شریف وضع جو ذرا آواز سے باتین کرتے اور سگریٹ پیتے جاتے تھے برابر سے ہوکر نکلے۔ اونہین سے ایک شخص مسز کیمبل کو دیکھکر دفعتہً رُک گیا اور استعجاب کے ساتھ ساتھی سے بولا "بھئی اپنی جان کی قسم۔ اِن میم صاحب کے دیکھنے کی مجھے عرصے سے تمنا تھی"۔

یہہ جملہ سنکر ایملائین پہلے تو چونک پڑین۔ چہرے کا رنگ فق ہوگیا۔ مگر پھر فوراً ہی ایسی سُرعت سے یہ حالت رفع ہوگئی کہ اگر سر اڈمنڈ نے دیکھی بھی ہوگی تو اونکو اپنی ہی نظر کے دھوکے کا شبہہ ہوا ہوگا۔

میم صاحب تو ضبط کرکے جیسی کی تیسی بنگئین۔ مگر اوس شخص نے پھر ایکدفعہ کہا۔ "ہان وہی تو ہین۔ ممکن نہین وہ نہون۔ وہی پری زاد تو ہین۔ جنکے دیدار کی اتنے دنون سے مجھے تمنا ہے"۔ یہہ کہکر وہ شخص لپکا کہ ہاتھ ملائے۔ مگر ایملائین بڑے اوسان اور اطمینان سے تمکنت ملائمت کے ساتھ اوسکی طرف مخاطب ہوکر کہنے لگین "جناب آپکو دھوکا ہوتا ہے۔ مجھسے آپسے تو کبھی کی جان پہچان نہین"۔ یہہ کہکر گاڑی مین سوار ہوگئین۔ وہ پشیمان اور خجالت زدہ ہوکر چپ ہو رہا۔ اور گاڑی چل نکلی۔

حضرات ناظرین یہ شخص جس نے اسطرح ایملائین سے مصافحہ کرنا چاہا تھا کون تھا وہی اڈگر پرسی۔ بات گئی گزری ہوئی۔ میم صاحب کی بہی خاطر سے گویا جاتی رہی۔ مگر اڈمنڈ صاحب کا خبط پھر تازہ ہوگیا۔ کہ آخر یہہ معاملہ کیا ہے۔ اس معاملے کی حقیقت ابتو سو کام چھوڑکے دریافت کرنی چاہیے۔ ضرور اڈگر پرسی کسی بڑے دھوکے مین پڑے ہین۔ اچھا اونکو غلط فہمی ہوئی سہی۔ مگر ولیسٹ مورنام۔ اور خط کی شنان مین تو کوئی مغالطہ نہین۔ مگر جو اطمینان اور بے فکری ایملائین مین پائی جاتی ہے وہ تو ہرگز نہوتی۔ اگر کچھ بھی اصلیت ہوتی۔ لیکن یہہ تو یقین ہے کہ اڈگر سے مطلق ناآشنا ہین۔ صورت سے واقف نہین۔ اور اڈگر کو دھوکا ہوا۔ انشاءاللہ اس

لطے کا حال کتاب القا سے سب کھل جائے گا۔
لین قبل اسکے کہ اڈمنڈ صاحب کتاب سے حال دریافت کرین انہون نے ارادہ کیا
ہ لاؤ ایک امتحان اور کر لو۔ شب کے کھانے کے وقت انہون نے اڈگر کے اسطرح
ملنے کا تذکرہ چھیڑا۔ اور مسز کیمبل صاحب سے کہنے لگے "یہہ جو آج سہ پہر کو آپ سے
مصافحے کو بڑھے تھے اور جو آپکی خدمت مین نیاز رکھنے کے شیہہ مین تھے۔ وہی صاحب
ہین جنکی طرف تماشے مین بندہ نے اشارہ کیا تھا۔ اور ایک بات اس سے بھی زیادہ
تعجب انگیز یہہ ہے کہ ایک چٹھی انکے نام کی ہے جسکا غالباً آپ ملاحظہ فرمائین اور
منفعل نہون کہ کیون یہ لغزش ہوئی"
یہ کہکر انہون نے وہ خط مسز کیمبل کے حوالہ کیا انہون نے ایک سرسری نظر
اوسکو دیکھا۔ اور واپس کر دیا۔ شوہر سے کہنے لگین "اونہہ کوئی خط ہے۔ کسی نادان
جہو کری نے کیکو لکھا ہے۔ جسپر شاید کوئی حق اوسکو ہو" مارٹمر صاحب نے بھی
یہ سمجھکر کہ اڈگر پرسی سے واقعی بالکل یہ ناواقف ہین۔ وہ خط پھر جیب مین رکھ لیا۔
رات آئی۔ اڈمنڈ صاحب اپنے کمرے مین گئے۔ بڑے ذوق و شوق سے
دعوت دی۔ الماری نمودار ہوئی۔ اور مقوے سے کاغذات نکالے جنکا مضمون یہ تھا۔

دو بہنین

مسٹر ویسٹ مور لندن مین ایک سربرآوردہ۔ دولت مند۔ تاجر رہا کرتے تھے
انکے مان باپ تو کچھ ایسے متمول نہ تھے۔ مگر انہون نے اپنا کاروبار ذاتی جفاکشی
ہوشیاری اور لیاقت سے ایسا چلایا تھا کہ تھوڑے ہی دنون مین بہت شہرت
ہوئی۔ خوب دولت کمائی۔ ملک التجار ہو گئے۔ کاروباری آدمی۔ ابتداے عمر
مین شادی کرنے کی فرصت کم تھی۔ جب ذرا سن ڈھلا۔ ادھیڑ ہوے۔ تو خانہ آبادی
کی سوجھی۔ عقد ہوا۔ اور چند ہی روز مین بعنایت الٰہی دو لڑکیون کے باپ ہو گئے
ایک کا نام ایملیا مین۔ دوسری کا روزا تھا۔ مگر روزا کے پیدا ہونے کے
چند ہی روز بعد انکی بیوی نے ملک عدم کی راہ لی۔ اور لڑکیون کی پرورش
پرداخت کی مصیبت انکے سر پڑی۔ خیر جسطرح بنا۔ سخت تکلیف برداشت کرکے
دونون کو اچھی طرح پالا۔ پرورش کیا۔ پڑھایا۔ لکھایا۔ اب ان لڑکیون کا کیا

پوچھنا - صورت تو خدا ہی نے اچھی بنائی تھی - ہزار دو ہزار کیا معنی لندن بہر مین اپنا جواب رکھتی تہین - پھر سونے مین سہاگہ تعلیم و تربیت - سیانی ہونے پر جدہر دیکھو انہین کی حسن صورت کا شہرہ جہان سنو انہین کی حسن سیرت کا غلغلہ - دونون آفتاب ماہتاب اپنے اپنے ڈہنگ پر لاثانی - شہر بہر مین انتخاب بڑی بے نظیر - تو جہوٹی لاجواب - ایمیلا مین کا سن کوئی اٹہارہ اور جہوٹی کا کوئی سولہ برس کا ہوگا - ایک کا پرتو حسن اگر چشم نظارگیان کو خیرہ کرتا - تو دوسری کی حیا اور ضبط میٹھی چھری کا کام دیتی - ایک تو امیر گھر کی لڑکیان - اوسپر اس بلا کی حسین بھلا کسی معمولی آدمی کا کیا منہ تھا کہ انکے ساتھ شادی کرنے کا خیالی پلاؤ پکا سکتا اور بفرض محال کوئی ایسا ارادہ بھی کرتا تو اوسکی دال ہی کب گلنے والی تھی - بجز دم بخت ہونے کے اور کیا حاصل تھا - باپ کو بجاے خود جسقدر ایسی اولاد پر ناز تھا حق بجانب تھا - سچ پوچھو تو ایسی لڑکیان چراغ لیکر ڈھونڈھنے سے بھی بمشکل کسی خوش قسمت کے ہاتھ لگتی ہین - انکا ارادہ تھا کہ کوئی اچھا گھرانا - دولتمند مشہور - ذی عزت خاندان ملے تو وہان شادی کر دیجائے - مگر یہہ ساری باتین دماغ اور عقل کی ہوتی ہین - دل اور اوسکی خواہشون کو انسے کیا واسطہ - اتفاق کی بات بڑی صاحبزادی ایمیلا مین اور ایک معمولی سے آدمی سے راہ و رسم بڑہی - یہہ اوسپر فدا - وہ اپنے ہزار جان سے شیدا - عشق و محبت بھلا کسکے چھپائے چھپے ہین - چار ہی دن مین راز فاش - معاملہ طشت از بام ہوگیا اور ایکدن ایک معاملہ ایسا پیش آیا کہ مسٹر ویسٹ مور بھی تاڑ گئے یعنی ایمیلا مین کے ہان ایکروز وہی نوعمر شخص جسکا نام اڈگر پرسی تھا موجود تھا اور ویسٹ مور بھی لڑکیون کے پاس بیٹھے تھے - شام کا سہانا سمان - ادہر ادہر کی پین اوڑ رہی تھین -

باتون باتون مین کچھ گانے بجانے کا چرچا ہوا - لوگون نے ایمیلا مین سے اصرار کیا کہ اسوقت تمہین کچھ گاؤ - خیر یہہ اوٹھکر پیانو باجے کیطرف چلین - پرسی صاحب بھی سائے کیطرح ساتھ تھے - راستے مین ایک نے دوسرے کی طرف کچھ ایسی چتون سے دیکھا - انکہون انکہون مین وہ باتین کین - طرفین سے تار نظر پر ایسے پیام محبت آے گئے - بیاض دیدہ کے اوراق پر گلستان کا

باب نجم اون مرموزات سے مین نقل ہوا۔ کہ ویسٹ مور فوراً تار گئے۔ کہ یہہ پتلیون کا تماشا نہین۔ مطلب سعدی دیگر است۔ ان پیامون مین محبت کے کوڈ کے الفاظ۔ اور دلکی بیٹری کی قوت صرف ہے۔ خیال کرتے ہی۔ تن بدن مین آگ ہی تو لگ گئی۔ جی مین بہت برہم ہوے۔ کہ این غضب ہے، میری ایسی حور لقا۔ پری چہرہ۔ لڑکی۔ اور ایسے اجد من الناس سے رشتۂ مواالفت ومناکحت جوڑے! جب تک میرے دم مین دم ہے ہرگز ایسی بات روانہ رکھون گا خیر اوسوقت تو بات گئی گزری ہوئی۔ مگر علے الصباح اوٹھتے ہی باپنے ایملا مین کو پاس بلاکر اس بات کا تذکرہ چھیڑا۔

لڑکی اینلی۔ صاف دل۔ اس نے سب باتون کا اعتراف کیا۔ اپنی محبت کا سارا حال بے کم وکاست کہہ دیا۔ قدمون پر گر پڑی۔ اور رو رو کر کہنے لگی "ابا جان۔ جو ہو سو ہو۔ ابتو یہ سی کو دل دے چکی۔ اب کیونکر پھیرون۔ خطا ہوئی۔ للہ معاف کیجئے"

ویسٹ مور صاحب نے لاکھ سمجھایا۔ بجھایا۔ نشیب فراز دکھایا۔ کہ دیکھو کیا نادانی کرتی ہو۔ وہ ناشدنی اس لائق نہین۔ مفلس۔ قلاش۔ شہر مین آبرو نہ گھر مین جھنجھی۔ پھر اوپر طرہ یہہ کہ مین سنتا ہون۔ آوارہ مزاج بھی ہے۔ ناہنجار۔ ناشائستہ۔ شراب خوار۔ خراباتی۔ اکثر اوقات بندوق لیئے۔ شکار کے پیچھے پڑا پھرتا ہے۔ نوکری کرتا ہے نہ چاکری۔ عزت آبرو کا خیال نہ کمائی کی فکر۔ بھلا ایسا بیہودہ آدمی اس قابل ہے کہ تم میری اولاد نورنظر ہو کر اوسکے پلے بندھو۔ توبہ توبہ۔ خدا وہ دن مجھے نہ دکھائے کہ تم اوسکے گھر بیاہ جاؤ۔

ایملا مین نے جواب دیا "ابا جان کچھ ہی ہو۔ اب تو میری خوشی۔ اور زندگی اسی مین ہے کہ آپ اسی چھوہلے مین جھونک دیجئے۔ اسکے میری زندگی محال ہے۔ اور نہ مین اب کسی دوسرے سے محبت کر سکتی ہون"

مگر ویسٹ مور صاحب نے نہ ماننا تھا نہ مانا۔ کچھ ایسے جھلائے کہ بلا پس وپیش بے دھڑک قطعی حکم لگا دیا کہ "خبردار آج سے جو کوئی واسطہ رہ ورسم پرسی سے رکھو گی تو تم جانو گی۔ بس اپنا بھلا چاہو۔ اوسکا خیال دل سے نکالو۔ محبت کو

قطع کرو" اور اودھر پرسی کو بھی ایک چٹھی مین (مگر ذرا ملائمت کے ساتھ) لکھہ بھیجا کہ "مناسب یہہ ہے آپ یہان تشریف لانا ترک کر دیجئے"
آپ جانئے عورتون کی سرشت مین ہے کہ جسقدر روک ٹوک کیجئے - اونکے خلاف کام پر اصرار کیجئے اوسیقدر اونکو اور بھی ضد ہو جاتی ہے - یون اپنا جی چاہے تو کوئی کام نہ کرین - مگر جہان بندا بندی ہوئی بس اوبدا کے وہی کرین گی - پس ایسے بموقع قدغن نے ایملائین کو اور بھی آمادہ کر دیا کہ ابتو ضرور اپنے باپ کے حکم سے سرتابی کرے - ایکدن عاشق جان باز نے خفیہ نامۂ شوق بھیجا - فوراً لبسکین سمجھکر لیلیا - پھر ایملائین کچھہ سوچ سمجھکر جواب لکھنے پر بھی آمادہ ہو گئین - چلئے خفی رسل رسائل کا چور دروازہ کھل گیا اور بلا تکلف خط کتابت ہونے لگی - آخر ایک دن پرسی صاحب نے فرط شوق مین لکھہ بھیجا کہ مدت ہو گئی صورت دیکھنے کو ترس گئے - خدارا رحم کرو - لمحہ بھر کو تو کسی تدبیر سے اس حرمان نصیب کو شربت دیدار سے شاد کام کر جاؤ - ع

یہہ دیدے ندیدے ہین دیدار کے

پہلے تو ایملائین کو کچھہ تامل ہوا - مگر آخر کار راضی ہو گئی - پرسی کی ایک خالہ تھین - یہہ اوس کو اور بھی پرچا کرتی تھین - کیا وجہ کہ سمجھتی تھین ایک امیر کبیر - روپیہ پیسے والے گھرانے کی لڑکی لانے سے خاندان کے دن پھرین کے چار چشمون مین آبرو بڑھے گی - چنانچہ انھین کے مکان پر دونون آکر ملنے لگے - اور پھر دو ایکدفعہ نہین بارہا اتفاق ہوتا اور دونون دلکی ہوسین جی کھول کے نکالتے -

قصہ مختصر - ایملائین باپ اور بہن دونون کی چوری سے وہ کر گزرین جو بعد شادی کے ہونا چاہئیے - خیر لعنت بھیج کچھہ دن اسطرح کٹے - کئی مہینے یہی حال رہا کہ ادھر موقع ملا - آنکھہ بچی اور ایملائین پہونچین پرسی کی خالہ کے ہان - رفتہ رفتہ نوبت بایجا رسید کہ اس چھپ چھپ کے ملنے کا نتیجہ نکلا - نیا گل پھولا - چراغ تہ دامن کے کاجل نے دامن عصمت مین دھبا لگایا - بھانڈا پھوٹنے - گلنگ کا ٹیکا لگنے کے سامان ہوئے شامت اعمال کے ہیولے نے صورت اختیار

کرنیکا آغاز کی "ذوق مین شوق" کیا ہوا "گھاتے" مین نفیحتے کے آثار نمودار ہوچلے۔ اضطراب انتشار۔ انفعال بڑہا۔ اور بجز اسکے کوئی تدبیر نہ سوجھی کہ یہہ نیک بخت اپنے باوا جان کے قدمون پر سر رکھین۔ روئین۔ گڑگڑائین اور سارا کچا چٹھا کہہ سُنائین۔ تاکہ بدنامی مٹانے کو شادی کی اجازت دین۔ بات ڈہنکی کی ڈہنکی رہے۔

مگر دہان معاملہ دگرگون تھا۔ باپ کے مزاج کو اچھی طرح نہ پہچانا تھا۔ اونکا منصوبہ تھا کہ لڑکیون کی شادیان دولت والون مین کرینگے انکو بھی چین نصیب ہوگا اور اپنے بھی دن پھرین گے۔ کیسی الفت محبت۔ کہان کی عشق عاشقی دولت عجب چیز ہے۔ اگر یہ ہوگی تو عمر مزے مین کٹے گی۔ اور جو یہہ نہین تو کچھ بھی نہین۔

مگر حیب ایمیلا مین نے دست بستہ عرض کیا کہ "ابا ایک بات مین آج کہنے آئی ہون۔ تم خفا تو نہوگے"

ولیسٹ مور۔ کیا؟ وہی پرسی سے محبت والی بات؟ این کیا ابہی تک اوسکا خیال تیرے دہان مین باقی ہے۔ ارے مین تو سمجہتا تھا۔ تو نے دل سے بھلا دیا ہوگا۔

ایمیلا مین۔ ابا جان۔ کیا کہون۔ وہ بات تو بہت دور تک پہونچ گئی۔ مین آپکے سامنے نظر نہین اوٹھا سکتی۔

ولیسٹ مور۔ کچھ کہو تو سہی۔ خیر تو ہے۔ کہین اوس لونڈے سے تم پھر ملنے جلنے تو نہین لگین۔

ایمیلا مین۔ جی ہان۔ کئی دفعہ۔ بلکہ اکثر۔

ولیسٹ مور نے ترش رو ہوکر کہا "یہہ کیا حماقت کی بیجا نادانی ہوئی۔ کہین بے سمجھے بوجھے کوئی وعدہ تو نہین کر بیٹھین۔ کہین یہ تو نہین قبولا کہ تمہارے دلمین بھی اوسکی محبت ہے ——— کہین ———

ایمیلا مین۔ کیا کہون یہ سب ہوچکا ہے بلکہ اس سے بھی سوا۔ اب آپکو اختیار ہے جو چاہے مجھے سمجھئے۔ ٹھوکر مار کر سامنے سے ہٹا دیجئے۔ ذلیل کیجئے۔ خوار کیجئے۔

مگر خدا کے واسطے لعنت ملامت نہ کیجئے۔
یہہ کہکر قدموں پر گر پڑی۔
باپ نے کہا کمبخت کچھ کہہ تو سہی۔ پہر اب چاہتی کیا ہے۔
ایملا مین نے دونون ہاتھون سے منہ چھپا لیا اور کہنے لگی "ابا جان مین چاہتی ہون۔ اڈگر کو اجازت دیجئے۔ اسوقت وہ بہی آپکے قدمون پر گر کر اپنی خطا معاف کرائے۔
یہ سُنکر بڈھے کو بیحد غصہ معلوم ہوا۔ کانپنے لگا اور بولا "نہین نہین ہرگز نہین۔ یہ کسی طرح نہین ہوگا۔"
لڑکی زار قطار رونے لگی اور باپ خاموش کھڑا رہا کہ ایکبارگی جوش جواتا ہے ہاتھ پکڑ اوپر اوٹھایا اور خشونت کے ساتھ کہنے لگا کیون تجھے معلوم ہے۔ اسکا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ اگر اسوقت تو نے بات نہ مانی تو دیکھ لینا تیرا باپ ایکدن پاگل خانے مین سر ٹکرا ٹکرا کر جان دیدے گا۔"
ایملا مین۔ جو فرمائے۔ قسم ہے۔ مین وہی کرونگی مجھ سے نافرمانی ہوئی۔ مین نے گناہ کیا۔ جو سزا دیجئے مین اوسکی سزاوار ہون۔
ویسٹ مور۔ اچہا سر دست تو یہ چاہیے کہ خبردار خبردار کسی پر یہہ بات کہلنے نہ پائے پس اسکا انتظام اسیوقت سے چاہیے۔
ایملا مین۔ سب سے بہتر بات تو یہہ تھی کہ ابا جان آپ شادی کی منظوری دیتے لڑکا اوسی کا قرار پاتا۔
ویسٹ مور نے ایوس ہوکر جواب دیا "بیٹی مین تم سے کہہ چکا ہون کہ مین دیوانہ ہو جاؤنگا۔ اسکی داستان پُرغم ہے اب مین تم سے کہتا ہون۔"
ایملا مین۔ آپ اور خاندان خستہ پاگل۔ فوج دشمنون کی یہ حالت ہو۔
ویسٹ مور نے میز پر زور سے ہاتھ مارا اور کہا "ہان ہان مین۔ مین ہی۔ کیا کہون میری ساری وہ دولت جو تم دونون کے لیئے جمع کی تہی ضایع ہو گئی مین تباہ ہو گیا۔"
ایملا مین بہت ہی خوف زدہ ہوئی گہبرا کر بولی "ابا آپ اور تباہ!"
ویسٹ مور نے دانت پیس کر اور بال نوچ کر کہا "ہان تباہ ہو گیا۔ برباد ہو گیا۔

کچھ بھی میرے پاس نہین رہا اب ایک تہیہی باقی نہین ایک کام مین روپیہ لگا دیا۔ سمجھا تھا دونے ہونگے۔ اوسمین سب ڈوب گیا اب میری ساکھ میری بات تمھارے ہاتھ ہے تمھارے پھیرے میرے دن پھر سکتے ہین۔

ایمیلائین نے متحیر ہوکر پوچھا "میرے کرنے کا کون کام ہے"۔

ویسٹ مور۔ ہان تمہین مجھے بچا سکتی ہو۔ تم جانتی ہو جیمس اپنے مان باپ کا اکلوتا ہے۔ آج شہر مین کوئی سوداگر اوسکے باپ کی ٹکر کا نہین۔ جیمس مدت سے شادی کا خواستگار ہے۔ تمسے اوسکو محبت بھی ہے اور بہت کچھ دولت دینے کا وعدہ کرتا ہے میرا کارخانہ تو بگڑ ہی چکا۔ لوگ جب مطالبہ پیش کرینگے تو بجز دیوالے کے اور کوئی صورت نظر نہین آتی۔ اگر تمہارے ساتھ اوسکے بیٹے کی بات چیت قرار پاگئی۔ تو بلا تکلف وہ میری ضمانت کو اوٹھ کھڑا ہوگا۔ اور یون بھی لوگون مین اس نسبت کی وجہ سے بے کہے سنے ہوا بندھی رہیگی۔

ایمیلائین۔ ایا یہ نہین ہونی۔ ہرگز نہین بہلا آپ اور مجھ سے کہین کہ ایک بھلے آدمی کے ساتھ ایسا فریب کرون۔

ویسٹ مور۔ تو پھر باگل خانہ ہی ہمارے لیئے بدا ہے۔ اندیشہ پورا ہو کے رہے گا۔

ایمیلائین نے تھوڑی دیر تک غور کر کے کہا اچھا مین نے ٹھان لی ہے اب جو آپ کہیئے گا کرون گی۔

بڈھے نے نہایت خوش ہوکر کہا "شاباش بیٹی واہ تیرا کیا کہنا اولاد کو یہی چاہیئے۔ یہی عین سعادت مندی ہے"۔

یہہ باتین ہو ہی رہی تھین روزا نے آہستہ سے کمرے کا دروازہ کھولا زد بلدی کا گھبرا مضطر اور پریشان بہن سے آکر چمٹ گئی پھر باپ کے قدمون پر گر کر کہنے لگی مین سب سنتی تھی۔ مین سب سنتی تھی۔ باجی معاف کرنا بامعاف کرنا۔

دونون بہت گھبرائے اور یک زبان ہوکر بولے کیا تمنے سن لیا۔

روزا اوسوقت ایک طرح کے جوش مین تھی اور کسیقدر اوسکو اس پردہ داری پر رنج بھی تھا۔ اوس سے ضبط نہو سکا اور بلا تامل یون گویا ہوئی۔

روزا۔ ہان ہان مین سب سنتی تھی جسوقت باجی۔ ڈری۔ سہمی۔ گھبرائی۔ ملول اور مغموم آپ کے کمرے کیطرف آئی ہین۔ مین دیکھتی تھی۔ مین نے جی مین کہا اللہ! وہ کون ایسی بات ہے کہ مجھسے یون چھپائی جاتی ہے۔ ہم تو یون اپنی باجی کو دل و جان سے چاہین اور وہ ہمسے ایسا پردہ رکھین۔ پھر مین دبے پاؤن کمرے کے دروازے تک آئی۔ اور کچھ سُن گن لی۔ میرے تو ہوش اوڑ گئے۔ زمین مین گڑ گئی۔ وہان سے سرکنے کو جی ہی نہ چاہا۔ قدم ہی نہ اوٹھ سکا۔ کھڑے کھڑے سب باتین سُنین۔

ولیسٹ مور۔ خیر۔ کی تو تم نے نادانی۔ مگر ایک طرحسے بہتر ہوا کہ یہہ سب ناگوار باتین تمہارے سامنے وہرانی نہ پڑین۔ لے اب تو سب سُن چکی ہو کہو اب تمہارا تقاضا ہے سادتمندی کیا ہے۔ بہن اور بوڑھے باپ کے واسطے تم کیا کر سکتی ہو۔

روزا۔ مین اپنی باجی اور ابا پر جان تک نثار کرنے کو حاضر ہون۔

اس جملے کو دونون اپنی طرح نہ سمجھے کہ روزا کہان تک اپنی۔ آبرو۔ آرام آسائش اور ساری عمر صدقہ کرنے پر طیار رہے۔ دونون خاموش رہے۔ پھر روزا نے اسکی یون تصریح کی "مین اپنی باجی کی آبرو بچانے کو طیار ہون جو کچھ بدنامی کی باتین ہین سب اپنے سر اوڑھ لون گی۔ اور آپ بلا تامل اونکی شادی ایسی جگہ کر دیجئے جہان سے ایسی دولت ہاتھ لگے کہ آپ کا کاروبار سنبھل جاے۔"

حضرات ناظرین! بہن اور باپ کی محبت جسقدر اس نیک بخت کے دل مین تھی اوسکا پورا اندازہ کرنا انسان کے حوصلے سے باہر ہے۔ اور کیا امید ہو سکتی تھی کہ عمر بھر روزا اس وعدے پر مستقل رہیگی۔ مگر آگے چلئے۔ قصے سے خود ہی سب حال آئینہ ہو جاے گا۔"

الحاصل سب سے پہلے تو ولیسٹ مور نے یہ کیا کہ اڈگر پرسی کی خالہ کے پاس پہونچے اور اچھی طرح اوسپر حالی کر دیا کہ کچھ ہی ہو مگر اونکے بہانجے کے ساتھ لڑکی کی شادی ہو ہی نہین سکتی۔ اگر وہ اوسکا پیچھا چھوڑ دے تو ہندوستان مین فوجی عہدہ حاصل کرنے کیواسطے کافی روپیہ دیا جائیگا۔ مگر آپ جانئے۔ اڈگر تو ہزار جان سے عاشق تھا۔ طمع مین نہ آیا۔ صاف انکار کر گیا۔ اب ولیسٹ مور صاحب

ایک اور چال چلے جس سے اوس بیچارے کی کمر ہمت بالکل ہی ٹوٹ گئی - اور سب طرح سے مایوس ہو گیا - یعنی اس بڈھے تاجر نے جیب سے نکالکر ایملیا مین کی تحریر پیش کی جس مین اوس نے خود اس عقد سے صاف صاف انکار کر دیا تھا - اوگراب کیا کہتا غم و غصہ کھاکر چپ ہو رہا - ع - جڑ کٹ گئی نخل آرزو کی

جس پر اطمینان تھا جس پر ناز تھا - اوسی کی جانب سے جب انکار دیکھا تو اب زور ہی کیا رہا - جی مسوس کر رہ گیا - عورتون کی بیوفائی پر لعنت ملامت کی اور ویسٹ مور کی مدد سے ہندوستانی فوجی کمیشن مول لیکر با دل پُر ارمان چشم گریان و سینہ بریان سیدھا ہندوستان سدھار گیا -

اس کانٹے کے نکلنے - بلا کے دفع ہونے کے بعد اطمینان خاطر کے ساتھ ویسٹ مور صاحب جیمس کیمبل کے پاس خوشی خوشی گئے اور اونکو عقد کا مژدہ جانفزا سُنا آئے مگر ساتھ ہی اوسکے مصلحتاً یہہ بھی شرط لگا دی کہ لڑکی اتنی بات البتہ چاہتی ہے کہ نکاح ایک سال کے بعد ہو تو بہتر ہے - اور کہنے لگے کہ علاوہ ایملیا مین کی خواہش کے اوسکی جان نے اپنی وصیت مین لڑکیون کی شادی کے واسطے عمر کی جو قید لگا دی تھی وہ اس سال پوری بھی نہین ہوتی - پس مناسب ہے اسقدر مہلت آپ دیدین -

یہہ سب منظور ہوا - سب مراحل و مراتب طے ہو گئے - اور اقرار نامے پر جانبین نے دستخط بھی کر دیئے اب بعد چند روز کے کیمبل کی امداد سے ویسٹ مور کا کاروبار بھی سنبھل گیا چند ہفتے گزرے تھے کہ شہر مین پہلے افواہ اوڑ گئی کہ ویسٹ مور کی چہوٹی بیٹی روزا یک بیک غائب ہو گئی - اور بعد کو چرچے ہونے لگے کہ ایک بدمعاش سے آنکھ گئی تھی - وہی اسکاٹلنڈ لیکر اوڑ گیا - اور وہان پہونچکر اوس نے اوسکو چہوڑ بھی دیا اور یہہ بھی مشہور ہو گیا کہ مسٹر ویسٹ مور اور اونکی بڑی صاحبزادی صاحبہ روزا کی تلاش مین باہر گئے ہین - چند روز کے بعد دوستون مین سے ایک کے نام خط آیا کہ اس واقعے کی وجہ سے چونکہ ندامت ہے، اس لیئے چندے لندن آنے مین تامل ہے -

ادھر انتظام کیا گیا کہ اسکاٹلنڈ کے ایک چہوٹے سے موضعے مین ایک مکان لیا

اور ایمیلا ئین نے وہین لڑکی جنی - روزالا ئین نام رکھا گیا - اور جب سب باتون سے فرصت ہو گئی اور زچہ کو صعوبت سفر برداشت کرنیکی طاقت بھی آگئی تو دونون لندن واپس آئے اور لوگون مین مشہور کرادیا گیا کہ روزا کی شامت اعمال کی زندہ نشانی ایک لڑکی پیدا ہوئی ہے -

غور کا مقام ہے کہ اس نیک عورت نے اپنی بہن کی آبرو اور باپ کی بہبود کے واسطے کس بات کو عمر بھر کے واسطے گوارا کیا - اور گویا ساری عمر دنیا کی ساری مسرتونکی کو ئی طمع نہ کی - اور وہ کر گزری جو اس عالم مین ابتدا سے اسوقت تک کسی سے نہو سکا ہوگا -

الحاصل ٹوی کن ہیم گاؤن مین ایک مختصر سا بنگلہ لے دیا گیا اور چند روز کے بعد بیچاری روزا اوس لڑکی کو لیکر زندگی کے دن کاٹنے لگی - باپ اور بہن کبھی کبھی اوس سے آکر ملجاتے - اور جب یہہ بدنامی دور دور پھیلی کہ یہہ عورت یون ایک بدکار کے پھندے مین پھنس چکی ہے تو گاؤن مین پاس پڑوس کے رہنے سہنے والون - جوار کے لوگون نے بھی اوس سے ملنا جلنا معیوب سمجھکر ترک کردیا - اور یہہ کس جرم کی پاداش مین جسکی وہ مرتکب ہرگز نہ تھی -

اب خدا کی عنایت سے سال بھر کی میعاد ختم ہو گئی - دھونی دبائی - پاک صاف بی ایمیلا ئین کیمبل کے ساتھ امی جمی بیاہ گئین - ویسٹ مورنے بھی کیمبل کی دولت کی مدد سے اپنے سارے مطالبے پاک کردیئے - ساکھ جم گئی - کاروبار بھی چل نکلا اور اسدفعہ اتنا نفع آنا نفع ہوا کہ پہلے سے بھی زیادہ دولت جمع ہو گئی -

تین چار سال تک زندہ رہکر ویسٹ مورنے انتقال کیا اور تمام جائداد اپنے داماد کیمبل کے نام چھوڑی -

ایمیلا ئین اپنی بہن کے سلوک کی ممنون تھی ہین اوسکو بہت چاہتی تھین - اور چونکہ بظاہر اونکے کو ئی اولاد نہ تھی - اس سبب سے روزالا ئین بنی ہوئی بہانجی کے ساتھ انتہا کی شفقت کرتی - اور اسی بہانے اکثر اوس لڑکی کو اپنے مکان مین رکھا کرتین تھین اور روزا بھی اوسکی بھولی صورت پیاری پیاری باتون پر ایسی عاشق تھی کہ اگر آج اوسکے بیٹے سے ہوتی تب بھی اتنی ہی شفقت کرتی -

ناظرین اندازہ فرماسکتے ہین کہ سراڈمنڈ بیکا چٹھا پڑھکر کسقدر متحیر اور متعجب ہوے ہون گے۔ اور اپنے حسن ظن پر اونکو کسقدر ندامت ہوئی ہوگی۔ این معاملہ بالکل ہی برعکس۔ پتھر کو موم۔ خبیث کو فرشتہ۔ جڑیل کو حور۔ خار کو گل۔ زاغ کو بلبل۔ بوم کو ہما سمجھتے رہے اور مطلق کوئی شبہہ نہوا۔ اللہ ری مکاری۔ اللہ ری مکاری۔ اس ریا کی بھی کوئی حد ہے! تو پھر کیا یہ ساری لاپروائی اور بے فکری محض برقعہ تھی جو مصلحتاً اوڑھ لیا گیا تھا تاکہ صورت حال پوشیدہ رہے اور باقی دل کا چور۔ اپنی سیہ کاری کا دھڑکا۔ لکڑی کے کیڑے کیطرح ہر وقت اندر ہی اندر کرید اکرتا ہوگا کہ کہین ایسا نہو بھانڈا پھوٹے اور ظاہری پارسائی اور عصمت کی بودی نمائشی عمارت ذرا سے صدمے سے ارراکے منہدم ہوجاے۔ کیا ایسے لوگ بھی دنیا مین پڑے ہین کہ اتنا لمبا چوڑا مکر اس استقلال سے اختیار کرین اور اتنے دنون تک چہرے سے وہ تردد اور انتشار نہ ظاہر ہونے دین جو ہر لمحہ دل مین طوفان خیز موجین پیدا کرتا رہتا ہو۔ بیشک یہ ممکن تھا۔ ایمیلا مین ایسی ہی ڈھیٹ عورت تھی۔ یہہ سب کچھ اوس سے بن پڑا تھا۔ سچ ہے انسان جب جی پر رکھہ لیتا ہے تو خدا جانے کیا کیا کر گزرتا ہے۔ اودھر روزا پر بھی نہایت تعجب ہوتا تھا کہ کیسی نیک دل اور معصوم صفت عورت ہے کہ باپ اور بہن کی خوشی اور چین کیواسطے اوس نے اتنی بڑی روسیاہی بدنامی۔ تفضیح۔ یون ہنسی خوشی گوارا کرلی اور ذرا بھی نہ ہچکچائی۔ لیکن اسکی کیا وجہ ہے کہ ایمیلا مین تو اسکے آگے مارے محبت اور مہربانی کے بچھی جاتی ہے۔ فرش ہوئی جاتی ہے اور یہ چندان خاطر مین نہین لاتی کیا یہ سمجھتی ہے کہ مین نے وہ کام کیا ہے کہ کچھ ہی کیون نہ کیا جاے مگر اوسکا معاوضہ ممکن ہی نہین۔ یا بعض اوقات اوسکو خیال آجایا کرتا ہے کہ افسوس جھوٹا الزام اپنے سر اوڑھ کر مین نے اپنی ساری عمر اکارت کی۔ ہان۔ کیا عجب ایسا ہی ہو۔ یہ امر کوئی بعید از عقل تو تھا نہین۔ اور سراڈمنڈ بھی کتاب لاقاد یکھنے کے بعد ایسا ہی کچھ سمجھنے لگے۔ "اللہ اللہ! بنی نوع انسان کی بھی عجب سرشت ہے۔ کیا بالکل مکر و فریب اور ریاکاری سے اوسکی مٹی کا خمیر ہے؟ کوئی کسکا اعتبار کرے۔ کسکو سچا جانے۔

جو کچھ بظاہر دیکھے یا سُنے کیا اوسکے خلاف سمجھا کرے - کیا حقیقت حال جاننے کیواسطے تصویر کو اولٹ ہی کر دیکھے کیا نیکون کو بدسمجھے اور جو بدکار - سیہ کار کہلاتے ہون اونسے ملا کرے - افسوس اگر معلومات حاصل کرنے کا یہی ثمرہ ہے تو بلاشبہہ مجھسے بڑی غلطی ہوئی کہ ایسی چیز منتخب کی - ارے اس سے تو میری دلی خوشی اور مسرت اولٹی تلخ رہا کریگی - اور جب تک کل عالم کا مجھے حال معلوم ہو - تب تک یہ زندگی تو مجھے اجیرن ہو جائیگی - کیا واقعی "العلم حجاب الاکبر" صحیح ہے - کیا سچ مچ یہہ دنیا ایسی جگہ ہے جہان انگریزی شاعر گری کا یہ قول صادق آتا ہے کہ جس مقام پر نادانی ہی سے حظ حاظر ہے وہان دانائی عین نادانی ہے - اوس شاعر بیچارے کو خیال بھی نہ ہوگا کہ اوسکے قول کی تصدیق ایسے قوی ثبوت سے ہو جائیگی - مگر اس معاملہ سے یقین ہو گیا کہ جو کچھ اوس نے کہا ہے حرف بحرف ٹھیک ہے - لیکن ایک بات ہے - صرف دو ہی ایک باتون پر خیال کرکے ابھی عام کلیہ قرار دینا نہ چاہیئے - ممکن ہے اگر معاملات دنیا پر رائے قائم کرنے وقت - احتیاط اور ہوشیاری صرف کیجاے تو معلومات عام کی نعمت شاید اسقدر تکلیف دہ نہ نکلنے بلکہ برعکس اوسکے باعث مسرت ہوا کرے" غرضکہ اسطرح دل کو سمجھا کر سراڈمنڈ اوٹھے اور کوچ پر جاکر سو رہے -

صبح ہوئی - بیدار ہوے - شب گزشتہ کی باتون کا اثر ایک خواب وخیال سا رہ گیا - مگر جب ناشتے کے کمرے مین آے اور لیڈی کیمبل کا سامنا ہوا تو وہ سب خیالات تازہ ہو کر ایک مرکز پر جمع ہو گئے - اور انکو ایسا حجاب آیا کہ چار آنکھین نہ کر سکے - گویا بجاے اونکے یہہ خود ہی فریب اور ریا کے مرتکب تھے اودھر لیڈی صاحب ماشاءاللہ سے اوسیطرح ہشاش بشاش - بے تکلف تھین جیسی روز رہا کرتی تھین - وہی حسن وہی انداز وادا - وہی اطمینان - وہی بے فکری سراڈمنڈ بیچارے اپنی جگہ پر متاسف اور نادم کہ لاحول ولا کیا ناگوار حالات اپنے ہاتھون آپ سننا پڑے - اگرچہ جی تو یہہ چاہتا تھا کہ یہہ سب باتین غلط ہوتین تو بہتر تھا مگر کتاب القا کے بیان کو کیونکر جھٹلا سکتے تھے - رنجیدہ مغموم اور متاسف ہو کر رہ گئے -

واقعی انسان کیواسطے بڑی مصیبت اور رنج کی بات ہے کہ ناگوار واقعات جو طبیعت کو ناپسند ہون اونکے باور کرنے پر مجبور کیا جائے - ابھی تو دل خوش کرنے والے دھوکون مین پڑا مسرور اور محظوظ ہوا اور طرفۃ العین مین پردہ اوٹھ جائے اور نہایت ناخوش اور ناگوار اصلی واقعات پیش نظر ہو جائین خاصکر کسی ایسی عورت کی عصمت پارسائی اور نیک بختی کے خلاف جب کوئی بات معلوم ہوتی ہے جو حسن صورت سے بھی متصف ہو تو اوسوقت دل پر بہت بڑا جبر کرنا پڑتا ہے - ایک خوبصورت عورت کے حسن سیرت کا خیال ایسا دلکو پیارا اور بھلا معلوم ہوتا ہے جیسا بچے کو اپنی ماں کے گلے مین بانہین ڈالکر چمٹنا اور جب واقعات کی بیرحمی سے وہ خیال دور کرنا پڑتا ہے تو دل ویسا ہی کڑھتا ہے جیسے اوس بچے کا جو ماں سے زبردستی جدا کر لیا جائے - بس یہی حال وقت تاسف سے سر اڈمنڈ مارٹر کا ہوا - اور قریب تھا کہ آبدیدہ ہو جائین کہ ایک اور خیال اونکے دل مین پیدا ہوا - یعنی روزا کے قدمون پر گر کر اوسکی نیک دلی - اور نفس پر صبر کرنے کی تعریف توصیف کرین - اونکے دل مین بے حد اوسکی محبت پیدا ہو گئی - اوسکے صفات کے اچھے خاصے عاشق ہو گئے -

جس شب کو اڈمنڈ صاحب ایملا ئین کے تمام حالات کتاب القاسے دریافت کر چکے اسی شام کو ایک مسٹر ہربرٹ اتفاق سے کیمبل کی ملاقات کو آئے تھے - انکی عمر چھیالیس سینتالیس سال کی ہوگی - بہت کم سخن - منکسر المزاج - بشرے سے فکرمندی کے آثار پائے جاتے تھے - اور ایک عجیب عادت انکی یہ تھی کہ جب کوئی شخص انسے مخاطب ہوتا تو دفعۃً چونک پڑا کرتے تھے - خود اپنی جانب سے گفتگو چھیڑنے مین کبھی تقدیم نکرتے اور اگر کوئی دوسرا مخاطب ہوتا تو اوس کے نہایت ممنون ہوتے - یہ صفت اون سادہ مزاج لوگون مین اکثر پائی جاتی ہے جنکو اپنی بات کی فخر کرنے کی عادت اور کسی قسم کی انانیت اور رعونت نہین ہوتی - بلکہ اپنی ہر چیز سب سے کمتر ہی نظر آتی ہے اور اوروں کی خوبیان بہت کچھ معلوم ہوا کرتی ہین - الغرض یہ آئے اور تھوڑی دیر بیٹھکر چلے گئے - اسکے بعد

ایملیا مین کی زبان سے نکلا کہ مسٹر ہربرٹ کا حال عجب معما ہے کہ اوسکا حل ہی نہین ہو سکتا۔ آپ جانئے میری عادت نہین کہ کسی کی بھلا برائی کی ٹوہ مین رہون۔ مگر انکے حالات البتہ کچھ ایسے معلوم ہوتے ہین کہ بے اختیار جی چاہتا ہے کہ کچھ کہئے۔ آدمی امیر کبیر ہین۔ اور ملک اندلس سے بعنایت الٰہی بہت دولت کما لائے ہین۔ بعض لوگون کا بیان ہے کہ وہان قماشی کا انکا بڑا کارخانہ تھا۔ اس کام کو خوب جانتے ہین آج انکا کوئی مقابل نہین۔ اسیوجہ سے تھوڑے ہی دنون مین بہت سی دولت کما کر لندن واپس آگئے ہین۔ یہان تو چند ہی روز ہوے ہین اور یہان کا تجربہ بھی انکو کم ہے مگر ہان آدمی تجربہ کار جہاندیدہ اور سیاح ہین۔ بہت سے ملکون کی سیر کر چکے ہین۔

سر اڈمنڈ۔ ہان انکی باتون سے تو معلوم ہوتا ہے کہ فرانس اور وہان کے جلسون مجمعون کے حالات سے اچھی طرح واقف ہین اور وہان کے مذکورین انکا جی بھی بہت لگتا ہے۔ لیکن ایک بات پر تو ہمکو بھی تعجب ہوتا ہے۔ یعنی جب کوئی انکی طرف مخاطب ہوتا ہے تو یہہ بے حد گھبرا۔ بوکھلا جاتے ہین۔ پھر چاہے انکا پرانا دوست واقف کار ہو چاہے اجنبی۔ دونون کے ساتھ انکا یہی حال ہے۔

ایملیا مین۔ ایک طرح کا خبط کہنا چاہیے۔ اے ہان۔ اور کیا۔ باقی آدمی بہت ہی رحم دل نیک مزاج۔ مخیر ہین۔ بہت کچھ چپ چپاتے۔ خیرات مبرات کرتے رہتے ہین۔ بہت سی خیراتی انجمنون مین خفیہ چندہ دیا کرتے ہین۔ مین آپ سے کیا کہون یہ شخص ایسا مخیر ہے کہ جیلخانونمین جا جا کر قیدیون تک کے ساتھ سلوک کرتا ہے۔ ابھی چھ سات مہینے کی بات ہے کہ ایک شخص کو جعلی نوٹ بنانے کے جرم مین پھانسی کی سزا تجویز ہوئی۔ مگر یہی مسٹر ہربرٹ اوسکی مدد پر اوٹھ کھڑے ہوے اور محض حسبۃً للہ وہ کوشش کی کہ پھانسی پر سے اوتار لاے اور سزا مین تخفیف کرادی۔

ابھی یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ ایک نوکر نہایت بدحواس گھبرایا ہوا دوڑتا ہانپتا کانپتا آیا اور کہنے لگا "بڑا غضب ہوا۔ ہربرٹ صاحب ابھی مکان سے باہر نکلے ہی تھے کہ عین پھاٹک پر غش کھا کر گر پڑے اور گرتے ہی جان نکل گئی"۔

ایسیا ئین کے مُنھ سے بے اختیا ر چیخ نکل گئی - اور اڈمنڈ صاحب جھپٹے پہاٹک کی طرف دیکھتے جو ہین ہربرٹ صاحب - بیہوش پڑے ہین - حلقون مین آنکہین متحرک ہین - اردگرد لوگون کا مجمع ہے مگر سب کھڑے تماشا دیکھ رہے ہین - کوئی اونکو اوٹھانے کی فکر نہین کرتا -

آخر کار اڈمنڈ صاحب نے کیبل صاحب کے ایک نوکر کو لیکر ہربرٹ کو بزار دقت و کوشش جسطرح بنا زمین سے اوٹھایا اور مکان کے اندر لیگئے - اوسیوقت ڈاکٹر کو بلوایا -

جب تک ڈاکٹر آے اڈمنڈ کی راے ہوئی کہ سونے کے کمرے مین لوگ انکو لیجائین اور وہان انکے کپڑے اوتار ڈالین کیونکہ ایسی غشی کی حالت مین تنگ چست پوشاک ناگوار ہوگی - چنانچہ ایسا ہی ہوا - اڈمنڈ کمرے مین تنہا پوشاک اوتار رہے تھے نوکر باورچی خانے مین کوئی چیز لانے گیا ہوا تھا - کوٹ - واسکٹ - اور جراہین اُتر چکی تہین مگر ہربرٹ صاحب اسطرح ہانپ رہے تھے جیسے کسی نے انکا گلا دبا دیا ہو - انہونے قمیص کا کالر بھی کھول ڈالا - پٹی بھی جدا کر دی - اور سینے پر سے قمیص ہٹا دیا کہ ذرا ہوا لگے اور تنفس مین آسانی ہو - مگر ہربرٹ اس طرح تڑپ رہے تھے کہ معلوم ہوتا تھا سخت کرب مین مبتلا ہین بار بار کروٹین لیتے اور تڑپنے مین قمیص کی بامین آستین چاک ہوگئی - اڈمنڈ صاحب سمجھے اب کوئی دم مین مریض کا دم نکلتا ہے جان کندنی کی حالت ہے - چہرہ دیکھنے کو جھکتے جو ہین تو اوسی کھلے بازو پر کچھ نشانات نظر آے - جس سے انکو نہایت تعجب ہوا پہلے تو سمجھے نگار کا دہوکا ہے - آنکہین ملکر غور کیا - واقعی جلد پر تین گل نظر آے جو معلوم ہوتا تھا کسی چیز کو گرم کر کے لگاے گیے ہین - گوشت مین لہو کی جہلک نظر آتی تھی - اور صاف صاف معلوم ہوتا تھا کہ یہہ گل تین حرفون - غ - ج - ہ - کی صورت پر لگائے گئے ہین - کچھ مطلب سمجھ مین نہ آیا کہ آخر ان مرموزات کا کیا مطلب ہے کسکی نشانی اور کن الفاظ کے شروع کے حروف ہین - اور کیون - اور کس ملک مین لگائے گئے ہین -

غرضکہ ان خیالات نے اڈمنڈ کو بہت پریشان کیا اور انکو یقین ہوگیا کہ ہو نہو

سے غلام نہیل خانہ

کسی اہم بات کو ان سے تعلق ہے۔ اس راز کو جسطرح بنے دریافت کرنا چاہیئے۔
تھوڑے عرصے کے بعد ہربرٹ کو ہوش آچلا۔ کرب بھی کم ہوا۔ اِدھر اُدھر دیکھنے لگے کہ ایکبارگی انکی نظر اپنے داھنے بازو پر پڑی دیکھا تمیس بیٹھا ہے داغ کھلے ہوے ہین۔ دور سے چیخ اوٹھے۔ اور بڑے جوش خروش سے بذیان شروع ہوگیا۔ بہت سی باتین تو ایسی تھین کہ سمجھ مین نہ آتی تھین مگر بار بار یہہ الفاظ زبان سے نکلتے تھے "ستم ہوگیا۔ غضب ہوگیا۔ انہون نے دیکھ لیا۔ انہون نے دیکھ لیا۔ اب یہہ ساری دنیا مین مشہور کردین گے۔ ہاے مین کم بخت وہین کیون نہ ٹھہر گیا۔ مجھے وہان سے آنے کی کیا پڑی تھی۔ کم بخت ہیوگو نے مجھے رھنے نہ دیا۔ اپنے ساتھ لیئے چلا آیا۔ ہاے آج سلس ٹائن جیتی ہوتی۔ میری جدائی نہ گوارا کرتی۔ مجھے نہ چھوڑتی۔ ہاے سلسٹائین ہاے سلسٹائین۔ افسوس ابتو اسنے دیکھ لیا۔ دیکھ لیا۔ اب سب سے کہدے گا"۔

اسقدر کہکر چپ ہو رہے۔ تھوڑی دیر سکوت رہا۔ اوسکے بعد حواس درست کرکے سنجیدگی کے ساتھ مارٹمر کی جانب مخاطب ہوکر یون کہنے لگے "آپ نے یہ نشانات جو میرے بازو پر ہین دیکھ لیئے ہین۔ ملک بھر مین کسیکو نہ معلوم تھے۔ دیکھیے۔ اگر مجھے معلوم ہوا کہ کبھی آپنے انکا مذکور کسی سے کیا۔ تو جب تک جان نہ لیلون گا۔ خون نہ بہالون گا۔ تب تک مجھے چین نہ آئیگا۔ اگر ڈاکٹر کو میرے لیے طلب کیا ہے تو جب وہ آئے۔ اوس سے کہدیجے گا کہ اب اوسکی کوئی حاجت نہین۔ مین صحیح ہون"۔

یہہ کہکر ہربرٹ کوچ پر سے اوٹھ بیٹھے۔ جھٹ پٹ پوشاک پہنی اور کہنے لگے ذرا ایک گاڑی جلد منگوا دیجاے"۔ جسوقت گاڑی آئی اور ہربرٹ سوار ہونے لگے مارٹمر سے مصافحہ کیا اور پھر باصرار کہا کہ دیکھیے۔ اس بات کو اچھی طرح گرہ مین باندھیے گا کہ یہہ راز اتفاقیہ آپ پر فاش ہوگیا ہے"۔

اوڈسٹ۔ مین حلفیہ عرض کرتا ہون کہ مجھے ہمیشہ اسکا خیال رہے گا اور کبھی اسکا افشا کسی پر ہونے دون گا"۔

ہربرٹ رخصت ہوگئے۔ دن تمام ہوا۔ اور شام کو اڈمنڈ اس بہانے سے کہ آج کسیقدر درد سر ہے ذرا سویرے اپنے کمرے مین چلے گئے۔ کتاب القا سے حسب ذیل حالات معلوم ہوئے۔

نقاش کا کچا چٹھا

۱۷۸۴ء کے موسم سرما مین ایک شب سخت طوفان ابر و باد برپا تھا۔ برف شدت سے پڑ رہی تھی۔ اندھیری جھکی ہوئی۔ ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھتا تھا۔ کہ ایک غریب مفلس فلاکت زدہ عورت۔ پھٹے پرانے کپڑے پہنے بغل مین ایک چھوٹی سی گٹھری دابے۔ لپکی ہوئی پیرس کے محلے سینٹ جیکس کی طرف چلی جاتی تھی۔ اسوقت سب اپنے اپنے گھرون مین بیٹھے تھے۔ مینھ کی شدت سے کسیکو گھر سے باہر قدم رکھنے کی جرات نہ ہوتی تھی۔ گشت کرنے والے سپاہی بھی جلدی جلدی گھوم گھام کر اپنی جگہ پہونچ چکے۔ پولیس کے مخبر اس اطمینان پر کہ اس آفت مین کسکو اپنی جان دوبھر ہوگی کہ جرائم کریگا نکلے گا۔ اپنے گھر پہونچ کر آرام سے بیٹھ رہے تھے۔ سڑکون پر گری پڑی چیز۔ پھٹے پرانے گودڑ سمیٹنے والے "پرانا گودڑ کرواتیل" کی صدا لگانے والے بھی خاموش جہونپڑیون مین دبکے پڑے تھے۔ مگر یہہ آفت زدہ عورت۔ مینھ پانی سے تڑ سرتاپا شرابور۔ گیچڑ پانی مین لت پت لب جہب چلی جارہی تھی۔ اور جاتے جاتے اوس وسیع عمارت کے آہنی پھاٹک تک پہونچی۔ جو سینٹ جیکس کے محلے کے سرے پر بنی ہوئی تھی۔ دروازے پر ایک لکڑی کا زینہ لگا تھا۔ بس وہین ٹھہر گئی۔ یہان پر ایک کل رکھی ہوئی ہے۔ شکل بالکل ایسی ہے جیسے کسی نے بہت بڑا ڈھول لاکر کھڑا کردیا ہو۔ نصف تو دروازے کے باہر ہے اور نصف دروازے کے اندر۔ گھما دینے سے یہ ڈھول گھوم جاتا ہے، اور اوس مین چھوٹا سا مُوکھا نظر آتا ہے۔ اندر سے اس مین خول ہے۔ بس اس مین اوس عورت نے وہ گٹھری ڈال دی اور پھر اوسکو گھما دیا گھنٹی جو پھاٹک پر لٹکتی تھی بجا دی۔ اور دبے پاؤن وہان سے کھسک کر باہر نکل آئی۔ ادہر گھنٹی کی آواز سنکر دربان آیا۔ اور ایک بچہ اوس کل سے نکالکر لیگیا۔ کوئی آٹھ نو مہینے کا ہوگا۔ نہایت میلے کچیلے۔ پرانے کپڑے مین لپٹا تھا۔ سینے پر

اوسکے ایک کاغذ کا پرزہ کہا ہوا تھا جسپر یہہ عبارت لکھی تھی۔
"جیمس ہربرٹ تاریخ ولادت ۱۲- اپریل ۱۸۴۱ء- والدین قوم انگریز"
المختصر یہہ لاوارث بچہ حسب قاعدہ ایک انا کے سپرد کر دیا گیا- کپڑے بدلوائے گئے- اور اچھی طرح پرورش پرداخت ہونے لگی- ہتوڑے دنون کے بعد بچہ چانگلا ہوگیا- ہاتھ پاؤن سڈول نکل آئے- اچھا خاصہ موٹا تازہ- صحیح توانا- نظر آنے لگا- غرضکہ اسی حالت مین کئی سال گزر گئے اور کوئی اوسکا پوچھنے والا نہ نکلا- ہان اتنا ہوتا تھا کہ وہان کے منتظم کے پاس چہ ماہی چہ ہی اسکے جیب خرچ کو ایک قلیل رقم آجایا کرتی تھی- اور یہہ روپیہ ضابطے کے مطابق بطور سرمایہ کے جمع ہوتا جاتا تھا تاکہ جب یہ سیانا ہو اور کسی پیشے کے اختیار کرنے کا زمانہ آئے تو اوسکے کام آئے-
مگر جیمس ہربرٹ یعنے یہہ لڑکا کسیقدر بالخلقت متفکر اور اداس تھا- اور جب اسکو اتنی سمجھ آئی کہ اپنی حالت پر کچھ غور کر سکے اور دیکھے کہ اس کارخانے مین وہ کس حیثیت سے رہتا ہے اور سیکڑون بچے جو پرورش پاتے ہین کیسے ہین تو اوسکو اپنی حالت نہایت ذلیل معلوم ہوئی اور بار بار می مین سوچنے لگا کہ اسطرح یہان پڑے رہنے سے تو بہتر ہے کہ موت ہی آجاے- منتظم کارخانہ بڑے نیکدل آدمی تھے- وہ اسپر بہت مہربان اور اسکو نظر شفقت سے دیکھا کرتے تھے- کبھی کبھی وہ کھیل تفریح کیواسطے اپنے گھر بھی بھیجدیا کرتے- کہ اونکے بچون کے ساتھ کھیلا کودا کرے- اس رعایت و شفقت پر ہربرٹ بھی اپنی جگہ نہایت ممنون احسان ہوتا تھا-
جب بعنایت الٰہی سولہ سال کا سن ہوا تو ایک روز منتظم نے اوسکو اپنے پاس بلایا اور پوچھا "کہو تمہارا دل کونسا پیشہ اختیار کرنے کو چاہتا ہے- اور تم کونسا کام سیکھنا چاہتے ہو-
تمہارے نام پر دس ہزار فرانک (سکہ فرانس) جمع ہین- یہہ رقم کوئی غیر معلوم شخص تمہارے واسطے صندوق مین ڈال جایا کرتا تھا- وہ برابر آج تک جمع ہوتی رہی- پس یہہ روپیہ تمہارے واسطے جمع ہے- جو کوئی کام اختیار کروگے اوسکی

تعلیم اور سرمائے مین لگایا جائیگا۔"

ہربرٹ۔ تو اس سے معلوم ہوتا ہے۔ میرے مان باپنے مجھے بالکل ہی چھوڑ نہین دیا اب رہا پیشہ اوسکا یہہ حال ہے کہ آپکو معلوم ہے۔ جس حلقے مین ہون اوسکو نقاشی اور اوسی قسم کے کام سکھائے جاتے ہین۔ چنانچہ مین بھی چار سال سے یہی کام سیکھتا ہون۔ بس مجھے کسی نقاش کے سپرد فرما دیجئے۔

منظم۔ اچھا۔ یہ تمہاری خوشی کی بات ہے۔ اس امر مین ہم تم پر جبر نہین کر سکتے۔ جو پسند ہو۔ جو کر سکو۔ وہ اختیار کرو۔ مگر پہلے اچھی طرح اپنی جگہ سوچ سمجھ لو۔ تمکو اپنے دل مین طے کرنے کیواسطے مہلت دیجاتی ہے۔ ارادہ مضبوط کر لو پھر ہمسے آکر کہنا۔ ویسا انتظام کر دیا جائیگا۔

ہربرٹ۔ ہان صحیح ارشاد ہوا۔ مگر مین فضول تساہل مین عمر عزیز ضایع کرنا نہین چاہتا۔ میری دلی آرزو یہہ ہے کہ جسقدر جلد ہو سکے۔ کوئی کام اختیار کرون اور اپنی بسر اوقات اپنی کمائی سے کرنے لگون۔ بس اب مجھکو فوراً کسی نقاش کے حوالے فرمائیے۔ اب اس مین زیادہ سوچنے سمجھنے کی ضرورت نہین الحاصل ہربرٹ کی درخواست بطیب خاطر منظور ہوئی اور چند ہی روز مین ایک مشہور نقاش کے کارخانے مین جو محلہ روسینٹ ہوری مین واقع تھا کام کرنے کو بھیجدیا گیا۔

ہربرٹ نے چند روز تک خوب جی لگا کر کام کیا۔ اور مالک کارخانہ مسٹر لیگرینڈ اسکی مستعدی ہوشیاری اور جفاکشی سے بہت خوش بھی ہوے مگر سال بھر کے بعد مالک کارخانہ کی بیٹی سلسٹائین کی چشم فسون ساز نے نگین دل پر ایسا گہرا نقش محبت جمایا کہ اکثر اوقات نقاشی چھوڑ چھاڑ گھنٹون حسن و جمال یار کے خیالی مین محو رہنے لگے۔

معاملہ ایسا ٹیڑھا۔ دل ایسی جگہ اٹکا کہ جہان نقش مطلب کرسی نشین ہونے کی امید نہین پھر خدا نے ایسا چہیتا اور شرمیلا بھی بنایا تھا کہ حرف مدعا زبان تک نہ آسکتا تھا۔

لیکن آپ جانتے عورتون مین ایک خداداد تمیز ہوتی ہے جس سے محبت کی نظر کو

خوب تاڑ جاتی ہین - وہ لڑکی کچھ سمجھ گئی - اور تھوڑی بہت خاطر بھی کرنے لگی - سچ ہے اپنے چاہنے والے کو کون نہین چاہتا - مثل مشہور ہے "دل سے دلکو راہ ہوتی ہے" چاہے اور کہین ٹھیک اوترے نہ اوترے مگر یہان تو پوری اوترتی تھی - اب سلسٹائین کا میلان ہربرٹ کیطرف زیادہ ہونے لگا - اور اگرچہ دونون نے ایکدوسرے سے اپنے دل کا حال زبان سے نہ کہا تھا - مگر دونکی چتونین ایسی پڑنے لگین جنسے تاڑنے والے تاڑ سکتے تھے کہ دال مین کچھ کالا ضرور ہے -

سلسٹائن اور ہربرٹ کے سن وسال مین بہت فرق نہ تھا - کوئی دو تین مہینے کی چھٹائی بڑائی تھی - یعنی سلسٹائین کسیقدر عمر مین زیادہ تھی - مگر احسن الخالقین کی سرکار سے خلعت حسن اس بلا کا پایا تھا کہ گردنواح مین ثانی نہ رکھتی تھی ؎

تعالی اللہ زہے پاکیزہ اندام
کہ پیشش خاک بودے نقرہ خام

کشیدہ قامت - مجسم قیامت - حور شمائل - زیبا خصائل - گیسوے سنبلین جلشق کیواسطے بلاے جان تھا - مخمور آنکھون کی مستانہ چتون رہزن ایمان ؎

امی بلاہل مدہ بھرے سویت - سیام - رتنارہ
جیت - مرت - جھک جھک پرت چہ - چتوت اکبار

عارض با صفا اور دہنین خون شباب کی جھلک - جنکو دیکھکر بے اختیار زبان سے نکل جاے

صفا یہی ہے اگر عارض صفا کے لئے
حلب کو آئینے پہر جائینگے جلا کے لئے

عناب لب - مسیحائی مین رشتہ مریم - رنگینی مین برگ گل تر - ؎

لبش پر بود اما پر شکر بود
زگفتارش جہانے پر گہر بود

گوہر دندان - گویا لالہ احمر کی کٹوری مین قطرہاے شبنم - پھر اوسپر تبسم کی آئینہ داری خرمن ضبط و قرار پر بجلی گراتی - غرضکہ سرتاپا بحر حسن مین غرق - بقول فائق ؎

شوخ نگارے تازہ بہاری سرو قدے چون شمع منور

شمع چہ شمعے شمع تجلی سرو چہ سروے سرو خرامان
قامت موزون شور قیامت جلوۂ قامت صبح قیامت
غنچۂ دہانت شوخی و شنگی ناز و ادا را کار بسامان
دوش برش از جوش صفا محسود صفائے لوح بلورین
زو گل نسرین رنگ پریدہ۔ برگ سمن چون آئینہ حیران
بازو و ساعد گرد و مدور نہ غر بہ و لاغر ہر دو بموقع
عقد جواہر دست برنجن داد بہر یک زیب فراوان

غرضکہ یہ تو شکل صورت۔ یہہ عمر۔ اور حرکات سکنات۔ تعلیم تربیت کی نگرانی کرنے والا کوئی نہین۔ ماں کا سایہ عاطفت نمدانے کم سنی ہی مین سر سے اوٹھا لیا تھا۔ صرف باپ یعنی مسٹر لیگر سینڈ ہی باقی رہ گئے تھے۔ اون بیچارے کو اپنے کار بار کیوجہ سے ہر وقت نگرانی کی مہلت ہی نہ ملتی تھی۔ نہ کوئی اونچ نیچ سمجھانے والا۔ نہ نصیحت اور فہمایش کرنے والا۔ ہیرا پروی سے روکنے والا۔ اب اس مین کوئی سال بھر کا زمانہ اور گزر گیا۔ تنہائی مین آہ و زاری۔ مشتاقانہ نظر بازی ہوتی رہی۔ آخر ایکدن ایسا موقع پیش آیا۔ کہ ہربرٹ سارا درد دل زبان پر لایا۔ اور سلسٹا مین نے بھی بلا تامل اپنے دل کا حال صاف صاف کہہ سنایا۔ اب خوشی کا کیا کہنا۔ ادھر یہ خوشی کہ دل سے بڑا پہاڑ ہٹا اور بڑی بات یہ کہ نقش مراد کرسی نشین ہوا۔ ادھر وہ بھی پھولی نہین سماتین کہ چاہنے والا ملگیا ؎

بحمد اللہ محبت دونون جانب سے برابر ہے
اگر ہم اونپہ مرتے ہین تو وہ بھی جان دیتے ہین

اور سچ بھی یہی ہے کہ معشوق عاشق مزاج۔ اور عاشق معشوق حال ملناظرفین کی خوش قسمتی کی بات ہے۔

الفت کا یہہ مزا ہے کہ ہون دونون بے قرار
دونون طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

اب ہربرٹ صاحب اچھی طرح مطمئن ہوکر کام کرنے لگے۔ دل برداشتگی کافور ہوئی۔ اداسی اور اضمحلال نے رخصت لی۔ وہی بشاشت وہی تسکین خاطر

جو پہلے تھی آگئی - اور کام بھی خوب جی لگاکر ہونے لگا - اپنے بیٹھے کام کر رہے اور طرح طرح کے دل خوش کن منصوبے گانٹھ رہے رہین - شادی و دعملت کے خیالی پلاؤ پکاے جاتے ہین - یون شادی خانہ آبادی ہوگی - یون دل کی حسرتین نکلین گی - یون تن کی آرزو پوری ہوگی - یون دن عید رات شب برات منائینگے یون جام عیش و عشرت رات دن اوڑائین گے -

اب ہربرٹ کی عمر پورے ۱۹ سال کی ہوئی - ہاتھ پانون اچھے نکالے - قدقامت چہرے مہرے سے ٹھیک - غزالین چشم - مرغولہ مو - جوان خوش رو - نیک کردار گبھرو - اپنے کام مین اول درجے کا دستکار - لیگرینڈ کا سرمایہ ناز اور رونق بازار - اعلے درجے کی کاریگری جس کام مین درکار ہوتی - وہ ادہدا کے انہین کو ملتا اور مالک کارخانہ بھی دل مین بہت خوش تھا کہ اوسکے ہان اتنا بڑا اوستاد کاریگر کام کرتا ہے -

اسی زمانے مین ایک دن ایک اجنبی شخص دوکان پر آیا - اور آتے ہی کہنے لگا - "ہم نے سُنا ہے آپ کے کارخانے مین کوئی کاریگر جیمس ہربرٹ نامے بہت ہوشیار آدمی ہین" - چنانچہ ہربرٹ آکر ملے انہون نے کہا "ہم بھی تو دیکھین آپ کیسے کاریگر ہین - ایک کام امتحاناً دیا جاتا ہے - اگر خاطر خواہ بن پڑا تو بہت کچھ سلوک تمسے کیا جائے گا اور ہمیشہ کیواسطے تمہین سے کام بنوایا جائے گا"

اسکے بعد اوسی شخص نے مہاجنی ہنڈی کا ایک خاکہ پیش کیا بنانے والے نے اوسکو ہوشیاری اور صنعت سے ایسا مشکل اور پیچیدہ بنایا تھا کہ اوسکا حل بنانا نہایت دشوار تھا - اس شخص نے کہا اسکو اتنے دنون مین طیار کر دیجئے اور خاطر خواہ اُجرت لیجئے - لیگرینڈ نے اس کام کو لیلیا اور وہ شخص رخصت ہوگیا -

بعد چندے مدت مقررہ گزر گئی - اور حسب وعدہ صاحب فرمائش بھی اوسی دن آموجود ہوئے - کام بھی ایک دن پہلے ہی طیار ہوگیا تھا دیکھکر بہت ہی خوش ہوئے - دستکاری پر عش عش کر گئے - اور جو کچھ اُجرت طے ہوئی تھی بلا پس و پیش ہنسی خوشی حوالہ کرکے چلے گئے - مگر چلتے وقت ایک خاکہ اور دیا - وہ اس سے بھی زیادہ نازک باریک اور پیچیدہ تھا - اسکے واسطے اونہون نے تین مہینے کی مہلت دی

اور کہا اس عرصے مین آپ اسکو طیار کر کیجئے — آج سے پورے تین مہینے کے بعد مین آؤنگا - اور لیجاؤنگا - یہ کام بڑی دیدہ ریزی کا تھا ہربرٹ کو ایسی محنت کرنی پڑی کہ بیمار ہو ہو گیا - مگر تین مہینے گزر گئے - صرف ایک دن رہا - اور کام بہت کچھ باقی تھا بیچارے لیگرینڈ نے بھی ہاتھ بٹایا - خود بھی دیر تک کام کرتا رہا لیکن شام ہوتے ہوتے پھر بھی تین چار گھنٹے کا کام باقی رہگیا - ہمیں بہت ہی مضطرب ہوا - سمجھا بس اب بات جاتی ہے اگر کام بن نہ پڑا تو پھر ایسا صاحب فرمایش ملنا دشوار ہوگا کچھ ہی ہو آج ضرور ختم کرنا چاہیے - سلسٹاین نے بھی کہا "اچھا جب تک تم کام کرتے رہوگے ہم بھی تمہارے پاس بیٹھے رہین گے" ہربرٹ کیواسطے اس سے بڑھکر اور کون نعمت ہوسکتی تھی مسٹر لیگرینڈ کام کرتے کرتے تھک بھی گئے تھے - آرام کرنے اپنے کمرے مین چلے گئے اور یہ دونون تنہا رہگئے - ہربرٹ جم کر بیٹھے سلسٹاین ہی کرسی قریب لاکر نگرانی کرنے لگی - کبھی کبھی ایک آدہ بات بھی درمیان مین ہو جایا کرتی تھی مگر ہربرٹ بار بار سلسٹاین کے چہرے کو دیکھتا جاتا تھا نظرون سے نظرین دوچار ہوتی تھین بوسہ بازی بھی ہوتی جاتی تھی -

ایک بجے جاکر لوح پوری ہوئی اور ہربرٹ کے منہ سے بیساختہ نکل گیا اب جاکے تمام ہوئی سلسلہ بند کو اوٹھ کر بوسہ دیا ہربرٹ کرسی کا تکیہ لگا کر بیٹھے اور آغوش مین تنگ کھینچ کر خوب پیار کیا - شباب کا زمانہ - دونون تنہا - کسی کے آنے کا دھڑکا بھی نہیں -

یار جوان و من جوان دیدہ شود چہ می شود

اشتیاق کی آگ بھڑکی ہوئی - دل کی ہوسین ضبط سے باہر - مختصر یہ کہ جو نہونی تھی وہ ہو گئی -

اللہ رے عشق تیری ستم کاری - تیری ظلم پرستی ! تیری ادنی سی یہ سفاکی کیا کم ہے کہ تیرے معبد مین عورت ذات کی عصمت تک سے کبھی کبھی بخور (دہونی) کا کام لیا جاتا ہے - ارے تو کوئی مذہب اور دین قرار پا سکتا ہے ؟ نہین - حاشا نہین - اگر ہے تو بتا تجھ مین الہام کہان ہے ؟ - تیری کوئی شرع ہے ؟ - تیرا کوئی پیمبر - رسول - نبی ؟ کوئی بھی نہین - اسکے علاوہ انسان کے دل پر علم اور آزادی کے ساتھون ساتھ تو

نازل بھی نہین ہوا۔ تو تو سدا اندہی تقدیر کا غلام رہا ہے۔ اور انسان کی بڑی کم بختی یہ ہے کہ آج تک اوسکو اپنے نفس ذات مین ایسی کوئی قوت۔ یا نیکی یا ہمت نہین ملی کہ تیری کمند اطاعت سے مردانہ وار اپنی گردن بخیر و عافیت نکال سکے۔ مگر تیری قسمت مین یہی بدا ہے کہ ابد تک تو اپنی ہی سلگائی آگ مین آپ ہی جل بھنکر خاک سیاہ ہو جایا کرے۔

ہمان آتش کہ دارد شمع رارو شن ہمان سوزد

اور خود غرضی نفسانیت انانیت اور غرور کی پاداش مین انسان کی بھی تقدیر مین لکھ گیا ہے کہ جو پاک اور مقدس مرہم اس دارالمحن کے مجروح دلون کے واسطے جراح علے الاطلاق نے بھیجا ہے اوسکو وہ اپنے ہاتھون سم قاتل بناتا رہے۔ اور زبان حال سے یون اپنی قسمت کو جھینکا کرے۔

از شبنم عشق خاک آدم گل شد
صد فتنہ و شور در جہان حاصل شد
صد نشتر عشق بر رگ روح زدند
یک قطرہ فرو چکید نامش دل شد

لقصہ اس واقعے کے دوسرے ہی دن علے الصباح صاحب فرمائش آموجود ہوے اور اپنی لوح طلب فرمائی۔ یہان تو رات ہی کو سب طرح سے ٹھیک اور مکمل ہو چکی تھی۔ حاضر کی گئی۔ دیکھکر عش عش کرنے لگے۔ نہایت محظوظ ہوئے۔ جواہرت مالک کارخانہ سے طے ہوئی تھی اوسپر ایک ہزار فرانک بطور انعام اضافہ کرکے حوالہ کئے اوسکے بعد ہربرٹ کو ایک اور خاکہ دکھایا۔ یہ پہلے سے بھی زیادہ نازک اور مشکل تھا۔ اسکی لوح طیار کرنے مین بڑی ہی مشقت اور کاریگری درکار تھی۔ ہربرٹ نے خوشی خوشی اوسکو لیلیا اور بنا دینے کا وعدہ بھی کیا۔ وہ اجنبی شخص تین مہینے کی مہلت دیکر رخصت ہو گیا۔

ادھر ہربرٹ کی معشوقہ بی سلسٹائین کا حال سنئے کہ اب انکی طبیعت نے رنگ بدلا۔ گویا وہ تھی ہی نہین۔ نہ تو مزاج مین اطمینان۔ نہ خاطر مین سکون۔ کسی لمحہ دل کو قرار نہین۔ ہر وقت جوش اور ہیجان کا طوفان سینے مین موجزن۔ صبر و قرار۔

ضبط و شکیبائی خس و خاشاک کیطرح بہا کر کہین سے کہین پہونچے - یا تو پہلے طرح طرح کی امیدون سے دل خوش خاطر شاد رہا کرتی تہی یا اب ہزار ہا قسم کے اندیشے اندہیری کے بہوتون کیطرح اپنی ڈراونی صورت دکہا دکہا کر سہمانے ڈرانے لگے -

ہمارے میان ہربرٹ کا کیا پوچہنا - آپ اوسدن سے اور بہی لٹو ہو گئے کہتا پار بحر عشق و محبت مین غرق اور غلطان بیچان - دُنیا مافیہا سے بے خبر - ایک نشہ تہا کہ دن رات اوسی مین چور - اور بڑا لطف یہ کہ دونون اتنے بڑے غافل نادان اناڑی - الہڑ کہ کسی کو اتنی بات نہ سوجہی کہ ایسا تعلق بلا استرضا و استزاج مسٹر لیگرینڈ سراسر معیوب اتہنا کا ناجائز ہے - مگر سچ پوچہو تو دونون معذور اور مرفوع القلم بہی تہے - کیا سبب کہ عشق و محبت کا خمیر ہی کچہ اس طرح کی بیہودگیون - حماقتون - نقیضون - غلط کاریون - غفلتون - افراط تفریط سے بنا ہے کہ اس اندہے موکل کے دونون غلامونکا حالت سہو محو مین از خود رفتہ رہنا کچہ بے جوڑ نہ تہا -

کچہ زمانہ اس حال پر گزر گیا - اب ان نیک بخت کو یقین ہو گیا - کہ بہانڈا پہوٹا ہی چاہتا ہے خفیہ شوق کا نتیجہ دنیا مین طشت از بام ہوگا - "رنگ زلیخا" کی "شکست در خلوت" "بہت یوسف کی طرح "بازار" پہونچے گی - تازہ اونجہن یہ پیدا ہوئی کہ اس بیچاری کو نہ تو رسن کرتے بن پڑتی تہی نہ خوشی مناتے - آخر ایک دن سلسٹائین نے ہربرٹ سے سارا حال کہا - سنتے ہی ہاتہون کے طوطے اوڑ گئے - بہت گہبرائے اور بجز اسکے کوئی تدبیر نہ سوجہی کہ جسطرح ہو جہٹ پٹ نکاح کر لیا جائے گہبرائے ہوئے تو تہے ہی - فوراً لیگرینڈ کے پاس اوٹہے چلے گئے اور ساری داستان عشق کہہ سنائی - بہت گڑگڑائے - خوشامد منت سماجت کی کہ خیر جو کچہہ ہوا سو ہوا خطاؤن پر خاک ڈالئے - تقصیر معاف کیجئے - اور اجازت نکاح دیجئے - للہ - آبرو اور جان بچائیے -

لیگرینڈ خدا کی عنایت سے صاحب زر و مال تہا - اگر اوسکی خواہش ہوتی کہ اپنی بیٹی کو اونچے گہرانے مین بیاہ دے تو کوئی بیجا بات نہ تہی مگر ایک تو نیک مزاجی رحمدلی اوس مین زیادہ تہی اور دوسرے یہ بہی جانتا تہا کہ ہربرٹ کے ہاتہ مین ہنر ایسا ہے اپنے کام مین ماشاءاللہ سے اوستاد کامل ہے خدا نے چاہا چند ہی روز

مین دولت سے مالا مال ہو جائے گا۔ پس اوس نے جواب دیا کہ "بٹا جیمس اس بارے مین تم اطمینان رکھو۔ مجھے تمہاری خواہش بسر و چشم منظور کرنے مین کوئی تامل نہین۔ اب تمہارا کام بھی چل نکلا ہے اور ایک سرپرست بھی فی الحال تمکو ایسا سیر چشم مل گیا ہے اور کام بھی ایسا ملنے لگا ہے کہ انشاء اللہ چند ہی روز مین تمہاری حیثیت تمہاری شہرت پایہ استقلال کو پہونچ جائیگی۔ یہ جواہر خیر لوح بنانے کو ملی ہے جسکو تم نے بنانا شروع بھی کر دیا ہے اگر اسی مستعدی سے کام کرتے رہے تو تین مہینے کے بعد ختم ہو جائیگی اور صاحب فرمائش وعدے پر آکر لیجائین گے اور اجرت بھی خاطر خواہ دین گے۔ بس جوون اونکے آنے کا ہوگا اوسی دن سلسٹائین سے مین ہنسی خوشی تمہاری شادی بھی کر دونگا۔ اور کیا عجب ہے کہ وہ تمہارے سرپرست مہربان بھی اوس تقریب مین شریک ہو سکین۔"

جیمس کو تو ایک ایک دن ایک ایک سال سے زیادہ بھاری معلوم ہوتا تھا۔ ارادہ کیا کہ اس دیر کی نسبت کچھ عذر اور تقریب کے جلد سرانجام پر اصرار کرے۔ مگر لیگر بینڈ نے کچھ اس لب و لہجہ سے کہا تھا کہ اسکو چون وچرا کی مجال ہی باقی نہ رہی۔ چپ ہو رہا اور سلسٹائین کو مژدۂ روح افزا سنایا۔ سنتے ہی فرط مسرت سے باچھین کھل گئین۔ جامے مین پھولی نہ سمائی۔ خدا کا شکر ادا کیا۔ ہربرٹ کا اطمینان کر دیا کہ تم اس التوا پر نہ گھبراؤ۔ اوس بات کو شادی کے زمانے تک جسطرح بنے گا ہم اپنے چھپا لیجائین گے۔

الحاصل میعاد ختم ہو گئی۔ اور خدا نے وہ دن بھی دکھایا کہ جب دونون کی آرزو بر آئے۔ امید پوری ہو یعنی شادی رچے۔ عقد مناکحت ہو جائے۔ بڑے اہتمام۔ نہایت دھوم دھام سے۔ جابجا اعزا اقربا دوستون یگانون کو رقعے گئے۔ جشن اور دعوت مین شرکت کو بہت سے لوگ مدعو ہوئے۔ نہایت بیش قیمت جامہ عروسی طیار ہوا سلسٹائین دلہن بنین۔ اور اچھی بنین۔ آرائش زیبائش۔ پوشاک۔ بناؤ سنگار نے اور بھی حسن دوبالا کر دیا۔ اب ہربرٹ کی مسرت اور خوشی کا پوچھنا کیا۔ قریب تھا کہ شادی مرگ ہو جائے۔

لوح تو طیار ہو چکی ہی تھی اور صاحب فرمائش کے آنے کا آج ہی انتظار بھی تھا۔ کہ

اتنے مین ٹھیک ساڑھے نو بجے وہ بھی آہی پہونچے۔ اور لوح بھی حوالہ کردی گئی دیکھتے ہی خوش ہو گئے۔ بہت تعریف کی۔ اور پوچھنے لگے اسکی کیا اجرت ہوگی۔ آپ جانتے لیگرینڈ کو اپنے کاریگر کی دستکاری پر بڑا ناز تھا ہی۔ کہنے لگا اسکی اجرت جناب پانچ ہزار فرانک ہوگی"

یہہ رقم بلا تامل اوسیوقت دیدی گئی۔ یعنی پانچ نوٹ ہزار ہزار فرانک کے صاحب فرمائش نے نکالکر میز پر رکھدیئے اور لوح جیب مین رکھکر رخصت ہوا چاہتا تھا کہ ہربرٹ نے لیاجت کے ساتھ عرض کیا۔ "آپکی قدردانی اور مہربانی اس ناچیز کے حال پر اسقدر ہے کہ زبان بیان سے قاصر ہے۔ ایک عرض یہ ہے کہ آج مالک کارخانہ کی بیٹی سے میری شادی ہوگی۔ اگر اس تقریب مین شرکت فرماکر زینت افزائی فرمائیے تو بڑی ذرہ نوازی ہو"

کچھ سوچکر اوس شخص نے جواب دیا "سر و چشم کیا مضائقہ۔ مگر ایک شرط پر"

ہربرٹ۔ جو کچھ ارشاد ہو فخریہ تعمیل کیجائے۔

صاحب فرمائش۔ شرط یہ ہے کہ اسوقت تم نکاح سے فراغت ہو جائے اور گرجا سے آپ دونون واپس آجائین اوسیوقت ہمارے ہمراہ آپ تھوڑی دیر کو ہمارے مکان چلین۔ وہان دو ایک دوست آئے ہوئے ہین۔ وہ ملاقات کے نہایت مشتاق ہین اونکے ملنے سے آپکو آیندہ بہت کچھ فائدہ ہوتا رہیگا۔ یہہ وہان سے پاٹ کر دعوت مین ہم آپ شریک ہو جائینگے۔ مہلت بھی کافی ہوگی کوئی حرج بھی نہوگا۔

ہربرٹ فوراً راضی ہو گئے۔ اور اپنے مہربان کو لیکے مہمانون کے کمرے مین چلے آئے

ہربرٹ۔ آئیے تشریف لائیے۔ اس کمرے مین یہان سب مہمان جمع ہین۔ اور وہان جیفرسن کا اسم شریف۔

صاحب فرمائش۔ نام۔ اجی نام ہمارا ہمکو لوگ برجن صاحب کہتے ہین۔

الحاصل ہربرٹ نے خوشی خوشی اپنے مہمانون سے ملاقات کرائی۔ اور برجن صاحب نام بتایا۔ اتنے مین گاڑیان آئین اور سب کے سب گرجا چلے گئے۔ جب وہان کے مراسم سے فرصت ہوئی اور واپس آئے۔ تو برجن صاحب نے ہربرٹ سے کہا۔ اسوقت کسیقدر مہلت ہے۔ آؤ چلین اون لوگون سے مل آئین۔ تب تک شام بھی ہو جائیگی۔

دعوت کے وقت تک بآسانی واپس آئینگے۔ ہربرٹ راضی ہوگئے۔ باطمینان تمام اسیطرح شادی کی پوشاک پہنے اوٹھ کپڑے ہوئے اور برجن صاحب کے ہان چلے گئے۔ اب ادھر کا حال سُنئے کہ گھنٹہ گزرا۔ دو گھنٹے گزرے۔ تین گھنٹے گزرے غرضکہ پہر دن ہوگئے۔ اور نوشاہ سلامت آج آتے ہین نہ کل۔ کہین ہربرٹ کا پتا نہ اونکو لگا لیجانے والے دوست برجن صاحب کا نشان۔ سب لوگ انتظار کرتے کرتے نہایت حیران پریشان۔ یا اللہ کیا ہوا۔ کون سا کام ایسا پیش آگیا۔ کہ ہتوڑی دیر کو گئے تھے۔ پہرون لگا دیئے۔ اور پہر عین شادی کے دن آئی۔ تقریب کے روز۔ چار اپنے پرائے گھر مین مہمان شام ہونے کو آئی۔ کوئی دم مین دسترخوان چنا جائے گا۔ اور غضب ہے کہ برابتون کو چھوڑ دولہا صاحب یون بیفکر جاکر بیٹھ رہے کہ آنے کا نام ہی نہین لیتے۔ عروس اب تک تو مطمئن تھی مگر جب دعوت کا وقت آیا۔ اور کہا نا چنا جانے لگا تو اُسکو بھی فکر پڑی۔ نہایت تشویش ہوئی کہ این یہ معاملہ کیا ہے۔ اتنی دیر ہوئی۔ اور وہ اب تک نہ لوٹے۔ لیگرینڈ بیچارے اپنی جگہ متردد کہ آخر بیٹی کو کیا کہہ کر سمجھاؤن کیونکر تسلی دون۔ رات اپنی طرف آتی جاتی تھی۔ مہمان بدا انتظار کرتے کرتے بے چین ہو رہے تھے۔ آخر جب آٹھ بج گئے اور ہربرٹ کی کہین صورت نظر نہ آئی۔ تو سب نے بہزار حزن و ملال کھانا کھا لیا۔ جشن مسرت۔ کیا خاک ہوتا۔ صرف لیگرینڈ کی خاطر سے لوگ بیٹھ گئے۔ اور نہایت بے لطفی سے رسم ادا کر دی۔

نو بجے۔ دس بجے۔ گیارہ بجے۔ اے لیجئے بارہ کے بجر پر بھی موگری پڑی۔ اور ہربرٹ ابھی تک آتے ہی ہین۔ مہمان آخر کب تک بیٹھے رہتے۔ اونکے بھی گھر بار تھے۔ جھک مار کر سب اپنی اپنی طرف رخصت ہوگئے۔ اور حرمان نصیب سلسٹا مین۔ ناشاد۔ نامراد۔ ہزارون آرزوون لاکھون تمناؤن کے لاشے دلمین لئے خلوت خانہ عروسی مین اسطرح جاکر پڑ رہی جسطرح کوئی رانڈ بیوہ منہ ڈھانکے۔ اپنی قسمت کو کھیکنے غمکدے مین جاکر لیٹ رہے۔

رات تو جسطرح بنی کٹی۔ مگر صبح سویرے منہ اندھیرے لیگرینڈ صاحب اوٹھے اور سیدھے حاکم پولیس کی کوٹھی پر پہونچے داماد کے اسطرح گم ہونے کی داستان غم سنائی۔ اونہون نے بڑے غور سے سب سُنا۔ اور مفصل و مشرح حال دریافت کیا۔

جب انہون نے برجن صاحب کے آنے اور کام دینے کا ذکر کیا تو اونہون نے پوچھا۔
مجسٹریٹ۔ اچھا۔ برجن صاحب نے جو لوح اخیر مین دی تھی۔ کیا وہ لیگئے یا آپ کے ہان چھوڑ گئے۔
لیگرینڈ۔ حضور وہ تو اپنے ساتھ لیگئے۔
مجسٹریٹ۔ تو گویا۔ یہ لوح تیسری تھی۔ جو آپ نے۔ بلکہ آپ کے داماد نے اونکی فرمایش سے طیار کردی تھی؟
لیگرینڈ۔ جی ہان خداوند یہ تیسری لوح ہوئی۔
مجسٹریٹ۔ بھلا آپ اونکو پہچان لینگے۔
لیگرینڈ۔ بے شک۔
مجسٹریٹ نے میز کی دراز گھسیٹی اور اوس مین سے ایک لوح نکالکر دکھائی "دیکھئے یہی ہے نا"
لیگرینڈ اوسکو دیکھکر تھوڑی دیر تو متحیر رہے۔ پھر بولے "جی ہان حضور یہ لوح پہلی مرتبہ بنوائی تھی مجھے خوب یاد ہے۔ اگر ہزار مین ہو تو فوراً شناخت کردون"
اب مجسٹریٹ نے پھر ایک لوح نکالی اسکو دیکھتے ہی لیگرینڈ نے کہا جی ہان یہ دوسری ہے۔ شاید تیسری بھی آپ کے پاس ہوگی۔ صرف اتنی ہان ان لوحون مین کی گئی ہے کہ کارخانے کا نام مٹا دیا گیا ہے۔
مجسٹریٹ نے سر کے اشارے سے ظاہر کیا کہ نہین تیسری تو نہین ہے۔ اور پھر کچھ غور کرنے لگے۔ اسکے بعد سر اوٹھاکر اونہون نے ہربرٹ کے حالات دریافت کرنا شروع کیے۔ اونکے کیسے عادات ہین۔ کس وضع کے آدمی ہین۔ چال چلن کیسا ہے۔ کیونکر برجن صاحب نے اونکو کام دیا۔ کسطرح کام سرانجام پایا۔ کیا اُجرت ملا کی۔
لیگرینڈ نے سب باتون کے صاف صاف صحیح صحیح جواب اسطرح دیئے کہ صاف ظاہر ہوتا تھا یہ شخص بلاکم وکاست حال بیان کر رہا ہے۔ مجسٹریٹ صاحب سُنکر پھر غوط مین گئے۔ اور دیر تک سوچا کئے۔ اوسکے بعد پوچھا۔
مجسٹریٹ۔ آپکو کچھ یاد ہے۔ ان آخری دو لوحون کی اُجرت جو آپکو برجن نے دی تھی وہ کہان کا روپیہ تھا۔
لیگرینڈ۔ جی روپیہ اشرفی کچھ نہ تھا۔ فرانس بنک کے نوٹ تھے۔

مجسٹریٹ - وہ نوٹ آپکے پاس ہین کہ خوردہ کرا لیئے
لیگرینڈ - حضور مین نے وہ نوٹ اوسیوقت اپنے مہاجن کے ہان داخل کر دیئے -
مجسٹریٹ - اچھا اب آپ اونکو واپس لیجئے - اور اطمینان رکھئے دو ایک دن مین آپ کے داماد کا کچھ نہ کچھ پتا ملجائے گا - زیادہ تو ہم آپ سے نہین کہہ سکتے - سرکاری معاملہ ہے لیگرینڈ کو کچھ امید بندھی - مگر بجائے خود بہت حیران کہ خدا جانے کیا معاملہ ہے - کچھ بھید نہین کھلتا - گر آکر بیٹی کو بہت کچھ تسلی دی اور جو کچھ مجسٹریٹ سے گفتگو ہوئی تھی کہہ سنائی اور کہا کہ خانے چاہا عنقریب ہر برٹ آتے ہون گے -
کئی دن گزر گئے مگر ہر برٹ نہ آئے - لیگرینڈ بامرہ حاکم پولیس کے پاس جاتے مگر روز یہی جواب پاتے کہ ابتک کوئی بات نہین معلوم ہوئی - کچھ کہا نہین جا سکتا -
اس بڑھی غم و اندوہ سے سناٹا مین کی جو حالت بنا دی ہوئی - وہ حاجہ تحریر سے باہر ہے - عورتی کی پہلی شب اور اسطرح تنہا دن کاٹنا ہونا کیا کم ستم تھا - اوسپر یہ اندیشہ اور بھی قیامت تھا کہ جو تدبیر بات چھپانے بدنامی مٹانے کی کی تھی اور جو یہان تک بن بھی پڑی تھی وہ سب اکارت جاتی ہے - اب جو اولاد پیدا ہوگی تو کیا کہا جائے گا - ہائے ایسی مصیبت مین اپنا غم گسار - ہمدم و ہمراز بھی نہین کہ جلاسے دلکو کچھ ڈھارس تو رہتی یہہ بیچاری آفت کی ماری ایک دن اوداس مضمحل پریشان کونچ بہ چپ چاپ بیٹھی خود حیران یا رہتی کہ اسکا باپ آیا - اور وہی مایوسی کی معمولی خبر لایا کہ آج بھی ہر برٹ کا کچھ پتا نہ چلا - مگر یہہ خبر سنکر اوسنے ایک خاص ادا کے ساتھ بیٹی کو گھور کر دیکھا - اور اس نے بھی اس دیکھنے کو تاڑا - باپ تو خیر بات ٹالنے - خیال بٹانے کو کارخانہ کیطرف چلا گیا - مامی کھٹک گئی چور کی داڑھی مین تنکا - سمجھ گئی کہ ہو نہ ہو اصل بات جسکے چھپانے کو یہ سب پاپڑ بیلے تھے آپا پر کھل گئی - ضرور اونکا شبہہ ہوگیا - مین اب دنیا مین منہ دکھانے کے لایق نرہی پہنچے تو نہ ہو سکے گا کہ کسی سے آنکھین چار کر سکون بس اسی طرح کی چند باتین سوچکر دفعتہً اوٹھ کھڑی ہوئی - اور ٹوپی سر پہ رکھہ گھر کو خیرباد کہہ یہ جا وہ جا - نہ مڑکر دیکھتی ہے نہ کسی جگہ ٹھٹکتی - گڑی کمان کے تیر کیطرح سیدھی چلی جا رہی ہے - کدھر - کسطرف - کس رُخ ؟ -
دریاے سین کی جانب نیچے دریا کنارے والی سڑک پر پہونچ گئی - کنارہ مل گیا -

گھاٹ پر پہونچ گئی - بے تہاشہ پانی دیکھ کر پہلے سہمی - پہر دل مضبوط کیا - ہمت باندہی اور پانی سے آواز آئی - چپکا ہوا - لہرون نے ساحل سے سر ٹکرائے - کوئی چیز بطح پر اوبہری پہ چیخ کی صدا اوٹھی - مردنی چہایا ہوا چہرہ نکلا آنکہین کھلی ہوئین - دیدے پھٹے پھٹے پہل مارتے پہر ڈوب گیا - سطح آب پہر ویسی کی ویسی ہموار - کچھ پتا نہ نشان - موج - نہ حباب - جیسے کچھ تہا ہی نہین - چادر آب کفن بنی - موجون نے آغوش مین لیا اور دریا نے اوس دُر یکتا کو اپنے سینہ باصفا مین جگہ دی -

دوسرے دن بڑی دقت اور خاک بیزی سے سینٹ کلوڈ کے غوطہ ورون نے اوس ماہی بحر حُسن کی لاش جال ڈالکر نکالی اور بارگو بہیجدی - کہ اگر کوئی والی وارث ہو تو لیجاکر گور و کفن کرے - دیر تک معائنے کو رکہی رہی - لوگ جوق جوق آنے لگے تو چل مین جسل اُن کی آن مین تماشا ئیون کے ٹہٹ لگ گئے مگر کسی نے ہامی نہ بہری - بڑی دیر کے بعد - ایک سن رسیدہ - بارغم سے پشت خمیدہ - روتا پیٹتا - جزع و فزع کرتا "ہائے میری بیٹی - ہائے میری بیٹی کے" دلدوز نعرے مارتا آیا اور اوس نے پہچانی - وہ کون تہا ؟ وہی بدبخت لیگر بینڈ !

قصہ مختصر - ادہر سلسلۂ امین کا تو یون خاتمہ ہوا - لیگر بینڈ عمر بہر کی امیدون پہ پانی پہرنے سے - بقیہ عمر کیواسطے غم و الم کے دریاے ناپیدا کنار مین سرتاپا غرق ہوا -

اودہر ہرپٹ کا حال سُنئے کہ اپنے کیا گزری اور نوشادینے کی کیا آؤ بھگت ہوئی - یہ اپنے وعدے کے مطابق رچی رچائی شادی کا جلسہ چھوڑ چوتھی کی دُلہن سے مُنہ موڑ - اوسی شخص کے ساتھ چل کھڑے ہوئے - جاتے جاتے بہت دور ایک مکان پر پہونچے - اچھا خاصہ بھلے آدمیون کے رہنے کا مکان نظر آیا - اندر گئے - فرش فروش - شیشہ الات - میز کرسی جملہ سامان سے بخوبی آراستہ و پیراستہ پایا ایک کمرے مین کوئی دو تین صاحب بظاہر بھلے آدمی - شریف صورت - مہذب - وجیہ بیٹھے پائے - اپنے انداز سے ظاہر ہوتا تہا کہ یہ سب معززین سے ہین -

اس کمرے مین تین کھڑکیان لگی ہوئی ہین جہان سے دار القضا کی پرشوکت عمارت صاف نظر آتی ہے - اور پشت ناٹردوم کے کلیسا کی طرف ہے جسکے سر بفلک مینار کھڑکیون کے بالاخانون سے صاف دکہائی دیتے ہین -

ام ڈی برجن نے یہ کہتے ہی ایک شخص کو مژدہ سُنایا" لو بھئی وہ لوح بھی طیار ہوگئی اور بڑی بات یہ ہے کہ کاریگر کو بھی ساتھ لائے ہین۔ تاکہ آپ سب صاحبون سے رسم ہو جائے"۔ یہ سُنکر اوس شخص نے ہربرٹ کو بڑے غور کے ساتھ سر سے پاؤن تک دیکھا کہ اتنے مین اون مین سے ایک اور شخص بولا"۔ مارس نے جو بہت دُن سے خاکہ تجویز کیا تھا۔ اگر وہ انسے بنوالیا جائے تو بہتر ہے"۔

برجن (ہربرٹ کی طرف نظر کرکے) اور آخر ہم انکو یہان لاے کس کام کیواسطے ہین

شخص اول۔ تو پھر انکو سب باتین سمجھا بجھا دو کیا سبب کہ پولیس والون پر بڑی بات تو کھل ہی چکی ہے۔

برجن صاحب آجتک تو ایک خاص متانت کے ساتھ بات چیت کرتے تھے مگر اسوقت نہایت بے تکلفی سے کہنے لگے کہ" یار پے۔ لے پہلے بیٹھ جاؤ۔ ہم تمہین اپنا اصلی بھید بتاتے ہین۔ بات یہ ہے کہ تم ہمارے واسطے تین بنکون کے لوٹون کا جعلی خاکہ بنا چکے ہو اگر کوئی ان بنکو نسے معاملہ رکھنا چاہے تو بہت کچھ اوسکے کام آسکتے ہین انمین کوٹھیون کی آج بڑی ساکھ ہے۔ چنانچہ پہلی لوح کی بدولت یار لوگ ساٹھ ہزار پیدا کر چکے اور دوسری سے نوے ہزار اینٹھ چکے۔ اور تیسری جو آج ملی ہے اوس سے دو لاکھ ہتے چڑھنے کی امید ہے"

اتنے مین مارس کہنے لگا" اجی دو لاکھ کیا تین لاکھ کہو اگر گھات چل گئی تو پولیس والے وہ لوحین لے شہد لگا کر چاٹا کرینگے۔ اور یہان یار لوگونکا مطلب ہو جائیگا"

برجن نے جواب دیا" اجی ان باتون سے انہین کیا واسطہ" ہربرٹ بیچارے یہ گفتگو سُنکر بالکل کھو گئے۔ سمجھے بُرے پہنسے اب نہ معلوم انکے ہاتھون کون گت بنے اور کیا کیا نہ کرنا ہو۔

اتنے مین برجن بولے" اجی انہین کرنا ہی کیا پڑیگا۔ سیدہی سی تو بات ہے۔ ہمارا کہا کرین۔ جو کہین وہ بنا دین۔ اپنی اجرت خاطر خواہ لین۔ اور ٹھنڈے ٹھنڈے گھر سدھارین۔ چلو چھٹی ہوئی"

ہربرٹ تو بُت بنے چپ چاپ خاموش بیٹھے رہے مگر برجن نے اپنا مطلب یون بیان کرنا شروع کیا" ہان بھائی تو سمجھ گئے نا؟ تمکو فرانس بنک کے نوٹون کی دو

لوجین بیتار کرنی ہون گی۔ ہزار کی ایک اور پانچ سو کی ایک اور یہ سمجھ لو جب تک ختم نہ کر لو گے یہان سے جنبش نہ کرنے پاؤ گے۔ جسوقت کام ٹھیک ہو جائیگا پچاس ہزار تمکو انعام دینگے۔ ارے ہان بہنی کیری مزدوری چوکہا کام۔ مگریان اسپر حلف دینا ہوگا کہ ہرگز ہرگز کسی پر یہ بات ہلنے نہ پائے"۔

ہربرٹ مطلب سمجھ گئے۔ اور بلا پس وپیش بول اوٹھے" یہ تو ہزار برس ہرگز نہوگا غضب خدا کا جعل مین دہروایا چاہتے ہو۔ جعلی نوٹ بنواتے ہو۔ جان جوکھم کا معاملہ۔ جسکی سزا موت ہے"۔

برجن نے رو کہائی سے کہا" تو پھر یہان سے تم جانے بھی نہ پاؤ گے۔ جب تک ہمارا کام نہ کر لو گے۔ سوجو تو سہی مصلحت وقت کیا ہے۔ اتنا نہین خیال کرتے کہ آج ہی صبح تمہاری شادی ہوئی ہے۔ شب عروسی کا لطف اوٹھانا اچھا یہان قید مین پڑے پڑے سڑنا۔ مجھے تو تم عجیب احمق معلوم ہوتے ہو۔ کیسی نادانی کی باتین کرتے ہو جی!"

ابتو ہربرٹ صاحب کی آنکھین کہلین کھلکے کہنے لگے" اچھا گھر جانے دو پھر مین تمہارا کام جو کچھ کہو گے تیار کر دونگا۔ اور ایک کوڑی اجرت نہ لونگا"۔

برجن۔ یہہ تو ہونی نہین۔

ہربرٹ (غصے سے) کیا اتنی لوجین ہمنے آپ کو نہین بنا دین

برجن۔ لیکن اوسوقت تمکو یہ سارا بھید کیا معلوم تہا۔

ہربرٹ بہت مایوسی کے ساتھ کہنے لگا" اچھا اتنی اجازت دیجیے کہ مین اپنی بیوی کو خبر تو کر دون"۔

برجن۔ واہ وا۔ اچھی کہی۔ یہ دم کسی لونڈے کو دیکہئے اپنا گلا آپ پہنسائین بھانڈا پھوٹے دہرے جائین۔

ہربرٹ۔ اچھا مین جو انکو خط لکہون آپ دیکھ لیجئے گا

برجن۔ جی نہین ہرگز نہین۔ اور کچھ نہین اتنا تو ضرور لکہو گے کہ جہان سے خط بھیج رہے ہو وہان زبردستی روک لئے گئے ہو۔ یا تم خود ٹھہر گئے۔ بہر نوع تفتیش شروع ہو جائیگی۔ اس حجت سے کیا فائدہ۔ صاف صاف بتاؤ جو کہا

گیا ہے اوسے مانتے ہو یا اس تہ خانے مین جو دریاے سین کے نیچے ہے قید رہنا گوارا کرتے ہو؟

ہربرٹ نے کچھ سوچکر کہا "بہت اچھا جو کہیئے سب منظور ہے - ابتو پہنسے ہی ہین اور بیڈھب پہنسے بند ہا خوب مار کھاتا ہے - آج نہین کل - کل نہین پرسون اگر سرکار پر یہ بھید کھل گیا تو سمجھ لو مین نلوہ بچ جاونگا - کچھ یہ کام اپنی خوشی سے تو کرتا نہین - زبردستی دھمکا دھمکا کر یہ جرم مجھسے کرایا جاتا ہے"

برجن نے خوش ہوکر کہا "بات تیرے کی اب جاکر راہ پر آے - تو منظور ہے نا؟ بس یہی یار لوگ بھی چاہتے ہین رہین دلیلین اور حجتین یہ آپ اپنی تہ کر رکھیئے یہان اسکی ضرورت نہین"

ہربرٹ - لے اب لائے کام جسطرح بنے شبانہ روز محنت مشقت کر کے ختم کر دون -

برجن اوٹھے اور انکو قریب کے کمرے مین لیگئے - یہان نقاشی کے سب اوزار موجود تھے - اور ایک گوشے مین پلنگ بھی بچھا ہوا تھا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ یہین کام کرنا اور یہین رہنا بھی ہوگا - اور ہربرٹ کو یہ بھی معلوم ہوگیا کہ یہین پر یہ مصیبت نہین پڑی ہے - اور بیچارے بھی پھنس چکے ہین - بہت سہمے اور سمجھ گئے کہ بیڈھب لوگون سے پالا اب پڑا ہے برجن صاحب نے میز پر کے اوزار دکھا دیئے اور چلتے ہوئے -

ہربرٹ نے سب فکرین چھوڑ چھاڑ کام بھی شروع کر دیا مگر جسوقت اپنی معشوقہ سلسٹائین کا خیال کرتے کلیجہ منہ کو آتا دیوانے سے ہو جاتے اور بار بار جی مین کہتے کہ وہ بیچاری اپنا حال لوگون سے کیونکر چھپا سکے گی - مگر جی بہلانے اسطرح سے خیال ہٹانیکو کام مین پہر مصروف ہو جاتے -

الغرض یہ رات دن کام مین مصروف رہتے - بڑے تڑکے سے اوٹھتے اور بہت رات گئے تھوڑی دیر کو پڑ رہتے - جو کچھ اچھے اچھے کھانے ملتے اوتلے بھی وہ چار نوالے اولٹے سیدھے بہ ہزار دقت پانی کے سہارے حلق سے اوتار لیتے اور پہر کام مین جٹ جاتے خیر خدا کی عنایت سے کام اچھا بنتا جاتا اور جلدی

بھی ہوتا جاتا تھا۔

اُسی زمانے مین ایک کاغذی کوبھی اسی طرح یہ لوگ بھانس لائے تھے اوس سے اوسی قسم کا کاغذ بنوایا جاتا تھا جیسا بنک مین صرف ہوتا تھا۔ جس کمرے مین ہربرٹ قید تھے ٹھیک اوس کے اوپر والے کمرے مین یہ بیچارہ بھی بند تھا۔

برجن کی یہ تمام کارروائیان اوسی ترتیب کے ساتھ پیچیدہ اور شاخ در شاخ تھین جیسی کسی بے ایمان وزیر سلطنت کی ہون۔ جو جائز ناجائز تمام تدبیرون سے اپنا عہدہ برقرار رکھنا چاہتا ہو۔ برجن دنمین دو تین دفعہ آکر کام کی نگرانی کر جایا کرتے تھے۔ ایک ہفتہ اسیطرح کٹ گیا آٹھوین دن ہربرٹ نے ایک پلیٹ بناکر پیش کر دی "لیجئے ہزار کے نوٹ والی لوح تیار ہے"۔ برجن دیکھکر بہت خوش ہوے اور اوسوقت سے اور بھی اپنر مہربانی کرنے لگی۔ اچھے اچھے کھانے نفیس نفیس میوے کثرت کے ساتھ دسترخوان پر مٹنے لگے۔ لیکن ہربرٹ نے چونکہ لگاتار محنت کی تھی تہک بھی گئے تھے سستانے کو چند روز کی مہلت درکار تھی۔ دم لینے کے بعد اب جو کام شروع کیا تو اوس تیزی کے ساتھ نہ کر سکتے تھے لاچار اس قید مین تین ہفتے گزر گئے تب جاکر دوسری لوح تمام ہو سکی۔ اوسوقت کی مرت کا کیا کہنا۔ ہربرٹ رہائی کی امید پر بہت ہی خوش۔ برجن نے لوح دیکھکر کہا کام بہت ہی اچھا آپنے بنایا۔ بڑا احسان کیا۔ ہم بھی ناشکر گزار نہین۔ انشاء اللہ اسکا بدلہ ایسا کرینگے کہ یاد کیجئے گا۔ مگر یہ آپکو ہو کیا گیا۔ افسوس آپ تو اچھے خاصے بیمار ہو گئے ہین۔ قریب ہے غش آجائے۔ اور یہ کہکر دوسرے کمرے سے جھپٹکر ایک جام شراب لادیا کہا "لیجئے نوش فرمایئے حواس درست ہون۔ ذرا تازگی آئے"۔

ہربرٹ کو اسکی ضرورت بھی تھی۔ جی بھی چاہتا تھا۔ لیکر فوراً پی گئے اور پیتے ہی بیہوش ہو کر کرسی سے نیچے گر پڑے برجن نے اوٹھا کر بچھونے پر لٹا دیا اور چلدے۔ ہربرٹ دیر تک اسی حالت مین پڑے رہے۔ جب نشہ اوترا آنکھین جو کھولتے ہین کمرہ بند بالکل اندھیرا گھپ ہاتھ کو ہاتھ نہین سوجھتا۔ ذرا

دم لیکر حواس درست کئے۔ بچھونے سے اوٹھے ادہر ادہر ٹٹولا۔ دیاسلائی تلاش کی۔ ایک جگہ مل بہی گئی اوس سے لمپ روشن کیا۔ دیکہا تو میز پر ایک لفافہ رکھا ہوا ہے انہین کے نام کا ہے اسکو چاک کیا اوسمین خط وط تو کچھ بہی نہین ہان بہت سے بنک کے نوٹ البتہ ہین انہون نے بلا تامل جیب مین رکھ لیئے اور اب نکلنے کی فکر مین اوٹھے کواڑ صرف اوٹکائے ہوئے تھے۔ کوئی تھا بہی نہین۔ کسی طرح کی روک ٹوک نہ تھی۔ بالکل سناٹا کانی چڑیا تک نہین یہ نکلکر کھلی سڑک پر آئے اور رہائی پر خدا کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا۔ تہوڑی دیر کھلی ہوا مین ٹہہرے آسمان پر نظر کی ستارے چمکتے ہوئے سامنے ناٹرڈیم کے بلند مینار اپنا لطف دکھا رہے تھے۔ دم لیکر۔ مسٹر لیکر بنڈ کی کوٹھی پہونچے۔ دور سے روشنی نظر آئی۔ کھڑکیان کھلی ہوئی تھین۔ اطمینان ہوا کہ سب خیریت ہی ہوگی دلمین مسرت کا دریا موج زن کہ بڑے عذاب سے نجات ملی۔ کوئی دم مین مضمحلہ کا دیدار۔ عروس کی ہم آغوشی نصیب ہوتی ہے ایک کز رینے پر قدم رکھا ملاقات والے کمرے کیطرف جہانکے۔ دروازے پر جو پہونچے تو دیکھتے کیا ہین۔ بیچ مین گول میز بچھا ہوا اور تین چار آدمی بیٹھے ہوئے ہین اور ایک شخص لکھ رہا ہے یہ ذری ٹہہرے جو شخص لکھتا تہا اوسنے آنکھ اوٹھائی۔ قلم رکھ دیا اور اونکی طرف دیکہکر غصے سے کہا "یہ کون بیخبر آدمی چلا آتا ہے"

ہربرٹ۔ مین ہون جیمس ہربرٹ۔ میری پیاری بیوی سلسٹائین کہان ہے۔

وہی شخص۔ کون سلسٹائین۔ بہلا ممکن ہے اوسکا حال اور نہ معلوم ہو۔ ہربرٹ کا ماتھا ٹنکا۔ بولا۔ حال۔ کون حال"

یہی کہ اوس بدنصیب جنم جلی جہوکر یکا کیا حشر ہوا۔ جسکو تو نے جہوٹی جہوٹی باتون سے فریب دیکر یون جہوڑ دیا۔ اوسکی دین دنیا خراب کی۔

ہربرٹ۔ کیا ہوا برائے خدا کچھ کہو تو سہی۔

ہوا کیا اوس بیچاری نے اپنی جان دیدی۔ اس دنیا سے ناشاد نامراد اوٹھ گئی اور اوسی غم مین آج صبحکو اوسکا باپ بہی چل بسا۔

اتنے مین گھڑی مین بارہ بجے ہربرٹ جو نشہ سے شراب پیکر بیہوش ہوئے تھے

اوس گھڑی سے اب جاکر اونکو معلوم ہوا کہ اتنی رات آئی ہے۔
جو شخص ہربرٹ سے باتین کرتا تھا وہ رجسٹرار تھا۔ اوسنے کہا تمہاری ہی بدولت اوس بیچاری کی جان گئی۔ مین رجسٹرار ہون لیگرینڈ کی جائداد کی فہرست تیار ہو رہی ہے۔ اوسنے سب چھوڑ کے کامون کے واسطے وقف کردی اور تمہارے نام بجز بد دعا کے ایک کوڑی نہین لکھی۔
یہ جملہ اگرچہ آہستہ سے کہا تھا۔ لیکن ہربرٹ کے دلپر وہ کام کرگیا کہ اگر آج بجلی کی کڑک ہوتی تب بھی اتنا اثر نہ پڑتا۔ بالکل ہکا بکا رہگیا۔ حواس جاتے رہے سناٹے مین آگیا۔ زمین مین گڑ گیا۔ اور کچھ ہوش نہ رہا کہان ہے اور کیا ہو رہا ہے۔ دیر کے بعد ہوش آیا دیکھا صبح کا دھندلکا ہو چلا ہے اور رجسٹرار کھڑا ہے اوسنے کہا "فہرست مکمل ہوگئی۔ تمہارے نام کوئی وصیت نہین اور نہ متوفی سے کوئی قرابت ہے پس معاف کرنا ——— لیکن ہمکو منصبی فرض ادا کرنا ضرور ہے ——— اور ———"
ہربرٹ مطلب سمجھ گیا بات کاٹ کر خود ہی بول اوٹھا "آپکا منشا ہے کہ اس مکان مین رہنے کا مین مجاز نہین"
یہ کہکر اوٹھ کھڑا ہوا چارون طرف حسرت سے نظر کی باہر نکل آیا۔ بجے ہونگے جب یہ عشرت کدہ اوس سے چھوٹا جو کسی زمانے مین اسکی معشوقہ دلربا عروس باوفا کا مسکن تھا۔ بیچارہ وبیکس۔ بے یار و غمگسار۔ جائے ماندن نہ پائے رفتن۔ رہنے کا ٹھکانا نہ روئے زمین پر کسی سے یارانا۔ بے زر و بے در کرے تو کیا کرے۔ جائے تو کہان جائے۔ ملے تو کس سے ملے۔ داستان غم مصیبت و الم سنائے تو کسکو سنائے۔
اسی سوچ مین تھا کہ ایک دفعہ کچھ خیال آیا۔ جیب مین ہاتھ ڈالا۔ نوٹون کی گڈی نکالی۔ غور سے دیکھتا جو ہے اوسی لوح کے چھپے ہوئے نوٹ ہین جسکے بنانے کے واسطے اتنی بڑی مصیبت مین پھنسا تھا۔ قریب تھا کہ اونکو پھینکدے لیکن اوسکے ہاتھ کی بنائی لوح چھپی ہوئی تھی اوسکو اوسی طرح اپنی محنت کا الٹس معلوم ہوا جسطرح کسی مصور کو اپنی بنائی تصویر۔ بت تراش کو اپنی تراشی

مورت - شاعر کو اپنے کہے ہوئے قصیدے سے ہوا کرتا ہے - او سنے اونہین گنا شمار مین پچاس تھے - حساب لگا کے دیکھا تو معلوم ہوا کہ اگر زر اجلاس صراف کی دکان پر خورد کرالین تو پچاس ہزار فرنک ابھی ملتے ہین مگر غور کرکے جو دیکھا تو سیاہ زمین پر سفید حرفون مین یہ بھی لکھا ہے کہ "ان نوٹون کے جعل بنانے کی سزا موت ہے"

اب ان سب کو ہربرٹ نے سراسیمہ ہوکر سیطرح جیب مین پھر رکھ لیا جسطرح کوئی آدمی وہ بھرا ہوا تپنچہ جیب مین رکھ لے - جس سے ایک لمحہ قبل خودکشی کا ارادہ ہو اور لوگون نے دیکھ پایا ہو" غرض یہ چل نکلا - سلسٹائین کے خیال مین غرق جعلی نوٹون کے جیب مین ہونے سے بے خبر پیرس کے محلون مین ادہر ادہر پھرنے لگا - شہر کے قہوہ خانے اسوقت کھل گئے تھے آپ جانیئے حاجت تو بری بلا ہے

آنکہ شیران را کند روبہ مزاج
احتیاج است احتیاج است احتیاج

یہ کمبخت مرض کی طرح انسان سے چمٹتی بدصورتی کیطرح نمایان رہتی - اور انفعال کیطرح غالب ہو جاتی ہے - اور یہ بھی دستور ہے دنیا مین انسان کو کبھی کبھی اپنی حالت موجودہ کا بھی خیال آجاتا ہے چنانچہ ہربرٹ بھی سوچا

صائب اگر ز گریہ نمیرستدی دصال
صد سال می تواں بہ تمنا گریستن

مگر غم والم گریہ و بکا سے اب معشوقہ کا ملنا محال - خواب عدم مین سوئی ہوئی عروس کا جاگنا محض خواب خیال ہے - اگر ساری دنیا چشم اشکبار کے طوفان مین غرق ہو تب بھی دُرِ مقصود ہاتھ آسکتا نہ کوئی سلسٹائین کو عاشق خستہ حال سے پھر ملا سکتا ہے - اب دیکھنا چاہیئے کہ اپنی بسر اوقات کیونکر ہوگی چنانچہ پیرس کے ایک تاریک ہوٹل محلہ کی سرائین ایک کوٹھری لی - مگر جیبھی پاس نہین - بالکل ہی دست بھٹیاری کا یہ حال کہ کچھ پیشگی کی طالب "میان پیسے دین تو بازار سے سودا آئے - کھانے پینے کا سامان ہو"

ہربرٹ توہم سے مبہوت ہو رہا تھا اور ناداری کی صورت ایسی خوفناک ہے کہ قبر سے نکلے ہوئے مردے کو مات کرتی ہے۔ مجبوراً اسنے ایک نوٹ خوردہ کرانے کو دیا۔ بھٹیاری نے متعجب ہوکر بڑے غور سے انہین دیکھا اور چلی گئی جاتے ہی شوہر سے کہنے لگی "یہ مسافر تو بڑا مالدار معلوم ہوتا ہے اسکی جیب مین نوٹ ہی نوٹ بھرے ہین۔ روپیہ پیسے کا کیا ذکر بقول شخصے نوٹون سے بات کرتا ہے" صراف کی دوکان قریب ہی تھی وہان تک جاتے جاتے کوئی چھ سات آدمیون سے یہی خبر کہتی چلی گئی۔

ہربرٹ تھکا ماندا تو تہا ہی تنہائی جو پائی پلنگ پر لیٹتے ہی خراٹے لینے لگا۔ مگر ایسے خوفناک خواب دیکھے کہ نیند کا لطف بالکل نہ میسر ہوا کبھی سلسلا مین کا مردہ سر سے پاؤن تک کفن مین لپٹا ہوا اور پس پشت شانے کی طرف سے بدمعاش برمن اپنی منحوس صورت دکھا رہا ہے۔ کبھی بڈھے نقاش کی بھیانک تصویر آسمان کیطرف سہمے سوکھے ہاتھ اوٹھائے اسکو بددعائین اور کوسنے دیتی نظر آتی ہے۔ ایک دفعہ دیکھتا ہے جعلسازونکے گروہ مین گھرا ہوا ہے۔ غرضکہ ان ہولناک خوابون کو دیکھکر ایک دفعہ چونک پڑا۔ پسینے مین عرق عرق۔ دل زور زور سے دھڑکتا۔ گھگھی بندھی ہوئی۔

کرخ کے کھڑکھڑاہٹ کی آواز کان مین آئی۔ نظر پھیر کر دیکھتا ہے تو دو جوان وردی پہنے برابر کھڑے ہین۔ اور ایک ادھیڑ افسر جسکی کلائی پر تین رنگ کا بلا لگا ہے۔ میز کے قریب بیٹھا ہے۔ جون ہی اوسکی نظر سے اسکی ملی اوسنے کہا "حضرت آپ دیکھتے کیا ہین آپ زیر حراست ہین"

ہربرٹ۔ آپ کے زیر حراست؟ کوئی جرم؟

افسر پولیس نے زبان سے تو کچھ جواب نہ دیا لیکن وارنٹ گرفتاری نکالکر دکھایا۔ اوسمین جعلی نوٹ چلانے کا جرم درج تھا۔ ہربرٹ نے دیکھتے ہی منہ پر دوہتڑ مارا اور چلا اوٹھا "ہائے اب کیا ہوگا" یہ کہکر پلنگ پر گر پڑا اور اوٹی سیدھی سانسین لینے لگا۔ جوانون نے بڑھکر جامہ تلاشی لینی شروع کی ویسے ہی ایک کم پچاس نوٹ آپ کی جیب سے اور برآمد ہوے اب کیا تھا مقدمہ بالکل صاف۔

ثبوت کامل موجود - لوگون نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا گویا یہ کہا" کہ اتنا بڑا مقدمہ اور کس آسانی سے کھل گیا"
اسکے بعد مکان کی تلاشی لی گئی - چپہ چپہ دیکھا گیا - لیکن اور کچھ نہ نکلا - اتنا ہی کیا کم تھا زیادہ کی حاجت ہی کیا تھی -
ہربرٹ کو کاٹو تو بدن مین لہو نہین - حواس غائب بہت رویا - پیٹا - گڑگڑایا جب دیکھا کہ کچھ بس ہی نہین چلتا اور کچھ تو بن نہ پڑی - لگا نوٹ چبھنے - یہ بھی اوسکا جنون تھا بھلا کہین نوٹ کون سے گاجین ملتی ہین -
قصہ مختصر افسر پولیس نے بیانات لکھے - اور اوس بھٹیاری کو بھی بلاکر مفصل حال پوچھا - جو کچھ اوسنے بتایا وہ بھی قلمبند کیا - اوسکے بیان سے معلوم ہوا کہ جسوقت وہ نوٹ لیکر صراف کی دوکان پر گئی ہے تو اوسکو شبہہ ہوا کہ مال گیلا ہی نوٹ چوری کا ہے - اوسنے اچھی طرحسے پوچھ گچھ کی - اوسوقت سب کچا کچا حال بیان کردیا اور کہا میرے ہان ایک مسافر اترے ہین - بڑے امیر آدمی ہین - نوٹون کی گڈیون کی گڈیان اونکے پاس ہین یہ سُنکر صراف کو شبہہ ہوا کہ آئین اسکے کیا معنی اتنے بڑے آدمی اور اس متذل سرا مین آکر ٹھہرین - ہو نہو دال مین کچھ کالا ضرور ہے - وہ بھٹیاری کو لئے سیدہا فرانس بنک چلا گیا وہان تحقیقات جو ہوئی تو بھید کھل گیا اور نوٹ جعلی نکلے -
افسر پولیس نے بیانات لکھکر ہربرٹ کو نوٹا فورس کی حوالات مین بھیجدیا - اور خود تمام روداد لکھکر نائب حاکم فوجداری کے عدالت مین بھیجدی کیونکہ وہ زمانہ عہد حکومت شاہنشاہ اعظم نپولین کا تھا اور اوس زمانے مین یہی ضابطہ تھا - کوئی مہینہ ڈیڑھ مہینہ کے بعد عدالت شش مین مقدمہ پیش ہوا شہادت ہربرٹ کے بالکل خلاف تھی اور سچ بولے بغیر چارہ بھی نہ تھا الزام کا جواب اگر کچھ تھا تو یہی بات کا کہدینا تھا - اگرچہ اسکے وکیل بہت لائق تھے اور مقدمہ مین بیچارے نے جان توڑ کر کوشش کی - بہت سر مارا کوئی بات اوٹھا نہ رکھی - مگر اتنا الزام ضرور ثابت ہوگیا کہ نوٹ جعلی تھے - پس فوجداری عدالتون کے واسطے یہ بات بہت تھی اوسنے کیا پیری

کہ ارتکاب جرم کے وقت مجرم کی ضرور تون یا نیت پر لحاظ رکھین۔
آخر کار جوری نے بالاتفاق مجرم قرار دیدیا۔ مگر مراحم خسروانی کی بہی سفارش
کی چنانچہ شاہنشاہ نپولین نے سزاے دار مین تخفیف فرماکر حبس دوام
کی سزا دیدی۔
حبس دوام مین تمام عمر رہنا۔ جیل خانے مین پڑے پڑے سڑنا۔ اور بازو پر
گرم گرم لوہے کے داغ کہانا انسان کو نیم مردہ بنانے والی باتین تہین۔ لیکن
ہربرٹ ایسکو خوش قسمتی سمجہا دوامی ذلت وخواری۔ مدت العمر کے مصائب و
صعوبات مین گرفتاری۔ اگرچہ انتہا درجہ کی خوفناک بات تہی۔ مگر جان بچنے
زندہ رہنے کی خوشی ایسی تہی کہ ہربرٹ ایسکو غنیمت سمجہکر خدا کا لاکہ لاکہہ
شکر بجالایا نہایت درجہ خوش ہوا سمجہا جان بچی اور لاکہون پائے۔
اسکے بعد لوگ گاڑی مین سوار کراکے اوس مقام پر لے چلے۔ جسکا نام دار المحن تہا
گاڑی کھلی ہوئی اژدہام عام۔ خلقت کا مجمع۔ ہزارہا آدمی شور وغل کرتا ہمراہ تہا
اونہین سب کے روبرو جلاد نے لوہا گرم کیا اور جب لال انگارا سا ہوگیا تو
بازو کہولکر جلد پر داغ دے جنہین تین حرف۔ غ۔ ل۔ ج (جنسے غلام جیلخانہ
مرموز تہا) بنے تہے۔ لوہا گوشت مین جاکر جل سے بیٹہ گیا۔ کہال اوڑگئی مرخ
مرخ بوٹی نکل آئی لہو چہلک آیا۔ اور جو کچہ تکلیف اس تصحیحہ غلامی سے ہربرٹ
کی روح کو پہونچی ہوگی اوسکا صدمہ اوس کی روح ہی جانتی ہوگی۔ طاقت
تحریر سے باہر ہے۔ اس کارروائی کے بعد لوگ لیٹیر کے جیلخانہ مین لے گئے
تاکہ جب تک ٹولون جانیکے واسطے کافی قیدی جمع نہ ہولین وہین رہا کرے۔
یہان پہونچکر ہربرٹ کو اس کثرت کے ساتہ سنگین جرائم کے مجرم ایک ساتہ بسر
کرنے کو ملے کہ اوسکے احاطۂ خیال سے باہر تہے۔ یہ لوگ اپنے جرائم پر نادم اور
پشیمان ہونے کی جگہ فخر کرنیوالے۔ قتل وخون۔ لوٹ کہسوٹ اور دیگر جرائم کو
جنکا نام سنتے ہی انسان کے رونگٹے کہڑے ہون مثل بازیچہ اطفال بیان
کرتے اور اوسیطرح خوش ہوتے جیسا ناٹک والے نقل کرنے کا مذکور
کرتے ہون کوئی مذہب اور ملت کے احکام کا مضحکہ اوڑاتا تو کوئی قانون کو اپنا بیان

سُناتا۔ اونکے نزدیک دنیا مین وہی شخص قابل ستایش اور تعریف ہوتا ہے جو سفا کی اور بیباکی مین اعلےٰ درجے کا ہو۔

چند دن اسیطرح گئے۔ ایک روز صبح سویرے اوس ضلعے کے قیدی جسمین ہر ربٹ تھا بیدار کئے گئے۔ اور حکم سُنایا گیا کہ آج پابہ زنجیر کرنیکی کارروائی کیجائیگی۔ چنانچہ تمام قیدی ہانک ہانک کر صحن مکان مین جمع کئے گئے۔ ایک بہت لمبی زنجیر صحن کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھیلی ہوئی تھی اور دو دو فیٹ کے فاصلے پر کوئی سوا سو آگے کی چھوٹی چھوٹی اور زنجیرین بیڈی دونون جانب لگی ہوئی تھین اور اون کے سرون پر لوہے کے طوق یا پٹے لگے ہوئے تھے مجموعین کے نام حروف تہجی کے حساب سے پکارے جاتے تھے اور ہر ایک کے گلے مین پٹہ ڈالدیا جاتا تھا لیکن اس خیال سے کہ کوئی مجرم فرار نہو جائے طوق کے دونون سرے ملاکر اسطرح کیل ٹھونکی جاتی تھی کہ اسمار ایک ایک کی پیٹھ پر نہائی رکھتا اور اوسپر طوق مین کیل پنہا کر بلا لحاظ تکلیف بڑے زور سے گھن کی چوٹ لگاتا تھا۔ یہ صدمہ ایسا سخت تھا کہ بڑے بڑے قوی اور طاقتور جین بول جاتے اور بے اختیار چیخنے اور چلانے لگتے تھے۔ اسکو دیکھکر معلوم ہوتا تھا کہ یہ اشرف المخلوقات انسان اون حیوانات سے بھی بدتر اور ذلیل ہو گیا ہے جو زندہ عجائب خانون مین پکڑ پکڑکے بند کئے جاتے ہین مگر ایک ہی زنجیر مین گردنین باندھکر سیکڑون قطارین نہین بنائی جاتین۔

جب یہ کارروائی ختم ہو چکی اور ایک ہی زنجیر مین سب قیدیون کی گردنین بندھ چکین تو جیلخانے سے سب باہر نکالے گئے۔ اور سوارون کے گارد کی حراست مین جو بہری بندوقون سے مسلح تھے چالان کر دئے گئے۔ سختی کا یہ حال کہ کیا مجال کہ آپسمین آواز سے بات کرسکین۔ اگر کسی سے ادنیٰ سی کوئی ایسی حرکت ہوئی جو ان محافظین کے خلاف مزاج ہوئی تو فوراً ہی قضا سے مبرم کی طرح سارجن سر پر آموجود ہوا اور لگا ڈنڈے برسانے اور اگر اوس مجمع مین یہ نہ معلوم ہوا کہ دراصل کون شخص خاطی ہے تو پھر اٹکل سے جسپر شبہہ ہوا بلا تکلف اوسکی مرمت شروع ہو گئی۔

"سچ ہے ان مجرمون سے روبکاری کے وقت حاکم جو یہ جملہ کہا کرتے تھے کہ "آیندہ سے قانون کی نظر مین تم بے جان اور مردہ تصور کئے جاؤگے" حرف بحرف صحیح تھا۔ بلکہ بجائے قانون کے انصاف کہا جاتا تو بہت ٹھیک ہوتا۔
غرض کہ اسیطرح ایک زنجیر مین تیس یا چالیس آدمی یکسان ایک ہی طرح قدم اوٹھاتے چلے جاتے — اور پیرس سے ٹولون تک پڑاؤ پڑاؤ ایک مہینہ کے عرصہ مین جا پہونچتے تھے۔ راستے مین سوا اجرے کی روٹی اور دال کے تیسری چیز نصیب نہ ہوتی تھی۔ ہان پانی کیواسطے کوئی قید نہ تھی۔ جتنا چاہتے پیتے۔ اور دو وزخ شکم کی آگ بجھاتے۔ لیکن اسمین بھی اتنی قید ضرور تھی کہ راستے مین جس چشمے پر چاہین جس ندی کو دیکھین اوسکے پانی سے بغیر روک ٹوک کے سیراب نہوسکتے تھے۔ رات کو جہان ٹھہرتے وہان کے جیلخانے مین صرف پھوس پر پڑ رہنے کی اجازت تھی۔ ہان اونکے محافظین کیواسطے نہایت نفیس نفیس بچھونے بہت کثرت کے ساتھ مہیا رہتے تھے۔ جنکے مقابلے مین اتنی ہی راحت بھی ہزار درجہ تکلیف سے بدتر معلوم ہوتی تھی۔
جسدن ٹولون کے جیلخانے مین پہونچے ہین۔ اونکے گلے سے طوق نکالے گئے اور قیدیون کو غسل کرنیکا حکم ہوا۔ کیا وجہ کہ جابجا کے جیل خانون مین جہان پتا ور اور پھوس پر رات بسر کرنی پڑتی تھی اسقدر جلوے کھٹمل اور پسو تھے کہ بغیر نہائے ان کے جسمون مین خون کا ایک قطرہ باقی رہنا محال تھا۔
الغرض بعد غسل دو دو آدمی ایک ایک زنجیر مین باندھے گئے مگر اسمرتبہ گردن مین طوق کے عوض پاؤن مین بیڑیان ٹھوک دی گئین۔ لال کرتے پہنائے گئے۔ اور چند روز دم لینے سستانے کے واسطے اونسے کوئی کام نہین لیا گیا۔ بعد اوسکے اونکو تعمیر جہازو قلعہ کے کارخانون مین کام کرنا پڑا۔
ہر برٹ کا ساتھی جو ایک ہی زنجیر مین بندھا ایک ہی بستر پر سونے والا۔ یکسان مشقت کرنے والا۔ ایک ساتھ ستانیوالا۔ حروف تہجی کے وجہ سے ہر بات مین ساتھی جسکو خدا نے سایہ کیطرح ساتھ کر دیا تھا۔ جو رات دن بلا کی طرح اوسکے ساتھ لگا تھا اور جو تمام حرکات و سکنات کا نگران اور مختصر یہ کہ

بجز خیالات کے سب باتون مین متحد تہا۔ بلکہ حرکات سے اون خیالات کا بہی کچھ کچھ پتہ لگا لیتا تہا۔ یہ ایک بڈھا آدمی تہا چوری چکاری مین بلا کا مشاق اور یہ دوسرا مرتبہ تہا کہ اس جیل خانے مین آیا تہا۔

ایک شب کو اوس بڈھے نے اس سے کہا "کیون ہربرٹ کیا اس جہنم مین عمر کاٹنے آئے ہو" ہربرٹ مایوس تو تہا ہی آہ سرد بہر کر آہستہ سے بولا "پہر اور کیا چارہ ہی کیا ہے"

ہیوگو (یہی اسکا نام تہا) بہلا اگر کوئی راستہ نکلے تو بہاگ چلوگے۔

ہربرٹ نے یہ سنکر جواب دیا "واہ بیکی اور پوچھ پوچھ ذرا سی بہی امید ہو تو پہلے ہمین ہون گے۔

ہیوگو۔ ذرا آہستہ بولو۔ تم آدمی جہوٹ کے معلوم ہوتے ہو۔ ہمارا تمہارا ساتھ تو ہی۔ کل جہٹی تاریخ ہے نا۔

ہربرٹ۔ ہان اور کیا۔ مگر یہ تو بتاؤ تمنے پوچھا کیون۔

ہیوگو۔ بات یہ ہے کہ کل ہم لوگ بندرگاہ مین کام کرنیکو بہیجے جائینگے۔ ہمنے ایک دوست سے قبل روز بکاری کے یہ سب انتظام کر لیا تہا۔ ہم مین سے اگر کوئی پہنس بہی جاتا ہے تو یہ دستور نہین کہ اور ساتہی اوسکو بالکل ہی چہوڑ دین۔ دوستی کے یہ معنے ہین کہ جیل سے باہر والا جو اندر والے کا برابر دوست بنا رہتا ہے کل وہ ضرور ہمارے واسطے سب سامان سے بس موجود ہوگا۔

بس اتنا کہکر اوسنے اور کچھ نہین کہا۔

ہربرٹ کو یہی بہت تہا۔ اندہا کیا چاہے دو آنکہین رات بہر نہایت بے چینی اور اضطراب مین بسر ہوئی۔ پلک سے پلک نہ لگی۔ دیوانہ را ہوے بس است نہین معلوم امید کی سرگوشیون نے کیا کیا سامان مہیا کئے۔ اور کون کون دل خوش کرنے والے سین دکہائے۔

صبح ہوتے ہی سب قیدیون کو وہی حکم ملا جو ہیوگو نے کہا تہا۔ جسوقت یہہ لوگ زیر حراست وہان پہونچا دیئے گئے۔ انکو یہ کام سپرد ہوا کہ معمار دن کو بڑے بڑے پتھر پہونچائین جو جا بجا پڑے ہوئے تہے۔ محافظین بہی اپنی

اپنی جگہ پر آرام کرنے لگے۔ کبھی کبھی تھوڑی بہت نگرانی کر لیتے اور باقی بیفکری سے بیٹھے رہتے تھے۔

دوپہر کا کھانا تقسیم ہوا۔ اور ایک گھنٹے کی مہلت ملی۔ بعد اسکے پھر کام کرنیکو قیدی بلائے گئے۔

دن گذرتا جاتا تھا شام قریب ہوتی جاتی تھی ہربرٹ کا اضطراب لمحہ بڑھتا یہ بار بار ہیگو سے بھاگ چلنے کی صلاح کرتا تھا مگر وہ ایسا ظالم کہ کچھ سنتا اور نہ جواب دیتا۔

جاڑے کا موسم بوندا باندی چار بجتے بجتے دھندلا ہو گیا اتنے مین جار کی آواز کان مین آئی اوسوقت یہ دونون ایک بڑی سی سل ڈھکیل ڈھکیل کر پھونچا رہے تھے ہیگو نے پوچھا تم تیار ہو ہربرٹ نے کہا "ہان"

ہیگو۔ اچھا اب موقع ہے اوسکا۔

اتنے مین یہ دونون ساحل پر پہونچ گئے یہاں صرف گھاٹ بنا تھا کوئی دیوار نہ تھی اور حسن اتفاق سے اسوقت کوئی دیکھتا بھی نہ تھا۔ کارگر اندھیری کی وجہ سے کام چھوڑ کر جا چکے تھے رہے محافظ وہ غافل سے تھے۔

ہیگو۔ لے اب چھوٹ دکھانیکا وقت ہے اب پھرتی سے خرطہ لگانا چاہیئے۔

پہلے ہربرٹ تو ہچکچایا مگر کرتا کیا یا تو کہم مین جان ڈالکے بھاگ کھڑے ہوئین جیسے جی قبر مین دفن رہے۔

آخر دونون اون بیلون کو پکڑکر پانی مین چھپ گئے جو گہی ہوئی تھین گارد نے پانی کا چھپکا سن لیا فوراً دوڑ پڑا۔

ہیگو نے کہا "لو جدہر ہم بنا مین نکل چلو" پلٹ کر جو دیکھتے ہین ایک مجمع کثیر ہو گیا ہے لوگ لالٹینین لئے ادہر اودہر ڈھونڈ رہے ہین ایک بندوق بھی چلی دائین سے۔ گولی بھی پاس سے سن سے نکل گئی یہ دونون بھی کرگی کی مان جیسے تیر کی طرح جا رہے تھے۔

ہیگو نے کہا "ہان شاباش ہے گھبرانا نہین ان انگریس گولیون سے کچھ ہوتا نہین" اتنے مین دوسری گولی چلی وہ بھی خالی گئی۔

ہربرٹ - ارے کہو کشتی بھی کہین ہے ابتو یار دم پھولا جاتا ہے -
ہیگو - یہ تو ہے - بہت ہو گی سو گز کے فاصلے پر - وہ دیکھو سامنے سیاہ سیاہ ایک چیز نظر آتی ہے
ہربرٹ نے بھی کشتی دیکھ پائی دم مین دم آیا ہمت بندھی اتنے مین تیسری بندوق چلی دائین سے یہ نشانہ بھی باد ہوائی گیا -
ہیگو - بچالے اب بڑے بہراکر وفیر کی نوبت بھی نہ آئیگی - یار لوگ نکل آئے لمحہ بھر مین یہ دونون کشتی کے پاس پہونچ گئے اور ملاحون نے اوٹھالیا برانڈی تو موجود ہی تھی ایک ایک گلاس فوراً پلایا - ہوا موافق تھی پال بھی بڑے بڑے تھے ملاح بھی واقف کار تھا - کشتی زن زن نکلی چلی جاتی تھی کوئی دس منٹ گزرے ہونگے قلعے سے توپ چلی ہیگو بولا یہ دیکھو ہمارے بھاگنے کی خبر دی گئی مگر اب پا جانا کارے دارد -
ہربرٹ بولا ارے بڑی خیریت ہوئی اتنے مین ملاح نے ایک ایک سوہن لاکر دیا اور ان دونون نے بیڑبان کاٹ کوٹ الگ پہلکدین کپڑے بھی موجود تھے جیل خانے کی پوشاک اور بیڑبان دریا بُرد کی گئین -
ہربرٹ - بڑی آفت سے جان بچی مگر یہ تو بتاؤ جاتے کدہر ہین -
ملاح - اسپین کے کنارے - کچھ کشتیان بھیجا گئے آرمی ہین مگر توبہ کرو کہان وہ اور کہان ہم - پا جانا اب ہنسی ٹھٹھا نہین ہے -
قصہ مختصر یہی ہوا - اور دونون باطمینان تمام اسپین کے ساحل پر پہونچ گئے سر اڈمنڈ مارٹمر نے - جب یہ ساری داستان ختم کی جی مین کہنے لگے انسان کی زندگی کیا ہے ایک سلسلہ ہے جھوٹ مکر فریب ریا کا - جتنی اعلیت کہلاتی جاتی ہے اوتنا ہی یقین ہوتا جاتا ہے - کہ ظاہری باتون پر انسان کو اعتبار نکرنا چاہیئے مگر کسقدر دل خراش بات ہے کہ یہ دنیا جو طرح طرح کے خوبصورت پر لطف سامان سے آراستہ - دلفریب چیزون سے پیراستہ ہے جسمین اتنے بڑے بڑے شاہنشاہ اور والیان ملک موجود ہین کہ اسکے تمام نعمات کا ہیچا ہونا محض اونکے ادنیٰ اشارے پر موقوف ہے وہ ایسے فریب ایسے جھوٹ اور

ایسی ریاکاری سے مملو ہو۔ بھئی اتنوان مکاریون و غابازیون اور جرائم کی داستانونکو دیکھنے و دیکھتے جی کو نفرت ہوگئی۔ لیکن شاید یہ بات ہو کہ ہمارے ملک کے لوگ ایسے ہون اور اور ملکون مین اسطرح کے نہوتے ہون۔

خدا کی یہی مرضی ہوگی کہ یہ لوگ زیادہ گناہون مین مبتلا رہین یہی تعقد یہ سے مجبور ہون گے خیر ان باتون مین کسکو مجال گفتگو ہے خدا کی باتین خدا ہی جانے انسان اور اوسکے خالق کے تعلقات کچھ ایسے پیچیدہ ہین کہ ایک کے اعمال اور دوسرے کی قدرت پر چون و چرا کرنا مناسب نہین معلوم ہوتا۔

غرضکہ ایسی ایسی باتون سے دنیا کی تمام چیزون سے اونکو نفرت سی ہوتی جاتی تھی یہانتک کہ روز اکے ساتھ جو اونکو عشق تھا اوسکی لذت بھی بھول گئے۔ اب یہی دُھن سمائی کہ اور ملکون مین چلکر بنی نوع انسان کے اقوال و افعال دیکھنا چاہیئے۔ اتفاق کی بات ایک معاملہ بھی ایسا پیش آگیا یعنے ہوڑی دیر کے بعد نوکر ایک خط لایا کھولکر دیکھتے جو مین ایک فرانسیسی دوست کی تحریر ہے۔

جس زمانے مین انکا نام موشیر لاکارج تھا اوسوقت اڈمنڈ صاحب کو اپنے علاقے پر کئی مہینے تک قیام کرنیکا اتفاق ہوا تھا وہین انسے ملاقات پیدا ہوئی تھی۔

مضمون خط کا خلاصہ یہ تھا کہ فی الحال بہ عنایت الہی ایک نہایت حسین مہ جبین سے نیازمند کی شادی پیرس مین ہوگئی ہے اور وہان سے رخصت کراکے گرانڈیر مین ہم لوگ چلے آئے ہین۔

ایسے زمانے مین اگر آپ تشریف ارزانی فرمائین تو بعد از نوازش دوستانہ ہوگا۔

خوشا وقتے و خورم روزگارے
کہ یارے بر خورد از وصل یارے

اڈمنڈ صاحب تو فکر ہی مین تھے ذرا مستعد ہوگئے۔ اوٹھکر جواب لکھا۔ شکریہ دعوت ادا کیا اور خط روانہ کرکے ڈاک والے کے ہاتھ آدمی بھیجا کہ آج شام کو میل لیکر جو گاڑی جائے اوسمین ایک مسافر کی جگہ خالی رکھی جائے۔

سر اڈمنڈ کی وضع بہت سادہ تھی۔ نمایش پسند نہ کرتے تھے اور اونکا یہ بھی قول تھا کہ جب تک اعلےٰ اور ادنے سب ہی طرح کے لوگون سے نہ ملینگے ہر رنگ کی

صحبت کا حال معلوم ہوگا۔ اگر امیرانہ عادات رکھے تو بہت سی باتین عمر بھر نہ کھلینگی۔
پس اونہون نے اسی وجہ سے ایک معمولی مسافر کیطرح سفر اختیار کیا اور اپنی دولت
شروت کے مطابق امیرانہ اہتمام۔ دہوم دہام کی کچھ پروا نہ کی۔
کیمبل صاحب کے مکان سے جہان مہمان تھے اسطرح دفعۃً اوٹھ کھڑے ہونیکا
ایک معمولی حیلہ پیش کردیا اور چل کھڑے ہوے۔
جسوقت شام کو صدر ڈاک خانے سے ڈاک روانہ ہوا کرتی ہے وہ وقت عجب پرلطف
ہوتا ہے خصوصاً اندھیرے مین۔ وہ جابجا لمپون لالٹینون کی روشنی مین لوگون۔
اور سواریون کی چلت پھرت۔ وہ عظیم الشان عمارت کا اندر باہر سے جگمگانا۔ وہ سُرخ
سُرخ گاڑیون کے رنگ کی جھلک۔ وہ اونکے بے چین گھوڑونکا اضطراب۔ وہ
لوگونکا اندھیرے اوجالے مین کبھی چھپ جانا کبھی نظر آنا مختصر یہ کہ ایک طلسم کا کارخانہ
معلوم ہوتا ہے تھوڑی دیر مین گاڑیان چل کھڑی ہوتی ہین جنگل کی آواز سُنائی دیتی
ہے یہ جادو جاادون کی سُرخ لالٹینون کی روشنی کم کم نظر آتے آتے بالکل غائب ہوجاتی ہے
اور پھر وہی سناٹا پھر وہی تاریکی کانی چڑیا تک نہین نظر آتی۔
المختصر سراڈمنڈ مارٹمر سراکے دروازے پر کھڑے یہ پورا سمان بڑے غور سے دیکھا
کئے اور آخر کو جب ڈاک چھوٹنے لگی تو گاڑی مین بیٹھ ڈوور کی طرف روانہ ہوگئے۔
گاڑی مین آگے کیطرف یہ اور پس پشت دو شخص اور بیٹھے تھے۔ اونکی آپس کی بات
چیت سے پایا جاتا تھا کہ یہ دونون اہل فرانس ہین اور باہم دوست بھی ہے۔
دونون نوعمر ہم سن کوئی تیئیس تیئیس چوبیس چوبیس سال کے صورت شکل بھی کچھ
بُری نہین فرانسیسی لوگونکی عادت ہے کہ ساری دنیا کے معاملات سے کچھ نہ کچھ ضرور
واقف ہوتے ہین۔ اسی سبب سے دیر تک ایک ہی بات پر گفتگو نہین کرتے۔ اسی کوئی
اہم مسئلہ پیش ہے۔ تھوڑی دیر مین نہایت معمولی خفیف معاملات پر گفتگو ہونے
لگی سراڈمنڈ فرنچ زبان اچھی طرح جانتے تھے جو کچھ انمین گپ شپ اوڑتی جاتی
تھی اوسکو برابر سمجھتے جاتے تھے۔ اونمین سے ایک شخص نے تھوڑی دیر تامل کرکے کہا
ژدی ہیڈ ہفتہ کے دن خدا نے چاہا ہم لوگ پیرس مین بیٹھے ہونگے۔
دوسرا شخص۔ الحمد للہ یار الگسٹ اگر اس کمبخت اوداس شہر لندن مین ایک ہفتہ

اور ٹھہرنا پڑتا تو بہتی۔ مجھکو تو مالیخولیا ہو جاتا۔ مجھے ان انگریزون کی صورت دیکھکر بڑا تعجب ہوتا ہے۔ جس کو دیکھو اپنے کار بار کی دھن مین رو کھا پھیکا۔ اوداس خشن صورت بنائے چہرہ لٹکائے چلا آتا ہے۔ نہ چہرے پر ہنسی نہ مسرت نہ چہل پہل۔ اتنے دن ہوٹل مین ٹھہرے۔ صرف ایک دن تو مالک صاحب مسکراتے نظر آئے۔ سو وہ بھی اوسوقت جب زرا مزے مین تھے۔ یعنی دو ایک گلاس زیادہ چڑھا گئے تھے۔ بہائی مین سچ کہون۔ الف لیلیٰ والے شہر خموشان مین رہنا جہان سب ہی پتھر کے ہوگئے تھے گوارا۔ مگر لندن مین نہین۔

اگسٹ۔ ہان بہتی بات یہ ہے کہ تمکو خدا نے ہنس مکھ زندہ دل بنایا ہے۔ ٹھنڈے لمحے کے انگریزون سے تمکو کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔ مگر یہ تو کہو ان کے ہان کی عورتین کس طرح کی ہوتی ہین۔

فرڈی نینڈ۔ یار عورتین تو پری زاد ہوتی ہین۔ بڑی بڑی آنکھین لمبے لمبے گیسو والیان ستم ہی توڈھاتی ہین۔ مگر بار ایک بات ہے۔ قد و قامت۔ ڈیل ڈول انداز و ادا مین وہ نزاکت اور لطافت نہین جو اپنے ہان ہے۔ اور اچھے پاڈن سے تو انگریزون کو مورکیطرح خدا نے محروم ہی رکھا ہے۔

اگسٹ۔ یون جو تمہارا دل چاہے کہو۔ مگر انگریز مین ہوتی بلا کی نازک اندام اور دلربا ہین۔

فرڈی نینڈ۔ مگر بھائی مجھکو تو اپنے فرانس ہی کے معشوقان طناز بھلے معلوم ہوتے ہین ذرا سی بات مین تمسے کہون۔ بھلا کسی انگریزن سے تھوڑی دیر بات چیت کرو۔ وہ بے مزہ روکھی پھیکی باتین کریگی کہ حیران ہو جاؤگے وہ کرے کیا اوسکو آتی ہی نہین اپنی طرف سے کوئی بات چھیڑے گی نہین اگر آپ کچھ کہئے تو البتہ وہ بھی جواب مین بول اوٹھے گی۔ نہین منہ مین گھنگھنیان بھرے بت بنی بیٹھی رہیگی۔ شاید بعض لوگ کہین یہ اوسکی حیا اور شرمیلا پن ہے۔ مگر لاحول ولا۔ یہ بھی کوئی شان معشوقیت ہے۔ پیرس کی کسی بیگم خانم کو دیکھو انسان کیسا ہی شست مضمحل خاموش ہو۔ ایسی دلچسپ باتین کریگی کہ خواہ مخواہ دل بہلنے لگے گا۔ ہان خوب یاد آیا تمکو وہ عورتین یاد ہین جو ٹلیوریز کے باغ مین دو دفعہ ملی تھین۔

آگسٹس - ہیں ایمان کی پوری تو وہ مجھے بھولتا ہی نہیں - اُنکی صورتمین لوح دلپر ایسی نقش ہوئی ہین -

فرڈی ننڈ - دونون ہیں ہی نہیں - مگر حسن و دلربائی مین دونون یکتا - وہ قد زیبا وہ قامت رعنا - ایک ہی سانچے مین ڈھلا وہ ادن کے لمبے لمبے کالے کالے گیسو - وہ سیاہ سیاہ آنکھین - وہ موتی سے چھوٹے چھوٹے دانے وہ مول کی لڑی سے دانت - معاذاللہ کوئی کس کس بات کو کہے - ایسے لوگون سے خدا پناہ مین رکھے - بھلا دل انسے کہین بچ سکتا ہے -

آگسٹ - (ہنسکر) ارمان ہم تو جب ہی سمجھ گئے تھے جب تمنے کہا تھا کہ بائین طرف والی کے ساتھ مین ابھی بلا تامل بے پوچھے گچھے - شادی کرنے کو طیار ہون -

فرڈی ننڈ - ہان بھئی اُسوقت تو دل کا یہی حال تہا - مگر بعد کو پھر مزہ بھی چکھے - اپنے کئے پر پچھتاتے بھی بہت - بھلا جب کوئی جوان جہان - اوبھتی کومل - جوانون کو دیکھکر مسکرائے - اور جب وہ اوسکو سنا کر آپسمین کہین کل بھی ہم یہان سیر کو پھر آئینگے - اور پھر دوسرے دن وہ عورت بھی وہین ملے - تو بھلا وہ گھر کی بیوی بنانے کے لائق ہے -

آگسٹ - لیکن اتنی سنگدلی بھی نہ چاہیئے - وہ دونون اجلی الہڑ تہین - اُنکی یہ حرکت اتنی ملامت کے لائق نہین - نادانی بھولے پن سے ہوگئی - کوئی خدانخواستہ اونکی نیت اور کچھ تو تہی نہین اگر کوئی اور بات ہوتی تو اوسوقت کھسک کیون جاتین - جب اونکو معلوم ہوا ہے کہ ہم لوگ چھیڑ کر اونسے ضرور بولینگے -

فرڈی ننڈ - جی ہان - اسی مارے تو ایک نیک بخت اپنے نام کا کارڈ دہین گرا گئین -

آگسٹ - ارمان ہان خوب یاد آیا اور مزہ یہ کہ وہی نیک بخت جنکو تم بتایا تہا

فرڈی ننڈ - وہ کارڈ تو ابتک میرے پاس موجود ہے - مگر خدا نکرے اور کوئی رنگ لائے ایسے خواب پریشان بہت سے دیکھے ہین -

آگسٹ - نام کیا تھا -

فرڈی ننڈ - جولی بیگم -

اگسٹس - دونون کا نام تو بہت سنا ہی - انہین سے ہر ایک شاہل کو بلایا اور
فرڈی ننڈ - ہان ایک دفعہ ہمسے کہا بھی تھا - اور اسی سے تو معلوم ہوا کہ دونون
ہمین نہین ہین -
اگسٹس - ارمان ہوگا یہی کہان کا خرافات تذکرہ نکالا -
سراڈمنڈ ابتک خاموش بیٹھے تھے - یہ گفتگو سنکر کہنے لگے معاف کیجئے گا اس قسم
کی باتین کچھ بھلی نہین معدوم ہوتین - یون عام طور سے کوئی کسی کی نسبت اغیار
کے روبرو کچھ کہے - خیر مضائقہ نہین - مگر ایسے راز زبان پہ لانا لازم نہین -
فرڈی ننڈ - ہان درست ہے - مگر یہ تذکرہ تو معمولی باتون کا تھا ایسے خفیف
خفیف واقعات دن مین سیکڑون ہوا کرتے ہین آدمی کہانتک لحاظ رکھے -
جنکا ذکر تھا وہ خدا جانے کون تھین اپنے راستے راستے وہ بھی چلی جاتی تھین اور
ہم بھی جاتے تھے - اوسدن سے پھر آجتک اونکو دیکھا بھی نہین - صاحب سلامت
دوستی نہ محبت - غرض نہ مطلب اور شاید اب عمر بھر نہ ہم اونکو جانین کون بلا ہین
تھین نہ وہ واقف ہون ہم دونون کون تھے - نظرے خوش گذرے کا معاملہ تھا -

دو چیز طمع خلاست دہم بشرح درست
سرود خانہ ہمسایہ حسن رہ گذرے

جب کبھی کوئی اور بات نہین ہوتی تو انسان اسطرح کے تذکرے چھیڑ ہی دیتا ہی
سراڈمنڈ - لیکن یہ بھی تو ہے کہ کبھی کبھی یہی خفیف واقعات ایسے ہو جاتے ہین
کہ آدمی کی سوانح عمری مین بہت بڑا انقلاب پیدا کر دیتے ہین -
اگسٹس - بجا ہے - مگر ایسا شاذ ہوتا ہی - اگر ایسی ہی باتون کا انسان خیال رکھے تو دنیا
کا کام نہ چلے -
المختصر اسی قسم کی باتین بڑھتے بڑھتے اچھا خاصہ مباحثہ قائم ہو گیا اور گفتگو اسپر ہونے لگی
کہ ایسی ہی خفیف باتین مل ملا کر ایک بڑی بات ہو جایا کرتی ہین یا نہین - اثنا تقریر مین
معلوم ہوا کہ ان دونون شخصون مین سے ایک صاحب مصوری کا پیشہ کرتے ہین
اور دوسرے صاحب فوجی انجینیر ہین - یہ دونون کچھ اپنے اپنے کام کیواسطے ایک
ساتھ انگلستان آئے تھے اب پیرس کو واپس جا رہے ہین - ایک کا پورا نام

آگسٹ ڈومسنل ہے اور دوسرے کا فرڈی نینڈ کلاری - دونون ہوشیار - اور بے تکلف تھے - راستہ اچھی طرح کٹا -

فرانس والون کی عادت ہے کہ جب اسطرح سفر کرتے ہین تو خاصکر غیر ملک کے مسافرون کے ساتھ ایسے ذی اخلاق ہوتے اسقدر اونکی خاطرداری کرتے ہین کہ اونکے مقابلے مین انگریزون کو شرم آنی چاہیئے - انگریزی ڈاک گاڑی ہی کو نہ لیجیے اوس کا مسافر کیسا ہی تجربہ کار - اور دیگر مقامات پر کیسا ہی نیک دل مہربان ہو گاڑی مین سوار ہوا اور بدل گیا - سوا خودی اور اتنا مطلب کے اوسمین اور کچھ باقی نہین رہتا - اسقدر خود غرضی پڑھ جاتی ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ جو کچھ ہو وہ میرے ہی واسطے ہو گاڑی چلی نہین اور نفسی نفسی کا ہوت سوار ہوا نہین - اوردن کو تکلیف ہو - نقصان ہو - انکو اپنے آرام سے مطلب - مگر ان تینون مسافرون مین یہ بات نہ تھی - جب تک جاگتے رہے رات بڑے لطف کے ساتھ کٹی اور ادہر اودہر کی دلچسپ باتین ہوتی رہین -

قصہ مختصر اسی طرح یہ تینون مسافر بخیر و عافیت پیرس پہونچ گئے - رخصت ہوتے وقت ڈومسنل اور کلاری نے اصرار کے ساتھ کہا کہ اگر کسی روز غریب خانے پر تشریف ارزانی فرمائین تو بعید از ذرہ نوازی نہو -

اڈمنڈ صاحب نے اس مہربانی کا شکریہ ادا کیا - اور مارس ہوٹل مین جاکر ٹھہرے تاکہ چندے وہان آرام کرکے لکارج کے ہان روانہ ہون - اونکا ایک مکان گرینڈیر مین تھا اور وہین رہا کرتے تھے -

سر اڈمنڈ پہلے بھی آ چکے تھے - پیرس والون کے عادات و اخلاق سے بخوبی آگاہ تھے - جس روز پہونچے ہین - شام کو تفریحاً چہل قدمی کو نکلے - جاتے جاتے قریب چھ بجے کے پیلس رائل کی طرف جا نکلے - وہان ہیفور کا ہوٹل ہے اکثر سیر کرنے والے جب وہان پہونچتے ہین تو یہ بھی ایک وضع ہے کہ اس ہوٹل مین جاکر کچھ کھاتے پیتے ہین - یہ بھی وہان گئے -

مارس کے ہوٹل مین کہانیکا وقت آگیا تھا - انہون نے خیال کیا اب واپس جانے مین دیر ہوگی اپنے کمرے مین منگا کر تنہا کھانے مین لطف بھی نہ ملیگا - چلو یہین چلو

مجمع بھی اچھا ہو گا۔ جی بہی بہلے گا اور کھانا بہی ہو جائیگا۔ یہ وہان پہونچے ایک کمرے مین نہایت خوبصورت میز بچا۔ طرح طرح کی چیزون سے آراستہ۔ اوسکے قریب جاکے بیٹھ گئے کہ اتنے مین کسی نے پس پشت آکر بازو پکڑ لیا اور آہستہ سے کان مین کہا "آئین۔ کیا۔ اڈمنڈ صاحب ہین" پھر کر دیکہتے جو ہین یہ تو انکے دوست لکارج صاحب ہین۔ انہین کے ہان تو جاکر ٹھہرنے والے تھے۔

اڈمنڈ صاحب نے مسکرا کر جواب دیا "جی ہان۔ آپ ہی کی محبت یہانتک کہینچ لائی۔ ہمتو آپ کے ہان آنے والے ہی تھے۔ لیکن۔"

لکارج۔ لیکن ویکن کچھ نہین۔ آپ کو چلنا ضرور پڑیگا۔ اصل بات یہ ہے جسدن آپ کو خط لکہا ہے اوسیدن پیرس آنے کی ضرورت ہو گئی۔ کوئی پانچ چھ دن کے بعد مین واپس جاؤنگا اب یا تو پیرس مین آپ مکان پر چلکر اوتنے دن ٹھہرین پہر ہمارا آپکا ساتھ ہو گا یا ابہی گرینڈیر تشریف لیجائین۔ وہان والدہ اور آپکی بہاوج موجود ہین اور ایک نیک بخت اور۔ ہین آپ کو سب طرح کا آرام ہوگا۔ مین گھر مین خط دیدونگا وہ لوگ آپ سے ملکر بہت خوش ہون گے اور ہر طرح کی آرام پہنچیگی۔ اور مریم تو اپنے شوہر کے دوست کی خدمت کرنا اپنا فخر سمجھیگی

سر اڈمنڈ۔ نہین بہئی ہم ابہی پیرس مین چند روز ٹھہرینگے اور تمہارے ساتھ بہی چلینگے لیکن یہ تو کہو اسوقت یہان کہانا ہی کہانے آئے ہو نا۔

لکارج۔ ہان اور کیا۔

مارٹمر۔ تو پہر آؤ بیٹہو۔ تم سے شادی بیاہ کے معاملے مین کچھ پوچہنا ہے۔ ہمارا ابہی اب کچھ ارادہ ہوتا ہے۔ مگر بہئی عورتون سے جی ڈرتا ہے۔ عموماً انمین مکر بہت ہوتا ہے۔

لکارج۔ ارے یار یہ کیا کہتے ہو۔ اگر تم ہماری بیوی کا مزاج دیکہو تو یہ سب وہم نکل جائے اور تمکو یہ حال ہے سب ہی خوبیان تو موجود ہین۔ واللہ جو جو باتین مین چاہتا تہا۔ خدا کی عنایت سے سب اون مین پائین۔ محبت ویسی ہی مہربانی ویسی ہی۔ دلربائی ویسی ہی۔ اور ایسی ولدادہ و فریفتہ کہ مین آپ سے

کیا کہون - ایک ادنی سی بات یہ ہے کہ وہ مجھے لکھتی ہین تم رات کو ایک وقت مقررہ پر چاند ضرور دیکھا کرو - اور ٹھیک چھ بجے شام کو تم بھی وہان میرا جام صحت پیا کرو اور جب سونے لگو تو گیارہ بجے رات کو تم بھی میرے واسطے وہان دعا صحت و عافیت مانگا کرو ٹھیک انہین اوقات پر مین بھی یہان یہی کرونگی - چنانچہ ہم یہ سب کرتے ہی ہین - جب اتنی سی بات پر اونکی خوشی ہوتی ہے - تو اونکا کہنا نہ کرنا واہیات بات ہے اوڈمنڈ - لیکن بھائی یہ از خود رفتگی دیر تک تھوڑی رہ سکتی ہے - چند روز کے بعد ایسی باتون مین کچھ عقل سے بھی کام لینے لگوگے - لیکن خیر کیا ہرج - سچی محبت مین کوئی خلل تو آئیگا نہین - اچھا اب ایک سوال کا جواب دو بھئی دوستانہ پوچھتے ہین بیجا معلوم ہو تو معاف کرنا یہ جو تمنے شادی کی ہے - صرف محبت کی خوشی مین کی ہے یا اور کوئی بات بھی ہے -

نکارج - یار اوڈمنڈ تجھ سے کوئی پردہ نہین - ہم تم ایک ہی مدرسے مین ساتھ پڑھتے تھے تمکو یاد نہین کہ ہمارے والد مرحوم اس لڑکی پر کسقدر مہربان تھے - بس وہی تو یہ مریم شاپل ہین -

سر اوڈمنڈ صاحب نے یہ نام سُنا - کھانا کھا رہے تھے - ہاتھ سے چھری اور کانٹا دونون چھوٹ گرے - تعجب سے بولے مریم شاپل -

ہان - یہی تو اونکا خاندانی نام ہے کیا تمنے پہلے سُنا تھا -

اوڈمنڈ - نہین - نہین - مجھے ایک اور بات کا خیال آیا لاحول ولا - وہ غلط تھا - نکارج نے ہنسکر کہا "مین تو پہلے بھی بہت ڈر گیا تھا - کہنے والا تھا کہ کہیں انکی دولت بھی ہے بس بھئی اوسی دولت و حسن کے خیال سے ہمنے یہ شادی کرلی ایسا کچھ دل آیا کہ دین دنیا کا کچھ ہوش ہی نہ رہا اور ادھر بھی یہ حال ہوا کہ نظر سے نظر لڑی - اور وہ بھی مے عشق و محبت مین مخمور ہوگئین - دو دل راضی تو کیا کرے قاضی - سب انتظام چٹ پٹ ہوگیا بس ہفتہ ہی بھر مین سامان ہوکر شادی ہوگئی -

اوڈمنڈ صاحب نے کہا "بھئی عشق و محبت کے معاملے مین تم بالکل اختیار سے باہر ہو جاتے ہو"

یہ تعریف لکارج صاحب کا سن وسال دیکھتے کچھ ٹھیک نہ تھی ابھی خاصی عمر آچکی تھی اور صورت شکل حرکات وسکنات مین بھی کوئی ایسی بات نہ تھی کہ عورتین لٹو ہوجایا کرتین - ہان اتنا تھا کہ بدمزاج نہ تھے اور دسترخوان پر مزیدار باتین خوب کرتے تھے - باقی تجارت کے معاملات مین البتہ بہت ہوشیار تھے -

الحاصل لکارج صاحب نے جب اپنی بیوی کے صحت کا جام پیا تو اڈمنڈ صاحب نے پوچھا "کیون بھئی ایسے زمانے مین جب تمھاری نوبلی بیوی کے ساتھ داد عیش وعشرت دے رہے تھے تو اسطرح دفعتہً پیرس آنیکا کیا سبب ہوا"

لکارج - حقیقت حال یہ ہے کہ مین نے ایک بہت بڑا لوہے کا کارخانہ تجویز کیا ہے اور اوسکے واسطے سند سرکاری حاصل کرنیکی تدبیرین بھی ہورہی ہین - سگر جاری کرنے کے لیے رقم کیشیر درکار ہے یہان پیرس مین مین نے وکیل کو لکھا تھا کہ ہماری بیوی کی جائداد پر روپیہ کی کچھ فکر کردین اور کچھ قرضہ بھی دلادین - خیر پہلی بات کا انتظام تو باسانی ہوگیا مگر قرضے مین کچھ دقتین پیدا ہوگئین اسی سبب سے یہان فوراً آنا ہوا اور اب معلوم ہوا کہ قرضے کی فکر نہین ہوسکتی لیکن ایک اور جگہ کوشش ہورہی ہے -

اڈمنڈ - بھلا - کسقدر کی ضرورت ہوگی -

لکارج - کچھ تو جمع ہی ہوگیا ہے باقی کوئی پچاس ہزار فرنک کی کمی ہے سو اوسکے واسطے یہ تدبیر کی ہے کہ اوتخ کی ہنڈیان کوئی چھ سات مہینے کے وعدے کی دیدی جائین - چنانچہ وہ ہنڈیان اسوقت بھی میرے پاس موجود ہین معزز لوگون نے سکھار بھی دی ہین اور -

اڈمنڈ صاحب نے ہنسکر کہا "پھر روپیہ ملنے مین کیا تامل ہے - لیکن اون ہنڈیونکے اعتبار کو تمنے اسطرح مجھسے بیان کیا جیسے مین بھی کوئی مہاجن ہون"

لکارج نے ایک خاص ادا کے ساتھ جسکو اڈمنڈ صاحب نے نہین دیکھا جواب دیا "بھائی کاروبار کے معاملے مین آدمی کو پوری اور ٹھیک ٹھیک بات کرنی چاہیئے اور مین تمسے سچ کہتا ہون کہ مجھے سخت ضرورت بھی ہے"

اڈمنڈ اسکے واسطے اسقدر متردد کیون ہو - کوئی دو ہزار پونڈ کا تو معاملہ ہے

کل ہم مکان لکھ بھیجین گے کوئی ہفتہ بھر مین روپیہ آجائیگا - ایک معاملے مین ہم تمہارے مہاجن ہی ہو جائینگے -

لکارج صاحب نے جب یہ خوشخبری سُنی چہرہ بشاش ہو گیا کہا اگر بھائی اتنی مہربانی کروگے تو واللہ عمر بھر تمہارا احسان مانینگے اب مین کل ہی اپنی پیاری بیوی کو لکھ بھیجونگا کہ خدا کی مہربانی اور آپ کی عنایت سے پیرس آنے کی محنت سوارت ہوئی اور سب انتظام ہو گیا -

اڈمنڈ - اچھا لے اب روپیہ پیسے کی باتون پر تو بھیجو لعنت آؤ کچھ ادھر اودھر کی گپ شپ اوڑے -

لکارج - بہت بہتر جو آپکا حکم ہو - لے اب اوس لوہے کے کارخانے کا حال سُنیئے مین نے اوسمین کون کونسی بات تجویز کی ہے -

غرضکہ اونسے تفصیلی حالات بیان کرنا شروع کئے جنکا اعادہ یہان فضول ہے اور جب نو بج گئے تب دونون دوست ہوٹل سے نکلکر پیرس کے چمن کی سیر کرنے لگے اسیوقت لکارج کو چاند سے آنکھین لڑانی ہوئی تھین کیونکہ نو بجے انکی معشوقہ اسی روہی چاند کا نظارہ کرتی تھین بوسہ بہ پیام سُنا ہوگا مگر نظارہ بہ ہتاب انکی اونکی ترکیب تھی - جب دس بج گئے تو اڈمنڈ اور لکارج اپنے اپنے ہوٹل چلے آئے -

غرضکہ دو تین دن اسیطرح گزرے اکثر ملاقاتین ہوتی رہین سر اڈمنڈ نے قرض دینے کا وعدہ ہی کر لیا تھا - لکارج کو اور کوئی کام بھی نہ تھا - دونون شہر کی سیر اور تفریح اکثر کرتے رہتے -

لکارج کا یہ حال کہ جب دیکھو اپنی بیوی کا ذکر کر رہے ہین اور ہر روز کوئی نہ کوئی نئی بات اونکی تجویز کی ہوئی بیان ہو رہی ہے -

اور فی الواقع لکارج کی میم صاحب کی الفت اور محبت - اسدرجہ پر پہونچ گئی تھی کہ خطونمین یہانتک لکھتین کہ فلان فلان وقت تم وہان کھانا کھایا کرو کہ بلا سے مکان مین ہمارا ساتھ نہ ہو تو زبان مین تو ہو -

اڈمنڈ ایسی ایسی وہمی باتون کو اکثر دل لگی مین اوڑایا کرتے مگر یہ بیچارے بمصداق

آنچہ جورو جی بفرماید رواست
حکم جورو جی بر از حکم خداست

جو کچھ وہ خط مین لکھتین اوسکی ضرور تعمیل کرتے۔
ایک روز صبح کو اڈمنڈ ناشتے سے فراغت کر چکے تھے۔ کہ مسٹر فرڈی ننڈ کلاری داخل ہوئے اور بعد معمولی سلام بندگی کے کہنے لگے "آپ کو یاد ہوگا مین نے عرض کیا تھا کسی روز کفش خانے تک قدم رنجہ فرمائیے لیکن شاید آپ کو میرا پتہ یاد نہ رہا۔ آج مین نے کہا خود ہی چلکر یاد دہانی کرآؤن"
اڈمنڈ۔ واقعی مین نہایت شرمندہ ہون۔ معاف فرمائیگا بات یہ ہوئی کہ جس وقت پیرس پہونچا ہون اوسیوقت ایک بہت بڑے دوست ملگئے۔
فرڈی ننڈ نے مسکراکر کہا۔ "جی ہان پرانے دوست کے آگے نئے نیازمند کا کیا حق خیر صاحب آپکی شرمندگی سر آنکھون پر۔ مگر اس شرط پر کہ آپ پرسون شرکت دعوت قبول کرکے ضرور وعدہ وفا فرمائیے"
اڈمنڈ۔ بھلا اتنی بڑی بات اور مجھے انکار کی مجال ہو۔ مین بسر وچشم حاضر ہون۔ ہان یہ تو کہیئے آپ کے دوست ڈومنسل تو بخیریت ہین۔
فرڈی ننڈ۔ جی ہان خدا کی عنایت سے اچھی طرح ہین۔ وہ بھی شریک ہونگے لیکن میرے اونکے مزاج مین بہت فرق ہے۔ گو دوستی بھی اور آپ نے تو دیکھا ہی ہوگا۔ اور ہان خوب یاد آیا۔ جس روز ہم یہان پہونچے ہین عین اوسی دن ایک عجب اتفاق پیش آیا۔ جس بات کا ذکر آپ نے ڈاک گاڑی مین کیا تھا وہ اکثر یاد آجایا کرتی تھی مین پیلس رائل مین ٹہل رہا تھا دور سے ایک آدمی نظر آیا اچھی طرح پہچانا تو نہ گیا۔ مگر کچھ شبہ سا ہوا۔ مین لپکا دیکھا تو خیال غلط نہ تھا واہ واہ تو وہی نیک بخت ہین جنہون نے پہلے سحر حسن سے دل چھین لیا تھا۔
اڈمنڈ۔ ہان۔ آپ دونون صاحبون مین اس روز جو باتین ہوتی تھین۔ مجھے خوب یاد ہین جسپر مین نے کہا تھا ایسی چھوٹی چھوٹی باتین بعض دفعہ انسان کے اہم واقعات سے متعلق ہو جایا کرتی ہین۔
فرڈی ننڈ۔ واللہ باللہ ایسے انہون نے پھر ایک اور رسید کیا۔

خیر اوسکا ذکر تو فضول ہے - مگر جب مجھے معلوم ہوا کہ جوی بیگم ہین جو اسطرح بنی ٹھنی بڑے ناز و انداز کے ساتھ روش گلستان ہین اور صرف ایک خادمہ ساتھ لیئے گلگشت کر رہی ہین - تو مین بے تکلف جا کر یون کہنے لگا" بیگم صاحب گستاخی معاف دو دفعہ جسطرح دیدار نصیب ہوا - اور تھیوریز کے چمن مین آپکے نام کا کارڈ پڑا پایا جو بہ وقت حرز جان کی طرح میرے پاس رہتا ہے اوسکے دیکھتے میرا اسطرح مخاطب کرنا داخل گستاخی ہو گا - یہ اطمینان رہے کیسکو ستانے کی میری عادت نہین - نہ کہ لیڈی کو - معاذ اللہ اسوقت میرے خیال مین ایک بات آئی - جسکے آگے ظاہری رسم ہیچ ہے اور اسیوجہ سے گستاخانہ عرض کیجاتی ہے"

لیڈی نے نہایت متانت و اخلاق سے جواب دیا" اب جوی بیگم میرا نام نہین - نواب لاڈو سے میری شادی ہو گئی ہے بس آیندہ ازراہ مہربانی اسطرح نہ مخاطب نہ فرمائیے گا"

مین نے جواب دیا" بہت بجا آیندہ اسکا ضرور لحاظ رہیگا مگر اتنا خیال رہے - کبھی فراک مین میرے کہ ذی پھیر بھی تھا -

آپ نے یہ کیا ستم کیا کہ جو بات کرنی منظور نہ تھی اوسکی امید کیون اس دل مین پیدا کرائی -

محبت جو مجھسے نہ منظور رہتی
تو چھپ چھپ کے آنکھین لڑانا نہ کیا

افسوس اسبات کا ہے ع - دلم بردی و دلداری نہ کردی -

خیر ماضی ماضی - اب اتنا تو کیجئے - کہ اپنے ملنے جلنے والون مین آیندہ شمار کرتی رہے - یہ سنکر اونہون نے ایک آہ سرد کھینچی اور کہا" خدا جانے کون کمبخت گھڑی تھی کہ تمسے آنکھین چار ہوئی تھین"

مین نے کہا" کیا کبھی اتنا خیال آیا تھا"

بیگم نے نہایت غمگین اور حزین آواز سے جواب دیا" کیا کہون کبھی کبھی تمہاری یاد اب بھی ستاتی ہے - اے توبہ - غیر آدمی سے بات چیت اچھی نہین - اور

بہر نوکر چاکر کے سامنے۔ وہ دیکھو ماما لاکھ دور کھڑی ہے مگر سامنے تو ہے وہ دیکھکے اپنے جی مین کیا کہتی ہوگی"۔

اوسوقت صورت دیکھکر دل ایسا کچھ اختیار سے جاتا رہا کہ بیساختہ مین بول اوٹھا "برائے خدا ایک دفعہ تو ملنے کی اجازت دو۔ مجھے بہت کچھ تمھے کہنا سُننا ہے"۔

کچھ چپ ہو گئین۔ آنکھین نیچی کر لین۔ سر جھکا لیا۔ پھر کہنے لگین "اچھا کل پہر تیسرے پہر کو ٹھیک تین بجے فوارے کے پاس"۔

مین جواب مین کچھ کہنے نہ پایا تھا کہ چل کھڑی ہوئین۔ آگے آگے وہ اور پیچھے اون کے خادمہ۔

اوٹمنڈ صاحب نے ان سب باتون سے متعجب ہو کر جواب دیا "تو آپ ٹھیک وقت پہ پہونچ گئے ہون گے"۔

فرڈی ننڈ۔ جناب ٹھیک وقت کیسا یار لوگ گھنٹہ بھر پہلے سے وہین موجود تھے اور تین بجے سے، بجے تک چار گھنٹے کامل انتظار مین ٹہلا کئے۔ مگر یہ صاحب کا کہین پتا نہین کیا کہون۔ یہ حرکت تو اونکی بالکل خلاف شان تھی۔ یہ تو مجھے معلوم ہی ہے کہ آپ لوگون کے خیال کے مطابق میری زبان سے ایسی باتون کا نکلنا معیوب امر ہے۔ لیکن ہم لوگون مین ایسی باتون عشق و محبت کے معاملے مین کچھ اور ہی قسم کی ہوتی ہین۔

سر اوٹمنڈ۔ بھلا ایسے آدمی سے اوسوقت جان چھڑانے کی اور کون تدبیر ہوتی۔

مسٹر کلاری اگر اسطرح پہ بس کر کے جبراً قہراً ایسا وعدہ لیا جائے جس سے اوسکے شوہر کی آبرو مین بٹا لگتا ہو اور جو خلاف شیوۂ شرفا ہو تو اوسکے پورے ہونے کی کیا امید ہو سکتی ہے۔

فرڈی ننڈ۔ بجا ہے۔ مگر اونکو بھی لازم تھا کہ اپنے قول پہ قائم رہتین۔ جو کچھ میرے جی مین تھا مین نے اونپر ظاہر کر دیا تھا۔ اب اونکا مین نے مکان ڈھونڈھ نکالا ہے امیرون کے محلے مین ایک بہایت رفیع الشان کوٹھی ہے۔

دو خط بھی نہایت احتیاط کے ساتھ پہونچا دیئے۔ ایک مین یہی مضمون ہے کہ۔

ع - وہ جو ہمسے تمنے قرار تھا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو - اور دوسرے کا مطلب تھا کہ اس خاموشی سے بمصداق - الخاموشی نیم رضا - مرے دل کی آگ اور بھڑک اونٹھی ہے -

اڈمنڈ - مگر تمکو اسکا منصب کیا تھا -

کلاری - (بات کاٹ کر) معاف کیجئے گا جناب اس عورت نے اس دفعہ میری بڑی توہین کی - اب اوسنے ظاہر کر دیا کہ مین نے اپنا خیال اوسکے دلمین پیدا کر دیا ہے اب میری تمناؤن کو خاطر مین نہ لانا بے جا بات ہے - اگر کل تک جواب نہ آیا تو پھر خط لکھونگا اور اوسمین خوب مرمّے لونگا کہ ہان صاحب نواب لاٹور کی بیگم صاحب ہو جانے سے بیچارے غریب فوجی انجنیر کی کیا وقعت تمہاری نظرون مین ہو گی -

اڈمنڈ - بھلا اسمین تمکو کون صلاح اور صلاح دے لیکن ایک بات کا تو جواب دو وہ تمکو یاد ہے تمنے بیان کیا تھا کہ پہلی مرتبہ ایک اور لیڈی بھی ساتھ تھین جنکی محبت فرڈی ننڈ - ہان ہان مین سمجھا - مریم شاپل کی نسبت آپ کہتے ہین - اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اونکو آپ کیون پوچھتے ہین - اور شاید آپ کو خیال ہو گا کہ میرے دوست کو بھی وہ اسی طرح پھر ملین یا نہین - آپ اطمینان رکھین وہ نہین ملین - اگر آج راستے گلی مین سنڈ بیٹر بھی ہو جاتی تو وہ اتنے جی کے کرارے نہین کہ یون ٹوک بیٹھتے - اونکو اتنی ہمت خدا نے کب دی تھی - خیر خدا حافظ پرسون ٹیک ۶ بجے تشریف لائیگا آپکا انتظار رہے گا -

یہ تو رخصت ہو کر چلے گئے اور اڈمنڈ اس سوچ مین پڑے کہ اگسٹ اور مریم شاپل کا حال جو سنا جاتا ہے ہو نہ ہو یہ لکارج ہی کی میم ہین -

ہوڑی دیر تک تو خیال رہا کہ آؤ کتاب القامین مفصل دیکھین - مگر پھر ارادہ کر لیا کہ نہین ابھی اور ٹھہرو ان لوگون کے حالات آپ ہی کھلتے جائینگے - اور انسانی سرشت کا ہمکو ایک اور تجربہ ہو جائے گا - جب یہ معاملہ اچھی طرح طول پکڑ لے اور پیچیدگی بڑھ لے تب جاکر کتاب مین دیکھنے کا لطف ہے -

اب دن کے کوئی گیارہ بج گئے - لکارج ایک اور محلے کے ہوٹل مین مقیم تھے -

یہ وہان پہونچے دیکھا اپنے کمرے مین بیٹھے ایک خط بڑے شوق اور انہاک سے پڑھ رہے ہین دیکھتے ہی انہون نے کہا پہر گرینڈیر سے تازہ خبر آئی کیون بے نامہ واللہ ہے شرط ہوتے ہین۔

لکارج۔ ہان یار خوب تاڑ گئے ہان ہماری بیوی ہی کی چٹھی ہے۔ مگر ایک بات تعجب کی ہے۔ آج ہماری ماں کا کوئی خط نہین۔ حالانکہ کوئی ڈاک اونکے خط سے خالی نہ جاتی تہی۔ بہئی یہ عورتین کیسی نادان ہوتی ہین کیون صاحب انکی محبت کے نسبت آپ کیا کہتے ہین۔

اڈمنڈ۔ چہ خوش۔ آپ ہمسے پوچہتے ہین۔ بھلا اسکو کیا معلوم۔ سیٹھ کیا جانے صابن کا بہاؤ آجتک ہمنے کسی عورت سے محبت کی ہو یا کوئی ہمپر رکہی ہو تو البتہ بتائین۔ یہ باتین بہئی وہی خوب جان سکتے ہین جنپر بیتی ہون مگر ہان۔ اتنا البتہ معلوم ہوتا ہے کہ عورتون کا نسخہ محبت عجب بے سیاق اجزا سے قوام صدق وصفا کے ساتھ ترتیب دیکر طرفہ معجون تیار ہوتا ہے۔ میری رائے مین تو بہت سی عورتونکو اتنا جوش محبت ہوتا ہے کہ اپنے مطلوب پر پوری طرح ظاہر کرنیکا کافی ذریعہ اونکو نہین ملتا۔ بلکہ باوجود انوکہے خیالات اور وہمون کے بعض عورتین تو اپنے محبوب ومطلوب کے خاطر سے وہ کر گزرتی ہین جو مردون سے کبہی ممکن ہی نہین اونی اسی یہ بات کیا کم ہے کہ اگر کسیکو معلوم ہو جاتا ہے کہ میری محبت مین خامی کا شبہ ہے۔ یا جتنی ہے اوتنی معشوق پر ظاہر نہین تو اتنا رنج کرتی ہے کہ دنیا کی کوئی مصیبت اوسکے برابر نہین ہو سکتی۔

لکارج نے کچھ تامل کرکے کہا "بجا ارشاد ہوا۔ آپ کے رائے کی تصدیق دیکہیے اسی معاملے سے ہوئی جاتی ہے۔ یہ قول صحیح ہے کہ بعض اوقات اپنی محبت کے اظہار مین یہ سب ہی کچہہ کر گزرتی ہین۔ مین نے آپ سے عرض ہی کیا کہ آپکی بہاوج نے وہان اوسیوقت کہانا اختیار کیا جسوقت مین یہان ہونگی مین کہاتا ہون۔ اور علی ہذا القیاس آنکھ لڑانے کا بہی وقت مقرر کیا ہے۔ لیکن اب کے تو انہون نے اس سے بہی بڑہکر ترکیب نکالی ہے یعنے ایک قسم کی ٹکیان بہیجتی ہین کہ وقت مقررہ پر مین یہان کہایا کرون اور اوسیطرح کی

وہیں اوسیوقت وہان تناول کیا کرین یہ ٹکیان اونہون نے خود اپنے ہاتھ سے تیار کی ہین - ایسی چیزون کا اونہین خاص سلیقہ ہے - پھر بہائی اونکی خوشی پوری کرنے مین مرا کیا ہرج ہے -

اڈمنڈ - ہان اسمین کوئی دقت ہی نہین - کیا ٹکیان آگئین -

لکارج - ابھی تو نہین لیکن شام تک آجائینگی - آج مین باہر جاؤن گا ہی نہین کئی خطونکا جواب لکھنا ہے - شام کو ہم آپ پیلس رائل مین -

اڈمنڈ - بہت بہتر ٹھیک چھ بجے فوارے کے پاس ملینگے -

سر اڈمنڈ وہان سے اوٹھکر ادہر اودہر سیر کر نکل گئے - تنہا سیر کرنیوالے کے واسطے اور مقامات پر تو نہین - مگر پیرس مین بہت کچھ دلچسپی کے سامان میسر آجاتے ہین - لندن کی شاہراہون مین تو اجنبی آدمی کا دل ہی نہین لگ سکتا - انگریز کچھ ایسے سرد مہر ہوتے ہین کہ کوئی بیچارے اجنبی سے مخاطب ہی نہین ہوتا اور پیرس مین ہر ایک کوئی کسی سے بات چیت - ملاقات نہ پیدا کرے - مگر اور دن کے ہنس مکھ چہرے دیکھکر آدمی بجائے خود دلشاش رہتا ہے لندن مین اگر کوئی تنہا سیر کو نکلے تو بہت ہی جی گھبرائے - اور تنہائی کی وجہ سے ایسی کچھ اداسی چہرے پر آجائے کہ لوگ اوسی کو دیکھنے لگین - لیکن پیرس مین اسقدر چہل پہل کا رہا ہے کہ کسی رفیق کی ضرورت نہین ہوتی - غرضکہ ۶ بجے اڈمنڈ پیلس رائل پہونچ گئے مگر لکارج کو نہ پایا - کوئی آدہ گھنٹہ تک ٹہلا کیئے پھر بھی لکارج کا پتہ نہین - آدہ گھنٹے اور انتظار کیا - کہان تک انتظار کرتے سمجھے کوئی ضروری کام ہو گیا ہوگا - کہانا تنہا ہی کہا لیا -

کوئی نو بج گئے ہونگے لکارج ابتک نہ آئے - سر اڈمنڈ اوسی ہوٹل مین چلے گئے جہان وہ ٹھہرے تھے - وہان معلوم ہوا کہ وہ دفعتہً سخت بیمار ہو گئے شست برخاست سے معذور صاحب فراش ہین عورت جو دیکھتے ہین - بالکل بدل گئی - چہرہ اوترا ہوا - رنگ زرد - آنکھون مین حلقے -

اڈمنڈ - خدا کے لیئے - یہ تمہارا حال کیا ہے -

لکارج (آہستہ سے) بھئی کیا کہون جون ہی مکان سے چلنے کو تھا کہ متلی ہوئی

شدت سے استفراغ ہونے لگا۔
اڈمنڈ۔ کچھ غذا کا فتور تھا۔
لکارج۔ بھئی مین نے تو کوئی چیز ایسی کھائی نہین۔ ہان اب یاد آیا صرف ایک انڈے کا گنہگار ہون۔
اڈمنڈ۔ کس چیز کا۔
لکارج۔ بھئی اوسی ملیکا کا وہی مین کپڑے پہن چکا ہون۔ کہ پارسل پہونچا ایک کنارہ توڑ کر کھایا اشتہا بھی نہ تھی۔ صرف اونکی خاطر سے مین نے چکھ لیا تھا۔
اڈمنڈ۔ تو وہ کیون مضمحل ہونے لگی۔ اللہ نے چاہا۔ کل تک طبیعت درست ہو جائیگی۔ کل صبح کو انشاء اللہ ہم آپ ٹرٹونی کے ہوٹل چلین گے۔ وہین کھانا ہوگا لے بھئی خدا حافظ۔ بہت شب بخیر اب تمہارا سو رہنا ہی مفید بھی ہے۔
صبح طبیعت تو ٹھکانے ہو گئی تھی۔ مگر ملاقات ابھی نہ ہوئی تھی کہ باہر جاتے۔ ڈاکٹر نے بھی کہا تھا ابھی چند روز بستر پر استراحت کرنی چاہیے۔ اڈمنڈ آئے اور برمیجل تار کر دیا کہ مزدہ سنایا کہ رسیل تک مکان سے نہ نکلیگا۔ بہر سے نزدیک ایلوا پلو چہرا مین قیام کی ضرورت نہ رہیگی۔
لکارج۔ واقعی ہر کوئی کام خوبی۔ اور جی بھی چاہتا ہے پیاری مریم سے ملنے کا اشتیاق بھی ہے۔ یار اڈمنڈ مین سمجھے کیا کہ تم وہ پل خوبیون کی آرزو مین گھوڑا اچھا ڈانسٹ سے ملنے کو۔
حضرات ناظرین یاد ہوگا کہ اڈمنڈ نے مسٹر فرڈی ننڈ کالاری کے بان لگوائے تھے اور خود بھی اونکو اشتیاق تھا کہ اپنے میزبان اور نواب لاٹوری بیگ کے مفصل حالات سنین۔ چنانچہ وقت مقررہ پر جا پہونچے اور یکبارگی ملاقات کا کرہ تماشا نظر آیا سب طرح آراستہ ہے اور اوسمین ان کے دوست انتظار مین بیٹھے ہین مگر بہت ہی غصے مین۔ مضطرب الحال۔ جامے سے باہر۔ مٹھیان بندھی ہوئین۔ دانت پیستے ہوئے۔ جسوقت یہ پہونچے مین کالاری نے انکو نہین دیکھا تھوڑی دیر کے بعد اپر نظر پڑی۔ مخاطب کرنے لگے "ہاں کہئے گا کیا حرکت کرکے حماقت ہو گئی۔ اتنی عمر آئی مجھکو اسقدر ذلت کبھی نہین اوٹھانی پڑی یہ بھی

مجھسے گوارا نہ ہوگا۔

اڈمنڈ۔ ذلت!۔

فرڈی نینڈ۔ جی ہان ذلت۔ بے حد ذلت۔ کیا کہون آج کوئی مرد ذات ہوتا تو لہو پی لیتا مگر عورت مانی کچھ کر نہین سکتا اسی کا تو مجھو اور رہی غصہ ہے۔

اڈمنڈ۔ تو آپ کے غیظ و غضب سے پایا جاتا ہے کوئی بہت بڑی بات ہے کیا پھر کسی نے وعدہ کرکے وفا نہین کیا۔

فرڈی نینڈ۔ یہان تک بھی کوئی بڑی بات نہ تھی۔ درگزر کیجاتی۔ مگر دولت و ثروت کے غرور مین وہ مجھے ایک مفلس۔ قلاش سمجھتی ہین۔ شہد الگجا خیال کرتی ہین۔ کوئی بھلا آدمی برداشت کرسکتا ہے۔

اڈمنڈ۔ ذرا تامل کرو۔ غصہ تھوک ڈالو۔ بعض حرکات عورتون کے ایسے ہوتے ہین۔ جنکے دو معنی لگائے جاسکتے ہین۔

فرڈی نینڈ۔ نہین یہ بات نہین۔ ہرگز یہ بات نہین (تھوڑی دیر ٹھہر کر) آپکو ابھی مفصل حال معلوم نہین۔ مین نے آپ سے مجمل کہا ہے۔ پہلے مفصل سن لیجئے پھر رائے دیجئے گا۔ اب آپ سے کوئی پردہ تو ہے نہین۔ ذرا اس خط کو ملاحظہ فرمائیے یہ کہکر جیب سے خط نکالا اور پڑھنے کو دیا سر اڈمنڈ بیٹھکر دیکھنے لگے۔ فرڈی نینڈ ٹہلتے جاتے اور یہ کہتے جاتے ہین "یہ تو کھلی کھلی ذلت ہے۔ نہایت بیہودہ حرکت ہے۔ آبرو خاک مین ملانے والی بات ہے افسوس! کیونکر اسکی کسر لون۔ آج کوئی مرد ہوتا تو مزہ چکھاتا۔"

سر اڈمنڈ نے خط جو دیکھا مضمون یہ تھا "اسی خیال سے کہ آپ بھی عزت دار آدمی ہین میری گزارش ہے کہ آپ جو میری جان سے عزیز دوست جولی کے پیچھے پڑے ہین اوس سے ہاتھ اوٹھائیے۔

اگر آپ کو سچی محبت ہے۔ تو اوس بیچاری کا عیش تلخ نہ کیجئے۔ اگر عشق صادق ہے تو اوسکی خاطر سے دلپر جبر کیجئے۔ اور سمجھ لیجئے کہ وہ دوسرے شخص کی ننگ و ناموس ہے اگر آپ ان حرکات سے دست بردار نہونگے تو بڑی بدنامی ہوگی۔ آبرو مین فرق آئے گا اور آپکی ان باتون سے ایسا نقصان پہنچیگا کہ مدت العمر

کیواسطے اوسکے عیش وعشرت مین خلل پڑیگا۔
ایک وقت مین اوس سے حماقت ہوگئی وعدہ کربیٹھی کہ اور ملنے جلنے والونکی بہ نسبت آپکا خیال اوسکو کسیقدر زیادہ رہتا ہے۔ مگر جب وہ مکان پر پہونچی۔ طبیعت کو سکون ہوا اپنی جگہ غور کیا۔ تو اب وہ نہایت نادم ہے کہ ہائے مجھ سے کیا نادانی ہوئی۔
وہ گویا کسی دریاے قہار کے اونچے کگارے پر کھڑی تھی۔ ذری قدم ڈگتا اور غرق تھی۔ سوائے اسکے کہ پیچھے ہٹے اور کوئی بچاؤ کی صورت ہی نہ تھی۔ اوسنے مصمم ارادہ کرلیا۔ کہ کچھ ہی ہو وعدہ پورا نہین ہو سکتا۔ اور سچ تو یون ہے کہ بیجا نہین کیا میرے نزدیک بڑی عقلمندی کی۔ بیچاری نے ساری رام کہانی مجھے لکھی ہے وہ اور مین ہم مکتب ہون بچپن کی میری گنیان ہے۔ اوسنے سب حال لکھکر مجھسے پوچھا ہے کہ بہن اب کیا تدبیر ہے۔ مین نے ہنوز ابھی اوسکو جواب نہین دیا اور دیتی تو کیا دیتی۔ کہ اتنے مین مین نے سنا تمنے پھر چیڑ چیڑ شروع کردی۔ اس سے مجھے بہت ہی صدمہ ہوا۔ افسوس اوس بیچاری کے دلپر کیا گزرتی ہوگی۔ ایک طرف تو اوسکی آبرو تمہارے ہاتھ مین اور دوسری طرف تمہارے مظالم کا خیال۔
مین سچ عرض کرتی ہون جو کچھ اس بارے مین آپ کر رہے ہین وہ شرفا کے شیوے کے بالکل خلاف ہے۔ اہم معاملات مین خفیف باتون کا لحاظ یا ذہنی خیال طاق پر رکھ دیا جاتا ہے۔ صاف صاف یہ ہے کہ اب آپ کے ساتھ اوسکو کوئی الفت نہین ہوسکتی۔ اور نہ آپکو اوسکا خیال رکھنا چاہیئے۔ لیکن مجھے اندیشہ ہے اور آپ کے حرکات سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ جانتے ہی نہین سچی محبت کس چڑیا کا نام ہے۔ بلکہ کچھ اور ہی منشا ہے۔ شاید آپ خیال کرتے ہون کہ ایک امیر آدمی کی بیوی ہے۔ اسلئے سے انتفاع کے واسطے اور کوئی تدبیر کرو۔ انہون یہ شبہ مجھے لکھا ہے جسوقت اونکا خط مجھے ملا اوسکے ساتھی وہ چیز بھی آئی جس سے مین آپکو راضی کرسکون۔ تاکہ آپ آیندہ کوئی حرکت نکرین کہ راستے گمراہ مین جب وہ اپنے شوہر کے ساتھ ہون تو کوئی بدگمانی پیدا ہوسکے۔ سچ جانئے وہ بیچاری گھر سے باہر قدم نہین رکھ سکتی۔ آپ کی حرکتون سے اسقدر ڈری ہوئی ہے

آپ جانتے ہین عورتین زیور پر کیسی جان دیتی ہین مگر اونہون نے ایک نہایت قیمتی ہیرے جڑاؤ زیور کو نظر کیا ہے اور بہ لجاجت عرض کیا ہے کہ خدا کے واسطے رحم فرمایئے - اور کسی ملک کو سیر کے واسطے چلے جائیے اگر شہر برابر بھی آپ مین عزت خود داری ہوگی اور آپ یہ جانتے ہون گے کہ جس نے آپکو کبھی کسی قسم کا صدمہ نہین پہونچایا - آپکا کوئی ہرج و نقصان نہین کیا - اوسکا ستانا بیجا ہے - تو آپ اسکو عزت و قبول فرما کر اس پیرس سے باہر کسی طرف چلے جائینگے - اور میرے حال پر ایسی مہربانی کرین گے کہ عمر بھر مجھپر بار احسان رہیگا

راقمہ
نیپولین کارنج
(سابق مس شاپل)

سر اڈمنڈ نے خط پڑھکر کلارنی کو دیا اور کہا واقعی عجیب و غریب خط ہے - مگر معاف کیجئے گا - یہ شیخی تو آپ نے اپنے اوپر آپ ہی پیدا کیا - آج اگر اتنا بیجا تکرتے تو کون کہہ سکتا کہ آپ اوسے ستاتے ہین -

فرڈی ننڈ تو سوچنے لگے اور سر اڈمنڈ کی نظر اتفاق خانم پر گئی - دیکھا اوسکے اوپر نہایت قیمتی ہیرے کا جڑاؤ زیور رکھا ہوا ہے -

تھوڑی دیر کے بعد کلارنی نے کہا آپ سچ فرماتے ہین - آپ کی رائے بہت صحیح ہے بیجی سے حماقت ہوئی - دیکھئے وہ زیور ہے - جو لفٹ اللسان کے واسطے بطور رشوت آیا ہی - مین اسکو میڈم لکارج کے پاس واپس کر دونگا - عطائے تو بلقائے تو بخشیدم - اور خود انشاء اللہ چند روز کے واسطے فرانس سے چلا جاؤنگا تاکہ ان عورتون کو جو اپنی دولت کے گھمنڈ مین کسی کی کچھ حقیقت ہی نہین سمجھتین - معلوم ہو جائے کہ ایسے ایسے بھی بندگان خدا دنیا مین پڑے ہین - اور اس شخص کو جس برابر روپیہ پیسے کی پروا نہین - اونکا زیور اونکی دولت اونکو مبارک !!

اتنے مین ایک اور مہمان داخل ہوئے اور فرڈی ننڈ نے خط اور زیور لپ جھپ چھپا لیا - اہل فرانس کو بات ٹالنے کا بڑا سلیقہ ہوتا ہے - فوراً ادھر اودھر کا ذکر کرنے لگے غرضکہ تھوڑی دیر مین ڈومنل اور کئی مہمان آگئے

اور کھانا چنا گیا۔
اگرچہ انکے اہل وعیال نہ تھے اور کچھ امارت بھی ایسی نہ تھی۔ مگر دعوت بڑی دھوم دھام کی ہوئی اور فرانس والون کا قاعدہ بھی ہے کہ اور دن کی بہ نسبت دعوت مین اہتمام بھی خوب کرتے ہین کچھ ہو یا نہو لنگوٹی مین پھاگ ضرور کھیلین گے ایسا معلوم ہوتا ہے گویا انکی ساری عزت آبرو دعوت ہی پر منحصر ہے۔ اعلے درجے کے باورچیون۔ کاب داارون سے لذیذ و نفیس کھانے۔ اچار مربے تیار کرائے گئے تھے۔ بڑی بڑی قیمتی شرابین منگوائی گئین تھین۔ غرضکہ کوئی دقیقہ امیرانہ دعوت کا اوٹھا نہ رکھا گیا تھا۔
فرڈی ننڈ نے حسب دستور کے ساتھ بیٹھکر دو چار جام شراب ناب اور اپنے نواب لالٹور کی بیگم کا بہتا۔ سیدم لکارن کے خط کا مضمون۔ سب بھول گئے ذلت توہین کا رنج دل سے نکال باہر کیا۔ فرانس والون کے برابر نہ کوئی گزشتہ واقعہ یاد عامل ہے اور نہ حافظ کی اس نصیحت پر جاتا۔

زرنج و راحت گیتی مرنجان دل مشو خرم
کہ آئین جہان گاہے چنان گاہے چنین باشد

یہ بھی مسلمانون کیطرح آیندہ کی سب باتین حوالہ بخدا ہی رکھتے ہین اور چاہے کوئی عقیدہ مانین یا نہ مانین۔ مگر

سب کام اپنے کرنا تقدیر کے حوالے
نزدیک عاقلون کے تدبیر ہے تو یہ ہے

ضرور وحی آسمانی سمجھتے ہین اور واقعی اس عالم کون و فساد مین فرانس والونکی بیفکری انگریزون کے مقابلے مین قابل رشک ہے۔ سر اڈمنڈ نے جو اپنے دوست کو اسطرح خوش بشاش دیکھا کہنے لگے "شکر ہے اسوقت تو جاکے کوہ غم آپ کے دلسے ہٹا"
کلارنی۔ بھئی مجھے رنج بہت دیر تک نہین رہتا۔ بس مجھکو تو ایک کوہ آتش فشان سمجھو۔ کہ یکبارگی مادہ ہیجان مین آیا۔ اور دفعۃً شعلہ ہائے جوالہ نکلنے لگے۔ لیجئے وہ نکل گئے۔ ٹھنڈک پڑ گئی۔ چلو ایک زمانے کے لیئے سکون ہو گیا

اور یہی خاصیت ہم سب فرانس والون کی ہے۔
سراڈمنڈ (مسکراکر) ہان درست ہے آپ لوگون کا ایسا ہی مزاج ہے۔
ڈومنل۔ آپ تو ناصحون اور سرشت انسانی پر غور کرنے والون مین ہین۔ اہل فرانس کی خاصیتون سے بڑھکر شاید اور کوئی چیز غور و توجہ کے لایق ہوگی۔ اور پھر لطف یہ کہ تمام اوسکے فروعات پر حاوی ہوجانا بہت ہی آسان۔
ایک اور صاحب بیٹھے تھے وہ اسطرح گویا ہوے "مین عرض کرون۔ اصل بات یہ ہے فرانسیسی اپنے مزاج کی ان باتونکو اپنے ملک مین رہکر ادراک نہین کرتے۔ مگر ہان جب اور ملکون مین جاتے اور وہان کے لوگون کی خاصیتون کو دیکھتے ہین۔ تب اونکو اپنی یہ بات معلوم ہوتی ہے۔
اڈمنڈ۔ ہان یہ تو سب ہی قومون کے واسطے ہے۔ جب ایک قوم کو دوسری سے ملاکر دیکھو تب اوسکے خواص اور خصائل کا تشبیب و فراز تقابل کی وجہ سے اچھی طرح نمایان ہوجاتا ہے۔ مجھے خود اسکا تجربہ ہوا ہے۔
کلاری۔ اہل فرانس خفیف الحرکات معلوم ہوتے ہین مگر صرف سرسری نظر سے حالانکہ جب وہ کسی بات کا ارادہ کرتے ہین تو بہت ہی متین اور بہاری بہر کم نکلتے ہین۔ وہ موقعے موقعے پر اپنی شوخ مزاجی اور متانت دونون ظاہر کرتے ہین وہ ہر سخن وقتے و ہر نقطہ مکانے دارد۔ پر عمل کرنے والون مین ہین چنانچہ اسبات کی تصدیق وزیر اعظم والی حکایت سے بخوبی ہوتی ہے۔ جب ترکون اور عیسائیون سے لڑائی چھڑی ہوئی تھی اور اسٹریا کی فوج کو ترکون نے بالکل پس پا کردیا تھا۔ تو کہ فرانس کی فوج میدان جنگ مین آئی ترکی فوج پر اونکے وزیر اعظم بذات خاص اوسوقت کمان کرتے تھے۔ انہون نے اہل فرانس کی فوج کے بنے ہوئے بال اور خاص قسم کی ٹوپیان اور وردی دیکھکر خیال کیا کہ یہ فوج عورتون کی ہے۔ کہنے لگے بہی واہ غنیم نے ہمارے مقابلے کو کیا جوان جوان عورتین بھیجی ہین۔ مگر پھر انہین عورتون یعنے شجاعان فرانس نے فوج عثمانی کے ایسے دانت کھٹے کردیے کہ وزیر اعظم کو آخر کار قائل ہونا پڑا۔ کہ اہل فرنگ اگرچہ صورتاً زنانے معلوم ہوتے تھے مگر میدان جنگ مین بڑے مرد نکلے۔

اڈمنڈ۔ سبحان اللہ۔ کیا کہنا ہے واقعی آپ کی قوم کو اسپر فخر زیبا ہے۔
المختصر اسی طرح کی بات چیت دیر تک ہوتی رہی۔ اوسکے بعد اڈمنڈ صاحب مارس کے ہوٹل واپس چلے گئے۔

دوسرے دن علی الصباح انگلینڈ سے روپیہ آگیا اور یہ لکارج کے ہان پہونچے۔ دیکھا ماشاء اللہ سے مزاج صحیح ہے کوئی شکایت نہین۔ آتش خانے کی کالس پردہ ٹکیان بھی رکھی ہوئی ہین جو انکی اہلیہ دلنواز نے بھیجی تھین۔ چولہے کا خیال کرکے اڈمنڈ صاحب مسکرائے اوسوقت لکارج صاحب میز کے قریب بیٹھے بہت سے کاغذ دیکھ رہے تھے۔ اور قریب ہی ایک کریہ منظر بیہودہ حرکات سکنات کا سا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ جسوقت یہ پہونچے ہین یہ شخص کرسی پر سے اوٹھا بھی نہین اور لکارج نے چند کاغذات کو سمیٹ سماٹ کر جیب مین رکھ لیا۔

سر اڈمنڈ نے فی الجملہ متفکر پاکر لکارج سے کہا "شاید مین مخل ہوا"

لکارج۔ جی نہین خلل کی کون سی بات ہے۔ یہ میرے دیوان ہین رات کو گرانڈیر سے آئے ہین دنی صاحب نام ہے آدمی معقول ہین کوئی تکلف کی بات نہین۔ اگر کچھ کہنا سننا ہے تو بلا تامل فرمایئے۔

اڈمنڈ۔ کہنا صرف یہی ہے کہ وہ روپیہ جسکا وعدہ کیا تھا آگیا ہے۔

یہ مژدہ سنکر لکارج کے چہرے پر بشاشت آگئی۔ اور دنی نے بھی ترچھی نظرون سے انکی طرف دیکھا۔ وہ جی مین بہت ہی خوش معلوم ہوتا تھا۔

لکارج۔ الحمد للہ اب یہان قیام کرنے کی کوئی ضرورت نہین۔ گرانڈیر بہت جلد انشاء اللہ چلتے ہین۔ اس واپسی پر دیکھیے مریم کسقدر خوش ہوتی ہین مگر ایک بات ہے دنی کے یہان آنے کا وہان کچھ مذکور نہ کیجئے گا۔

سر اڈمنڈ۔ بہتر ہے اگر تمہاری یہی مصلحت ہے تو مجھے کیا پڑی واقعی بہت سی ایسی باتین راز کی ہوتی ہین کہ شوہر اپنی بیوی پہ ظاہر کرنا مناسب نہین سمجھتے اب جسوقت آپ فرمایئے روپیہ حاضر کیا جائے تالہ۔

لکارج نے کہا "ضمانتین یہی موجود ہین" اور فوراً جیب سے وہ کاغذات نکالکر رکھ دیئے جنکو لپیٹ کر پہلے جیب مین رکھا تھا اونمین سے کئی ایک ہنڈیان

چن کر سراڈمنڈ کے حوالے کین۔ انہون نے میزان کو سرسری نظر سے دیکھکر
اپنی یادداشت کی کتاب مین رکھ لیا۔ فوراً دو ہزار پونڈ نکالکر دیدیئے اور
لکارج نے شکریہ ادا کرکے جیب مین رکھ لیئے سراڈمنڈ یہ کہکر رخصت ہوئے
مین تھوڑی دیر مین فرڈی ننڈ کلاری سے ملکر گرانڈیر چلنے کیواسطے آتا ہون"
جب یہ کلاری کے ہان پہونچے دیکھا کہ سامان سفر باندھنے مین مصروف
اور ایک بڑے صندوق مین کپڑے اور اسباب رکھ رہے ہین۔

کلاری۔ مین نے مصمم ارادہ کرلیا ہے کہ جو شایان شرافت ہے وہ کرنا چاہیئے
نواب لاڈوری بیگم سے واقعی مجھے عشق ہوگیا ہے اسکا اندازہ مین نے پہلے نہ کیا
تھا اور آپ کی صلاح سے مجھے بدل و جان منظور ہے کہ ایسی کوئی حرکت غیرت
جانب سے نہ ہونی چاہیئے جو انکو ناگوار گزرے۔ اب جب تک یہ سودا میرے
سر سے نکل نہ جائے اور اپنے دلپر قابو نہو اور اتنا خیال باقی نہ رہجائے کہ
ہان ایک حسینہ تہین جنکو ایک زمانے مین دل دیا تھا اسوقت تک مین
یہان کیسکو منہ نہ دکہاؤن گا۔

یہ باتین کچھ اس لب و لہجے سے کلاری کی زبان سے نکلین کہ سراڈمنڈ کے
دلپر بہت بڑا اثر ہوا۔ اونہون نے پوچھا تو کیا ارسلیہ کا قصد ہے"

کلاری۔ جی ہان وہان سے سیدھے انگلستان چلے جائینگے۔ وہ ملک نیا نیا قبضے
مین آیا ہے۔ شاید وہان کوئی صورت معاش کی بن آئے ابھی نکل آئے

سراڈمنڈ۔ انشاءاللہ۔ خدا کامیاب کرے کبھی کبھی وہان سے حال لکہا کرنا

کلاری۔ ضرور آپ سے خط کتابت کا سلسلہ رہیگا۔ چندہی روز مین آپ سے
کچھ ایسا مانوس ہوگیا ہے اور یہ وقت ایسی معقول صلاحین آپ نے دی ہین
کہ کسی وقت آپکا خیال دل سے نہین جاسکتا۔ ایک آپکی یہی مہربانی عمر بھر یاد کرنے
کے لیئے کیا کم ہے۔ کہ اگر آپ نہ سمجہاتے بجہاتے تو جوش محبت مین اوس بیچارگی
کے ساتھ نہین معلوم کون کون ناگوار گزرنے والے حرکات مجھسے سرزد ہوجاتے

اڈمنڈ۔ اچھا اوس مرصع زیور کو کیا کروگے۔

کلاری۔ ہان ایک مہربانی آپ سے چاہتا ہون۔ مین نے ایک ایسا معتبر

شخص تجویز کیا کہ نام ہی سے اعتبار پیدا ہوتا ہے پس اونہین کے ذریعے سے وہ چیز مع ایک خط کے بھیجدونگا اوسی مین لکھدونگا کہ غریب بیچارے فرڈی نینڈ کلارک کی وہ نیت ہرگز نہ تھی جو میم لکارج صاحبہ اور اونکی دوست بیگم صاحب نے اپنی جگہ سمجھی تھی - بیگم لاٹور کو مین نے لکھ بھیجا ہے کہ ایسے ناواجب الزام پر میری جانب سے اونسے شکایت کردین اور اطمینان دلادین کہ وہ زیور اسیطرح واپس ہے آپ کا زیور آپ کو مبارک ہنسی خوشی پہنا نصیب ہو - بس پس کے اور سے مین لاکھ کچھ ہون مگر دہن دولت روپیہ پیسے زر زیور کا ہوکا نہین -

قسمت بری سہی پہ طبیعت بری نہین

لو تمہاری خاطر سے مین اپنا وطن - پیارا وطن فرانس - اپنا گھر بار برسون کے لیئے چھوڑے دیتا ہون - گلون کو گلستان - بلبلون کو بہاران اور تمکو پیرس مبارک - اب اگر الجا ہے تو صرف اسقدر کہ محبت کرنے دل دینے کی خطا معاف کرو -

اور آپ سے یہ التماس ہے کہ ازراہ مہربانی اس بارے مین میری مدد فرمائی - اور جو کچھ عرض کیا ہے وہ میم لکارج کو مفصل لکھ بھیجئے - تاکہ میری بے غرضی اور بیگم صاحب کے ساتھ بیجا عشق - اور اپنے ہاتھون آپ جلاوطنی اختیار کرنا بہ سب باتین اونپر اچھی طرح حالی ہوجائین مین مدت العمر آپکا ممنون احسان رہونگا -

سر اڈمنڈ - بسر و چشم - یہ بھی عجب حسن اتفاق ہے - تمکو سنکر تعجب ہوگا کہ لکارج میرے پرانے دوست نکلے اور مین ابھی تھوڑی دیر مین گرانڈیر جہان اونکا دیہاتی مسکن ہے وہین جاتا ہون -

فرڈی نینڈ - واہ واہ پھر خط کی کوئی ضرورت نہین آپ یہ سب امور زبانی کہینگے اور زیور اپنے ہاتھ سے حوالہ کردین گے - لیجئے یہ زیور لیجئے - میم لکارج کی ملاقات اور تمام باتون کا حال الجزائر کے پتے سے ضرور تحریر فرمائیے گا - مین منتظر رہونگا -

سر اڈمنڈ نے زیور تو جیب مین رکھا اور چل کھڑے ہوئے - دل مین نہایت خوش کہ اس باشندۂ فرانس کو واقعی اپنی عزت کا بہت کچھ خیال ہے اور یہ بھی ایک خوش قسمتی ہے کہ اتنی جلدی ایک ایسا پیچیدہ معاملہ ہاتھ آیا ہے کہ جس سے غیر ملک والون کے حالات اور خصائل چال چلن سب بخوبی معلوم ہوسکتے ہین -

آخر کار ان کی روانگی کا وقت قریب آیا - لکارج کو اگرچہ ابھی ضعف کی کچھ کچھ شکایت باقی تھی مگر اس خیال سے گرانڈیر روانہ ہونے پر مستعد ہو گئے کہ وہان گھر ہے - بیوی ہین - سب طرح کا آرام اور دلچسپی ہے جی بہل جائیگا معشوقہ دلنواز کی صحبت مین طبیعت بشاش رہیگی دو چار دن مین طاقت آجائیگی اور جو کچھ تھوڑی بہت شکایت باقی ہے وہ بھی رفع ہو جائیگی -

المختصر ڈاک گاڑی آئی - دونون روانہ ہو گئے - لکارج کے کارندے جوڈنی صاحب تو ایک شب پہلے ہی سے رخصت کر دیئے گئے تھے - دوسرے دن شام کو یہ دونون آدمی گرانڈیر پہونچ گئے - گاڑی جاکر پھاٹک پر ٹھہری - پھاٹک کھلا - سامنے ایک بہت بڑا وسیع صحن نظر آیا گرداسکے برابر مکانات کی قطار بنی ہوئی تھی - شام کا جھٹ پٹا وقت تھا - عمارت کی مفصل کیفیت تو معلوم نہوتی تھی مگر ہان - بڑے بڑے اونچے سر بفلک مینار - جابجا گرے ہوئے ٹوٹے پھوٹے ایوان - گرجا کی قطعہ کے حوالی مین مکانات دیکھکر ایک اوداسی چھائی ہوئی معلوم ہوتی تھی - لوگ پھاٹک سے گزر کر احاطہ مین داخل ہی ہوئے تھے کہ چار و نطرف سے نوکر چاکر خدام لپکے اور وہین سے اونہون نے لیا دے اور اسیطرح کے فضول کپڑے جو سفر کی وجہ سے پہنے ہوئے تھے اتار ڈالے - ایک خانساماں ہاتھ مین روشنی لیئے حاضر ہوا اور ملاقات کے کمرے تک راستہ بتاتا ہوا آگے بڑھا - اسکے دروازے پر لکارج کی میم صاحب بصد شوق و تمنا استقبال کو کھڑی تھین - جاتے ہی اونسے بغلگیر ہوئے - بڑے ذوق شوق سے پیار کیا سامنے آتش خانے مین آگ جل رہی تھی گرد لوگ بیٹھے تھے سراڈمنڈ کی سب نے ملکر بڑی آؤ بھگت اور تعظیم کی -

دیگر حالات کے بیان کرنے سے پہلے - دیکھنا چاہیئے کہ یہان کیسے کیسے لوگ موجود ہین - یہ تین شخص ہین - ایک تو مالک کی بیگم صاحب اور دوسری اونکی والدہ شریفہ - تیسری اور ایک نوجوان مس جنکا نام ماہ پر تو تھا اور لکارج کی میم صاحب کی گہری دوست تھین - لکارج کی میم ایک نہایت حسین غزال چشم - عنبرین مو - دلربا عورت تھین - اوصاف حمیدہ سے متصف - باسلیقہ - خوش لیاقت باتین ذرا نوک جھوک لئے ہوئے - مگر وہی نیک دلی کے ساتھ - مزاج مین فی الجملہ نزاکت غرور - وہ اسطرح کے لوگون مین تھین جنکو ایک لفظ مہربانی کا سنا دیجئے تو ہمیشہ ممنون رہین اور اگر ذرا سا دل دکھائے تو

بس عمر بھر کیواسطے شکایت دل سے نہ نکلے آنکھون مین اس بلا کی چمک کہ معلوم ہوتا تھا ارادے کی بڑی پکی ہین اور فہم و فراست مین مردانگی بھی پائی جاتی تھی مگر باتون سے نہایت ہی احتیاط اور نزاکت پیدا تھی۔ المختصر خدا نے اونکو بیر یا سچی محبت کے لیئے خلق کیا تھا۔

لکارج کی مان کوئی ساٹھ کے لگ بھگ ہون گی۔ خوبصورت تو کبھی نہون گی اور بڑھاپے مین بھی بشرے کو دیکھکر طبیعت خوش نہوتی تھی۔ اوس سے وہ اطمینان اور تسکین قلب بھی مفقود تھی جو عموماً اون لوگون مین ہوتی ہے جو اپنے زمانے مین سب طرح کے فرائض ادا کر چکے ہوتے ہین اور آخر وقت کے انتظار مین جزا اعمال کے بھروسے پر چپ چاپ بیٹھے رہتے ہین۔ بلکہ برعکس اسکے نہایت بے چین۔ بظاہر کڑیز اور بہت سی باتون مین متفکر معلوم ہوتی ہین۔ آنکھین چکر مکر چلی جاتین تھین۔ ایک جگہ قرار نہین ابھی ایک کا مُنہ دیکھا۔ ابھی دوسرے کی نظر تاڑنے لگین۔ کبھی تیسرے کو گھورنے لگین گویا انکو اسکی ہر وقت فکر تھی کہ لوگ میرے دل کا حال تو نہین بھانپے لیتے ہین۔

ماوپر تو کی عمر کوئی اٹھارہ سال کی ہوگی کشیدہ قامت۔ زیبا شمائل۔ پاکیزہ صورت اور ایسی دل لبھانیوالی کہ شاید ہی انسان نے کبھی دیکھی ہو۔ انداز و ادا ایسے سحر آمیز کہ سراڈمنڈ نے خیال کیا اگر کوئی حور جامہ انسانی مین آئی ہے تو یہی ہے آواز بھی خدا نے ایسی سریلی دی تھی کہ جان دار تو جاندار ہین بے جان چیزین بھی متاثر ہوجائین تشبیہ اگرچہ نرالی ہے مگر اسمین شک نہین کہ احسن الخالقین نے پتلی کمر پر اس تناسب کے ساتھ جسم بالائی اور زیرین کو حسن کے سانچے مین ڈھالا تھا کہ بالکل پروانے سے مشابہ تھین۔ وہ ادھیری ہوئی گات۔ چوڑا سینہ۔ بھرے بھرے بازو۔ اور پھر اس اوبھار اور نمو پر پوشاک۔ حرکات۔ سکنات مین بلا کی سادگی۔ جہان دو باتین انسان نے کرلین۔ بس اونہین کا کلمہ پڑھنے لگا۔ ممکن نہ تھا کوئی نظر بھر کر دیکھے اور دل نذر نہ گزرانے۔ سراڈمنڈ بھی انکو دیکھتے ہی لٹو ہوگئے اور اپنے روزانی تمام خوبیان بھول بھالکر انکے سحر حسن سے مبہوت ہوگئے۔

ملاقات کا کمرہ وسیع اور بلند تھا اگرچہ بہت سے لیمپ روشن تھے مگر کچھ بھیانک سا منظر تھا آراستگی سے بھی کچھ سلیقہ نہ ظاہر تھا۔ جو کچھ تھوڑا بہت اسباب تھا وہ بھی کچھ نیا نہ معلوم

ہوتا تھا۔ کمرے مین ایک طرف الماری سے مشابہ ایک میز رکھا تھا۔ پوشش پڑی ہوئی اور اوسپر پانچ بنی ہوئی نارنگیان رکھین۔ دیوارون پر شوخ رنگ زرد کا غذ منڈھا ہوا۔ چہ کرسیان اور وہ بھی اسی رنگ کے کپڑون سے منڈھی ہوئین آتشدان پر چار شمعدان اور ایک خواب گاہ مین ملبہ اور آدم دحوا کی برہنہ برنجی بت رکھے ہوئے تھے۔

سراڈمنڈ نے جب اندر باہر یہ سامان دیکھا تو بہت کچھ خوش نہوئے۔ مگر اس اداس جگہ مین لوگ ایسے تھے جنکو دیکھکر غم غلط ہوتا تھا۔ پھر ادھر ادھر کی باتین چھڑگئین اور اداسی جاتی رہی۔ آدہ گھنٹے کے بعد سب کھانے کے کمرے مین گئے۔ یہ کسیقدر نئے اسباب سے آراستہ تھا۔

لکارج کی میم صاحب بولین آپ کے تشریف لانے سے مجھے بڑی مسرت ہوئی۔ لیکن انکی بھی عجب باتین ہین گھر مین پہلے سے خبر بھی نہ کی نہین تو بلا سے جو کچھ ہو سکتا آپ کے شایان شان تھوڑا بہت مکان تو آراستہ کر دیا جاتا۔ صبح کو آپ دیکھئے گا کہ کسقدر برا معلوم ہوتا ہے۔

ماہ پیرتو۔ اور رات کو۔ بہوت اور چڑیل جو خواب مین آئینگی۔ بھی مین سچ کہون۔ اپنے کمرے مین اگر ذرا سی بھی آواز سن پاتی ہون تو مین تو سہم جاتی ہون۔ اچھے خاصے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہین نہین معلوم کیا بات ہے۔

لکارج۔ بچپن ہے۔ سچ دلی ہو۔

ماہ پیرتو۔ جی ہان۔ مجھے معلوم ہے ان باتون مین گرانڈیر کی دنیا بھر مین جو شہرت ہے۔

سراڈمنڈ۔ بھی اگر یہان کے ارواح بھی ایسی حسین و خوبصورت ہین جیسے رہنے سہنے والے تو پھر اونسے خوف ہی کیا۔

لکارج۔ اجی سب پرانے گرجاؤن خانقاہون کی نسبت ایسی ہی بیہودہ حکایتین مشہور ہین۔ اور پھر دیکھو اگر ہمارے مہمان کو پہلے روز ڈرا دیا تو۔

سراڈمنڈ۔ آپ اطمینان رکھین ایسی باتون کو مین خاطر مین نہین لاتا۔ رات کی ان ارواح سے ڈر کر کوئی گھر تو چھوڑ دینے سے رہا۔

ماہ پیکر۔ مجھے تو اکثر اون لوگون کا خیال آتا ہے جو ان پرانے مکانون مین رہتے ہون گے۔ اور اب قبرستان مین خاک ہو رہے ہین وہ عجیب و غریب تارک الدنیا حورین

وہ ذکا تقدس - وہ مکاری وہ گوشہ نشینی - وہ دنیا کو لات مار کر خدا کے نام پہ بیٹھنا -
وہ روایت جو اسکی تعمیر کے نسبت مشہور ہے اور جسکو مین نے تمسے اکثر پوچھا ہے -
کیون مریم ؟
مریم (میم لکارج) اچھا کیا جو انہون نے تمسے نہین کہا - لے اب آیندہ سے ایسی واہیات
بات نہ پوچھنا -
سراڈمنڈ - کیون صاحب اسکی نسبت کوئی روایت بھی مشہور ہے - کہئی ہوگی مزہ دار
یہ بھی ایک عجب اتفاق ہی کہ ہم لوگ ایسے مکان مین ہین جو ایک زمانے مین خانقاہ تھا -
اور یہی لکارج تنہائی مین ہمسے یہان کا حال ضرور بیان کرتا -
لکارج کی مان - بٹا واہیات خرافات قصون کا کہنا ہی کیا - اسقدر توجہ کرنے کے
وہ لایق نہین بات رفت گزشت کیجئے -
سراڈمنڈ نے دیکھا کہ اسکے بار بار مین بات چیت بے موقع معلوم ہوتی ہے بولے "اگر
یہ ہے تو خیر"
انہین باتون مین رات کے گیارہ بج گئے - دو دن کے سفر سے تھکے ماندے بھی تھے -
دونون اپنے اپنے کمرے مین سونے کیواسطے چلے گئے - سراڈمنڈ کا کمرہ نیچے کے درجے
مین تھا - اوسکی کھڑکیان باغ کیطرف پشت مکان پر کھلی ہوئی تھین - دیوارون مین
تختہ بندی کی ہوئی تھی - کئی ایک الماریان اور نعمت خانے رکھے ہوئے تھے اور
ایک مسہری پڑی تھی جسکے پردے بہت میلے کچیلے تھے - اگرچہ آتش خانے مین آگ
دہکا دہک جل رہی تھی مگر پھیر بھی کمرہ بھیانک سا معلوم ہوتا تھا ہر چیز پہ اوداسی
چھائی ہوئی تھی - اگر کوئی بچہ دلا ہوتا تو وہ ضرور خوف زدہ ہو جاتا وہ سمجھتا مین
کسی ایسے پرانی ٹوٹی پھوٹی گڑہی کے کسی مکان مین مقید ہون جو جرمنی کے جنگلون
مین اگلے زمانے کے چھوٹے چھوٹے ٹہاکرون اور راجون نے بنائے تھے -
کتاب القامیز پہ موجود تھی ہی سراڈمنڈ نے دیکھا یہ عمارت کی روایت تو اب کسی سے معلوم
نہین ہو سکتی لاؤ اب اسی مین دیکھو - کرسی گھسیٹ لی اور یہان کی تاریخ طلب کرکے
پڑھنے لگے -

گرانڈیر کی بابت روایت

اسکے تمام حالات بارہوین صدی کے ہین اوس زمانہ مین یہان یہ گڑھی وڑھی کچھ نہ تھی ہان اتنا تھا کہ اسکی بنیاد پڑ گئی تھی - اور دونون سمت کنارے پر دو کمرے طیار ہو گئے تھے - بیچ مین نہایت پست پٹا ہوا درجہ تھا اور گرد فصیل تھی جسمین جہانگیان برابر بنی ہوئی تھین تاکہ ضرورت کے وقت دشمن پر تیر چلا سکین - کوٹ پونیر دی مارمٹر - اس گڑھی کے مالک اور یہان کے دیہات کے حاکم تھے کچھ ایسے دولتمند تو نہ تھے لیکن پچاس بہادر - جرار - جیالے سپاہی ضرور رکھتے - اور یہ ہر وقت اپنے مالک کی حفاظت کے لئے مستعد رہتے تھے ہان ایک دولت البتہ تھی - یعنے کسی لڑائی مین انکے ایک دوست زخمی ہو کر مر گئے تھے - اونہین کی یہ لڑکی تھی - وہ مرتے وقت انہین کو ہاتھ پکڑا گئے تھے - اسکا نام ہرمنی تھا - لڑکی کی عمر اگرچہ کم تھی مگر دونون چونکہ عورت ذات تھے - اسوجہ سے دونون کا جوڑ کوئی بے موقع نہ معلوم ہوتا تھا جسوقت ان دونون کا عقد ہوا ہے نواب مارمٹر کی عمر قریب چالیس کے ہوگی - کوئی دو برس نہ گزرے ہونگے خدا کی عنایت سے بچہ پیدا ہوا اور اوسی زمانے مین ایک ایسا واقعہ ہوا کہ یا تو یہ دونون اپنے گڑھی مین چین سے بسر کرتے تھے - نہ کہین آنے کی ضرورت نہ جانیکی حاجت - یا ایک روز نواب مارمٹر نے اپنی بیگم سے آکر بیان کیا -

یہ تو تمکو اچھی طرح معلوم ہوگا کہ ہمارے والد بزرگوار نے اپنی دوسری شادی قریب کے ایک راجہ کے ہان کی تھی - چنانچہ اوس سے ایک لڑکی جسکا نام ارنندی ہے پیدا ہوئی - جب والد مرحوم کا انتقال ہوا ہے تو وہ بالکل شیر خوار بچہ تھی - اس خیال سے کہ لوگ مجھے بے مروت - بے دین اکھڑ اور شوریدہ مزاج تو جانتے ہی ہین کہین یون بھی بدنام نہ کرین کہ لو صاحب اوس یتیم بچے کے ساتھ بھی بے دردی اور سنگدلی کرتے ہین مین نے ٹھان لی اور حلفیہ ظاہر بھی کر دیا کہ کچھ ہی ہو مگر اپنی یتیم بہن کی اچھی طرح پرورش پرداخت کرون گا - اور ہمیشہ محبت و شفقت کی نظر رکھون گا - اسمین کلام نہین کہ جہان تک میرے بس مین تھا مین نے کوئی دقیقہ محبت اور مامتا کا اوٹھا نہین رکھا - میرے سوا دنیا مین اوسکا کون تھا - مین ہی بھائی - مین ہی مان باپ - اور مین ہی اوسکا ولی - خدا کی عنایت سے اب وہ سیانی ہوئی ہے عمر کوئی بائیس سال کی ہے - تمہین تو معلوم ہوگا کہ ایک شاہزادی کے مصاحبون مین داخل ہو گئی ہے - وہان

اسکا اچھا موقع تھا کہ کسی معزز اور شریف فوجی امیر کے گھر بیاہ جاتی۔ جیسا کہ شرافت خاندانی اور حسن صورت جسمانی کے شان کے مناسب حال تھا۔ مگر افسوس ہے کہ ایک معمولی خدمت گار پر اوسکا دل آگیا ہے۔ وہ نہایت ذلیل آدمی ہے اس قابل بھی نہین کہ نواب گرانڈیر کے بہن کی خاشیہ برداری یا رکاب پکڑ کر جلو مین دوڑنے کی عزت پاسکے۔ جن بیگم کی مصاحبت مین ہے وہ بھی اس حرکت کو نہایت حقارت اور ذلت کی نظر سے دیکھتی ہین۔ غضب خدا کا پاؤن کی جوتی سر کو پہونچے۔ میری بہن اور ایسے نفرے کو منہ لگائے۔ اخر اون بیچاری بیگم نے ایک خاص قاصد بھیجا ہے۔ ابھی ابھی پہونچا ہے۔ خط مین وہ تمام حالت لکھکر مشورہ دیتی ہین کہ جسطرح بنے تم انکو دربار سے ہٹا کر کہین اور بھیجدو۔ بس اب دیر کرنا خلاف مصلحت ہے۔ مین کل ہی صبح سویرے نہایت تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہوکر پیرس جاتا ہون۔ جسطرح بنے گا پندرہ ہی دن کے اندر اوسکو اپنے ساتھ یہان لے آؤنگا۔ تم اتنا کر رکھنا کہ یہان استقبال اور رہنے سہنے کے لیئے ٹھیک انتظام رہے۔

ہرمنی نے سب ہدایتون کو بسر و چشم قبول کیا اور نواب مارٹمر سد ہار گئے۔ بعد پندرہ دن کے سولہوین دن شام کو نواب واپس آئے۔ نقرئی گھوڑے پر سوار۔ اور اونکے پیچھے ایک حسین خوبصورت عورت مہر طلعت بیٹھی ہوئی۔ حسن اور جوانی وہ کہ اگرچہ اوسوقت اداس تھی مگر رخسار باصفا کی تڑپ آنکھون مین خیرگی پیدا کرتی۔ جوش شباب پھٹا پڑتا۔ سر تا پا حسن کے سانچے مین ڈھلی۔ مہ لقا۔ حور وش۔ غزال چشم۔ سنبلین مو۔ بھرے بھرے بازو۔ اوبھرا سینہ۔ جسوقت بیگم کی نظر پڑی محو ہوگئین اور بڑی محبت و مہربانی سے استقبال کیا۔ سرگرمی و آؤبھگت کی۔ ہاتھون ہاتھ لیا۔ اور کمال خاطر مدارات سے رکھنے لگین

کئی مہینے تک نواب مارٹمر اور اونکی بیگم سرگرمی کرتے رہے۔ کوئی دقیقہ جی بھلانے۔ اوس طرف سے طبیعت ہٹانے کا اوٹھا نہ رکھا۔ مگر تو بہ کیجیے ع مین نہ سمجھون تو بھلا کیا کوئی سمجھائے مجھے۔ کسی بات کا کچھ اثر نہوا اور وہ کشتۂ عشق یار۔ رنج و غم مین گرفتار رہی۔

ایک روز کا ذکر ہے کہ چند سردارون کے ساتھ نواب قریب ہی شکار کھیلنے نکل گئے تھے۔

اتا بچے کو باغ مین کھلا رہی اور یہ دونون نند بھاوج مین کھانے والے کمرے کی کھڑکی سے سیر دیکھ رہی تہین کہ بھاوج نے کہا۔

"بہن ایک بات تمسے پوچہتی ہون۔ یہ کیا بات ہے تمہارے مُنہ سے اکثر آہ نکل جایا کرتی ہے۔ اور کبھی کبھی آنسو بہی آنکہون مین ڈبڈبا آتے ہین"

ارنندی۔ افسوس! اسکو نہ پوچھو۔

ایک گبرو کی محبت ہو گئی ہے مگر بہائی کی مرضی نہین۔ ادہر لگی کسیطرح بجھتی نہین عجب کشمکش مین جان ہے

مرا در دلبست اندر دل اگر گویم زبان سوزد
وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

نہ سامانِ وصال یار ہو نہ دل کو قرار ہے لکڑی جل کوئلہ ہوئی اور کوئلہ جلکر راکھ ہو مین پاین ایسی جلی نہ کوئلہ ہوئی نہ راکھ۔

بھاوج۔ اس مارے منع کرتے ہین کہ وہ ایک ادنی سا نوکر۔ کمینہ اور تم اتنے بڑے گھرانے کی۔ بھلا ایک نقرے کے ساتھ کیونکر بیاہ دین۔

ارنندی۔ ہان۔ نقرہ۔ نقرہ تو ہے اور شریف بھی نہین۔ مگر اس سے کیا ہوتا ہے ہزار شریفون کا شریف ہے۔ بہادر۔ جیالا۔ جوان رعنا۔ نوکیلا۔ سجیلا۔ طرحدار۔ پیارا۔ ہیرو برٹ کے برابر دنیا مین کوئی دوسرا ہو تو لے۔

بھاوج۔ اچھا پھر اونہون نے تمہارے بہائی سے رہ و رسم ملاقات پیدا کرنے کی کوئی تدبیر بھی کی تھی۔

ارنندی۔ ہاے کیونکر کرتے۔ کوئی موقع ہی نہ ملا۔ بھائی تو کل دو گھنٹے وہان ٹھہرے اُسوقت بھی وہ بیچارے وہان موجود نہ تھے مگر آہ۔ کیا ہو سکتا ہے۔

نہین بہن یہ ان ہونی بات ہے۔ دل کی ہوس دل ہی مین رہگئی کوئی صورت نظر نہین آتی۔ یہ کہکر نند نے جون ہی نظر اوٹھائی کہ یکبارگی مارے خوشی کے اوچھل پڑی۔ بے اختیار مُنہ سے چیخ نکل گئی۔ بشاش ہو گئی مارے خوشی کے بالے ضبط نہ ہا سارے بدن مین رعشہ پڑ گیا۔ یہ کیفیت دیکھکر بھاوج نے بھی سامنے نظر دوڑائی دیکھا بھاٹک سے کچھ ہٹکر ایک جوان رعنا۔ طرحدار نو عمر معمولی سی پوشاک پہنے کمرکی کیطرف ٹکٹکی لگائے کھڑا ہے۔

ادہر اوسنے بھی دیکھا کہ ان دونون نے دیکھ لیا فوراً ٹوپی اوتار سینے پر ہاتھ رکھ رسم تسلیم و تعظیم ادا کی۔

ارنندی۔ دیکھو دیکھو وہی ہین وہی ہین جسے ہمارے ہیوبرٹ میرے دل کے لینے والے۔

این است کہ دل بردہ و خون کردہ بسے را
بسم اللہ الرتاب نظر مست کسے را

یہ کہنے دونون کی جو یہ کیفیت دیکھی تو پھر آپا کھو بیٹھے بس تھی۔ آہ سرد بھر کر بولی "بیٹی نادانی کی جو طرح چلے آئے بھلا وہ دیکھین تو سہی پھر ہم ہون"

ہاوج کے قدمون پر گر پڑی زار زار رونے لگی۔ اور بولی مدام بہن ہرمنی خدا کیواسطے مجھپر رحم کرو نہین میری جان گئی۔ اسوقت انکو دیکھکر پھر عشق کی آگ بھڑک اوٹھی۔ دل ہاتھ سے جاتا رہا ہے کوئی ایسی تدبیر ہوتی کہ دو باتین کر لیتی"

ہاوج (بگڑ کر) مین کیا بتاؤن۔ اونکا کوئی ٹھیک نہین خدا جانے کب آجائین۔ اور پھر ذرا جا کر بھی دیکھینگے۔ مکان سے جب تم نکلو گی۔ اور غیر مردوے سے باتین کرتے پائین گے تو آخر جی مین کیا کہینگے۔

ارنندی۔ اچھا تو پھر اونھین کو بلا لیتے دو۔ ایک نظر ایک دوسرے کو دیکھ لین۔ اور ہمیشہ کیواسطے رخصت ہو لین۔

یہ بات کچھ اس حسرت اور یاسی کے ساتھ پُر درد لہجے مین کہی۔ کہ ہاوج کا دل بھی ہاتھ سے اڑ گیا۔ موم کیطرح پگھل گئی۔ اور ہو ہا کر راضی ہو گئی۔ کہنے لگی "کیا کہون تمسے انکار بھی نہین کر سکتی۔ مگر خیال تو کرو یہ بات کیسی وقت کی ہے۔ خدا جانے کن کن مصیبتون کا سامنا ہو۔ بات مانتی ہون تو خطرہ۔ انکار کرتی ہون تو سنگدلی"

ارنندی۔ تو کچھ ہی ہو مین تو تمہارے قدمون سے سر نہ اوٹھاؤنگی جب تک اجازت نہ دوگی

ہرمنی۔ اچھا خیر بلا لو۔ جو ہو سو ہو۔ خیر دیکھا جائیگا۔

اتنی اجازت پا کر اسنے اشارہ کیا۔ اور ہیوبرٹ کمرے مین فوراً داخل ہو گیا۔ اسوقت دونون کی جو کیفیت ہوئی اوسکی تفصیل کی ضرورت نہین۔ ایسے موقعون کے حالات سی سنانے کے فسانے پُر ہین۔ وہ مضطربانہ حرکات۔ وہ ذوق شوق سے ملنا۔ وہ آہین بھرنا۔ وہ آنکھون سے چشمہاے اشک کی روانی۔ وہ اگلے پچھلے دکھڑے۔ وہ پژمردہ

امیدوں کی سرسبزی - وہ ایک دوسرے کا تسلی دینا - وہ کبھی مایوسی کا اندیشہ کبھی دونوں کا سناٹے میں آنا - وہ زخم ہائے جگر کی تازہ خراش کا لطف - وہ میٹھے میٹھے درد دل کی لذت - وہ غم سے ملی ہوئی مسرت - زبان قلم سے بہتر ناظرین کا خیال ادا کر سکتا ہے - بان اتنی بات کہدینا ضرور ہے کہ دونوں میں ایک دوسرے کو تسلی دیکر اس بات کا قول و قرار ہو گیا کہ مدت العمر جب تک جان میں جان - دم میں دم ہے - میدان عشق و محبت میں ثابت قدم رہینگے - جتنی کڑیاں جرم وفاداری کے بدولت پڑینگی ہنسی خوشی جھیلینگے - آپ جانئے بدنصیب کشتگان محبت پر فلک پیر نے ہمیشہ رشک کھایا ہے - عاشق و معشوق کا ملنا اس ستم کیش کو کب بھایا ہے -

یہہ دو دل کو اک جا بٹھانا نہیں
کسیکا اسے دھیل بھانا نہیں

یکایک بیگم کے منہ سے چیخ نکل گئی - یہ دونوں چونکے - اور قریب کے کمرے سے نواب کی آہٹ معلوم ہوئی بات یہ ہوئی کہ یہ تینوں اپنے غافل بے خبر تھے کہ کسی نے بھاگ کے آتے اونکو دیکھا ہی نہیں - بڑا ہی غضب ہو گیا سب کے ہاتھ پاؤں پھول گئے - مگر بیگم کو سوجھ گئی - کھانے والے کمرے سے ملا ہی ہوا ایک اور نخلئے کا کمرہ تھا - اوسکی بائیں جانب خواب گاہ تھی - بیگم نے ہیوبرٹ سے کہا - "بڑا ہے خدا تم تو چلو ببرے ساتھ" اور ارزندی سے کہا "بہن تم اونکو باتوں میں لگانا - اضطراب نہ ظاہر ہونے پائے - گھبرانا نہیں"

وہ دونوں جوں ہی اوس کمرے میں داخل ہوئے - نواب کھانے والے کمرے تک پہونچ گئے تھے - جسوقت یہ ہوئی کہ وہیں بیٹھ گئے تھکے ماندے تو تھے ہی جام شراب طلب کیا اور بہن سے شکار کے حالات بیان کرنے لگے -

اتنے عرصے میں بیگم ہیوبرٹ کو سونے والے کمرے میں لے گئیں - وہاں ایک بڑا الماری خانہ گوشے میں رکھا تھا - اوسکی آڑ میں الماری تھی - اوسکو کھولا - وہ چور خانے کا دروازہ تھا - یہ خانہ کو وہاں سے زینہ گیا تھا - بیگم نے کہا "لے بس یہاں چپ رہو اسکے دوسرے سرے پر ایک اور زینہ ہوتا ہے بس اوسی راستے سے آج رات کو نکل جانا اوسکی کنجی میں تمکو لا دونگی جب شب کو نواب سو جائینگے میں پھر یہاں آؤنگی - دیکھو ہیوبرٹ گھبرانا نہیں - اپنی معشوقہ کی خاطر اور میری آبرو کا لحاظ رکھنا"

بس یہ کہکر بیگم نے جھٹ پٹ دروازہ بند کر دیا اور نواب سے ملنے کو لپکیں - آنکھ کے اشارے سے

نند کو بتایا کہ تمہارے عاشق کو اطمینان سے مین نے چھپا دیا ہے۔ زیادہ بات چیت کی مہلت نہ ملی اور نہ اس بیچاری کشتۂ عشق ارنندی کو چور خانے کا حال معلوم تھا۔ کچھ اچھی طرح سے اوسکے ذہن مین نہ آیا کہ حفاظت کا کیا سامان کر دیا گیا۔ لیکن بیگم کو مطمئن دیکھکر دل کو ڈھارس دے لیتی تھی کہ کوئی خطرے کی بات نہین ہے۔

سیر و شکار کی دوڑ دھوپ مین نواب مارے خستہ ہو گئے تھے۔ بستر استراحت پر ذرا سویرے چلے گئے۔ جسوقت نوم غریق نے غلبہ کیا۔ اور ہرمنی نے دیکھا کہ اب یہ بیخبر سو گئے ہین۔ پہلو سے آہستہ اوٹھی۔ پوشاک پہنی۔ دوسرے شمع روشن کرکے ہاتھ مین لی۔ اور دبے پاؤن تہ خانے کے زینے کیطرف چلی گئی۔ چور خانے کا آہستہ سے دروازہ کھولا۔ اور جب نیچے اوتری تو یہان اوسکی عجیب کیفیت ہوئی۔ سر کچھ بھاری سا معلوم ہوا۔ چکر آنے لگے۔ شمع کی روشنی بھی دھندلی دکھائی دینے لگی۔ چند قدم چلی ہوگی۔ کہ کسی چیز کی ٹھوکر لگی اور گر پڑی۔ بے اختیار منہ سے چیخ نکل گئی۔ شمع ہاتھ سے چھوٹ گری۔ دیکھا کوئی آدمی پڑا ہوا ہے۔ اوسکی ٹھوکر کھا کر گر پڑی ہون۔ اوسمین حس حرکت کچھ بھی نہین اور نہ سانس چلتی ہے فوراً اوسکا ماتھا ٹھنکا۔ ع کاٹو تو لہو نہین بدن مین۔ یاد آیا کہ رشیدان جو ہوا اور روشنی کے واسطے یہان بند تھے وہ ابھی حال مین بند کرا دیئے گئے ہین۔

یہ سوچ رہی تھی کہ دفعتہً روشنی نظر آئی۔ دیکھتی کیا ہے سامنے زینے سے نواب چلے آتے ہین بس بے موت مر گئی۔ مارے خوف کے روح پرواز کر گئی۔ بڑے زور سے چیخ اوٹھی۔ تہ خانہ بھر گونج گیا۔ نواب نے جو یہان دیکھا سمجھے اس سے بڑھکر اور کون ثبوت ہوگا۔ مارے غیرت اور غیظ کے آپے مین نہ رہے۔ بڑھکے بال اس زور سے اس بے گناہ کا سر دیوار سے ٹکرایا کہ بیچاری زمین پر گر پڑی۔ آہ کی آواز آئی۔ گھر الگ گیا اور چند ہی لمحون مین کچھ بھی نہ تھا۔ ہرمنی بیچاری کی روح جسم سے مفارقت کر گئی۔

نواب نے یقینہ شب جسطرح بنی۔ کاٹی۔ علی الصباح ایک معتبر ملازم کو طلب کرکے حکم دیا۔

جولیس تمہاری بیگم چل بسین۔ ہمنے بدکاری کی سزا دی۔ جاؤ باغ مین بہت گہرا گڑھا کھودو جسمین دو لاشین سما سکین سمجھے"

جولیس۔ بہت خوب خداوند۔ سب حال بخوبی معلوم ہے۔

الحاصل قبر کھود کر ہرمنی اوسمین دفن کی گئی۔

نواب نے جسوقت اوسکی لاش پر مٹی ڈالی ہے۔ جولیس سے کہا ان دونون مجنونون کو زیر زمین بھی ایک پاس رکھنا ٹھیک نہین الگ الگ دفن کرو۔ جب وہ گڑھا تو پٹ چکے تو ہیوبرٹ کی لاش بھی باغ لے چلے۔ قریب تھا اوسکو گڑھے مین اوتارین کہ اتنے مین ایک عورت نہایت اضطراب مین پشت مکان کی طرف سے دوڑتی ہوئی آپہنچی۔ اور پکاری "ہے ہے یہہ کیا ہو رہا ہے"

نواب۔ بہن اسکا حال کیا تیرہ نہ کھلا ہوگا۔ اور نہین معلوم ہے تو اب سنو۔ تمہاری بھاوج پر مجھے ہر طرح کا اطمینان تھا محبت تھی۔ بلکہ اوسکی پرستش تک کرتا تھا مگر افسوس اوس نے سب خاک مین ملائی۔ مجھے بے آبرو کیا۔ دنیا مین ذلیل و خوار بنایا۔ غضب خدا کا میرے پیٹھے اوٹھکر یار سے ملنے گئی۔ مگر یہ خانہ تو تھا چارون طرف سے بند معلوم ایسا ہوتا ہے۔ اسکے پہونچنے سے پہلے ہی ہوا کی خرابی سے دم گھٹ ہوکر اونکا یار جہنم واصل ہو چکا تھا۔ اتفاق کی بات میری آنکھ کھل گئی۔ دیکھا ہر منی ندارد۔ اوٹھکر دیکھتا جو ہون۔ خفیہ خانہ کھلا ہوا ہے اور چور خانے کے پٹ بھی کھلے ہین۔ یہہ سنکر ارنندی نے گھبرا کر لاش پر جو نظر کی دیکھا یہ تو وہی اپنا عاشق ہے بے جان۔ مردہ۔ برف کیطرح سرد۔ دیکھتے ہی یہ کہتی ہوئی اوس سے چمٹ گئی "ہائے کیا ستم ہوا وہ بیچاری بے گناہ تھی"

نواب۔ بے گناہ۔ کیا معنے۔ بے گناہ ویسی۔ کچھ حال تو بتاؤ۔

ارنندی۔ ہیوبرٹ کی لاش سے چمٹ گئی "ہائے میری وجہ سے اوس بیچاری کی جان گئی۔ مین ہنسی گریہ وزاری کرکے اونکو راضی کیا تھا کہ ہیوبرٹ کو قتلے مین آنے دین"

نواب کو اتنا معلوم ہوا کہ جس نوکر پر عاشق تھی وہ ہیوبرٹ تھا۔ ہیوبرٹ کا نام سنتے ہی زرد ہو گیا سارے بدن مین رعشہ پڑ گیا۔

بہن نے کہا "ہان ہیوبرٹ کو بھاوج نے اوسوقت چھپا دیا تھا جب"

"ہائے ستم یہ کیا ہوا مین نے بے گناہ اپنی بیوی کو قتل کر ڈالا" یہ کہکر جزع و فزع کرنے لگے جولیس نے بہ ہزار خرابی ان دونون کو وہان سے ہٹا کر مکان مین پہونچایا۔ اور جسطرح بنا جلدی جلدی دونون لاشون کو گور گڑھا کر دیا۔ جب دونون رد و ہو چکے تو فی الجملہ حواس درست ہوئے تو ایک دوسرے نے مفصل حال بیان کیا اور نواب بھی بجا مین قائل ہوئے کہ اگر عشق کے بدولت یہ دیوانی ہو گئی تھی تو غصہ مین مین بھی مجنون سے کم نہ تھا۔ اب اسکو

لعنت ملامت کرنا بالکل فضول ہے جو کچھ ہونا تھا ہو چکا۔ مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ صبر کرنا چاہیئے الحاصل وفور رنج والم مین بعد چندے کمی تو ہو گئی مگر اوسد سے وہ امی رنج وملال اتنا رہنے لگا کہ طبیعت خوشی اور مسرت سے ناآشنا رات دن وہی خیال۔ زندگی وبال۔ کسی کام مین جی نہ لگتا۔ مکان پھاڑے کھاتا تھا۔ آخر ایک روز بہت سے مزدور نکو بلوا کر ساری عمارت منہدم کرادی۔ صرف داہنی بائین جانب کا ایک ایک کمرہ باقی رکھا۔ نہ مکان ہوگا نہ مکین کی یاد آئیگی ۔۔ یہ دو کمرے محض اسواسطے رہنے دیئے کہ ایک خانقاہ بنوادی جائے۔ اور اس گناہ کبیرہ کا کفارہ یون ادا کیا جائے۔ دونون کمرون مین ابتک وہ سُرنگ باقی ہے۔ اور بیچ مین جو عمارت بنی ہے اوسمین بھی ایک چور دروازہ قائم کردیا گیا ہے۔ کیا سبب کہ اوس طوفان بے تمیزی کے زمانے مین مال اربابِ چھپانے جان بچانے کیواسطے لوگ بالعموم اس قسم کے چور خانے بنالیا کرتے تھے۔ پس نواب پونیر ڈی مارٹر کے قصر گرانڈیر کا یہ حشر ہوا۔ اونکی جنم جلی بہن اوس خانقاہ کی متولی ہوگئی اور نامراد زندگی کے دن رہبانیہ بنکر یاد خدا مین بسر کرنے لگین۔

بہ بین کرامت آن قصر عیش وعشرت را
کہ چون خراب شدہ خانۂ خدا گردید

جو کچھ دولت تھی وہ بھی اوسی کیواسطے وقف کردی۔ اور کچھ روپیہ لیکر انگلستان مین جاکے ایک زمانہ اسیطرح گزرا۔ اس عرصے مین اونکے بیٹے نے ایک غریب انگریزن سے شادی کرلی تھی۔ اگر آج دولت ہوتی تو امیر گھرانے مین ہوجاتی۔ مگر مفلسی مین شرافت اور خاندان کو کون پوچھتا ہے۔ اِن حالون مین غریب مفلس جورو نہ ملتی تو کیا کوئی مالدار بیگم خانم آجاتی۔ اسکے علاوہ باپ نے بیٹے پر اپنا اعتماد وتوکل ظاہر بھی نہ کیا تھا۔ بیچارہ غریبون کیطرح مدت العمر بسر کرتا رہا۔ زمانے کی گردش نے اب یہ سب باتین صفحۂ روزگار سے حک کردی ہین۔ مگر مارٹر کا متمول خاندان جو ماسٹر ٹمو تھی کی بدولت اس شہرت کو پہونچا ہوا ہے وہ اوسی نواب پونیرس کی اولاد ہے جس نے جورو کو اسطرح قتل کرکے گرانڈیر کو خانقاہ بنا دیا تھا۔ رفتہ رفتہ زمانے کے ہاتھون گرانڈیر کے متولی پریشان روزگار ہوکر اِدہر اودہر چلے گئے اور اٹھارہوین صدی کی ابتدا مین یہ خانقاہ مع اراضی متعلقہ ایک دولت مند شخص کے ہاتھ آئی۔ اسکا نام نکاج تھا۔

اوسنے خانقاہ کو توڑ پھوڑ کے پھر ایوان امیرانہ بنایا۔ اور اوسوقت سے آج تک اوسی کی اولاد کے قبضہ مین ہے۔

سر مارٹر یہ داستان پڑھکر اسقدر متعجب اور متحیر ہوئے کہ طاقت تحریر سے باہر ہے۔ ابتک وہ سمجھتے تھے ہمارا سلسلہ خاندان ہنری سے شروع ہے۔ جس نے کنٹربری مین وہ عمارت بنوائی تھی۔ مگر اب اونہین معلوم ہوگیا کہ نواب گرانڈیر سے جو امرائے سلطنت فرانس سے تھے سلسلہ ملتا ہے۔ لیکن جب اونہون نے خیال کیا کہ نواب پوئیرس نے آدھی رات کو یہ جرم عظیم اور گناہ کبیرہ کیا اور وہ خوفناک اندھیری سرنگ ابتک موجود ہے اور اون دونون بے گناہون کی قبر پر ابتک نہ کسی نے دو پھول چڑھائے نہ دعاء مغفرت مانگی نہ کبھی فاتحہ سے یاد کیا۔ صرف نسیم سحری کے جھونکے بھولے بسرے جھونکے گاہے ماہے بوکر گل کی چادر چڑھا جاتے۔ کلہائے ابر غربت و بیکسی پر دو آنسو بہا جاتے ہین۔ اگر ان غریبون کی تربت پر کوئی شامیانہ ہے تو چرخ کہن کا۔ اور فرش ہے تو نسرین و نسترن کا۔ دونون زبان حال سے یہ حسرت شعر سنا رہے ہین۔

بر مزار ما غریبان نے چراغے نے گلے
نے پر پروانہ آید نے صدائے بلبلے

تو سر اڈمنڈ نہایت درجہ متحیر اور متاسف ہوے۔ اور اب جا کر اون کو معلوم ہوا کہ اس مکان کی روایت نہ بیان کرنیکی کیا وجہ ہے۔

لیکن ساتھ ہی اسکے ذہن مین یہ بھی گزرا کہ لکارج کی مان جو اس قضیہ کا اخفا چاہتی تھین اسکی وجہ کچھ اور ہی ہوگی۔ اسوقت جس کمرے مین موجود ہوئے اور جو سونے کے واسطے ملا ہے۔ ٹھیک وہی ہے جس سے مارگر کی بیگم سرنگ مین اوتری تھین۔ اس سبب سے ان لوگون نے خیال کیا ہوگا کہ کہین ڈر نہ جائین خواب راحت مین خلل نہ پڑے اور مہمان کی نیند خراب ہو۔

اتنے مین بارہ کا گجر بجا اور انکو طرح طرح کے خیالات نے آگھیرا۔ کبھی سوچتے کہ جہان یہ واقعہ ہوا ہے اوس سے قریب مین بیٹھا ہوا ہون اور نہین معلوم اس کمرے مین کیسے کیسے لوگ آچکے ہین۔ اون کے دلون مین نہین معلوم کیسی خواہشین کیا کیا تمنائین کس کس قسم کی حسرتین ہون گی۔ ایک دفعہ چاروں طرف نظر کی دامنے کی خلاقاتی مشہور

خیال آیا اسوقت بھی کسی بات کا پیش آجانا کیا دور ہے۔ کہین ایسا نہو یہان اور کوئی نئی بات کھلے۔ اس خیال کا آنا تھا کہ دل دھڑکنے لگا۔ تمام جسم مین رعشہ پڑ گیا اور ایک ایسا خوف طاری ہوا کہ ہیبت چھائی کہ یہ بہت حیران ہوئے کہ کیا معاملہ ہے کیا واقع ہونے والا ہے۔

آگ آتش خانے مین جل رہی سارا کمرہ گرم ہے۔ آبخون کی لپک سے در و دیوار جگمگا رہے ہین۔ شمع میز پر ٹمٹماتی ہے۔ کہ ایکبارگی انکو شوق پیدا ہوا کچھ ہی ہو کچھ اور حالات دریافت کرنا چاہیے۔ آؤ دیکھین اس مکان مین کس کس چیز کا پتہ چلتا ہے۔

اب اس شوق مین سب خوف و ہراس بھول گئے۔ اوٹھ کھڑے ہوئے۔ شمع ہاتھ مین لی اور چور خانے کیطرف چلے گئے۔ آہستہ سے دروازہ کھولا۔ فرش کو غور سے دیکھا۔ وہان نہ کوئی تختہ۔ نہ قبضہ۔ نہ کنڈی۔ اور نہ کوئی چیز کہ جس سے سُرنگ کے زینے کا پتہ چل سکے ایسی برابر ہی ایک اور الماری لگی ہوئی تھی اوسمین قفل پڑا تھا سونے والے کمرے کی کنجی انہین کے پاس تھی اوسکو جو لگاتے ہین اسکے دونون پٹ کھل گئے کوئی دو گز مربع ہو گی اوسکے اندر گئے دیکھا اسمین تختہ کا فرش ہے پاؤن کے بوجھ سے تختے پچکے اور آواز سے معلوم ہوا کہ نیچے خالی ہے ہاتھ کا کڑا لگا۔ لکڑی پرانی ہو گئی ہے۔ مگر چابکدستی سے کری گئی ہے۔ اس سے سمجھے کہ اوس زمانے سے جبکہ ہرمنی کے قدم یہان آئے ہون بے مدت دراز گزر چکی ہے۔ کیا عجب کچھ کچھ حالت بدل گئی ہو ۔۔۔ اوس تختے کو دونون نے سر کا یا نیچے جو دیکھتے ہین۔ کوئی آٹھ نو گز نیچے تک سنگی زینہ اوترا ہوا ہے۔ بالکل اندھیرا گھپ۔ آگے کچھ سوجھائی نہ دیتا تھا۔ اتنے مین ایک ہوا کا جھونکا آیا۔ اوس سے ان کو اتنا اطمینان ہو گیا کہ یہ سُرنگ پہلے کیطرح چارون طرف سے بند نہین۔ اب ہوا مین وہ سمیت بھی نہو گی۔ معلوم ہوتا ہے یہ عیب بعد کو رفع کر دیا گیا ہے۔ غرضکہ بے تکلف نیچے اوتر سے چلے گئے۔ اطمینان بھی تھا کہ اپنے گھر کے دروازہ بندی کیسکو خبر بھی ہو گی۔ چلو اوس مقام کو دیکھین جہان وہ بیچارہ کشتہ فراق مین اسوقت جان سے گیا جب وصال معشوقہ کا یقین دلمین لئے ہزارون آرزون کے ساتھ انتظار کر رہا تھا۔ اور جہان نواب پوسیرس کی بیگم محض بے گناہ دھوکے مین قتل ہوئی تھی یہ آہستہ آہستہ آگے بڑھتے جاتے اور دیکھتے جاتے تھے۔ متعدد دشنہ دار ہوا اور روشنی

کیواسطے بنوا دیئے گئے تھے۔ اِن روشن دانوں کے باہر باغ کی زمین بھی اوسیقدر کھود کر پختہ بنا دی گئی تھی تاکہ ہوا کے بہ راستے گرد و غبار سے اٹ نجائین۔ اِس سرنگ کا ایک راستہ بیچ کے ایک بڑے ہال مین بھی پہونچا تھا۔ جب اوس کے زینے کے قریب یہ پہنچے ہین تو اوپر سے ہوا کا ایسا جھونکا آیا کہ شمع گل ہوگئی۔ اب کیا کرین۔ جائے ماندن نہ پائے رفتن۔ ارادہ کیا جس راستے سے آئے ہین اوسی سے پھر جائین۔ پر تو ٹٹولتے۔ ٹکراتے۔ کہ کسی کو پاٹ چلو۔ کہ اتنے مین کچھ آواز سی آئی۔ جیسے قفل مین کوئی کنجی لگا رہا ہے۔ دم بخود سناٹے مین کھڑے ہو گئے۔ معلوم ہوا کہ کوئی دروازہ کھلا اور اوپر سے زینے پر روشنی پڑنے لگی۔

اب انکو یقین ہوگیا کہ کوئی شخص نیچے اوتر رہا ہے۔ یہ آہستہ سے لپک کر اپنے کمرے کیطرف پہلے پاؤن پلٹے۔ اور اندھیرے مین کھڑے ہو کر دیکھنے لگے کہ کون شخص آرہا ہے۔ دیکھا ایک عورت ہاتھ مین شمع لئے زینے سے نیچے اوتری یہ تو آڑ مین کھڑے ہی تھے۔ شمع کی روشنی اپر پڑتی نہ تھی غور سے دیکھا یہ تو انکے دوست لکارج کی ماں ہین!

حُسن اتفاق سے یہ داہنی جانب کو بڑھین۔ اور سراڈمنڈ کی طرف پشت کر لی۔ جاتے جاتے سرنگ کے دوسرے تک پہونچ گئین۔ آہستہ سے چور دروازہ کا تختہ گھسیٹا اور باہر نکل گئین۔

یہ تماشا دیکھکر سراڈمنڈ کو نہایت حیرت ہوئی۔ کہ این۔ یہان تو عجیب و غریب واقعات ہوا کرتے ہین۔ بھلا اسوقت اندھیرے مین اِن نیک بخت کا یہان آنا کیا معنے۔ اتنے مین دوسرے سرے پر پھر روشنی نظر آئی۔ زینے پر وہی نیک بخت پھر موجود۔ سراڈمنڈ دیکھ کہ اب ضرور ہی سامنا ہو جائیگا۔ اچھا ہو جائے۔ مگر مین یہ ضرور پوچھون گا کہ آخر بیوقت آپ کے یہان آنیکی کیا وجہ ہے۔ لیکن پھر سوچے اگر وہ یہی پوچھ بیٹھین تو مین کیا جواب دونگا۔ کہ اِس کہنہ عمارت کے راز دریافت کرنے کی ہوس یہانتک مجھے لائی۔ اب یہ چھپ کر کونے مین کھڑے ہو گئے اور لکارج کی والدہ شریفہ نیچے اوتر آئین۔ مگر اب کی دفعہ قدم جلد جلد اوٹھاتی تھین اور شمع کی روشنی سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ چہرے پر وہ بشاشت اور تبسم ہے جو شرارت کرنے کے بعد ہوا کرتا ہے۔ خیریت یہ ہوئی کہ بیچ والے زینے پر چڑھ کر چلی گئین اور ان تک پہونچنے کی نوبت نہ آئی۔ انکے جانیکے بعد

سراڈمنڈ بھی دبے پاؤں کسکے اور اپنے کمرے ہی میں آکر دم لیا۔ اب نیند کا نام کہاں کو پنج پر لیٹے بھی۔ مگر ہجوم خیالات فاسد اور اوہام نے پلک سے پلک نہ لگنے دی۔

صبح ہوئی ناشتے کے کمرے میں سب جمع ہوئے اور ماہ پیکر ان سے متبسم ہو کر بولیں۔ "کہئے سراڈمنڈ رات کیسی کٹی کہیں یہاں کی ارواح نے آپکو ستایا تو نہیں"

ماہ (ہنسکر) نہیں میں اپنے جی کی کہوں۔ میں ان باتوں کو مانتی وانتی نہیں۔ مگر نہ معلوم کیا بات ہے۔ جہاں رات کو ذرا سا بھی کھٹکا ہوا۔ اور میری روح نکل گئی۔ چاہے یہ بات ہو کہ جو تارک الدنیا نیک بختیں یہاں رہا کرتی تھیں۔

لکارج۔ یہ سب نادانی بچپن کی باتیں ہیں۔ سراڈمنڈ آپ تو دن بھر کے تکے ماندے تھے خوب گھوڑے بیچکر سوئے ہونگے۔ آپکا کمرہ بھی ہماری خواب گاہ کی طرح اچھا خاصہ لمبا چوڑا ہے۔ آگ بھی جلوا دی گئی تھی خوب گرم ہوگا۔ کسی بات کی تکلیف تو نہ تھی؟

(سراڈمنڈ کو خیال گزرا کہ اخ آہ!۔ رات کو بڑی بی ان دونوں کے کمرے میں ضرور پہونچی ہونگی سیدھی اُدھر سے نکلی تھیں)۔

اور بھئی ہماری طبیعت آج صبح سے ذرا سست ہے آج جب میں سو کر اٹھا ہوں تو وہی دورہ پھر مجھکو آگیا جیسا پیرس میں آیا تھا۔

لکارج کی ماں۔ کیا ہوا بیٹا۔ سفر کی ماندگی اور تکان سے پھر طبیعت بگڑ گئی ہوگی۔

لکارج۔ خدا جانے کیا بات ہے۔ مگر آج میرا جی بہت ہی نڈھال ہے۔ کیا کہیں بڑا ہرج ہوتا ہے۔ لے آج ہمکو ایک ضرورت سے کارخانے جانا تھا۔

ماہ۔ اگر آپ آج باہر جائیں تو دیکھئے بھولئے گا نہیں تھوڑی سی سنکھیا ضرور لیتے آئیگا۔

میم لکارج (آہستہ سے) نہیں خدا کے لئے چپ رہو۔ کہیں بڑی بی نہ سن لیں۔ اس گھر میں جہاں زہر کا نام آیا اور ان کی عجب کیفیت ہو جاتی ہے۔ غش پہ غش آنے لگتے ہیں۔ میں نے سپاہی سے کہدیا ہے۔ وہ آج لاویگا۔ گھر بھر کے چوہوں کے لئے کافی ہوگی۔

ماہ۔ (آہستہ سے) تو یہ مجھے کیا معلوم تھا۔ تمہاری ساس ایسی وہمن ہیں۔ مگر یہاں چوہے بھی اس بلا کے ہیں کہ رات بھر کھٹ پٹ لگائے رہتے ہیں۔ نیند حرام ہو جاتی ہے۔

میم لکارج۔ اے انکا علاج تو سہل ہے۔ چربی میں سنکھیا ملا دو۔ سب کھا کے مُرنڈا ہو رہینگے۔

سراڈمنڈ اسی فکر مین تھے کہ لکارج کی بیگم صاحبہ تنہائی مین ملین تو وہ زیور جو کلاری نے واپس کیا تھا پھیر دین - اتفاق سے لکارج کی مان اور مادیپکر دونون ایک ساتھ اون بھولون کو دیکھنے چلی گئین جو مادیپکر نے شیشون کے چوکھٹے کے نیچے لگائے تھے - اب تخلیہ ہوگیا صرف سراڈمنڈ اور مریم رہ گئین - انہون نے دیکھا یہی موقع ہے - دیر نکرنی چاہیے - بلا تمہید و تو طیہ اپنا مطلب یون شروع کیا "بیگم صاحب ایک بڑی بات مجھے آپ سے کہنا ہے - بہت ضروری کام ہے"

مریم نے تعجب سے کہا "کام اور مجھسے!"

سراڈمنڈ - جی ہان آپ ہی سے مین مختصر کہے دیتا ہون آپ پریشان ہون - فرڈی ننڈ کلاری کو تو آپ جانتی ہون گی -

مریم نام سنتے ہی سرخ ہوگئی - تپ کر بولی "فرڈی ننڈ کلاری"

سراڈمنڈ - جی ہان - وہی فرڈی ننڈ کلاری نا جس کے نسبت آپکو طرح طرح کی بدگمانیان ہوئین اور اوس بیچارے نیک دل کو نہ معلوم آپنے کتنا برا بھلا کہا مجھکو سارا قصہ معلوم ہے -

مریم - تو کلاری صاحب آپکے دوست ہین -

سراڈمنڈ - جی ہان - اور اونہون نے مجھے وہ ہیرے کا زیور بھی دیدیا ہے جو نواب لاٹور کی بیگم صاحب نے آپ کے ہاتھون اونکو بھیجا تھا - مین اگسٹس ڈمسٹل سے بھی واقف ہون -

مریم - (جھینپ کر) - اونکا نام نہ لیجئے - کیا کہون - کیسے کسقدر بیوقوفی پر شرمندگی ہوتی ہے حماقت ہوئی - اور بڑی حماقت - کہ مین نے اونکے خیال کو دلمین جگہ دی - آپ تو کچھ کچھا حال جانتے ہی ہین - میری سی نہین خدا لگتی کہیئے گا - بھلا ایسے تیزی اور نا انجام بینی جو دفعہ سے مین نے اور نواب لاٹور کی بیگم نے پیروز کے باغ مین کئے تھے وہ بھلا پورے ہونے والے تھے - نہ معلوم مجھے اوسوقت کیا ہوگیا تھا - کہ اگسٹس کی محبت مین یون دیوانی ہوگئی - وہ تو کہیئے خدا کو کچھ اچھا کرنا منظور تھا وہ لندن سے پیرس گئے - اور مین چیتی - بہت ہی پچھتائی - اپنے اوپر بڑا غصہ آیا - اور اوس جہانچہ مین لکارج صاحب کے ساتھ مین نے چٹ پٹ بیاہ کر لیا - مگر جب یہان پہونچی ہون اور اس پرانے دھرانے مکان کو دیکھکر وحشت ہوئی - تو پھر مجھکو اونہین کا دھیان آیا - بس اوسی اضطراب مین لیکے قلم دوات لکھنے کو ایک چٹھی لکھ ڈالی - اوسمین صاف صاف لکھ دیا کہ افسوس ہے مین نے

آپکو دہوکا دیا میرا دل دوسرے کو چاہتا ہے سو یہی میرا اصلی شوہر ہے۔
سراڈمنڈ۔ مگر ڈومسنل کو تو نہین معلوم کہ آپکے دل مین اونکی طرف سے اتنی جگہ ہے۔
مریم (تاسف کے ساتھ) یہی تو بات ہے۔ اونکو میرے ساتھ کبھی اتنی پائدار محبت نہ تھی۔ صرف غرور نے میری یون مٹی خراب کرائی۔ مگر خیر جو ہوا سو ہوا گزشتہ را صلوٰۃ۔ جون ہی مین نے اونکو یہ چٹھی بھیجی۔ فوراً خیال آیا کہ آئین وہ تو اتنی محبت کرین۔ ہزار جان سے عاشق ہون۔ میری ذرا ذرا سی بات کا لحاظ رکھین۔ اور مین ایسی بیدید ہو جاؤن مین نے بہت بُرا کیا۔ جیون لکھا۔ اپنی جگہ بہت بچتا یا۔ اور سیدھی چلی گئی اُنکے پاس صاف لکھدیا کہ مجھسے بڑی نادانی ہوئی۔ معاف کرنا۔ اور اسکے بعد سے انکی محبت میرے دل مین ایسی بیٹھی کہ اب مین انکی عاشق ہون۔ کیا کہون سراڈمنڈ اگر کہین چلے جاتے ہین تو جدائی مین روتے روتے میرا بُرا حال ہوتا ہے۔ اگر اوس حال مین کوئی مجھے دیکھے تو اوسکو یقین ہو جائے مین انکی محبت مین پوری دیوانی پکی سڑن ہون۔
سراڈمنڈ۔ اونکا بھی یہی حال ہے۔ اور تمہاری محبت کو وہ اچھی طرح جانتے ہین۔
مریم۔ خدا آپکا بھلا کرے۔ مجھے بڑی تسلی ہوئی۔ مجھے اب معلوم ہوتا ہے محض نادانی اور نوعمری کی وجہ سے مجھے ایسے شخص سے کچھ اُلس ہو گیا تھا۔ جس سے نہ کبھی کی ملاقات نہ جان پہچان۔ نہ صاحب سلامت۔ صرف دو دفعہ راستے مین آتے جاتے واحد شاہد ہو گئی تھی۔ ہان اب جو مسٹر لکارچ کے ساتھ الفت محبت ہے وہ البتہ مستقل ہے۔ مین تہ اپنے جی کا کچا کچا حال اسوجہ سے کہتی ہون کہ آپ سب باتون سے واقف تو ہو ہی چکے ہین آپ کے دل مین کوئی بدگمانی پیدا نہو اور مجھے نظرون سے نہ گرائیے۔
سراڈمنڈ۔ توبہ توبہ۔ آپ کو اور نظرون سے گرانا! ممکن ہی نہین۔ خدا کی عنایت سے آپنے وہ شریفانہ دل و دماغ پایا ہے کہ دوسرے کو میسر آنا مشکل ہے۔ ایک یہی بات کیا کم ہے کہ ادنیٰ سی لغزش جو محض ناتجربہ کاری و نادانی سے ہو گئی تھی اوسکی تلافی مین آپکو اسقدر انہماک ہے۔ خیر اس ذکر کو جانے دیجئے اب کلاری کا پیام سُنئے۔ اونہون نے آپکی خدمت مین عرض کیا ہے۔ کہ میری غرض ہرگز وہ نہ تھی جو لوگون نے خیال کی۔ اور آپ انشاء اللہ دیکھ لیجئے گا مین کتنا اپنی بات کا دھنی ہون۔ مین پیرس کو ترک کر کے الجزائر جاتا ہون۔ اور یہہ زیور جو نواب لاٹور کی بیگم صاحب نے بطور

رشوت بھیجا ہے واپس کرتا ہون۔ آپ بیکو اطمینان رہے کہ میری زبان سے کوئی بات نہ نکلے گی۔ واقعی وہ بیچارے ہرگز ایسے نہین جیسا لوگون نے اونہین خیال کیا۔ ان وہ ایک حسینہ کو ہزار جان سے چاہتے ضرور تھے۔ اور جب انسان کسی کو چاہتا ہے تو جوش مین بہت سی ایسی باتین کہہ گزرتا ہے کہ لوگ سمجھتے ہین معشوق کو ستاتا ہے۔ لیکن اُسکا منشا شرارت یا خود غرضی نہین ہوتا اب وہ الجزائر کو روانہ ہو گئے ہون گے مجھسے اونہون نے وعدہ لے لیا ہے۔ کہ آپکو امانت سپرد کرکے اور تمام شبہے خاطر سے نکالکے۔ اونکو بذریعہ تحریر اطلاع دون فرمائیے اب آپ ان سب باتون کے جواب مین کیا ارشاد کرتی ہین مریم۔ آپ اونکو لکھ بھیجئے۔ مین نے آپکو جلاوطنی کے واسطے اس سبب سے لکھا تھا کہ آپ کی سچی محبت اور بے ریا عشق کا پورا ثبوت مل جائے

سر اڈمنڈ۔ بہت اچھا لائیے اب یہ زیور حاضر ہے اسکو آپ لے لین۔

یہ کہکر سر اڈمنڈ نے جیب سے چیز نکالکر مریم لکارج کے حوالے کی اور اونہون نے لیکر وعدہ کیا کہ مین انشاءاللہ اونکی چیز اون تک پہونچا دونگی اور ایسی ترکیب سے کہ نہ تو نواب صاحب کو اور نہ مسٹر لکارج کو کانون کان خبر ہوگی۔

القصہ بات تمام ہو گئی۔ ادہر اودہر کا تذکرہ ہونے لگا۔ اتنے مین ایک نوکر آیا اور اونسے سنکھیا کی پوڑیا لاکر حوالہ کی۔ مریم نے سر اڈمنڈ اور نوکر دونون سے ممانعت کر دی کہ دیکھو خدا کیواسطے کسی طرح سنکھیا کا گھر مین ہونا بڑی بی اور صاحب پر نہ کھلے۔ وہ لوگ زہر کے نام سے بہت ہی گھبراتے اور پریشان ہوتے ہین۔ وہان سے اوٹھکر مادیمیکر کی تلاش مین چلی گئین تاکہ وہ سنکھیا کو کھانون مین ملاکر جو ہون کیواسطے مکان مین جابجا رکھ دین۔ اب کہانیکا وقت قریب آگیا مگر لکارج صاحب کی طبیعت ایسی کچھ بگڑی تھی کہ باہر سے آکر سیدھے خواب گاہ چلے گئے۔ طبیعت برابر خراب ہوتی جاتی تھی۔ ہڈی ہڈی چور ہوئی جاتی تھی۔ متلی اس بلا کی کہ کوئی دوا حلق سے نیچے اوترتی ہی نہ تھی۔ حلق بالکل خشک منہ مین کانٹے پڑے ہوئے۔ پیٹ مین معلوم ہوتا تھا آگ لگی ہوئی۔ اینٹھن کوئی مروڑے ڈالتا ہے۔ کبھی کبھی سوئے تنفس بھی ہو جاتا تھا۔ تھوڑی ہی دیر مین صورت بالکل بدل گئی۔ ہچکیونکا ایسا تار لگا کہ بات کرنی دشوار ہو گئی۔ گھبراکر ایک ڈاکٹر بلوایا اونسے پہلے کا رسم بھی تھا۔ مریض کی یہ حالت دیکھکر وہ بہت مشوش ہوئے آخر اوسوقت جو دوا مین

مناسب معلوم ہوئین وہ اونہون نے تجویز کر دین۔ اور ٹھہر گئے کہ مریض کی حالت بہت خراب ہے ہر وقت انکے پاس رہنا چاہیے۔ شب کو ہم بھی یہی رہینگے۔

خیر۔ کھانا تو جسطرح بنا لوگون نے کھا پی لیا۔ ٹھکانے ٹھکانے ہو گئے۔ مریم مریض کے پاس ہی بیٹھی رہین اور بڑی بی کا حال کچھ نہ پوچھئے بیٹے کی بیماری سے حواسون مین نہ تھین کبھی ملاقات کے کمرے مین کبھی کھانے کے کمرے مین کبھی بیٹے کے پاس۔ ایک جگہ قرار نہین۔ نہایت اضطراب سے گھر بھر مین پڑی پھرتی تھین۔

اسی حالت مین سارا دن کٹا۔ شام کو ڈاکٹر نے مریض کے واسطے حریرہ تجویز کیا۔ مریم چٹ پٹ اوٹھین۔ کہ اپنے ہاتھ سے جلدی بنا کر لائین۔ مگر راستے مین ساس صاحب ملین۔ اونہون نے اصرار کیا کہ نہین تم کیا بنا کر دوگی۔ مین ابھی لاتی ہون لاکھ کہا مگر نہ مانا مریم نے مجبور ہو کر طوعاً و کرہاً گوارا کر لیا۔ مگر اتنا ضرور کہا "اچھا اما اگر آپ کی یہی خوشی ہے۔ تو آپ ہی بنا لیجئے۔ مگر مین اون سے کہہ آئی ہون کہ مین اپنے ہاتھ سے بنا کر لیے لاتی ہون تاکہ اونکو ذرا تسلی ہو۔ تو مین اونسے یہی کہون گی کہ لو تمہارے واسطے اپنے ہاتھ سے مین بنا کر لائی ہون"

ساس۔ اچھا کیا مضایقہ۔ تم اپنے فقرہ دے لینا۔

یہہ باتین دونون سے تنہائی مین ہوئی تھین۔ اسپر کچھ دیر قبل وہان سے کسی کام کو اوٹھ گئین تھین۔

بالکل شام ہو گئی سراڈمنڈ اور اوپیکر قریب قریب بیٹھے تھے۔ دونون مین آہستہ آہستہ باتین ہونے لگین۔ سراڈمنڈ کو اسکی بات چیت سے معلوم ہو گیا کہ یہہ بہت ہنس مکھ خندہ پیشانی۔ اور خوش طبع ہین۔ مگر جتنا حسن خدا نے اونکو دیا ہے اوتنی ہی بھولی بھالی سادہ مزاج۔ اور دنیا کے چلن فریب سے ناواقف۔ معصوم بھی بنایا ہے۔ مریم لکارنج سے محبت رکھتے اور اونکے شوہر کی بیماری پر انکو رنج بھی بہت ہے۔ آج شبکو سب لوگ کسی قدر سویرے ہی اپنی اپنی جگہ جا کر سو رہے۔ اور ڈاکٹر نے اصرار کے ساتھ حکم دیا کہ مریم لکارنج کا بیمار کے پاس رہنا اچھا نہین وہ بھی علیحدہ کمرے مین جا کر آرام کرین۔ لکارنج نے جب سے حریرہ پیا تھا ان کی حالت لمحہ بلمحہ بگڑتی جاتی تھی اس بات کو دیکھ دیکھ کر بیچاری مریم بہت ہی پریشان ہوتی تھی۔ لاکھ کہا کی کہ

مین انہین کے پاس رہون گی مگر ڈاکٹر کا حکم - ساس نے کسیطرح نہ مانا آخر کار مجبور و ناچار
مادیکہ کے پاس چلی گئین - مریض کے کمرے سے پہلے جو کمرہ پڑتا تھا اوسمین ڈاکٹر صاحب نے
قیام کیا - اوٹنڈ صاحب بھی اپنے کمرے مین چلے گئے مگر اونکو تو دہن تھی کہ دیکھون آج بھی
آدھی رات کو لکارج کی مان سُرنگ مین اوترتی ہین یا نہین - انہون نے کمرے کی شمع
جلنے دی - اور پھر اوسی سُرنگ مین اوتر گئے سو ہی وقت آیا اور بڑے ہال کے زینے سے
دو پہر اوترتی معلوم ہوئین - اب انکو خیال گزرا کہ بیٹے کے کمرے کے راستے مین تو آج ڈاکٹر
موجود ہین - ممکن نہین آج وہان جائین اور ڈاکٹر دیکھ نہ لین - پہلے تو انکا ارادہ ہوا کہ
اونکے پیچھے پیچھے چلے جائین مگر کچھ ہمت نہ پڑی - اونکے واپسی کے انتظار مین کھڑے رہے
کوئی پاؤ گھنٹہ گزرا ہوگا کہ دیکھتے کیا ہین وہ نیک بخت اوسی طرف سے چلی آتی ہین -
جدہر لکارج کے کمرے کا چور دروازہ تھا - آتے آتے بڑے ہال کے زینے سے ہو کر نکل
گئین - کچھ انکی سمجھ مین نہ آیا - بہت ہی حیران ہوئے - اور اپنے کمرے مین واپس آئے
طرح طرح کے خیالات نے انکو گھیرا - اگرچہ باربار جی مین یہی آتا تھا کہ کتاب القاطلب کر کے
حقیقت حال سے آگاہ ہون مگر پھر ضبط کیا اور آیندہ واقعات کا انتظار مناسب سمجھی
اس سفر مین تعجب انگیز واقعات کچھ اس کثرت اور سُرعت کے ساتھ پیش آتے گئے تھے
کہ کسی معاملے پر پورے طور سے باطمینان غور کرنیکی انکو مہلت ہی نہ ملی تھی - ہان روزا
کا خیال کبھی کبھی ضرور آجاتا تھا - اور کسی وقت اسپر بھی سوچتے تھے کہ کیا کیجئے مارتھا
سے اگر ہمنے کسی نعمت کی خواہش بھی ظاہر کی - تو عام معلومات کی جس سے بجز تاسف و
حیرت کچھ حاصل نہین - اسی قسم کے خیالات مین غرق تھے کہ نیند آگئی - اور خواب مین
روزا کو دیکھا - دل خوش ہوا - طبیعت بشاش ہوئی - صبح تازہ دم اوٹھے - مگر لکارج
کی حالت بدتر تھی - ساری خوشی خواب و خیال ہو گئی - نہایت مشوش ہوئے - مریم کو
بھی مغموم اور متحمل پایا - چہرے کی زردی سے ظاہر تھا کہ رات بھر انکی پلک سے پلک
نہین لگی - اگر لکارج پر رات بھاری تھی تو مریم پر بھی مصیبت طاری تھی - بڑی بی
باربار ڈنی صاحب سے کچھ مشورہ کرتی تھین - اور وہ بھی کچھ اسطرح ہر دفعہ ادہر ادہر
دیکھ بھال کر سرگوشیان کرتا تھا کہ معلوم ہوتا تھا اسکو اندیشہ ہے کہ کہین کوئی سُن نہ لے
راز فاش ہو - بات اوری اوڑی طاق پہ گئی - سارا منصوبہ خاک مین ملجاے ماہ پیکر

مریم کے رنج اور مصیبت کو دیکھ دیکھکر بیچاری بہت ہی متفکر اور اداس تھین۔ گرکا یہ رنگ دیکھکر سراڈمنڈ نے خیال کیا اس حالت مین یہان رہنا میزبانون کو سخت تکلیف دینا ہے کہان تو یہ بیچارے اپنی مصیبت مین مبتلا ہین۔ اور کہان ہماری مہمانداری کی تکلیف۔ پس جسوقت ڈاکیہ انکے خط لایا۔ انہون نے حیلہ پیش کیا کہ مجھے ایک ضرورتاً سے فوراً پیرس جانا ہے۔ بس اوسیوقت لکارج کی گاڑی پر سوار ہو ڈاک کے اڈے پر پہونچے۔ اور پیرس روانہ ہو گئے۔ جیسے جیسے گرانڈیر سے دور ہوتے جاتے تھے۔ دل ہلکا ہوتا جاتا تھا۔ گویا جیل خانے سے چھوٹے۔ مگر انہون نے یہ بھی ارادہ کر لیا تھا کہ کچھ ہی ہو ایک دفعہ یہان آنا ضرور چاہیئے۔ اس سرنگ اور لکارج کی مان کی کارروائیون کا حال بدون یہان چند روز قیام کئے نہ کھلے گا۔

حضرات ناظرین ہنے لکارج کی بیوی اور سراڈمنڈ سے زیور کے بابت بات چیت کا ذکر اوپر کیا ہے۔ چنانچہ جو کچھ گزرا تھا وہ مفصل سراڈمنڈ نے لکارج کو تحریر کر دیا تھا۔ لیکن وہ خط بد بیشانی کی وجہ سے ڈاک مین نہ پڑ سکا۔ جسوقت یہ پیرس کے ارادے سے ڈاک کے اڈے پر پہونچے ہین اوسوقت انہین یاد آیا اور وہین سے انہون نے اوسکو روانہ کیا اب یہ بخیر و عافیت پیرس پہونچ گئے۔ اور مارس ہوٹل مین جاکے ٹھہرے۔ اتفاق دیکھئے وہین نواب رالف لنسی بھی مقیم تھے۔ سراڈمنڈ اونکو بے تکلف پکار اوٹھے "ہین کیا آپ بھی پیرس مین ہین واہ کیا حسن اتفاق ہے" نواب کو دیکھا ماشاءاللہ سی ہشاش بشاش۔ صحیح تو اتنا۔ کہنے لگے "ہمارے اور آپکے خاندان سے متعلق عجیب و غریب روایتین مشہور ہین۔ آئیے اونہین سے پیرس مین جی بہلائین"۔

لنسی۔ اجی جناب اب کیا ہے۔ خدا نے ایسا بے فکر کر دیا ہے۔ کہ جس بات کو کہئے بیفکری سے اوسپر قہقہے اوڑین۔ لیکن ذرا ہمارے کمرے مین آئیے آپ کی دو شخصون سے ملاقات کرائین۔ اونمین سے ایک سے تو آپ واقف ہین۔

یہ کہکر نواب صاحب اپنے کمرے مین لے گئے واہ واہ وہان تو ہنری لنسی اور جولیا موجود تھین یہ اونکو دیکھکر بہت ہی متعجب ہوئے اور جولیا بھی ان کی صورت دیکھکر کسی قدر جھینپ گئی۔

نواب صاحب۔ گزشتہ را صلوٰۃ۔ اب پچھلی باتون کا مذکور نہین۔ خدا نے مجھے ایسا مطمئن

کر دیا ہے۔ کہ مین اپنے حال مین بہت ہی خوش ہون۔ سر اڈمنڈ سمجھ گئے کہ خاندان مین صفائی ہو جانے اور افشاے راز کے خوف سے نجات ملجانے کیوجہ سے واقعی انکو بہت اطمینان ہو گیا ہو گا۔

جولیا کو دیکھا اور بھی رنگ روپ نکلا ہوا تھا۔ شوہر بھی ہزار جان سے عاشق معلوم ہوتا تھا۔ غرضکہ سر اڈمنڈ ان کے ساتھ اکثر اوقات رہا کرتے اور جو جو مقامات سیر اور تفریح کے لایق تھے وہان کی سیر بھی کراتے رہتے تھے ایک دفعہ شاہ صوفی کی درگاہ گئے تھے اتفاق سے ایک مزار دیکھا وہان ٹھہر گئے اور مجاور سے کچھ اوس خانقاہ سے متعلق باتین کرنے لگے۔ یہ شخص کشیدہ قامت۔ خوشرو اچھے ہاتھ پاؤ نکا آدمی تھا۔ اگر بجاے وضع مجاوری۔ فوجی وردی پہنے ہوتا تو اوسپر زیادہ سجتی۔ اسکے حرکات۔ سکنات بات چیت۔ نہایت معقول تھی۔ انداز ادا مین بھی تہذیب تھی کیونکہ یا دریون مین جیسی یوست اور خشونت ہوتی ہے اوس سے بھی پاک تھا۔ عمر قریب چالیس سال کے ہو گی اس سے ملکر سر اڈمنڈ ایسے خوش ہوے کہ اوس سے کہا آپ کسی روز ہمارے ہوٹل تشریف لائیے۔ اور جو کچھ حاضر ہو سکے اُسپر فرمائیگا مگر اس شخص نے صاف انکار کیا اور جواب دیا کہ مین لطیف اور لذیذ غذا مین کھانے کا عادی نہین۔ یہی معمولی روکھی سوکھی جو کچھ میسر آتی ہے کھا لیتا ہون۔ میرا نہ غذا سے حتی الوسع پرہیز رکھتا ہون۔ تاکہ زبان کا چٹخارہ عادتون کو خراب نکرے۔ اللہ والون کو چاہیے کھانے پینے مین بہت تکلف نکرین شراب و راب بھی نہین چھوتا۔ خدا کا دیا ہوا سادہ پانی مجھے ہزار نعمت ہے۔

سر اڈمنڈ نے زیادہ اصرار مناسب نہ جانا۔ مگر ایسے خوش اوقات پرہیزگار کا خیال اونکے دل مین جاگزین ضرور ہو گیا۔ وہ جانتے تھے کہ یہ پیر فقیر اللہ والے اکثر رنگے سیار ہوا کرتے ہین چاہے پروٹسٹنٹ کی پادری ہون۔ یا رومن کیتھلک کے رہبان مسلمانون کے پیر فقیر یا جگناتھ کو پوجنے والے رشی منی غرضکہ ایسے صوفی باصفا۔ مرتاض بے مکر و ریا کو دیکھکر بہت ہی خوش ہوے۔

چونکہ جانتے تھے ان لوگون کو درگاہ سے باہر جانیکی بہت کم مہلت ملتی ہے۔ یہہ خود اکثر حسن عقیدت کے ساتھ حاضر ہوا کرتے۔ اسی وجہ سے رفتہ رفتہ پادری کی خدمت مین بہت کچھ نیاز حاصل ہو گیا۔

ایک روز شاہ صاحب انکو اپنے حجرے مین لے گئے وہان کے رنگ ڈہنگ سلیقے اور قرینے کو اچھی طرح جانچنے کا موقع کا - دنیا کے تو بہت سے تماشے دیکھ چکے طرح طرح کے لوگون کے حالات سے آگاہ ہو چکے تھے - سوچے اب کے دیندارون کو بھی ٹٹولنا چاہیئے - شاہ صاحب بھی اتفاق سے رومن کیتھک پادری تھے جنکا عموماً یہ حال ہے کہ ظاہر مین تو بڑے دیندار متقی پارسا جامہ حسنات سے تاپا زیب جسم - اور باطن مین غرق بحر سیئات - پکے مکار - مکان مین ظاہری تکلفات اور آرائش کی جگہ صرف اللہ کا نام - جو کچھ دیکھنے کے لائق تھی وہ سادگی تھی ٹوٹن ایک خادم کوئی ساٹھ برس کا بڈھا تارک الدنیا نہین بلکہ متروک الدنیا وہی خدمت کو حاضر رہتا - اور ایک چھوکرا ادہر اودہر آنے جانے کو تھا - مکان مین ہر چیز نہایت قرینے سلیقے اور صفائی کی - حجرہ ایسا صاف ستھرا کہ دیکھکر طبیعت بہت ہی خوش ہوتی تھی - یہ جاکر وہان بیٹھے تھوڑی دیر مین دعوت کا کھانا آیا - نہایت سادہ بے تکلفات سے بری - دعوت شیراز - ہان اتنا ضرور تھا کہ باوجود شاہ صاحب کے تارک الخمر ہونے کے انکی خاطر سے شراب بھی ایک جانب الگ نہالگ رکھدی گئی تھی -

شاہ صاحب ایک ہوشیار عالم فاضل آدمی تھے - تقریر بھی نہایت دلچسپ تھی اگر دنیا کے معاملات پر گفتگو کرین تو کیا مجال دین کا ذکر بھی زبان پر آسکے - دین کی باتین چھیڑین تو بحر عرفان مین ڈوبے نظر آئین - مخبر سیر چشم - رحم دل - فیاض قرب وجوار کے غریب غربا کو خیرات ومبرات سے برابر فائدہ پہونچاتے رہتے تھے - اثنا تقریر مین انکو یہ بھی معلوم ہوا کہ شاہ صاحب کا حوصلہ بھی بہت بڑھا ہوا ہے - اور وہ اسپر قانع نہین ہین کہ بس تکیہ دار بنکر زندگی کے دن کاہلی اور بیکاری مین کاٹین - غرضکہ مارٹر صاحب چھ سے تک بیٹھے اونکا بہت جی لگا - دیر تک بیٹھے رہے اسکے بعد رخصت ہوکر ہوٹل پر پہونچے - یہان دربان نے ایک چٹھی لاکر حوالہ کی اسکا لفافہ مائی تھا - گرد موٹے موٹے سیاہ خطوط تھے - لفافہ چاک کرکے دیکھا ڈوئی صاحب کی تحریر ہے - خلاصہ مضمون یہ تھا کہ افسوس ہے کئی روز ہوئے لکارج صاحب نے انتقال کیا اور بعد ادائے رسوم ماتم داری مین خود حاضر ہوکر اوس قرضے کی بابت جو از راہ عنایت آپنے آقائے نعمت کو دیا تھا انتظام کرونگا -

یہ خبر دیکھکر ڈنمنڈ صاحب کو نہایت ہی رنج ہوا - مگر قرضے کے ذکر پر فی الجملہ متعجب بھی ہوئے - کیا سبب کہ قرضے کے کسی انتظام اور بندوبست کی ضرورت ہی نہ تھی اوسکی تو

ہندوستان اوہنون نے لکھ دی تہین - مگر پہر سوچے کہ لکارج کے گھر کے معاملات تو عجیب و غریب تھے ہی نہین معلوم کیا معاملہ ہو - خیر جب یہان دنی آئینگے اور کوئی بند و بست بیان کرینگے اوسوقت دیکھا جائیگا - بہر حال چند روز انتظار کرنا مناسب ہے - اوہنون نے قلم دوات اوٹھا کر ماتم پرسی کا معمولی خط لکھا بھیجا - صبح ہوئی یہ پہر شاہ کی خدمت مین حاضر ہوئے جو مین دروازے پر پہونچے مین اندر سے باتون کی کچھ آواز آئی - یہ وہین ٹھہر گئے - کان لگا کر سُنتے جو ہین - تو کوئی عورت کہہ رہی ہے " آج بیگم صاحب حسب وعدہ ہمین جانے دینگی " اور شاہ صاحب یہ کہہ رہے ہین " کیون ؟ آج کیون نہ آئینگی ؟ " یہ گفتگو سُنکر اونکے دل مین شبہہ پیدا ہوا کہ معاملہ کچھ اور ہی معلوم ہوتا ہے - کیا عجب ظاہری حالت دیکھکر جو نیک خیالات انکے نسبت قائم ہوئے ہین وہ غلط نکلین اور شاہ صاحب بھی اصل مین ویسے ہی مکار اور ریاکار مون جیسے عموماً انکے بھائی بند ہوا کرتے ہین ؎

واعظان کہ این جلوہ در محراب و منبر میکنند
چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند

دل مین بہت ہی خوش ہوئے " الحمد للہ ولا ایسے متقی پرہیزگار - بظاہر دنیا کو دین لات مار کر یاد خدا مین بیٹھنے والے - اور خلوت مین ایسے ایسے پیام سلام سُننے والے -

ریش دراز شیخ مین ہے ظلمت فریب
اس مکر چاندنی پہ نہ کرنا گمان صحیح

مگر خیر یہ بھی ایک موقع سرشت انسانی کے جانچ کا اچھا ملا - آگے سُننا تو چاہیے کیا باتین ہوتی ہین "

خادمہ نے شاہ صاحب کو جواب دیا " جی حضور کیا عرض کرون کبھی کبھی - آپ ہی آپ بیٹھے بیٹھے اونکی طبیعت سُست ہو جاتی ہے - جی بالکل نڈہال ہو جاتا ہے - بس وہی بات آج بھی ہے - اونسے کسیطرح آیا ہی نہ گیا - اس مارے مجھے کہا تو چلی جا اور میری طرف سے بہت کچھ عذر معذرت کر دینا اور یہ نذر دیدینا " اس جملے کے بعد کچھ روپیونکی کھنکار کانون مین آئی اور شاہ صاحب نے ارشاد فرمایا " تو کیا طبیعت اونکی بہت مضمحل ہے " "

جواب " بس حضور اونکا حال کچھ نہ پوچھئے - جو گناہ ہو گیا ہے اوسکی شرمندگی - اوسکا پچھتاوا - اوسکا دھڑکا جو سما گیا تو دن بدن مواہڑھتا چلا جاتا ہے جب اوسکا زور ہوتا ہے

تو ایسی ہو جاتی ہین کہ کسیطرح آپکے پاس آہی نہین سکتین۔ ادہر آپکی صورت دیکھی۔ اور اُدھر پھر وہی بات وہی گناہ یاد آگیا۔ کہتی ہین ہائے کمبخت اِس دل کے کارن مین نے کیا کیا۔ بس یہی جی چاہتا ہے جس کی محبت مین مین اتنا بڑا گناہ کر گزری اُسکی جان اپنی جان ایک کر ڈالون۔ اور پھر اگر یہین تک بات رہتی تب بھی غنیمت تھی ابتو وہ مرے ہوئے کی روح آسیب بنکر ستایا کرتی ہے۔ اٹھون پہر پکارا کرتی ہے "مین اپنے خون کا بدلہ لونگا۔ بدلا لونگا ضرور بدلا لونگا"

شاہ صاحب (بہت ہی گھبراکر) بس بس خدا کے لیے زیادہ نہ کہو ان باتون کے سُننے کی دل مین تاب نہین۔ سچ ہے جس کی جان گئی وہ ضرور خدا سے فریاد کرتا ہوگا۔

سراڈمنڈ نے سُنا شاہ صاحب بڑے روز سے۔ واہین بہرنے لگے۔ سمجھ گئے یہ سب بدکاری کا نتیجہ ہے۔ کوئی بدکار شوہر والی عورت اسسے اٹک گئی ہوگی۔ اور ان دونون نے اُسکے بیگناہ شوہر کو مروا ڈالا ہوگا۔ یہہ خیال گزرتے ہی سراڈمنڈ بالکل سرد ہوگئے۔ شاہ صاحب سے نہایت درجہ نفرت ہوئی۔ منحوس صورت دیکھنے کو جی نہ چاہا۔ سوچے اگر اسوقت سامنا کیا تو ضبط نہ ہو سکے گا۔ اس بدکاری اور مکاری پر خوب ہی لعنت ملامت کرونگا۔ ممکن ہے زبان سے کچھ لام کاف نکل جائے۔ اور اس سیاہ کار مجسم شیطان کا بھانڈا بیچ چوٹے۔ دنیا مین تھڑی تھڑی ہو اور کوئی بڑا فساد پیدا ہو جائے۔

یہ سوچکر اوسیطرح۔ بغیر ملے اپنے ہوٹل کو واپس چلے۔ راہ مین خیال کرتے جاتے تھے۔ نعوذ باللہ منہا اس مکار کی باتون پر کیسا دھوکا کھایا۔ آہین! غضب خدا کا یہ اقوال اور یہ افعال۔ دنیا مین مذہب کے پردے مین بدکاری کرنے والے سے بڑھکر کوئی بدکار نہین۔ یہ مذہب ایسی مقدس چیز کو اپنے گناہون کا پردہ بناتا اور کچھ خوف خدا دل مین نہین لاتا ہے۔"

الغرض ہوٹل پہونچے اسقدر غم و غصہ رہا کہ دن بھر نہایت مضمحل۔ اور بار بار یہی دل مین کہتے رہے کہ میری قسمت مین کسی بے ریا۔ نیک کردار سے ملاقات ہونی بدی ہی نہین۔ جو ملتا ہے کمبخت ایسا ہی ملتا ہے۔ جیسے مسز کیمبل کے معاملے مین دھوکا کھایا تھا تب سے میرا دل مضبوط ہو گیا تھا گناہون کی کیسی ہی داستان سُنتا مگر اوس سے بڑھکر دل پر اثر ہوتا۔ لیکن اس کے آگے سب بے حقیقت۔ اس بے ایمان کے کرتوت دیکھکر تو مجھکو

بے حد نفرت ہو گئی - مین اسکا مفصل حال کتاب القامین ضرور دیکھتا - مگر کیا - جتنا حال زیادہ کھلے گا - اوسیقدر دل کو اور صدمہ ہوگا - نفرت اور بڑھے گی - لعنت بھیجو خواہ مخواہ ناگوار باتین دیکھنا سننا - اپنے خیالات آپ پریشان کرنا ہے - سوا اسکے کسی نابکار کی نجس داستان قتل و خون اور ہیبت ناک قصے پڑھنے سے بجز رنج و غم کے کیا خاک دلچسپی و فرحت ہو سکتی ہے - لعنت ہے اس شوق اور خواہش پر جینے اور دنیا حال جاننے کی طمع دلائی - افسوس کیسی بڑی خطا ہوئی جو مین نے عام معلومات حاصل کرنیکی تمنا مانگی ! - چند روز تک شاہ صوفی کے مزار کا جانا بالکل ترک کر دیا - شاہ صاحب کی صورت پر لعنت بھیجی - مگر ایک روز انہون نے مصمم ارادہ کر لیا کہ کچھ ہی ہو اس بے ایمان فقیر سے ملکر بالمشافہ لعنت ملامت ضرور کرنی چاہئیے - جو گناہ اونسے کئے ہین اونکو بھی اشارتاً لکھا بیتا سب ظاہر کر دینا لازم ہے - ایک روز سہ شام کو ایک آٹھ نو بجے کے درمیان یہ وہین پہونچے - شاہ صاحب کے حجرے کا راستہ باغیچے سے ہو کر تھا - پھاٹک کی گھنٹی بجانے والے ہی تھے - کہ انہون نے شور غل کی آواز جو - نیچے کے کمرے سے برابر آرہی تھی سنی - انکو یا بالخاصیت ہر بات کے دریافت کرنیکا تو مرض ہی تھا - ٹھہر گئے - کان لگا کر سن گن لینے لگے - مگر کوئی پوری بات سمجھ مین نہ آئی - شاہ صاحب کے حجرے کے کھڑکی کیطرف گئے - بند پائی - مگر کھڑکھڑا دین مین بڑی بڑی دراڑین پڑی تھین اون سے جھانک کر اندر دیکھتے جو ہین تو واہ واجو کچھ شہات تھے اون کی نسبت عین الیقین کے سامان موجود ہین - ایک نکبخت سیاہ پوشاک پہنے - ہاتھ پاؤن سڈول نمکنمک سے درست - کھڑکی کیطرف پشت کیئے آپ کے سامنے بیٹھی ہین - اور اونہین سے بھڑے ہوئے پہلو بہ پہلو شاہ صاحب بھی بدن تقدس و اتقا جلوہ افروز - بڑے ذوق شوق سے بیگم صاحب کو گھور رہے اور "اللہ جمیل ویحب الجمال" پر عقیدہ کر کے اعجاز قطرۃ الحقیقت کا عملی ثبوت دے رہے ہین - بیگم کا ہاتھ انکے ہاتھ مین ہے اور آپ کی توجہ کچھ اس انداز کی ہے کہ معلوم ہوتا ہے یا تو بیگم کی صفحۂ خاطر سے داغ رنج و الم دھونے والے یا اپنی محبت کا رنگ اور گہرا جمانیوالے ہین - سراڈمنڈ یہ سمان دیکھکر کباب ہی تو ہو گئے - تن بدن مین آگ لگ گئی - مارے جھلاہٹ کے پلٹ کھڑے ہوئے - اور گاڑی کر کے ہوٹل واپس آئے - پختہ ارادہ کر لیا - کچھ ہی ہو - دل پر کیسا ہی صدمہ گزرے - کتنی ہی نفرت پیدا ہو - مگر اس ناہنجار ابلیس صفت

فقیر کے حالات ابتو ضرور ہی دیکھنا چاہیئے۔ عورت کا چہرہ اگرچہ اچھی طرح دکھائی نہین دیا۔ مگر قطع سے ضرور صورت دار معلوم ہوتی تھی۔ اور صورت دار ہوتی تو کن ہی کیون کرتی۔ دنیا مین اکثر صورت شکل والی ہی نیک بختین سلامتی سے زیادہ بگڑ جاتی ہین القصہ یہہ اپنے کمرے مین پہونچے اور آگ جلواکر دروازہ بند کرادیا اپنی لال کتاب لیکے کتاب القاطا ملاحظہ کرنی شروع کی۔ جس مین اسطرح سب بدست کندہ حالات درج تھے

داستان دستانہ

ابھی کچھ ایسے بہت دن نہین گزرے۔ کوئی پینتیس چھتیس سال ہوے ہونگے۔ کہ نورپرگ مین حامل کا خاندان رہا کرتا تھا۔ بزرگ خاندان یا ام القبیلہ ایک بڑی بی تھین۔ انکو لوگ میم حامل کہا کرتے تھے۔ روپیہ پیسا خدا نے بہت کچھ دیا تھا۔ مگر جوانی مین بیوہ ہوگئی تھین۔ اولاد مین صرف دو لڑکیان تھین۔ اونہین کی تعلیم تربیت مین دولت اور جوانی صرف کی تھی۔ اور باقی نہ کسی سے ملتین نہ جلتین۔ گھر مین بیٹھی رہتین جو کچھ خدا نے دیا تھا صبر شکر کرکے اوسی پر قناعت کی تھی اور دنیا کی لذتون سے کوئی سروکار نہ رکھا تھا۔

ان لڑکیون کے علاوہ ایک لڑکا بھائی بھی انہین کے ہان پرورش پاتا تھا۔ اسکے ماں باپ کم سنی مین چھوڑ کر چل بسے تھے۔ بجز انکے کوئی اور اوس یتیم کا والی وارث نہ تھا۔ اوسکی پرداخت بھی انہین کے سر تھی۔ اسکا نام مرجیس تھا۔ جب ماشاءاللہ یہ سیانا ہوا شعور آیا تو خدا کی عنایت سے بہت ہوشیار نکلا۔ اس نے علم طب حاصل کیا اور اوس مین ایسا کامل نکلا کہ باوجود کم سنی کے اپنے تمام ہمشمون اعوان اور امصار مین اسکی ہوشیاری۔ لیاقت قابلیت کی دھوم مچ گئی۔

میم حامل کی دونون لڑکیان بھی صورت کی اچھی نکلین۔ دونون حسن مین اپنی اپنی وضع پر لاثانی۔ ایک آفتاب تو دوسری ماہتاب۔ بڑی کا نام انجلینا تھا۔ کشیدہ قامت چہریری۔ نازک اندام۔ غزال رعنا۔ چتون سے مہر و محبت ہویدا۔ تنک مزاجی ہر ادا سے پیدا۔ مزاج مین ہمیشہ ضد کی ہٹ کی پوری۔

مگر دوسری مریم بالعکس اسکے میانہ قد۔ نرم اندام۔ انکھ حیران سرمہ گین۔ خلوت پسند۔ گھر بار کے کام کاج مین مصروف رہنے والی۔

جرجیس انجلینا کو زیادہ چاہتا تھا میم حامل اس میل ملاپ کو دیکھ دیکھ کر خیال کرتی تھیں کہ کیا عجب خدا وہ دن لائے کہ انجلینا جرجیس کا گھر آباد کرے۔ مگر انجلینا کو چندان جرجیس کی طرف میلان نہ تھا۔ ہاں بس اتنی ہی محبت خاطرداری کرتی تھی جیسی خالہ زاد بھائی بہنوں میں عموماً ہوا کرتی ہے۔ ہاں مریم البتہ جرجیس پر جان دیتی۔ دل سے چاہتی تھی۔

جس مکان میں یہ سب رہتے تھے وہ میم حامل کی ملکیت میں تھا۔ ایک جانب اوسکے ایک پُر فضا وسیع قطع باغ کا تھا جسکی دیوار کے اوسطرف راستہ چلتا تھا اور باغ کی دوسری جانب کوئی پچیس تیس قدم کے فاصلے سے ایک چھوٹا سا بنگلہ پڑا ہوا تھا۔ اوسمیں کلہم چار کمرے تھے۔ اس بنگلے میں جانے کے دو راستے تھے۔ ایک تو مکان سے باغ ہوکر اور دوسرا سڑک والے بالنس کے پھاٹک ہوکر۔

میم حامل نے اپنے شوہر کے بعد آمدنی کے خیال سے اس بنگلے کو کرایہ پر دیدیا تھا۔ جس زمانے کا یہ قصہ ہے اون دنوں ایک کپتان گلیارڈ اوسمیں کرایہ پر رہتے تھے۔ کچھ پیدل فوج اس قصبے میں متعین تھی۔ اوسکے یہ کمان افسر تھے۔ انجلینا کی عمر کوئی انیس سال کی ہوگی کہ پہلے پہل اس سے اور کپتان سے ملاقات ہوئی۔ یہ ایک طرحدار۔ وضع دار خوشرو جوان رعنا تھے۔ انجلینا انکو دیکھتے ہی ریجھ گئیں آنکھوں میں صورت کھب گئی عاشق ہوگئیں ؎

جان جاتی رہی نگاہ کے ساتھ
صبر رخصت ہوا اک آہ کے ساتھ

کپتان صاحب کا حال سُنئے پلے سرے کے عیاش۔ اوباش۔ شراب خوار۔ چھٹے ہوئے بدکار۔ مکر و فریب کا یہ حال کہ بیسوں باعصمت کنواریوں کو خراب کر چکے تھے۔ بلکہ کئی ایک کو تو دین دنیا سے ایسا کھویا تھا کہ اونہوں نے مارے غیرت اور انفعال کے جانیں تک دیدی تھیں۔ خدا کی عنایت سے تنخواہ بھلی چنگی تھی۔ روپیہ پیسہ خرچ کرنے میں بیباک تھے۔ بس اس بھڑی میں آکر اکثر بیچاریاں دھوکا کھا جاتی تھیں۔

انجلینا کو جرجیس کے ساتھ دلی محبت تو تھی نہیں چند روز کے بعد اس میں بھی سرد مہری آگئی۔ اوسنے بھی خیال کیا۔

تم ہو بہر جائی تو اپنا بھی یہی طور سہی
تم نہیں اور سہی اور نہیں اور سہی

جرجیس ڈاکٹری کا پیشہ تو کرتے ہی تھے۔ نورم برگ میں نواب اودن ہیم کی بیگم رہا کرتی تھیں نواب کا تو انتقال ہو گیا تھا صرف ایک بچہ تھا۔ بیگم صاحب کی عمر بھی کچھ نہ تھی۔ صرف پچیس سال۔ صورت شکل بھی خدا نے اچھی دی تھی۔ دولت بھی بہت کچھ تھی۔ پیرس میں تعلیم پا چکی تھیں۔ فرانسس کی بیگمات کے انداز و ادا۔ ناز و غمزہ۔ بات چیت جتنی خوبیاں ہوتی ہیں سب انمیں موجود تھیں۔ خاندان بھی اچھا پایا تھا۔ جرمنی کے ایک کیتھلک خاندان سے سلسلہ ملتا تھا۔ انکے چچا نورم برگ کی عدالتہ العالیہ کے ممبر مجلس تھے۔ علاوہ انکے اور اعزا اقربا بھی شہنشاہ بنولین کے دربار میں رسوخ رکھتے تھے۔ اتفاق سے اکبوز ان خاتون بلقیس خصال۔ حور جمال کا لڑکا کچھ بیمار ہو گیا۔ وہاں ڈاکٹر صاحب بلائے گئے علاج تو خیر جو کچھ ہو سکا وہ کیا۔ مگر بیگم صاحب کی صورت دیکھتے ہی ڈاکٹر صاحب خود مریض ہو گئے۔ مضمین چھوٹ گئیں۔ مادہ سودا ہیجان میں آیا۔ سیٹر یا مڈیکا قرابادین سے بجز سنبل گیسو۔ شکن کاکل۔ نرگس چشم۔ گل رخسار۔ عناب لب۔ مروارید دندان۔ سقنقور زبان۔ سیب زنخدان۔ کچھ یاد نہ رہا۔ شربت دیدار کے پیاسے بنے۔ دوا بجائے محبت خون کے ساتھ رگوں میں دوڑ کر نہ لگی۔ اعضائے رئیسہ میں سوداوی مزاج حار سے خلل آیا۔ گرمی ہوس سے نشش کورہ آہنگرن بنا۔ سودائے دل میں ہوا۔ وصال سے تفرق اتصال واقع ہوا۔ اوسپر سونے میں سہاگہ۔ کوڑھ میں کھاج۔ کہ کپتان صاحب کو دیکھا۔ بیگم صاحب کی خدمت میں بہت پیش پیش ہیں۔ سر سنڈاتے اولے پڑے۔ محبت کے ساتھ رشک بھی اسطرح آیا جیسے بغض کے ساتھ قارورہ۔ اب عارضہ اور بھی پیچیدہ ہو گیا۔ التہاب قلب دونا بڑھا۔ تہرا میٹر کی سب ڈگریاں طے کر گیا۔

بستی میں یہ بھی چرچا تھا کہ اگر بیگم صاحب کپتان کے ساتھ شادی کرینگی تو کپتان صاحب ہی سے۔ بلکہ بعضے بعضے بدگمان تو دبی زبان سے ایسا کچھ کہہ گزرتے تھے جس سے پایا جاتا تھا کہ بیگم صاحب اور کپتان صاحب سے صرف معمولی اور بیری ہی دوستی نہیں ہے بلکہ دال میں کچھ کالا بھی ضرور ہے۔ مگر جرجیس اپنی محبت اور خوش نیتی سے اتنی بڑی

بدگمانی نکرتے تھے بلکہ سمجھتے تھے بیگم صاحب کی خود داری کپتان سے اس قدر رسم بڑھنے ہی نہ دیگی۔

بہت دنون تک کچھ اسطرح کی باتین پیش رہین کہ انکو اپنا حال دل عرض کرنے کا موقع ہی نہ ملا۔ اُدہر مریم سمجھتی تہی ان کو انجلینا سے محبت ہی اِدہر ڈاکٹر جارج کو دوسرا ہی سودا تہا اے بکارے دگرے۔ من بخیال دگرے۔

جرجیس نے جب دیکہا کپتان صاحب کی آمد و رفت بیگم صاحب کے ہان کم ہوچلی۔ بلکہ بالکل ہی بند ہوگئی تو دلمین بہت ہی خوش ہوئے۔ کہ بلا سے رقیب رومیا نے پنڈ تو چہوڑا اب تو ہم ہون گے۔

ادہر کپتان صاحب کی کارگزاری سُنئے۔ اپنے اُدہر سے دل ہٹا کے انجلینا پر حملہ عشق بولدیا۔ کوئی دقیقہ خاطر مدارات عشق محبت کا اوٹھا نہ رکھا۔ گھنٹون تنہا باغ مین لیئے ٹہلا کرتے میم حامل بہی کچھ نہ کہتین جاتی تہین کپتان کے ساتھ رسم ہی ایسا ہی۔ اس خلوت مین عیب کیا ہے۔ رہے ڈاکٹر جرجیس وہ اس رسم ورا ہ پر کیون بُرا ماننے لگے تھے۔ بلکہ اونہون نے جب دیکہا یہہ اسطرف رجوع ہین اور بیگم کے ہان کا آنا جانا اسیوجہ سے ترک کر دیا ہے تو کسی طرح مانع و مزاحم ہونا مناسب نہ سمجھے۔

ایک روز شام ڈاکٹر جرجیس اپنے کمرے مین محو خیال یا بیٹھے طرح طرح کے منصوبون مین غرق تھے کہ چند لڑکون کے شور غل کی آواز انکے کان مین آئی۔ یہ کمرہ بردن آمد کے بہاٹک کی داہنی جانب واقع تہا۔ اور اوسکی کھڑکیون سے سڑک صاف دکہائی دیتی تہی۔ باقی اور جتنے کمرے اوس مکان مین تھے وہ سب باغ کی جانب کھلے ہوئے تہے۔ جسوقت جرجیس کے کان مین یہ آواز پہونچی ہے۔ چونک پڑے۔ اور انکو معلوم ہوا کہ لونڈون لاڑیون کے شور مین ایک عورت کے چیخنے چلانے کی بہی آواز آرہی ہے۔ سُنتے ہی کمرے سے نکل سیدہے سڑک پر پہونچے۔ اندہیرا تو ہوہی گیا تہا۔ سڑک کی لالٹین کی روشنی مین صرف اتنا نظر آیا کہ کوئی عورت سر سے پاؤن تک چادر مین چہپی کئے ہے۔ اوسکو دس بارہ لڑکے گہیرے ہوئے ہین اور وہ چہپٹی انہین کے طرف آرہی ہے۔ خیال ہوا کہ یہ آفت زدہ بنگلے سے نکل کر اسطرف کو آتی ہوگی۔ شریر اور بدمعاش لونڈون نے چہیڑنا شروع کیا ہوگا۔ انہون نے زور سے ڈانٹا مردود بدمعاشو۔ کیا ایک بیچاری عورت کو تنہا پاکر ستا رہے ہو اتنے مین

وہ عورت بھی قریب پہونچ گئی - انہون نے فوراً اپنے مطالعے کے کمرے مین لاکر بٹھایا اور دروازہ بند کر دیا -

اوس زمانے مین اوس قسم کے واقعات کا ہونا ایک عام بات تھی - اگر وہ عورت انکو دیکھکر اندیشہ کرتی کہ یہ بھی اپنے کمرے مین لیجاکر ستائینگے تب بھی بیجا نہ تھا - مگر کچھ اس انداز سے انہون نے اوسکو بلایا کہ انکی طرف سے اوسکا اطمینان ہوگیا - جان مین جان آئی - اور ایک کونے مین بیٹھگئی - لوگ اپنی طرف چلے گئے - دیر تک وہ تنہا بیٹھی رہی بعد اسکے ڈاکٹر جرجیس اوسکو گھر پہونچا آئے اور خود اوس مطالعے کے کمرے مین آکر بیٹھ گئے - مگر دل مین نہایت متعجب اور متحیر کہ یا اللہ یہ معاملہ کیا ہے - طرح طرح کے خیالات نے نہایت مضطرب بنا رکھا تھا - کوئی بات سمجھ مین نہ آتی تھی - گہبرا کر ٹہلنے لگے - پھر زرد ہاتھ پاؤن تباہ بدن نہین - صورت دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا جیسے خود انسے کوئی جرم سرزد ہوا ہے - اور گرفتاری کے خوف مین پریشان ہین - اتنے مین انکی بہن مریم داخل ہوئین اور کہنے لگین چلو خاصہ طیار ہے -

جواب - اچھا مین ابھی آیا - تم چلو -

انکی صورت اور اضطراب دیکھکر وہ بہت ہی گہبرائین - کہنے لگین "جرجیس خیر تو ہے - یہہ تمہارا کیا حال ہے اسوقت تمہارے مُنہ پر ہوائیان کیسی اوڑتی ہین - ذرا آئینے مین اپنی صورت تو دیکھو"

جرجیس - نہین کچھ نہین - تمکو اس سے کیا - اور کوئی بات نہین صرف اسوقت دفعتہً میری طبیعت بگڑ گئی ہے - تم چلو تھوڑی دیر کے بعد دل ٹھہر جاتا ہے مین آتا ہون -

مریم - اچھا وہ تمہارے دوست ہر فیلڈ کہان ہین - آج آما جان نے اون با گلدس کو بھی مدعو کیا ہے -

اتنا زبان سے نکلا ہی تھا کہ زور سے کھٹکھٹانیکی آواز دروازے مین معلوم ہوئی - اور اوسی حضرت داخل ہوئے - چھوٹتے ہی کہنے لگے "تو یہ کہئے یہ مریم ہی نہین جنکو ہم پانچ چھ آدمی یہان راستے مین سنا رہے تھے - لاحول ولا کیا دھوکا ہوا - لعنت بکار شیطان" جرجیس نے بولکر اٹھے "جی ہان - جی ہان یہی" -

مریم - گہبرا کر کہان ؟ -

جرجیس (آہستہ سے) دیکھو خدا کے لیئے انکار نکرنا۔

ہرفیلڈ اسوقت میز کیطرف جاکر ایک کتاب کو اوٹھا رہے تھے۔ اونہون نے اسبات کو کچھ اچھی طرح نہ سُنا۔ لاپروائی سے جواب دیا" تو خیر۔ معاف فرمایئے مجھے یہ معلوم نہ تھا۔ نہین بھلا مین کیون اون لوگون کے ساتھ ہوتا۔ وہ تو جب یہان آکر چھپی ہین تب جاکر معلوم ہوا کہ بی مریم ہونگی۔ نہین کسکو خیال ہوسکتا تھا۔ کہ اتنی رات گئے مریم گھر سے باہر نکلی ہین"

جرجیس۔ ہان وہی بنگلے سے آتی ہین۔ باغ کیطرف کا دروازہ بند تھا۔ اسی سے گھوم کر اس راستہ سے آنا ہوا بنگلہ تو اب خالی ہے نا۔ کپتان وہان سے چلے گئے اونکی بھتیجی والڈن کی گڑھی پر تعینات ہوئی ہے۔ وہ اوسی کے ساتھ بدل گئے بنگلے مین آج کل کوئی نہین۔

مریم اشارے کے مطابق چپ خاموش رہین۔ اونہون نے کوئی انکار نہین کیا۔ مگر پھر کچھ سوچ کر بولین" جرجیس کیا کہتے ہو بھلا مین اسوقت"

جرجیس (آہستہ سے) چپ ہی رہو اسکی مصلحت ہم پھر بتا دینگے۔

ہرفیلڈ نے اِن باتون کو کچھ اچھی طرح نہین سُنا۔ اونکو تو کھانے کی دُھن تھی۔ کہنے لگے" ارے ان دستر خوان بچھا ہو تو آؤ چلو۔ دیر مین سب کھانا خراب جائیگا۔ آئین یہ کیا یہان کہان سے آیا (اور یہ کہکر اونہون نے فرش پر سے ایک دستانہ اوٹھا لیا)۔

جرجیس غور سے دیکھنے لگے۔

ہرفیلڈ۔ ارے اسمین تو لہو بھی لگا ہے۔

جرجیس نے فوراً اوس دستانے کو انکے ہاتھ سے چھین کر دراز مین بند کردیا اور کہنے لگے آجی ہوگا بھی۔ کچھ بھی نہین۔ مریم کا دستانہ ہے۔ ابھی ابھی جب یہ آئی ہین۔ مارے بدحواسی کے گر پڑین۔ بیچاری کے بازو مین خراش بھی آگئی اوسیکا لہو لگ گیا ہوگا"

مریم۔ جرجیس کیا کہتے ہو۔ خدا آگاہ ہے۔

جرجیس نے دیکھا بات ٹلی جاتی ہے۔ ٹالنے کو بات کاٹکر مریم سے کہنے لگے" اچھا اچھا چلو آگے چلو کھانا کھائین"

مریم خاموش ہوگئین۔ اور یہ بھی دیکھا کہ ہرفیلڈ کچھ متوجہ بھی نہین ہین کھانے والے کمرے کیطرف بڑھے اور سب دستر خوان پر آبیٹھے۔

سیم حامل نے مریم سے پوچھا" انجلینا کو کہین دیکھا ہے۔ وہ اسوقت کہان ہین ؟"

مریم - ہان باجی کوئی چھ بجے باغ مین ٹہل رہی تہین پہر تب سے نہین معلوم کہان ہین -
میم حامل - آئین - ابتو کوئی دس بجگئے ہون گے - وہ اسوقت تک ضرور آجاتی تہین - دیکہو تو کہین سو تو نہین رہین -
مریم ایک کراون کے سونے کے کمرے مین گئین - وہان بہی نہ پایا - پہر دسترخوان پر آکر بیٹہ گئین - سب لوگون نے کہانا کہانا شروع کیا - جرجیس کا اضطراب ابہی تک باقی تہا میم حامل اور مریم بہی چپ چاپ خاموش - ہان ہر فیلڈ اپنی حماقت سے البتہ بے فکری کے ساتھ گپ شپ اوڑا رہے تہے -
بارہ بج گئے اور انجلینا کا پتہ نہین - ابتو سب کو پریشانی ہوئی میم حامل پریشانی اور انتشار مین غش کہاکر گر پڑین - مریم بہی جبر کیے جو اسی بہولکر بہن کے کہو جانے پر بہت ہی متردد ہوئین - جرجیس کو بہی اندیشہ پیدا ہوا کہ کہین خدانخواستہ کوئی سانحہ تردد انگیز تو نہین ہوا - رات نہایت کرب و پریشانی مین کٹی - صبح ہوتے ہی نوکرون سے پوچہا تو معلوم ہوا ابہی تک انجلینا گہر پر نہین آئین - یہہ سنکر گہوڑے پر سوار ہوکر گہر سے نکل گئے - اور کسیکو اطلاع تک نہ کی -
میم حامل اور مریم نے تمام دن رنج اور مصیبت مین کاٹا - کہانا پانی - گہر بہر مین سناٹا - اندر باہر ماتم کا سمان ایک دفعہ میم حامل کو خیال آیا کہ انجلینا اور کپتان سے آج کل بہت میل تہا - اکثر ساتہ رہا کرتی تہین - کہین ایسا تو نہین ہے کہ اوسیکے ساتہ نکل گئی ہون - مریم سے بہی اپنا شبہہ ظاہر کیا مگر اونہون نے کسیطرح یقین نہین کیا - کہا "نہین وہ ایسی نہین ہین ہزار برس وہ ایسی حرکت نکرینگی مگر مان کے دل سے یہ خیال کسیطرح نہ نکلا - وہ بہی سمجہتی رہی کہ جرجیس اسی بات کی تحقیقات کو گہر سے نکلا ہے - حضرات ناظرین ان کو تو اسی حال مین چہوڑیے اور زرا نوابغ داران ہیم کی بیگم کی خبر لیجیے - شب کو کوئی دس بجے ہونگے کہ ایک خادمہ نے آکر عرض کیا حضور ایک اجنبی شخص آئے ہین - اور آپکی خدمت مین حاضر ہونا چاہتے ہین - بیگم سنکر زرد ہوئین - سوچنے لگین کیا کرنا چاہیے - ملون یا نملون - مگر تہوڑی دیر کے بعد حواس مجتمع کرکے حکم دیا کہ "اچہا آنے دو"
ایک شخص بہت بڑا لبادہ سر سے پاؤن تک اوڑہے بڑی سی ٹوپی سر پر رکہے سامنے آموجود ہوا -

بیگم کیا معاملہ ہے تم کون ہو جو اسطرح یہان آئے ہو۔

جواب - معاف فرمایئے گا۔

یہ کہکر جرجیس نے ٹوپی اور لبادے کو علیحدہ کیا۔ صورت دیکھتے ہی بیگم نے "آئین جرجیس عامل" کہکر چیخ ماری۔ اور کرسی پر گر پڑیں۔ مگر اس اضطراب کو جرجیس کچھ نہ سمجھے۔ کہنے لگے۔

"جی ہان۔ مین ہی ہون۔ اسی شب کو مین نوم برگ سے باہر جاتا ہون مگر جب تک آپ سے ایک خوفناک الزام نہ کہلون تب تک میرا قدم نہ اوٹھے گا"

بیگم - آئین خوفناک الزام کیا۔

جرجیس - جی ہان وہ الزام ہی ایسا ہی جسکا اندیشہ ہر وقت مجھپر مستولی ہے اگر آپ کے نزدیک وہ ساری بات بے بنیاد نکلی تو یقیناً آپ مجھے نظرون سے گرا دینگی۔ اور مین اپنی حماقت کی سزا کو پہونچونگا اور اگر میرے شکوک کا آپنے اقرار کیا تو مجھے آپ سے نہ تو کوئی شکایت ہوگی نہ اپنی قسمت کا کچھ گلا کرونگا۔

بیگم صاحب تاڑ گئین۔ کہ یہ میری مے عشق سے مخمور عقل و خرد سے دور ہی۔ فی الجملہ مطمئن ہوئین۔ بشاش ہوکر بولین "اچھا اچھا وہ بات تو کہو کچھ حال تو معلوم ہو"

جرجیس اس کمبخت الزام کے شبہ نے مجھے ایسا گرفتار مصیبت کیا ہے کہ مین نے ٹھان لی ہے بغیر جان دیئے وسوسون کا خاتمہ محال ہے۔

بیگم صاحب کو اب اچھی طرح یقین ہو گیا کہ ڈاکٹر صاحب بخوبی میرے پنجے مین آگئے۔ اب جائے کہان ہین مسکرانے لگین۔

جرجیس نے غمگین لہجے مین کہا "بیگم صاحب اصل بات یہ ہی مین اپنی والدہ سے سید پاپیان آیا ہون کوتوالی کے افسر میری تلاش مین ہین اور اوس گڑبھی مین ایک خون ہو گیا ہے۔

بیگم - خون۔ قتل۔ اور تمسے۔ ان ہونی بات ہے۔ ممکن ہی نہین۔

جرجیس - جی ہان اور مجھی سے۔ بیشک ایک شخص کو مین نے مارا لیکن لڑائی برابر کی تھی۔ ہان اتنی بات ہے کہ اوسوقت کوئی شخص گواہی شہادت کو موجود نہ تھا۔

بیگم - خدا تمکو اس آفت سے بچائے۔

جرجیس - کیا کہون جھگڑے کی اصل بات تو کسی پر کھلے ہی گی نہین۔ صرف آپ سے کہے دیتا ہون۔ خدا شاہد ہی مین نے اوسکو اسوجہ سے مارا کہ اوس نے میری خالہ زاد بہن انجلینا کو

خراب کیا تھا۔ اصلیت کچھ ہی ہو مگر مجھے یہی شبہہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اوسنے آپ کی نسبت اپنے تعلقات کچھ ایسے بیان کیے جو آپ کے خلاف شان اور سخت آمیزیری کے تھے۔ مین کیا عرض کرون۔ وہ باتین میری زبان سے نکلنے کے لائق نہین۔ مگر بے کہے چارہ بھی نہین۔ مختصر یہ ہے کہ اوسنے صاف صاف کہا تھا کہ آپ اوسکی آشنا ہین۔

یہ سنتے ہی بیگم کو یارائے ضبط نہ رہا۔ بے اختیار زبان سے نکل گیا "آہین تو کیا تمنے کپتان کو مار ڈالا"

جرجیس۔ ہائے ستم وائے ستم میرا شبہہ صحیح نکلا۔ چور کی داڑھی مین تنکا۔

اب بہت ہی گھبرائے کچھ کرتے دھرتے بن نہ پڑا۔ خیال آیا کوتوالی کے لوگ اسوقت میری تلاش مین ہون گے۔ یقیناً کہین نہ کہین گرفتار کرلینگے۔ اور جرم کی سزا کو پہونچا ئینگے۔ جھٹ پٹ اپنا وہ اڈھا کے بہاگے وہان سے

بیگم صاحب غش کھا کر خاموش ہوگئین۔

جرجیس۔ سیدھے اپنی حوالہ کے۔ ہان پہونچے اور باہر سے باہر نوکرون سے جب سُنا کہ انجلینا اب تک پلٹ کر نہین آئین تو اپنے کمرے مین جا مریم کے نام رقعہ لکھا کہ مین نے کپتان کو جو انجلینا کو بہگا لے گیا تھا قتل کر ڈالا۔ بس یہ رقعہ اُدھر تو نوکر کو دیا کہ مریم کو جا کر دے اور ادھر جھٹ اصطبل مین جا تازہ دم گھوڑا بدل یہ جا وہ جا۔

مریم رقعہ پڑھتے ہی گھبرا کر جرجیس کے کمرے مین گئین کہ بلاسے پہلے وقت رخصت تو ہولین۔ مگر وہ تو جا چکے تھے۔ مایوس ہو کر کرسی پر وہین بیٹھ گئین۔ ہوش حواس برجا نہ تھے چار و نظر مصیبت ہی مصیبت نظر آتی تھی۔ انجلینا کل گئین۔ عزت آبرو خاک مین ملی۔ نہ معلوم اونکی کیا گت ہو۔ کن حالون کو پہونچین۔ کہان سے کہان پہنچے کو ملے۔ اوسپر ایک عزیز بھی یون گھر بار سے نکل دربدر خاک بسر آوارہ و پریشان ہونے کو چلا گیا۔ یا تو مدت عمر سرگردان آوارہ وطن رہا۔ یا گرفتار ہو پھانسی چڑہا۔ افسوس میری زندگی ان مصائب مین کیونکر کٹے گی۔

نازک دل عورت ذات: تجربہ کار۔ دنیا کے نرم گرم سے ناواقف اوسکے واسطے اسطرح کے خیالات بہت کچھ تھے۔ اسی حالت مین ہا فیلڈ دوڑتے ہوئے آئے اور کہنے لگے کہ پولیس کے لوگ جرجیس کے تلاش مین آئے ہوئے ہین۔ مریم کہنے ہی کو تھی کہ ہان مجھکو سب معلوم ہے

جرجیس شہر کو چھوڑ کر باہر نکل گئے ہین" کہ اتنے مین سڑک والے دروازے پر روزز ور کھٹ کھٹانے کی آواز آئی۔ جونہین نوکر نے دروازہ کھولا پولیس کے لوگ مجسٹریٹ کو لیئے کمرے مین گھس پڑے۔ مریم نے اوس گھبراہٹ مین دیکھا کہ جرجیس کو تو پکڑ کر ساتھ نہین لائے ہین مگر وہ اس بھیڑ بھاڑ مین دکھائی نہ دیا۔ خیر اوسطرف سے تھوڑا سا اطمینان ہوا۔ دل مین خدا کا شکر ادا کیا۔ کہ ابتک تو اوسکی مہربانی سے پولیس کے پنجے مین نہین پھنسے۔ یقین ہو کہ سیطرف نکل گئے ہون۔ اتنے مین مجسٹریٹ نے اُنسے مخاطب ہو کر کہا "ٹھیک بخت تمکو معلوم ہی ہوگا آج تمہارے بھائی اور کپتان سے لڑائی ہوئی تھی اور اوسمین تمہارے بھائی نے کپتان کو قتل کیا۔

مریم۔ (آہستہ) ہان مین نے بھی سُنا ہے

مجسٹریٹ۔ بس اگروہ کسیطرف نکل گیا ہے۔

مریم۔ جی ہان جی ہان۔

مجسٹریٹ۔ یہ مکان کے پاس جو بنگلہ ہے اوسی مین تو شاید کپتان رہتے تھے۔

مریم۔ ہان وہین رہتے تھے۔

مجسٹریٹ۔ کچھ اونکا اسباب ہوگا۔

مریم۔ خود تو والدن چلے گئے تھے۔ ہان دو بڑے بڑے صندوق چھوڑ گئے تھے اور کہا تھا اونکو بھی وہین بھیجدینا۔

مجسٹریٹ۔ بہتر ہے اب بنگلے مین جاکے اون صندوقونپر سرکاری مہر لگادینی چاہیئے۔ مریم کو تو طاقت رفتار تھی نہین۔ اسنے ہرفیلڈ سے کہا زری آپ کے ساتھ چلے جائے اور بنگلے تک پہونچا دیجیئے۔

غرضکہ اوہر ہرفیلڈ مجسٹریٹ کو لیکے بنگلے کیطرف گئے۔ اوہر مریم پھر رونے پیٹنے لگیں۔ کوئی دس ہی منٹ گزرے ہونگے ہرفیلڈ مجسٹریٹ کو ساتھ لیئے ہانپتے کانپتے۔ بدحواس۔ سراسیمہ و پریشان سخت گھبرائے ہوئے دوڑتے آئے اور مجسٹریٹ صاحب مریم سے کہنے لگے "غضب ہوگیا پناہ بخدا کیا کہون وہان تو اور ہی سمان نظر آیا"

ہرفیلڈ۔ مریم تمہاری بہن۔

مریم۔ (گھبراکر) میری بہن میری بہن۔

ہرفیلڈ۔ ہان ہان تمہاری بہن کو۔

مریم - ہان تو میری بہن کو کیا - خدا کے لیئے کچھ کہو تو سہی -
ہارفیلڈ - تمہاری بہن کو کسی نے اوس بنگلے مین قتل کر کے ڈالدیا ہے -
مریم - یہ سُنکر - ہائے باجی - ہائے باجی کہکے کچھ اسطرح گریہ وزاری کرنے لگین کہ
مجسٹریٹ تک آب دیدہ ہوئے - اونہون نے فوراً حکم دیا کہ چوکیدار اس کمرے سے کوئی باہر
نہ جائے - تھوڑی دیر کے بعد جب مریم نے کسیقدر رونا دھونا موقوف کیا - تو نہایت آہستگی
سے دلاسا دے کر کہا "نیک بخت ذرا صبر و ضبط کرو - اور ایک بات کا جواب مجھے دو - ہمی
یہ وقت ایسا نہین کہ کوئی تمسے زیادہ پوچھ گچھ کرے - مگر سرکاری کام ہم بھی مجبور ہین -
مریم - ہائے باجی تمہارا حال اماں جان جب سنینگی تو اوپر کیا گزریگی -
مجسٹریٹ - اچھا - لے اب ایک بات کا تو جواب دو - جب تم پیتان ٹوم برگ سے چلے گئے تھے
اوسوقت تمسے کوئی بنگلے مین آیا گیا تھا -
مریم - زبان سے تو کچھ کہہ نہ سکی سر کے اشارے سے انکار کیا کہ "اون ہون" - اسپر ایک افسر پولیس
کسیقدر آگے بڑھکر کہنے لگا "حضور یہ کیجیے اوس لاش کے پاس یہ دستانہ بھی دستیاب ہوا -
ہارفیلڈ فوراً بول اوٹھے - "امین یہ دستانہ مین تو اسکے ساتھ کا ایک دیکھ چکا ہون" -
مجسٹریٹ - کہان -
ہارفیلڈ - کہنے کو تو کہ گئے مگر پھر سوچے بڑی چوک ہوئی کہین جرجیس جی اسکا قاتل نہو اسکا
پھنسانا بڑی بے موقع حرکت ہی - جواب مین کہنے لگے "جی نہین مجھسے غلطی ہوئی" -
مجسٹریٹ - نہین آپکو بتانا ہوگا - ورنہ ابھی آپ کی گرفتاری عمل مین آئیگی -
ہارفیلڈ - جی نہین دھوکے مین زبان سے نکل گیا -
مجسٹریٹ نے آنکھین بدکر اپنے آدمیون کو حکم دیا انکو گرفتار کرلو - ڈالدو ہاتھون مین
ہتھکڑیان ابھی -
یہ سنتے ہی ہارفیلڈ کی منضین چھوٹ گئین - تھرتھر اکر قدمون پر گر پڑے - رو رو کے کہنے لگے
خدا کے واسطے ایسا نہ کیجیے گا ابھی بتائے دیتا ہون جو کچھ مجھے معلوم ہی سب بتا دونگا کچھ نہ چھپاؤنگا"
مجسٹریٹ - بہت اچھا - بتائیے - آپنے اسکی جوڑی کا دستانہ کہان دیکھا تھا -
ہارفیلڈ نے کہا "مین نے یہین اس کمرے مین دیکھا تھا" - اب تو اونسے کرید کرید کر خوب سوالات
کئے گئے - اور رفتہ رفتہ ڈرا دھمکا کر سب کچھ کچا حال پوچھ لیا گیا - کہ یون کوئی عورت

رات کو بنگلے سے نکلی۔ یون انہون نے سمجھا کیا۔ وہ اسی کمرے مین گھس آئی۔ پھر یہ بھی وہان پہونچے انہون نے مریم اور جرجیس کو بیٹھے پایا۔ خون مین بھرا ہوا دستانہ یہان پڑا ملا۔ جرجیس نے اوسے اوٹھالیا۔ یون اون سے باتین ہوئین۔

یہ سب سنکر مریم نے آہ سرد بھری اور کہا "ان باتون سے بچائے۔ کر تو کر نہین خدا کے غضب سے ڈر" ہان جرجیس اور ان سے بیشک یہی باتین ہوئین نہین۔ مگر خدا خوب جانتا ہے۔ مین نے جرجیس کے کہنے سے اونکی بات نہین کاٹی۔ مین بیٹھ گئی تھی نہ تھی۔ جو کئی ہون تو بادون کو سانپ ڈسین۔ جرجیس کو مجھپر صرف دھوکا ہوا ہوگا"

مجسٹریٹ۔ اچھا وہ دستانہ لیکر جرجیس نے کیا کیا۔

جواب۔ اونہون نے اوٹھاکر میز کی دراز مین بند کر دیا۔

مجسٹریٹ۔ اسی دراز مین۔

جواب۔ جی ہان۔

مجسٹریٹ۔ اسکو کہو لو۔

غرضکہ قفل توڑا گیا دراز کھلی۔ دستانہ نکلا۔ ملاتے جو ہین اوسکی جوڑی۔

مجسٹریٹ۔ کیون۔ اور اس دستانے کو جرجیس نے بیان کیا تھا کہ مریم کا ہے۔

گواہ۔ جی ہان۔

مجسٹریٹ۔ اور کیون مریم نے تمہارے سامنے اسبات سے یا جرجیس کی اور کسی بات سے انکار کیا تھا۔

ہارنیلڈ نے وہ اشارے تو دیکھے نہ تھے اوس موقعے پر مریم اور جرجیس مین ہوئے تھے۔ اس سادہ لوح نے صاف صاف کہدیا کہ مریم نے تو انکار نہین کیا تھا۔

اب مجسٹریٹ مریم کیطرف مخاطب ہوکر کہنے لگا "یہ اوہ خراش یا زخم تو دکھائے جو جرجیس نے بیان کیا تھا۔ آپ کے ہاتھ مین گر پڑنے سے لگا ہے۔ اور جسکا لہو دستانے مین لگ گیا ہے" مریم نے گھبراکر جواب دیا "یہ سب غلط تھا کوئی زخم ہی نہین لگا۔ چاہے اوسکو دھوکا ہوا ہو۔ یا اور کوئی مصلحت ہو۔ اسمین کلام نہین کہ ہارنیلڈ سے کیا ہی تھا جو یہ کہہ رہے ہین۔ مگر سچ اسمین رتی برابر بھی نہین۔

مجسٹریٹ۔ (کرخت آواز سے) مریم حاضل آپ قتل کے شبہہ مین گرفتار کی جاتی ہین۔ جو ہین یہ الفاظ مجسٹریٹ کی زبان سے نکلے۔ دفعتہً اندر کے دروازے سے میم حاضل نکل

آئین - اوسوقت مریم غش کی حالت مین نہین - اوہنین اوٹھاکر کوچ پر لٹا دیا اور باہر آکر کہنے لگین "ہرگز یہہ بات نہین ہے تم مریم کو اس شبہے پر گرفتار کرنے ہو کہ انجلینا نہین ملتی" مجسٹریٹ - "یہہ بات نہین ہے - ان کے مجرم ہونے مین شک اور شبہہ کی اب گنجایش ہی نہین - انجلینا کو جاکر دیکھیے - وہان اوس بیچارے مین زخمی مری پڑی ہین - ان الفاظ نے خنجر عزرائیل کا کام دیا - سنتے ہی مان سناٹے مین آگئی - بت بن گئی مریم کو ایک نظر دیکھا - آسمان پر نظر اوٹھائی گویا مریم کو بہن کا قاتلہ یقین کرکے خدا سے دعا عفو مانگی - اور لمحہ بہر کے اندر غش کھاکر وہین گر پڑی - روح جسم سے فورًا مفارقت کرگئی - المختصر گھنٹہ بہر کے اندر سبہی کچھ ہوگیا - اور بیچاری مریم نورم برگ کے جیلخانے مین تن تنہا بے یار و مددگار بیکس و ناچار مقید کردی گئین -

مریم کے خلاف صاف صاف ثبوت کثرت کے ساتھ موجود تھے - پارفیلڈ کا بیان اور جرجیس کی شہادت مین مریم کا انجلینا سے رشک کرنا دونون باتین کافی ثبوت تھین کہ مریم ہی نے یہ جرم کیا ہے - مگر یہ بندی خدا کی انکار ہی کیے گئی - اور مسیح سے کہے گئی کہ مین وہ نہین ہون جسکے پیچھے لوگ دوڑے تھے اور جو جرجیس کے کمرے مین آکر چھپی تھی - ہان اتنی گناہگار البتہ ہون کہ پارفیلڈ سے جو کچھ جرجیس نے میرے سامنے کہا - اوسکو مین نے کاٹا نہین - اونہون نے مجھے اشارے سے منع کردیا تھا - مجھ نگوڑی کو کیا معلوم تھا کہ اس سکوت کے بدولت میرا یہہ دہاڑا ہونے والا ہے -

یہ سب باتین تو وہ بار بار کرتی جاتی تھی مگر جو شک و شبہہ اپنے جی مین اوسکو گزرتا تھا - اوسکو زبان پر نہ لاسکتی تھی - یعنے جسوقت یہ جرجیس کے کمرے مین داخل ہوئی ہے اوسوقت وہ نہایت مضطر تھا - اوسکا دل کسیطرح گوارا نکرتا تھا - کہ انجلینا کے قتل کا جو شبہہ جرجیس پر ہے وہ زبان سے غیرون کے سامنے نکالے -

مریم پر اسوقت جو مصیبت طاری تھی غالبًا کسی عورت پر اس عمر مین نہ پڑی ہوگی - سگی بہن کے قتل کا الزام - جیل خانے مین قید - پھانسی پاینگی یقین - ماں اپنی پیاری بیٹی کو ایسے سنگین جرم مین مبتلا جان کر جان دے چکی ہے - سچ ہے کون انسان ان مصائب کو برداشت کرسکتا ہے - اگر جہنم کا وجود ہے اور گناہگارون کی قسمت مین اوسکے مصائب برداشت کرنا ہے تو انسے بڑھکر اور کیا ہون گے -

قصہ مختصر چند روز کے بعد پھانسی کا دن آگیا علے الصباح میدان مین سولی کھڑی کی گئی۔ لوگ جوق جوق جمع ہونے لگے۔ شہر بھر مین منادی نے ندا دیدی کہ آج کے دن مریم اپنی سگی بہن کے قتل کے جرم مین پھانسی پائیگی۔ اے بندگان خدا اوسکی بخشش کے واسطے دعا کرو دعا کرو۔ دعا کرو۔

اب کوئی گھنٹہ بھر رہگیا کہ لوگ مریم کو محبس سے نکالکر پھانسی پر چڑھائین۔ اتنے مین ایک شخص گھوڑے پر سوار بدحواس کپڑے پھٹے۔ سر کے بال پریشان۔ سرتاپا گرد وغبار مین آلودہ داخل شہر ہوا۔ اور سیدہا کوتوالی پہونچکر صاف صاف مقر ہوا۔ مین بجوتی اپنے تئین حوالہ پولیس کرتا ہون۔ انجلینا کا قاتل مین ہون مریم اسمین بالکل بے قصور ہے۔"

حضرات ناظرین یہ کون ہے؟ وہی جارج حامل۔

القصہ۔ اوس روز پھانسی ملتوی رہی۔ اور فوجداری کے حاکم اعلے نے تحقیقات از سر نو شروع کی جسوقت جارج حامل عدالت مین طلب ہوئے برسبیل اجلاس اونہون نے اقرار کیا کہ اصل مین اس جرم کا مجرم مین ہون لوگ اس صاف گوئی اور تصمیم ارادہ پر متعجب ہوکر سناٹے مین آگئے۔ دیر کے بعد میر مجلس نے سوال کیا۔ کس سبب سے تم اس جرم کے مرتکب ہوئے؟ جرجیس نے مریم کیطرف سے رخ پھیر اور نظر بچاکر یون اظہار دیا "اصل یہ ہے انجلینا کے ساتھ مجھکو بے حد محبت تھی جس شب یہ واقعہ ہوا ہے مین کلستان گلباز کو رخصت کرنے گیا۔ دیکھتا کیا ہون انجلینا وہان موجود ہے۔ بدن مین آگ سی لگ گئی۔ آپ جانیے مین تو ہزار جان سے اوسکا عاشق تھا مین اس حال مین اوسکو کیونکر دیکھ سکتا تھا۔ مارے غصے کے مجھکو کچھ اور سوجھ نہ سوجھائی دیا بس اوسی اضطرار مین مین نے اوسے وہین قتل کر ڈالا۔"

میر مجلس۔ اچھا اوسوقت جب ہارنیلڈ تمہارے کمرے مین پہونچا ہے تو تمنے ایسی باتین کین جنسے سارا الزام مریم کے سر آتا تھا پھر اب کیون اوسکو پھانسی سے اوتارنے اور جان بچانے کو اسوقت آموجود ہوئے۔

جرجیس۔ بات یہ تھی کہ مین اوسوقت آپے مین نہ تھا۔ میرا دل و دماغ قابو مین نہ تھا۔ اس بدحواسی اور اضطرار مین جو کچھ منھ مین آیا بک دیا۔ لیکن اب مین خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہون کہ مجھے اپنی بیوقوفی کی وجہ سے اسکا مطلق خیال نہ تھا۔ کہ اوسوقت کی بات کو اتنا طول ہوگا۔ نوبت یہان تک پہونچیگی۔ اور اتنے بڑے مغالطے مین مریم گرفتار ہوگی۔ جوہین مین نے

یہ خبر پائی کہ مریم اس مصیبت مین گرفتار اور قانوناً دار کی سزا وار ہے۔ فوراً مین حاضر آیا۔ کہ اس بیچاری ناکردہ گناہ کی جان بچاؤن۔ اب مین حضور کے روبرو حاضر ہون جو کچھ سزا تجویز ہو ہنسی خوشی قبول ہے۔

اس بات کو سُنکر جیون نے باہم مشورہ کیا۔ ہارفیلڈ کا مکرر اظہار لیا گیا۔ اور اوسنے تصدیق کی کہ واقعی جیوفٹ جرجیس نے مجھسے یہ باتین کی تھین وہ بہت مضطر اور پریشان تھے۔ دستانہ کے نسبت جرجیس نے بیان کیا کہ قتل کرنے کے بعد جب مین اوس گلے سے سراسیمہ اور مضطر بھاگا ہون۔ تو بیشک وہ میرے ساتھ چلا آیا اور وہ عورت جسکو لوگ راستے مین چھیڑتے تھے اور جو بعد کو میرے کمرے مین آکے چھپی تھی اوسکو اس جُرم سے کسیطرحکا علاقہ نہ تھا۔ صرف بات چھپانے کیواسطے مین نے ہارفیلڈ سے مریم کا نام لے دیا تھا۔ ورنہ دراصل مریم اوسوقت میرے کمرے مین صرف آکے بیٹھ گئی تھین۔

المختصر اس تحقیقات مکرر کا نتیجہ یہ ہوا کہ مریم جرم سے بری کرکے رہا کر دی گئین اور اوسکی جگہ جرجیس زندان مین جا داخل ہوئے اور اونہین کیواسطے پھانسی کا حکم ہو گیا۔

لیکن باوجود اس دوسری روبکاری کے بھی بہت سے عجیب وغریب واقعات کا انشا باقی رہ گیا تھا۔ اس دفعہ بھی بیگناہ کو پھانسی ہوئی جاتی تھی۔ انجلینا کی روح کو اب بھی چین نہین مل سکتا تھا اوسکا خون اب بھی داد خواہ تھا۔

جو تاریخ جرجیس کی پھانسی کی مقرر ہوئی تھی۔ اس سے ایکروز قبل سہ پہر کو جسوقت حکام عدالت برخاست کرنے والے تھے۔ ایک عجیب وغریب سامان نظر آیا بیگم ارن ہم اور اُنکے پادری صاحب جنکے روبرو مذہب رومن کیتھلک کے مطابق بیگم صاحب گناہونکا اعتراف کیا کرتی تھین۔ نمودار ہوئے۔ آگے آگے پادری صاحب۔ اور اونکا ہاتھ پکڑے پیچھے پیچھے بیگم صاحب۔ چہرے پر ہوائیان اوڑتی ہوئین قد و قامت سے ساری رعنائی اور زیبائی کافور۔ آنکھین حلقون مین دھنسی ہوئین۔ گلاب سے رخسار کملائے ہوئے۔ ہاتھ پاؤن سوکھے چند ہی روز مین وہ پری جمال حور چہرہ خاتون جو نوم برگ مین اپنا ثانی نہ رکھتی تھین انفعال اور ڈر کے ہاتھون ایسی سوکھ سوکھکر اجیور ہو گئین۔ کہ حاکمون کو پہچاننا مشکل ہو گیا۔

یہ نیک بخت اجلاس پر پادری کے سہارے آکر کھڑی ہوئین۔ اور قریب تھا کہ غش کھاکر

گر پڑین۔ مگر اونہین پادری نے عرض کیا "کہ اے خداوندان مجازی یہ آفت کی ماری مجرمہ اپنی حرکات پر نادم۔ سنگین جرم پر حل۔ حاضر ہے اور چاہتی ہے کہ اوس شخص کے حق مین انصاف کیا جائے جو اوسکی محبت مین محض بیگناہ اپنی جان دینے پر آمادہ ہو گیا ہے۔

میر مجلس۔ این۔ تو ہماری بھانجی بیگم ارن ہیم ہے یہہ اور کسی جرم کی مجرمہ۔ غیر ممکن۔ محال۔ پادری صاحب آپ کچھ اپنی بیان کی تصریح کیجئے۔

پادری۔ مین خدا کو حاضر ناظر جانکر بحلف کہتا ہون کہ آپکی بھانجی اقرار جرم کیواسطے حاضر آئی ہے۔

میر مجلس۔ کیا

پادری۔ انجلینا کا قتل۔

یہہ سنتے ہی تمام حاضرین اجلاس کی زبان سے نعرہائے تعجب خوف و ہراس بلند ہوئے سارا کمرہ گونج اوٹھا اور بیگم بیہوش ہو کر فرش پر گر پڑین۔

میر مجلس۔ ہائین۔ غضب خدا کا بیگم ارن ہیم۔ اور قتل کی مجرمہ۔ یہہ ہو نہین سکتا۔ (یہہ کہکر میر مجلس نے مارے شرم کے دونون ہاتھون سے منہ چھپا لیا اور خاموش ہو گئے)۔

اتنے مین بیگم کو کسیقدر ہوش آیا۔ اور بے اختیار چیخ اوٹھین "ہائے میرا بچہ۔ ہائے میرا بچہ"۔ اور زار قطار رونے لگین اوسوقت کا سمان عجب دردانگیز تھا ہر شخص دم بخود سناٹے مین تھا۔

الحاصل کرسی آئی۔ اور بیگم صاحب زمین سے اوٹھاکر بٹھا دی گئین۔ پادری صاحب نے انجلینا کے قتل سے متعلق عجیب و غریب حالات بیان کرنا شروع کیے۔

"واقعہ یہ ہے کہ جس شب بیگم ارن ہیم سے اس گناہ کبیرہ کا ارتکاب ہوا اوسی روز انکو خبر پہونچی کہ کپتان نورمبرگ چھوٹے کرداللہ کی گڑہی جانے والے ہین۔ یہ تو اوسکے حسن ظاہری پر جان ہی دیتی تہین اور اسی سب سے تعلق ناجائز تک پیدا ہو گیا تھا اوسکو رخصت کرنے گئین۔ بس وہان جانا آفت ہو گیا۔ اور سارا قصہ اسی سبب سے ہوا کہ تھوڑے دنون سے انکو کپتان سے یہ شکایت پیدا ہو گئی تھی کہ اونہون نے کسی اور کو پھانسا ہے۔ دوسری جگہ دل لگایا ہے۔ اور اب انسے وہ محبت نہین جو پہلے تھی۔

اوسی روز انہون نے یہ ارادہ کیا تھا کہ آج چلکر کپتان سے اسکا صاف صاف شکوہ کرنا چاہیے - کچھہ ہی ہو دلکے بخار نکالو کب تک اس جلن مین جلا کرون - غضب خدا کا -

پروانہ غیر پردہ رہے مین جلا کرون

چنانچہ رات کو یہ بنگلے پر پہونچین مگر کپتان وہان سے روانہ ہوچکے تھے - انہون نے دیکھا صدر کمرے مین کچھ لوگ موجود ہین - سیدھی وہین چلی گئین - انجلینا ایک کونچ پر مغموم رنجیدہ بیٹھی ہوئی تھی - انہون نے جو اپنی سوکن کو دیکھا کہ اوس یار کی جدائی مین رو دھو رہی ہین - ایک زمانے مین انکا محبوب اور آشنا تھا - سوتیا ڈاہ تو مشہور ہی ہے - انکے تاؤ ن سے لگی تو سر مین جا کر بجھی - انجلینا نے سر اٹھا کر دیکھا - بیساختہ زبان سے نکل گیا " اچھا تم اپنے یار کو رخصت کرنے آئین تھین - دیکھو تو سہی - صبح ہونے دو کیسا بھانڈا پھوٹتی ہون - ساری بستی مین ڈھنڈورا نہ پٹوا دون تو نام نہین - غضب خدا میرا منگیتر اور بیگم ارن ہیم اوس سے آشنائی کو آئین - ابتو مین نے چور پکڑ پایا - اسوقت رات کو تمہارا یہان آنا کیا معنے - جاتی کہان ہو " سنتے ہی بیگم آگ بگولا ہو گئین - ان کے بھی جو کچھہ منھ مین آیا لام کاف بکنے لگین - انھی طرح دل کی بھڑاس نکالی - دونون مین خوب تو تو مین مین ہوئی - نہ انکو آبرو کا خیال - نہ اوسکو اپنے کنوارپنے کا لحاظ - انہون نے ایک دفعہ بگڑ کر کہا " خبردار جو مین نے سن پایا تو نے باہر ایک بات بھی زبان سے نکالی تو مجھسے برا کوئی نہین جب تک اسکا اقرار نہ کریگی مین اوسے نہ دونگی "

انجلینا - بیٹھ منحوس تیرا منہ رہا ہے ایسی حکومت جتانے کا - اب تیری آبرو ہی کیا رہی - بدکار -

یہ کہکر انجلینا نے قہقہہ لگایا اور ارن ہیم کی بیگم نے جھلا کر خنجر نکالا (جب کبھی بیگم چھپکر کپتان کے ہان آتی تھین تو ہمیشہ احتیاطاً اپنے ساتھ اسکو لیا کرتی تھین) بس انہون نے بے سوچے سمجھے انجلینا کے خنجر بھونک دیا - ایک آہ کی صدا زبان سے نکلی - حالت نزع پیدا ہوئی اور لمحہ بھر مین کچھ نہ تھا -

اب بیگم صاحب کی آنکھین کھلین اور گرتی پڑتی سڑک تک پہونچین - کمبختی کی مار -

وہان بہت سے لونڈے لاڑے جمع تھے۔ انہون نے جو دیکھا رات کے وقت تنہائی کا عالم۔ چارون طرف سناٹا ہے سب نے چھیڑنا شروع کیا۔ تم کون ہو۔ کہان سے آئی ہو۔ مُنہ سے بُرقع اوٹھاؤ۔ چہرہ تو دکھاؤ۔ کوئی کہتا۔ اجی بی بیچیا ہین۔ کوئی اوازے کستا ہیضے کی خالہ ہے بھاگو کوڈ ہونڈھنے نکلی ہے۔ کوئی کہتا۔ ڈائن ہے۔ کلیجہ نکال لیگی۔ کوئی برقعے کا دامن کھینچتا۔ کوئی۔ پیچھے سے سر پر سڑک کی کنکری رکھتا۔ کوئی منہ بنا۔ آنکھین نکال لال دیو کی نقل اوتارتا۔ غرضکہ انکو سبھون نے اچھا خاصا سٹرن بنالیا تہا۔ مگر یہ روسیاہ مُنہ دکھانے کے لائق کب تہین۔ جتنا اونکا اصرار بڑھتا۔ اوتناہی یہ اپنا مُنہ اور چھپاتین۔ آخر جب کچھ نہ بن پڑی۔ تو یہ بھاگین۔ لونڈے بھی تالیان بجاتے۔ غل کرتے اُن کے پیچھے ہو لئے۔ سامنے جرجیس کے مکرے کے دروازے کھلے تھے۔ گھبراکر اوسمین گھس گئین۔ انہون نے فوراً کُنڈی دی۔ بٹھایا۔ جب ذرا دم مین دم آیا۔ بیگم کی زبان سے نکلا۔ "معاذاللہ!" اور چہرے سے نقاب ہٹادیا۔ انہون نے آواز سُنی صورت دیکھی۔ کہنے لگے "ائین یہ تو۔"

بیگم۔ ہان ہان مین ہون بیگم ارن ہیم۔ خدا کے لیئے کچھ اسوقت نہ پوچھو۔ انہون نے جی مین خیال کیا۔ ہو نہو کوئی بات اسمین ہے۔ لوگ انکو بدنام تو کرتے ہی ہین۔ ہوگی کوئی ویسی ہی بات۔ خیر۔ اسوقت نہ سہی کل کپتان سے معلوم ہو جائیگا۔ یا تو شبہہ ثابت ہوگا یا۔ بیگم پاک دامن نکلین گی۔

یہ اس خیال ہی مین تھے کہ بیگم بولین "اگر ایک بات کرو تو مین عمر بہر احسان مانون گی۔"

جرجیس۔ اسکا آپ اطمینان رکھین۔ اس واقعے کے حال سے کانون کان کیسکو خبر ہوگی۔ کسیطرح بدنامی ہونے پائیگی۔

بیگم۔ میری بدنامی تو گئی جو لہے بہاڑ مین۔ ہائے میرے بچے کی بدنامی ہوارن ہیم کے خاندان مین دھبہ نہ لگے۔

جارج ہتوڑی دیر تک تو خاموش رہے پھر بولے "بیگم صاحب جو کچھ فرمائے تعمیل کو بدل وجان موجود ہون۔"

بیگم نے کہا خدا کے لیئے تم مجھے اسوقت میرے ہوٹل پہونچادو۔

اسوقت ایک دستانہ بیگم کے ہاتھ سے چھوٹکر فرش پر گر پڑا۔ اتفاق سے جسکی جوڑی گہبراہٹ مین منگلے ملکن رہ گئی تھی۔ جسوقت جرجیس حامل نے بیگم کی زبان سے الفاظ سنے چپ ہوگئے۔ اسوقت زیادہ پوچھ گچھ مناسب نہ جانی۔ طرح طرح کے خیالات نے ایسا ہجوم کیا۔ کہ گویائی کی طاقت ہی نرہی۔ بس چپ چاپ سیدے انکو لئے ہوئے اسکے جائے قیام تک پہونچا آئے۔

خیر وہ بات رفت وگزشت ہوگئی۔ اسکے بعد جو واقعات گزرے وہ سب کو معلوم ہی ہین۔ جو زمانہ آجتک گزرا ہے وہ بیگم کے حق مین نہایت مصیبت اور سکرات موت سے بدتر تہا۔ بار بار انکے جی مین آتا تہا کہ اوزار جرم کرلین۔ مگر پھر بچے کا خیال کرکے رہ رہ جاتی تہین۔ آخر جب مریم حامل کی پھانسی کا دن آیا تو ہیجان مین اور زیادتی ہوئی۔ کہ اتنے مین ایک سوار کے گھوڑے کی ٹاپون کی آواز سنائی دی یہ شخص مکان پر پہونچکر گھوڑے سے اوترا۔ گھنٹی بجی اور سامنے دیکھتی جو ہین جرجیس حامل کہڑے ہین۔

بیگم۔ کون۔ ارے تم ہو۔ جرجیس حامل۔ یا واہمہ کی خلاقی۔

جرجیس۔ واہمہ کیا اصلیت تجھے دیکھ کر زرد کیون ہوگئین۔

بیگم نے دیکھا بہید کہل گیا بہت گہبرائین قدمون پر گر پڑین اور کہنے لگین "ہائے ہائے تم میری خطا معاف کرو۔

جرجیس۔ معاف۔ اور اوسکو معاف کرون جسنے انجانیا کو ذبح کیا ہے۔

بیگم۔ معاف کرو معاف کرو۔

جرجیس۔ اوسکو معاف کرون جسکی بدولت ایک بیگناہ شخص پھانسی پر چڑہتا تہا۔

بیگم۔ میرا بچہ میرا بچہ! ہائے میرے بچے کا کیا حال ہوگا۔

جرجیس۔ واقعی میرا شبہ صحیح تہا جو خبر فرانیک فرٹ مین پہنچی سنی تہی اور جسکی وجہ سے مین یہان پلٹ آیا تھا بہت صحیح تہی۔ کہو نیکبخت اب تو تم کو جرم سے انکار نہین۔

بیگم نے اسکا کچھ جواب نہ دیا اور ہائے میرا بچہ کہکر گریہ وزاری کرتی رہین۔

جرجیس نے پلک کر روز سے پہونچا پکڑا اور یون کہا ہوے "سنو امیلیا

مین مدت سے تمکو ہزار جان سے پیار اور دل وجان دین وایمان تمپر نثار کرتا رہا۔
خدا یہ حال بخوبی روشن ہے تمہارے ادنے ادنے سے حرکات بڑے شوق و
شغف سے دیکھتا رہا جو کوئی لفظ تمہارے لبہائے شیرین سے نکلا اوسکے
ایک ایک حرف سے ہزار ہزار لذتین مین نے اوٹھائین میری محبت ایک ایسا
دریائے ناپیدا کنار ہے کہ اوسکا حد و پایان صرف خدا ہی جانتا ہے"
بیگم قدمو پر گر کر کہنے لگین "جرجیس جرجیس۔ بس اب تمہارے بچانے میری جان
بچ سکتی ہے۔ للہ ترس کہاؤ"
جرجیس۔ ہان ہان۔ قولِ مردان جان دارد۔
یہہ کہکر کمرے سے نکل کہڑا ہوا یہ جا وہ جا۔
حضرات اس عاشق وفاشعار نے عدالت کی سیدھی راہ لی جرم کا الزام بے تکلف اپنے
سر اوڑہا اپنے ہی خلاف وہ تقریر کی کہ بڑے بڑے وکیل دنگ رہگئے۔ اور اپنی
جان جوکہم مین ڈالکر یون شرط وفاداری ادا کی۔
الحاصل پادری نے نورمبرگ کی عدالت مین جب اسطرح حالات واشگاف بیان
کر دیئے تو مزید ثبوت کی کوئی حاجت نہ تھی۔ جرجیس نے بہی جب دیکہا کہ ارن ہیم
کی بیگم اسطرح جرم کا اقرار کرتی اور پھانسی پر چڑھنے کو تیار ہین تو اوسکو بہی کوئی
مجال گفتگو نہ رہی۔ اپنی بیلوثی کا جبراً قہراً اقرار کرنا پڑا۔ ارکان عدالت عالیہ
بھی اس عاشق جانباز کی شجاعت دیکہکر دنگ رہگئے اور کپتان گلباز کے قتل
کے الزام سے بالکل بری کر دیا۔
بیگم ارن ہیم کو سزائے قصاص دینے کی جو تاریخ مقرر تہی اوسکے ایک دن پہلے شام
کو اوسکے چچا جو میر مجلس عدالت عالیہ تھے بہانجی سے ملنے جیل خانے تشریف لائے۔
انکی سفارش سے مجلس مین مجرمہ کے ساتھ بہت کچھ رعایت ملحوظ رکھی جاتی تھی دونون
مین دیر تک خفیہ مشورے ہوتے رہے کوئی نو بجے شبکو رخصت ہوئے اور مجرمہ کی
کوٹھری کا دروازہ مقفل کیا گیا۔ جیل مین قاعدہ تہا کہ نصف شبکو ایک افسر اون
مجرمون کا جو جرم قتل مین ماخوذ ہوتے تھے معائنہ کر لیتا تھا جسوقت یہ اسکے
کمرے مین پہونچا ہے تو دیکہا کہ مجرمہ فرار ہو گئی ہے۔

دیکھا ہو گیا تو معلوم ہوا کہ محبس کی کوٹھری کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور برآمدے سے ہوکے اس کوٹھری مین جانے کا جو راستہ ہے اوسکے دونون پٹ بھی کھلے ہوے ہین۔ اس برآمدے سے بھی ایک راستہ دار وغہ محبس کے کمرے کو گیا تہا۔ اسکی دیوارین اگرچہ کسیقدر بلند تھین۔ مگر اسمین کئی ایک کھڑکیان بنی ہوئی تھین اور باہر ایک مختصر سا صحن محاط تہا۔ جہان محبوسین کو چہل قدمی کی اجازت تہی۔ اس احاطے مین بھی ایک جانب چھوٹا سا دروازہ نصب تھا وہ گرجا کیجانب پیوٹا ہوا تہا اور گرجا ایک قدیم وضع کی عمارت تہی اسمین بھی بہت سی کھڑکیان بنی تھین جنکے پر کانچ پر انجیل کے قصص اور مشہور مسیحی بزرگون کے سوانح عمرلون کی تصویرین منقش تھین۔

اس گرجا کی ایک جانب شارع عام تہا ادھر بھی ایک کھڑکی کھلی پائی۔ اسکے نیچے ہی عورتون کے پانے نازک کا ایک نشان بھی پایا گیا۔ مگر میر مجلس عدالت العالیہ کے دباؤ سے یہہ معاملہ دبا دیا گیا۔ قصے پر خاک ڈالی گئی۔ بات بادہوائی ہو گئی۔ ہان اتنا البتہ ہوا کہ عدالت کے حجونکے پاس مجرمان فوجداری کے محبس مین ایک ایک کنجی رہتی تہی وہ آیندہ سے لی گئی۔ غرضکہ اس ترکیب سے ارن سیم کی بیگم اپنے چچا کی دستگیری اور داروغہ محبس کی چشم پوشی سے ذلیل موت کے پنجے سے جان بچا کر نکل آئین اور سیدھی پیرس چلی گئین۔ صرف ایک خادمہ جو لڑکے کی نگاہ داشت کرتی تہی ہمراہ لیکر فارگ سینٹ جرمن مین گوشہ گزین ہوئین اور لڑکے کو اس امید پر کہ بڑہ کر اپنے کئے کا اپنی گناہگار ماں کے معاصی کا کفارہ ادا کریگا مذہبی تعلیم دلانے لگین۔

بعنایت الٰہی یہہ آرزو پوری ہوئی اور بیگم ارن سیم کا لڑکا بجاے اسکے کہ ایک دنیا دار امیر اور نواب ہو شاہ صوفی کے مزار کے مجاوروں مین داخل ہوا۔

مریم حامل بیچاری شکستہ دل مغموم اور مضمحل ہو کر اس جہان سے سفر کر گئی اور ڈاکٹر جرجیس بھی فوج مین بھرتی ہو کر معرکہ جنگ مین کام آگئے۔ بیگم صاحب اب شب و روز عبادت اور ریاضت مین کاٹتی ہین دنیا اور مافیہا سے اب اونکو کوئی واسطہ نہین۔ دولت خیرات مین صرف کرتی ہین اور اپنے بیٹے سے بھی بہت کم ملتی ہین کبھی کبھی شبکو اخفا کا نہایت اہتمام کر کے اسکو ایک نظر دیکھ جایا کرتی ہین۔

جسوقت مارٹمر نے یہ عجیب و غریب قصہ ختم کیا دل مین کہنے لگے لاحول ولا ایک ایسے

نیک اور مقدس آدمی کی نسبت کیسے کیسے بیہودہ بشکوک کو ہمین نے بلگرد می جو کچھ واقعات
ابتک اس کتاب سے معلوم ہوئے ہین اُنکے برعکس قصہ پایا جاتا ہے جس نے ایک بیگناہ
نیک خصلت شخص کو بدکردار اور سیاہ کار سمجھ رکھا تھا۔ خیال تو یہ تھا کہ طرح طرح کے
جرن اور گناہ سے بسکے سوانح مجلس نے ناپاک نکلین گے کہ جسپر معلوم ہوا کہ ایسا ہرگز نہین
بلکہ وہ داد اور گناہگارونکے واسطے دعائے مغفرت ہین حرمت اوقات کیا کرتا ہی پس آپنے ارادے
عہد کیا کہ ظاہری حالت دیکھکر کبھی کوئی رائے قائم نہ کرونگا ع
آدمی را بچشم حال مگر۔ یہ عمل کرنا غضب ہو کا کھاتا ہے۔ واقعات متعلقہ کے ہر دو سے پر
رائے قرار دے لینا بالکل حماقت ہے۔ ابتک جو کچھ تجربے مین آیا ہے اس سے تو یہی
ثابت ہوتا ہی کہ انسان نے عدل و انصاف کیواسطے جو کچھ قائم کیے ہین وہ بالکل ناکارہ۔
سراسر ناقص ہین۔ سیکڑون ہی معصوم بیگناہ ان عدالتون سے پھانسی پر چڑھا دیا گیا
اور ہزارہا مجرم قاتل سفاک نکلوہ بچگیا۔ بنی نوع انسان پر حکم قصاص لگانا بڑا کٹھن کام
ہے۔ بلکہ پہلے تو اسی مین گفتگو ہے کہ آیا جانکے بدلے جان لینے کا حق بھی کسی انسان کو
حاصل ہے یا نہین۔ جس جانکو بطور معاوضہ یا صلہ عطا نہین کر سکتے اسکو ہم کس حق سے
بطور سزا قطع کر سکتے ہین۔ سزا اور جزا کیواسطے تو مساوی منصف اور حق ہونا چاہیے
جب ہم کسی کے حسن کارگزاری کی جزا یا صلے مین کسیکو حیات یا روح نہین بخش سکتے تو کیا
وجہ ہی کہ کسی کو جرم کی پاداش مین حیات یا روح سے جدا محروم کر دین۔
یہ سوچکر ملیدر ڈک گئے۔ مریم حامل کے مصائب جان گزا یاد آگئے۔ اور خیال کرنے لگے کہ سچ
تو یہ ہے قتل عمد کے معاملے مین صحیح فیصلہ کرنا زمانے بھی پیر بھی کیسر۔ جہانتک ہو سکتا ہی
انسان اس جرم کو اسطرح مخفی کرتا ہے کہ کوئی دوسرا شاہد روبرو نہو۔ پس جو کچھ ثبوت
ملسکتا ہے وہ واقعات متعلقہ سے۔ اگر کسی ملزم پر سزائے قصاص کا حکم لگا دیا گیا
اور اوسکا نفاذ بھی ہو گیا۔ پھر لاکھ اوسکی بیگناہی کھلے پھر کچھ بھی نہین ہو سکتا ہی۔ اس سے
بڑھکر اور کیا بیبسی ہو سکتی ہے۔ یہ وہ خطا ہی جسکا بدل اختیار بشر سے باہر ہی اگر ایسے مجرم
جسپر دوام کی سزا پائین اور بعد کو اُنمین کسی کی بے لوثی ثابت ہو تو البتہ اسکا رہا کر دینا
انسان کے اختیار مین رہی اور تلافی مافات ہو جائے۔
غرضکہ مرہٹہ نے اس قصہ کو جب ختم کیا ہے تو اونکو ایک طرح کی فرحت ہوئی۔ شاہ صاحب

کی نسبت ابتدا ہی مین اُنکو بہت کچھ اعتقاد تھا اور اب جبکہ کتاب اتفاق سے بھی ایسے ہی مقامات ظاہر ہوئے تو اُنکو بہت کچھ اطمینان ہوا انسان کے گناہ اس کثرت کے ساتھ اونھون نے سُنے تھے کہ اگر یہ انسانی نظر سے دیکھے تو یقیناً اُنکو زندگی اجیرن جیناد شوار ہوجاے اب اونکو اطمینان ہوا کہ شاہ معونی کی خانقاہ مین جس عورت کو شاہ صاحب سے باتین کرتے سنا تھا وہ دراصل یہی خادمہ تھی جسکا مذکور اس قصے مین ہے اور جو تک بخت شاہ صاحب کے برابر بیٹھی ہوئی باتین کرتی نظر آئین تھین وہ یہی اُن تینون کی بگیم تھین ۔ الحاصل وہ شب تو اطمینان خاطر کے ساتھ صبح کی اور دوسرے دن نور کے تڑکے شاہ صاحب کی خدمت مین حاضر ہوکر مراتب تعظیم و تکریم بجالائے ۔ چونکہ آج زیادہ فصوصیت صرف کی تھی شاہ صاحب بھی معمول سے کسیقدر زیادہ بے تکلف پیش آئے ۔ اُنکے حسن اخلاق ۔ اتقا اور پرہیزگاری سے تو مارٹر صاحب پہلے ہی سے معتقد ہوے تھے ۔ اب جو اُنکی زبان سے مصائب علوم ہوے تو اور بھی تعلق خاطر پیدا ہوگیا ۔ باتون باتون مین کہنے لگے ۔ "چلیے اسوقت ذرا چہل قدمی کر آئین" موسم بھی اچھا تھا بہار کا زمانہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی شاہ صاحب نے تجویز کیا "آؤ بڑے مینار پر چڑھکر تمام شہر کی سیر کرین اور دیکھین وہان سے سارا شہر کیسا پر لطف معلوم ہوتا ہے"

چنانچہ روسین پاٹمیف ہوتے ہوے مینار کو روانہ ہوے راستے مین ایک جگہ پر دیکھا بہت سے آدمی جوق کے جوق جمع ہین یہ بھی جسطرح بنا مس بلکہ مجمع کو چیرتے پھوٹتے دیکھتے کیا ہین ایک لاش پڑی ہوئی اور ایک عورت اوسپر زار زار رو رہی ہے ۔ حالت نہایت خستہ و خراب مصیبت اور فلاکت کی شکار ہے ۔ دوپٹہ سر سے جدا ہے اور بڑے بڑے گھنے اور لمبے لمبے گیسو چاند سے چہرے پر بکھرے پڑ رہے ہین ۔ چاند گہنایا ہے ۔ یا چشمۂ آب حیات پر مارہا سیاہ دیو جھرمٹ کیا ہے ۔ سیاہ اور بڑی بڑی آنکھون سے آنسوؤنکے سوتے جاری ہین پوشاک جو کچھ بدن پر ہے نہایت میلی کچیلی ۔ جابجا سے دل مفلس کیطرح ہزار دن جگہ سے شق ہے یہ حالت دیکھکر مارٹر صاحب کے دل پر بڑا اثر ہوا انھون نے خیال کیا کہ یہ اسکے شوہر کی لاش ہے اوس مجمع مین ایک شخص سے پوچھا اوس نے حال بیان کیا کہ یہ

لاش جو آپ اسوقت یہان بے گور و کفن اسطرح پڑی ہوئی دیکھتے ہین الفرڈ کی ہی بیہ
ایک نہایت شریف امیر کا بھتیجا تہا۔ چچا نے شادی اور نسبت کی وجہ سے اس وارث
دولت کی خبر گیری بالکل ترک کر دی تہی۔ انسان تہا۔ آخر بسر اوقات کے واسطے کچھ
درکار ہوتا۔ اسنے شومئی بخت سے جوا کھیلنا اختیار کیا اور قمار بازونکی صحبت مین پڑ گیا
مگر افسوس صد افسوس قسمت نے یاوری نہ کی جو کچھ اپنے پاس تہا وہی روز ہار تا چلا گیا۔
نوبت بایںجا رسید کہ بال بال قرضدار ہو گیا۔ ہزارونکے رقعے لوگون کو لکھدیئے اور صرف
اس اُمید پر کہ چچا کہانتک خبر نہونگے۔ کچھ نہ کچھ دے ہی نکلین گے۔
اس اثنا مین ایک لڑکی سے جسکا نام انتھی ہے۔ اُس سے محبت ہو گئی۔ یہ بیچاری
ہی تو معزز گھرانے کی۔ مگر مان باپ غریب ہو گئے تھے۔ اسکا دل بہی آگیا۔ یہ بہی اُنپر
دلدادہ ہو گئی اور محبت مین ایسی خود رفتہ ہوئی۔ کہ مان باپ کو سلام کیا۔ گھر بار تج
دیا۔ کسی بات کا لحاظ نہ کیا اور اسکے ساتھ تن بہ قضا دیکر نکل آئی۔ مگر افسوس ہے
اس معشوقہ کی صحبت سے بھی الفرڈ کو تسکین نصیب نہ ہوئی تہی ہوئی۔ رفتہ رفتہ پریشانی
خاطر۔ تردد ات واذکار بڑہے۔ اور یہ شب و روز زیادہ متفکر اور متردد مضمحل پریشان
خاطر رہنے لگا۔ جوے مین برابر ہار ہوتی جاتی تہی۔ بسر اوقات کی صورت یہ ہو گئی تہی کہ راتون کو الفرڈ تو قمارخانہ مین بسر کرتا۔ اور گہر مین یہ بیچاری ساری ساری
رات سلائی۔ کشیدہ۔ چکن نکالنے مین مشغول ہوتی وہان پوچھیے یا تین کانے پڑتے
یہان دیدہ ریزی سے آنکھین ہوٹتین۔ کشیدہ کاڑھتے کاڑھتے زندگی سے
کشیدہ خاطر۔ چکن نکالتے نکالتے سوزن غم دل جگر ہر بیل پر آہ آتشین نکلتی ہر بوٹی پر
اشک خونین گرتے اور جو کچھ اس دیدہ ریزی اور کارگہی کمائی سے ملتا وہ جوڑتی
جاتی کہ وقت پر زچہ خانے مین کام آئے۔
رفتہ رفتہ الفرڈ کے عادات اور اطوار بگڑتے چلے گئے اب اُسنے غم غلط کرنیکو مئی نوشی
بہی شروع کر دی۔ یہان تک حالت پہونچی کہ مزاج بالکل چڑچڑا ہو گیا ذرا ذرا سی بات
پر غصہ۔ ادنیٰ ادنیٰ امر پر گہر کی اور جھڑکی چیتہڑون سے بیزار جان سے عاری
غم کے ساتہہ غصہ بہی رہنے لگا کبہی کبہی اوس معشوقہ پر ی رخسار کو مار بہی بیٹہتا تہا
جس کمبخت اُفت کی ماری نے محبت اور الفت کے باتہون اس دل خانہ خراب

کی بدولت اپنا چلتا شاہانہ گھر چھوڑا راحت و آرام سے منہ موڑا - انکا فلاکت اور افلاس
مین ساتھ دیا تنہا اسکی مصیبت اور تکلیف دیکھی نہین جاتی تھی - تنہا ستی اسکو گوارا
فاقہ کشی منظور - مصائب برداشت کرنیکو طیار - مگر ناشکر گذاری ذلت و خواری
دل کیونکر برداشت کرتا - اور پھر اوس شخص کے ہاتھ سے جسکی خاطر اُسنے دُنیا کی
لعنت ملامت اور ہنسائی - لات جوتی ہر وقت کی مار سہ سکتی تھی - آخر الفرقہ کو بجز
اسکے اور کچھ نہ بن پڑی کہ عین عالم شباب الیس برس کی عمر مین کچھ کہا کر سو رہا -
مارٹمر نے جب یہ حال سُنا بہت ہی رنج اور تاسف کیا - اسکا نام اور نشان پوچھکر صفحہ
دل پر لکھ لیا اور آگے بڑھے - الحاصل مینار پر پہونچے - خوشگوار ہوا سے ابر غم
کسیقدر چھٹا - طبیعت بشاش ہوئی ایک جگہ بیٹھکر شہر کے چاروں طرف نظر ڈالی شمال
مشرق کی جانب قبرستان نظر آیا - سبز سبز جھاڑیان اور درخت گھنے گھنے دکھائی
دیئے - قبرون پر اگر شبنم قطرون سے اشک ریزی کرتی تو بلبلین ماتم نشین
کھوے مصروف جزع و فزع تھین - واقعی قبرستان بھی کیا عبرت کا مقام ہے ؎

مزار غریبان تاسف کی جا ہے
وہ سوتے ہین پھرتے جو کل جا بجا تھے

ایک زمانہ ہوگا کہ یہ جلیل القدر عظیم الشان امیر کبیر نازک بدن سیمین تن اپنی شان و
شوکت سے رونق عالم ہونگے خفیف سی گرد - ادنی سا داغ - موجب کلفت کدورت
ہوتا ہوگا - یا اب لاکھون من مٹی کے نیچے دبے پڑے ہین - شاہزادے تاجدار ان
ہنرآزما مدبران ملک - شجاعان جنگ - عالم فاضل سبھی ایک جگہ خاک مین سوئے
یہ عظمت شوکت کام آتی ہے نہ دولت جلوہ دکھاتی ہے ؎

دُنیا خوابیست کش عدم تعبیر است
صید اجلست گرنہ ان و پیر است
ہم روئے زمین پر است وہم روئے زمین
این صفحہ خاک ہر دو رو تصویر است

اگر کچھ رونق کو تسکین ہے تو اس اعتقاد سے کہ جا بجا مزار و پیر پھولون کے مرجھائے
کملائے ہار پڑے ہین اور یاد دلاتے ہین کہ اس دُنیا مین انکے پھیرا و کرنے والے

باقی ہین -

اے مغرور انسان یہ قبرستان تیرے واسطے عبرت گاہ ہی یہان تجھکو اپنی فنا کی نصیحت اور بے حقیقتی آئینہ ہوتی ہے - اس جگہ نہ دولت کام آتی ہے نہ عزت - دنیا مین کچھ ہی ہو مگر خاتمہ ایکدن یہی ہونا ہے - کہ یہ جسم جسپر تو اتنا پھولا پھرتا زمین پر پاؤن نہین رکھتا ہے گا کر قبر کے کیڑے مکوڑون کی غذا ہو جاے -

مارٹمر - جناب شاہ صاحب انسان کی ہڑواڑ کبتک دیکھئے دنیا کی بے ثباتی کا نقشہ کہانتک ملاحظہ کیجئے گا - ادہر دیکھئے ذرا جی بہلے کلفت دفع ہو -

شاہ - خیر بہت اچھا مگر کسی طرف نظر اوٹھا کے دیکھیے رنج و کلفت دونون ہاتون کے سامان یکسان ہی پائیگا - وہ دیکھیے ولی کا ہوٹل اور گریو کا مقتل پاس ہی پاس ہین ایک زمانہ تھا سیکڑون خونین مجرمون باغیون نے پھانسی پاکر یہین دم توڑا ہزارون مسافران روح نے رخت جسم یہین چھوڑا تھا جسکے خیال سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین اور آج وہی جگہ ہے جہان ولی کا ہوٹل قائم ہی رات دن عیش و عشرت جشن و عشرت برپا ہے -

مارٹمر - لیکن یہان تو بہت سے بیگناہ بھی بیچارے جان سے مارے گئے -

شاہ - ہان گریو کا مقتل دیکھکر مجھے وہ جشن بھی یاد آتا ہے جو چودہوین پندرہوین اور سولہوین صدی مین سو برس تک یہان سالانہ ہوا کرتا تھا - تم نے کبھی یہان کی احراق گریو کا رسم کو سنا ہے -

مارٹمر - جی نہین -

اب شاہ صاحب ذرا بلندی پر پہنچکر باطمینان بیٹھ گئے - اور مارٹمر کو بھی قریب بٹھا کر یون قصہ شروع کیا -

یوحنا داری کے عرس کی شام کو ہر سال احراق گریو کے عجیب و غریب اور بیہودہ رسم ادا کرنے گا اوس زمانے مین دستور تھا - ایکدفعہ یہ جلسہ بہت بڑی دھوم دھام کے ساتھ ہوا تھا - تمام امرا و رؤسا - متوسلان شاہی حتی کہ خود شہنشاہ ہنری ثانی نے اپنی شرکت سے اسکو معزز اور مفتخر فرمایا تھا - پہلے سے اس بات کا شہرہ تھا کہ اس دفعہ مزاریوحنا ہر ایک مشہور شاعر اپنا بنایا ہوا نہایت ہی ناٹک بطور نذر شادی کھاے گا - لوگون کے دلون مین ایسا شوق پیدا ہوا کہ ہر کس و ناکس آ جوت ہوا -

دیسے ہی سے اہتمام انتظام ہونے لگا۔ چاروں طرف دھوم مچ گئی۔ ناقوس کلیسا پکار پکار مشتاقوں کو بلانے لگا۔ خلقت جوق جوق جمع ہونے لگی۔ شہر کے تمام باشندے سیر و تفریح کے شائق۔ کیسل کو دتماشوں کے دلدادہ۔ دربار کے احدی۔ خانقاہوں کے اپاہج۔ افواج کے سخت خو رے۔ دارالعلوم کے طالب علم سب ہی طرح کے لوگ گروہا گروہ امنڈ پڑے۔

یہاں پر دو سو تیر انداز یکسو عصا بردار اور پچاس بندوقچی تمام ساز و سامان سے حاضر تھے انکی وردی زرق برق فولادی خود تابین آفتاب کی طرح درخشان۔ بیچ پہلو میں آویزان تھے۔ یہ لوگ ایک ستون کے گرد جو زمین سے بلند تھا جمع تھے۔ اور بیس چیدہ سوار دنکا گاردا و نکو حلقہ کیے تھا ستون کوئی چالیس فٹ بلند تھا اسکی چوٹی پر ایک آہنی پنجرہ میں چہ بلیاں لٹکی ہوئی تھیں۔

مارٹمر - چہ بلیاں۔

شاہ - جی ہاں چہ بلیاں۔ دو خونخوار کتے اور تین لومڑیاں۔ بس یہ جانور اسمیں بند تھے۔ کتوں اور لومڑیوں کے منھ پر دھانے چڑھا دیے گئے تھے تاکہ بلیو نکو ستا سکیں پنجرے کے گرد پھولوں کے ہار پڑے ہوئے۔ طرح طرح کے رنگین قمقمے بندھے تھے ستون کے نیچے بہت بڑا الاؤ لکڑیوں کا لگا دیا گیا تھا۔ اور لکڑیکے ان گٹھوں پر کوئی تین پیسے دو دو ڈھائی ڈھائی سیر بارود کے رکھے تھے۔ لوگوں کی نشست کیواسطے یہاں پر بہت سی تباں اور درجہ بدرجہ نشست کے مقامات بنے تھے درمیان پر امرائے سلطنت حتیٰ کہ خود بادشاہ اور ملکہ بھی تشریف لاکر عظمت و رونق بڑھائی تھی۔ اور اسکے سامنے ایک عمارت باج گزار والیان ملک کی نشست کیواسطے تعمیر تھی۔ آٹھ بجے صبح باجا بجا اور شہنشاہ کی آمد کا غلغلہ مچا سب سے پہلے ایک دستہ فوج لیے ایک کپتان باشوکت و شان چار زانو گھوڑے پہ سوار۔ سر پہ کلغی بہرانی۔ ہموار سازو یراق سے آراستہ اکر نشست شہنشاہ کے روبرو استادہ ہوئے فوج کی دہری قطار جمی۔ اوس کے بعد خاندان شاہی کے لوگ آکے اپنی اپنی جگہ پر متمکن ہوئے۔ آخر میں شہنشاہ بہ نفس نفیس جلوہ افروز نظر آئے عمر کوئی چالیس کے قریب ہوگی۔ داہنی جانب ایک حسینہ ہمراہ ہے۔ اسکے حلیے اور سراپا بتانے کی ضرورت نہیں مؤرخین نے اسکے حسن و جمال شمائل خصائل

تا بجزیہ کاریان مصیبتین - نادانیان کی حقہ بیان کی ہین - یہو ہی ملکہ میری اسٹوارٹ ہی جو بعد کو ڈافن فرانسس کی رونق کا شانہ بنی تہی -

مارمٹر - مگر نہایت ہی فضول اور بیہودہ تہی -

شاہ صاحب - ہان ہوگا مگر اب قصہ سنئے ڈافن اپنے باپ کی بائین جانب ہمراہ ہے اُسوقت اسکی عمر کوئی پندرہ سال کی ہوگی اور چار دانگ طرف تحیر بنہ ہو کر دیکھہ رہا اور اس جشن کی سیر کر رہا ہے -

نواب گانز کی سواری نکلی - لوگون کی زبان سے بیساختہ نعرہ نکلا عمر کے بچانیوالے اور کیلے کے فتح کرنیوالے کی عمر خدا دراز کرے" آخر مین نواب عالی کی سواری آئی - انکے ہمراہ رکاب بردے بہت سے رؤسا - اُمرار بہادران جنگی ثانی رستم واسفندیار - شجیع وجرار - بہی تہے - انکے آتے ہی ہوٹل ولی سے فوجی باجے والونکا جم غفیر برآمد ہوا اور مثل سیلاب پھیل گیا ان لوگون مین دارالعلم اور شہر کے منتظم شامل تہے - مجسٹریٹ اور ضلعے کے دفترونکے کام کرنے والے ہاتہون مین شمعین لیے رہبری شہنشاہ حاضر آئے گویا زبان حال سے عرض کیا کہ اس انبار کو روشن فرمایا جاے - شہنشاہ نے اجازت دی اور مجسٹریٹ اس خدمت کی انجام دہی کو بڑہے الحاصل طرفتہ العین مین آگ کے شعلے بلند ہوگئے - گرد کا مجمع پیچہے ہٹا اور اون بیزبان جانورون نے چیخنا چلانا شروع کیا - اور انسانون نے یک زبان نعرہاے خوشی بلند کیے - باجے گاجے بجنے - اور بارود کے پیپے یکے بعد دیگرے چہوٹنے لگے - سب سناٹا ہو گیا تہوڑے وقفے کے بعد ایک شور وغل برپا ہوا -

مارمٹر - بھئی واہ ایک زمانے مین ہمارے بزرگونکے حرکات کیا وحشیانہ ہوتے تہے چاہے انگلستان مین ہون یا فرانس مین - مگر آپکا بیان بہی کس بلا کا ہے کہ معلوم ہوتا ہے ابہی انکے سامنے نقشہ پھر رہا ہے -

شاہ صاحب - القصہ وہ بیان کئے تو مرد یان ہلکر خاک سیاہ ہوگئے اور شہنشاہ ہوٹل ولی مین شرف اعزاز بخشنے تشریف لے گئے -

یہان کمرائن میڈیسی جو ابتک شریک نہ تہین اور اس بیہودہ رسم سے علیحدہ تہین اُمراء شہر کی بیگمات کا جم غفیر ہمراہ لیکر رونق افروز - اور شہنشاہ کے پہلو مین متمکن ہوئین مگر شہنشاہ انکی تشریف آوری سے چندان محظوظ نہوے - اونکا دل تو یہی چاہتا تہا کہ جدید

منظور نظر شاہانہ و مورد مراحم خسروانہ بیکسٹر ڈانا اس انجمن کی زیب و زینت ہوتین۔

چاروں طرف سکوت اور سناٹا ہوگیا۔ فرط ادب سے ہر لب پر مُہر خاموشی لگی اور تھیٹر کا تماشا شروع ہوا۔ یہ انجیل کے مذہبی قصے سے اخذ کیا گیا تھا۔ مصنف نے قصے کی تصنیف مین اگرچہ بہت کچھ قابلیت صرف کی تھی مگر ایکٹ کرنے والون نے اس بیہودگی سے ایکٹ کیا کہ سارا قصہ متیاناس ہوگیا خصوصاً ایک شخص تو بید کر یہ منظر بید قرار رہا تھا۔ موٹا۔ بھدیسل۔ جسیم۔ عمر قریب چالیس سال کے۔ ناک موٹی اور چپٹی۔ پیٹ مٹکے کیطرح نکلا ہوا مست اور مخمور گویا شراب کا پیا۔ کریہ الصوت۔ بلا کا بدآہنگ۔ اسٹیج پر ادہر سے اودہر ڈہلکتا۔ اور نہایت نفرت انگیز بیہودہ مسخرا پن کرتا پھرتا تھا۔ جہلا سمجھتے تھے یہی قصے کا کوئی حصہ ہے۔ تعریف کرکے اوسکا دل اور بڑہاتے تھے۔ غرض اسیطرح کی تمام بیہودگیان دن بھر رہین کہانتک اونکا ذکر کیا جائے جب یہ قصہ ختم ہوچکا سب مارٹمرنے شکریہ ادا کیا اور دونون مینار سے نیچے آئے۔ اور قصر لسائل تک پہونچے۔ یہ وہ جگہ ہے جہان ایک زمانے مین مصائب اور تکالیف کا مخزن یعنی محبس تھا اب بجائے ناک ہاتھی کی ادھوری تصویر قائم تھی۔ اللہ اللہ کیا انقلاب ہے ایک وقت تھا کہ یہ مقام ہیبت اور عبرت عوام کی جگہ تھی اور جسوقت غیظ و غضب مین آکر لوگون نے اسمسار کیا ہے تو دلون مین دریائے مسرت کیا کیا موجین مارتا تھا۔ واقعی اوس زمانے مین فرانس پر ظلم و بدعت کی ایسی ہی آفت نازل تھی جسوقت نعرۂ آزادی بلند ہوا ہے ہر کس و ناکس اوٹھہ دوڑا اور تمام قیود و ضوابط کی آہنی زنجیرین کانچ کی چوڑیون کی طرح توڑتا ٹوٹ جوق جوق گروہ گروہ آناً فاناً جمع ہوگئے۔

قصہ مختصر وہان سے شاہ صاحب اپنے مکان کی طرف واپس آئے اور سراڈمنڈ ہی اپنے ہوٹل کو مڑے۔ یہان اونکے پرانے دوست فنسی صاحب موجود ہی تھے کھانے مین دو تین گھنٹے باقی تھے۔ اب انکی صلاح ہوئی کہ ذرا سیر کو چلین اور پیرس والون کی رفتار گفتار و ستار کا لطف دیکھین۔

اس زمانے مین بلی وارڈ مین اچھا مجمع ہوا کرتا تھا سبھی طرح کے لوگ تفریح کیواسطے جمع ہوتے۔ کہین تو مسٹر مرگشت چرٹ منھ مین دبائے ایک آنکھ مین عینک لگائے

بریری جمال لیڈی کو غور سے گھورتے جاتے ہیں۔ کہیں کوئی درباری صاحب کسی گوشہ میں کسی سے سرگوشی کر رہے ہیں۔ کوئی بال بچوں والے شوقین۔ لڑکوں کی والدہ اور بچوں کو نہ لانے والیاں بچہ دار بنے تھیٹر کا تماشہ دکھانے کو لیئے جا رہی ہیں۔ کوئی عاشق جان نثار معشوقہ کی رخسار کے انتظار میں چشم براہ ہے۔ ایک طرف لمونیڈ اور برف کی صدا آ رہی ہے۔ کہیں حلوائی اپنی شیریں کلامی سے شوقینوں کو صلائے دعوت دے رہا ہے۔ ایک طرف قہوہ خانے میں تفکیات اور گرگ کے اوصاف پر زٹل اوڑ رہی ہے کسی طرف بیر کی خوبیوں پر نشہ باز جوان رطب اللسان ہیں۔ کہیں عطائی جالینوس اپنے جوب اور سنون دندان کا لکچر سنا رہے ہیں۔ کسی کونے میں کوئی دلالہ ہیضے کی خالہ کسی تماشبین کے انتظار میں کھڑی ایک ایک کو گھورتی جاتی ہے۔ کہیں دفتروں کے محرر خدا خدا کر کے کام نبٹائے تھکے ماندے۔ بیوقت کی محنت سے خستہ آہستہ آہستہ گھر جا رہے ہیں۔ ایک سمت ڈاکئے صاحب شام کی ڈاک لئے جھپٹے چلے جاتے ہیں غرضکہ سبھی طرح کے لوگوں کا مجمع ہے یہ دونوں منٹ مارٹی تک پہونچے تھے کہ سامنے ایک قہوہ خانہ نظر آیا جہاڑوں اور لیمپوں کی روشنی سے دن کا سماں تھا۔ سڑک پر سے نواردِ مصنوعات دوکان کا جلوہ نظر آتا۔ دور دور سے خریداروں کو للچاتا تھا۔ باہر بہت سے لوگ بھیڑ لگائے جمع تھے۔ اوسکی وجہ یہ تھی کہ اس قہوہ خانے میں ایک حسین مہ جبین قتالہ عالم جلوہ افروز تھی اوسی کے یہ سب پروانے تھے۔ ممکن نہ تھا کوئی اودھر سے گزرے اور آنکھیں سینکے کورک بجائے سر اوڈمنڈ کی نظر جو اسپر پڑی یہ بھی بیگار میں لگ گئے۔ نسی صاحب سے کہنے لگے بھئی اندر چلنا چاہیئے۔ ذرا تو بیچارے جاکر دیکھیں تو یہ کون آفت روزگار ہے۔ یہ نیک بخت دراصل اوس قہوہ خانہ کی ملازم تھی۔ لوگو نکو قہوہ پلانا اسکا کام تھا۔ پوشاک تو خیر سادی سی تھی مگر اسمیں شک نہیں کہ نفاست اور تمکنت بلا کی خدا نے دی تھی چپ چاپ نظر ایک طرف جمائے بیٹھی تھی۔ نہ اوروں کی طرح ادھر ادھر دیکھنا نہ اور حرکات سے کسی کو اچنبھا ظاہر کرنا۔ اگر کسی منچلے بیباک نے جرات کر کے اشارۃً کسی بات کی تعریف اور توصیف کی بھی تو چہرے پر ہلکی سی سرخی آئی اور وہ پرلے پرلے اور مکدر ہو کر چپ ہو رہی۔

مارٹمر نے یہ انداز اور ادا دیکھ کر خیال کیا واقعی یہ ایسی ہی نیک پاک باعصمت عفت ہے اور قسمت سے اسکو ایسی جگہ پھنسایا ہے جہاں شہد سے لچے لفنگے اوباشوں سے ہر وقت کام رہتا ہے

ایک شخص دیرینہ سال مارٹر اور لنسی کے قریب ہی بیٹھے تھے - انکو اسطرح متوجہ دیکھکر بولے حضرت آپ تو بڑے غور سے دیکھ رہے ہین مگر ہم تو اوس نظر سے ان نیکبخت کو نہین دیکھتے جس سے انکے اور گھورنے والے -

سراڈمنڈ (مسکراکر) حضرت اچھی صورت کو کون نہین دیکھتا لیکن اس عورت کے اداؤن مین ایک ایسی بے تکلفی اور سادگی پائی جاتی ہے کہ اگر کوئی عیاش نظر بد سے دیکھتا بھی چاہے تو اوسکو آنکھ اوٹھانے کی ہمت ہی نہ پڑے

یہ سنکر اجنبی صاحب کچھ مذبذب اور متعجب ہوکر بولے "یہ کہئے - معلوم ہوتا ہے آپ کو کچھ اسکے حالات بھی معلوم ہین"

مارٹر - جی نہین - مین نے آج ہی اسکو دیکھا ہے -

ان بزرگوار نے اپنی کرسی قریب کھسیٹ کر بلا تمہید و طویلہ یون گفتگو شروع کی "آپ کو معلوم ہوگا کہ سرنی ایک بھٹیر مین مشہور رقاصہ تھی - کوئی سترہ برس کا زمانہ گزرا کہ ایک فرانسیسی امیر اسکو بھگا لے گئے تھے - اونسے ایک لڑکی پیدا ہوئی جانی بیگم نام رکھا گیا خدا نے صورت اور سیرت دونون اچھی دی تھی اگرچہ گھر مین سوائے شہد اور الجھن کے کسی اور بات کا چرچا نہ تھا رات دن یہی طوفان بے تمیزی برپا رہتا - مگر اقتدری طبیعت کی پارسائی اور نیکی کہ اتنی عمر آئی اور ان باتون کی ہوا بھی نہ لگی - گویا اک گل خوشرنگ تھا کہ کانٹون کی زہریلی جھاڑیون مین لگا تھا - ماں نے تو اپنی طرح اسکو بھی تھیٹر کیواسطے تعلیم دی تھی - اور بڑی بڑی امیدین آرزوئین تھین کہ خدا وہ دن بھی لائیگا کہ میری بیٹی تمام ناچنے گانے والیون کی ناک ہوگی ناک - اتنا کمائے گی کہ کنجن برسنے لگے گا -

مگر خدا کی عنایت سے لڑکی کو ان باتون سے روحی نفرت تھی اور آخر کو یہانتک نوبت پہونچی کہ گرین روم (روپ بھرنے کا کمرہ) مین بھی قدم رکھنے کی قسم کھالی - کوئی سال بھر کا زمانہ ہوا اسکے ہان ایک مشہور عیاش - چھٹے تماش بین نے آنا جانا شروع کیا ماں نے بھی موٹا شکار سمجھکر سب کچھ روا رکھا بڑی خاطرین ہوتین خوب آؤ بھگت کی جاتی - رفتہ رفتہ اب یہ چھوٹی بی کے پاس بھی بہو بیٹھنے لگے گھنٹون خلوت رہتی تھی -

مگر لڑکی تاڑ گئی کہ یہ ساری کارستانیان مالکینی کی ہین -

خیر اس گندہ قصہ کو کون دوہرائے مختصر یہ ہے کہ ماں نے لاکھ لاکھ زور مارے سو سو گھاتیں نکالیں۔ مگر لڑکی نے ایک نہ چلنے دی۔ اور باپ صاحب اپنا سا منہ لیکر ناشاد نامراد اور ناکام رہے۔ اب جانی بیگم کے لئے گھر جہنم ہو گیا ان باپ منکر نکیر مکان قبر تاریک کوئی تکلیف ایسی نہیں جو آپ نے نہ دی ہو۔ اسپر نازل نہ کی جاتی ہو۔ چاہے والونکی جھگڑے ماں سے آئے دن کے بکھیڑے وہ بھی اسی بات پہ خفگی آخر لڑائی نے اتنا زور کیا اتنا زور کیا۔ کہ گھر کو آگ لگا جانی بیگم کسی طرف چل نکلیں۔ لاکھ تلاش اور جستجو کی کہیں پتا نہ چلا کہ زمین کھا گئی یا آسمان اٹھا گیا یا سمندر میں اتر گئیں

اس سے کچھ دن پہلے ایک افتاد یہ پڑی کہ سرتی کا ناچنے میں پاؤں پھسل گیا۔ گٹا کھٹ سے ہاتھ سے جاتا رہا۔ اوسی حالت میں تماشہ گاہ سے لوگ گھر اوٹھا لائے اب مدت تک کام کے لائق نہ رہی۔ روپیہ آئے تو کہاں سے عادت یہ تھی کہ ہفتہ بھر کی جو کچھ تنخواہ ہو اوسی سے خرچ چلے۔ سب حاجتیں رفع ہوں۔ آمدنی کا دروازہ بند ہو گیا۔ نہ جمع میں نا جتی ہے نہ دنیا کا کام چلتا ہے۔ آخر کار کوڑی کوڑی کو محتاج ہوئی۔ کھانے کا ٹھکانا نہ دوا علاج کا سہارا۔ ایک ٹوٹے کھنڈر میں پڑی ایڑیاں رگڑتی تھی۔

بیٹی کو خبر ہوئی دل بھر آیا۔ ماں کی محبت نے جوش کھایا۔ اور اوس ماں کی جان بچانے کو دوڑی جسکے مظالم نے ایک زمانے میں اوسے گھر سے بے گھر کیا تھا۔

سراڈمنڈ۔ شاباش۔ مرحبا۔ جزاک اللہ۔

"اور صرف یہی نہیں بلکہ جسدن سے یہ لڑکی بیچاری ماں کا گھر چھوڑ کر نکل گئی تھی اوسدن سے سلائی پہ لیسا اوتات کرتی۔ جو کچھ محنت مشقت سے دو چار پیسے بچتے اوسوقت بھی ماں کو بھیج دیا کرتی۔ اور جب ماں بیمار پڑی ہے اور اسنے دیکھا کہ اس قلیل آمدنی میں دوا علاج کے مصارف نہیں نکل سکتے تو جبراً قہراً مرتا کیا نہ کرتا اس قہوہ خانہ میں نوکری کر لی"

سراڈمنڈ۔ کیا اب بھی دنیا میں ایسی ایسی نیکبختیں پڑی ہیں جنمیں باوجود تعلیم نہ ہونے کے اتنی خوبیاں موجود ہیں۔ خیال آنے کی بات ہے کہ ایک رقاصہ کی لڑکی آوارگی جسکی گھٹی میں پڑی۔ شہد پن کی گود میں پلی اور پھر بھی اوسمیں اسقدر سعادتمندی اور نیکبختی باقی رہی۔

بزرگوار۔ ہاں کیوں نہیں۔ کیا ولی کے گھر شیطان اور شیطان کے گھر ولی پیدا نہیں ہوتا

اصل بات یہ ہی کہ اس لڑکی نے آنکھ کھولکر سیاہ کاریان اور بدکاریان ایسی دیکھین کہ انکی طرف سے طبیعت ہٹی رہی - اندھیرے ہی مین تو ہیرا چمکتا ہی رات ہی کو تارے روشنی دیتے ہین - لقمان سے پوچھا "ادب از کہ آموختی" گفت "از بے ادبان" اگر بدی کی برائیان نہ معلوم ہون تو نیکی کی خوبیان کہان سے نظر آئین یہ تقابل ہی ہے جو ہمکو خیر اور شر کی تمیز بتا سکتا ہی اور یقین جانو کہ جو راہی کی نگاہیون کے دل مین تارک الذات خانقاہون کی چار دیواری مین گہری رہنے والیون سے زیادہ عصمت اور عفت کا خیال جاگزین ہے مارمنٹر - سچ ہے عورت کی ذات کو خدا نے ایک عجیب مجموعہ خیر و شر بنایا ہی - ایسی ایسی متضاد صفتین بخشی ہین کہ عقل انسانی حیران ہے -

بزرگوار - مگر عجب اتفاق ہی کہ ان لوگون کی نسبت ہر ایک کی الگ الگ رائے ہی جس کسی کو جیسا سابقہ پڑا ویسا ہی وہ سب عورتون کو سمجھنے لگا ؎

نہ ہر زن زنست و نہ ہر مرد مرد

یہ بھی ایک وقت کی بات ہی کہ آجکل شوہرونکو ایسی ایسی نیکبختون سے بالا پڑا ہی کہ آئی دن ذلت اور بے حرمتی کا سامنا رہتا ہے اور اسیوجہ سے وہ سب عورتون کو ایک ہی لاٹھی ہانکتے ہین حالانکہ یہ بات نہایت بیجا ہے اگر آج چند بری ہین تو بہت سی اچھی بھی دنیا مین پڑی ہین اور سچ پوچھو تو عورت کی ذات ہی خدا نے ایسی بنائی ہے کہ جسکو آنکھون پر بٹھائے کلیجے سے لگائے - اوسکو خدا ہی نے پارسا اور پاک باطن بنایا ہے - ہان یہ دوسری بات ہی کہ بری صحبت مین پڑکر خراب ہو جائے - یا کوئی شریر بدکار راہ راست سے گمراہ کردے - مرد کی شان شجاعت ہے کہ اوسکی نگہداشت اور حفاظت حرمت کے ساتھ کرے اور قولاً اور فعلاً اسکی عزت اور ناموس کو شان رہے - عورتون کی نسبت اوباشانہ صحبت دیکھکر رائے قائم کرنا نہ چاہیے بلکہ ایسی عورتون کو مستثنیات مین داخل سمجھنا چاہیے -

الغرض اس گفتگو کے بعد سب لوگ اپنی اپنی طرف چلے آئے -

چند روز کے بعد سر اڈمنڈ کو اوس نیکبخت کا خیال آیا جسکو اپنے شوہر کی نعش پر روتے دیکھا تھا - دل مین پشیمان ہوئے کہ باوجودیکہ اس اہتمام کے ساتھ اوسکا پتہ اوسیوقت پوچھ کر یاد کر لیا تھا پھر بھی آج تک اوسکی خبر نہ لی - اور آخر کو قصد کیا کہ جسطرح ہو اوس سے

ضرور ملنا چاہیئے۔ سیدھے چل کھڑی ہوئے اور اوسکے جائے قیام پر پہونچی۔ ایک نہایت کثیف۔ تنگ و تاریک زینہ کمرے تک پہنچا جسطرح بنا گرتے پڑتے ٹکریں کھاتے وہان تک پہونچے۔ دستک دی اندر سے نہایت غمگین حزین آواز مین آنے کی اجازت ملی۔ دروازہ کھولا۔ داخل ہوئے۔ ایک عجیب دردانگیز اور رقت خیز سمان نظر آیا۔ جاڑے کا موسم۔ بلا کی سردی اور جو لھے مین چنگاری تک نہین۔ کونے مین ایک پھٹی پٹائی اپنی کھڑی اور ٹوٹی سی تپائی پر وہ نیکبخت ایک بچہ کو چھاتی سے لگائے بیٹھی ہے۔ سردی کے ماری ہاتھ پانون نیلے پڑے جاتے ہین۔ تھر تھر کانپتی۔ گریہ وزاری کرتی ہے۔ کوئی میز نہ کرسی۔ نہ دیگر سامان۔ ہان کمرہ صاف ستھرا سلیقے سے جھاڑا بہارا ضرور تھا۔ اسنے آنکھ اوٹھاکر نہایت بیچارگی اور حسرت کی نظر سے دیکھا۔ اور قریب تھا کہ وہی تپائی جسپر بیٹھی تھی انکے واسطے خالی کرے۔ مگر انہون نے اشارے سے بیٹھے رہنے کو کہا اور یون بولے "نیکبخت اوس روز مین نے دریا کے کنارے لاوارثون کے مردہ خانے مین تمکو شوہر کی لاش پر گریہ وزاری کرتے دیکھا تھا اور ایک شخص سے کچھ تمہارے حالات مصائب بھی دریافت کیئے اوسنہین سے تمہارے مکان کا پتہ بھی معلوم ہوا۔ اسوقت اِس غرض سے آیا ہون کہ جو کچھ میرے لائق کام ہو بلا تکلف کہدو۔ جس مدد اور اعانت کی ضرورت ہو مین بسر و چشم حاضر ہون"۔

عورت نے رو کر جواب دیا "خدا آپ کو زندہ و سلامت رکھے جو اِس آفت زدی کی خبر لینے آئے۔ بھلا مجھ دکھیا پر اتنی مہربانی کرنے والا کون تھا۔ یہ بھی آپکے دلمین خدا نے نیکی ڈالدی۔ مجھ بیچاری کا آپ کو اتنا خیال آیا۔ نہین یہ دُنیا میرے لیئے جہنم ہے۔ کوئی خبر لینے والا باقی نہ رہا۔ بیکس اور لاچار۔ حامی نہ مددگار۔ قسمت مین یہی بدا ہی کہ فقر و فاقہ مین ایڑیان رگڑ رگڑ کر میری اور اِس بچے کی جان نکلے۔ جو کچھ اس غریبی کی حالت مین لیا پیا بچا تھا وہ اُنکے گور کفن مین پک کر صرف ہو گئی اب"۔

اتنا کہہ کر اسقدر جوش گریہ ہوا کہ زبان سے بات نہ نکل سکی۔

مارٹمر صاحب کے دلپر اِس دکھیہ درد کی کہانی سے سخت چوٹ لگی۔ آنسو نکل آئے کہنے لگے۔ "تو کیا اب کوئی ہمارا اتنا مہربان نہین کہ اِس اُڑے وقت پر کام آئے۔ کوئی عزیز رشتہ دار ایسا نہین جو دستگیری کرے۔ اور تمہاری جان اِس مصیبت سے تھوڑی بہت بھی بچائے"۔

اتھالی نے نہایت حسرت اور مایوسی سے سر ہلایا۔

سراڈمنڈ۔ این۔ ابھی تمہاری عمر ہی کیا ہے۔ کیا ماں باپ بھی زندہ نہین کہ بلا سے وہی تمہاری خبر لین۔

انتالی۔ اونہون نے مجھے گھر سے نکالدیا اور ہمیشہ کے لیے چھوڑ دیا مین نے بہت منت سماجت کی دن دن بھر اور رات رات بھر اونکے دروازے پر پڑی رہی۔ للہ مجھپر رحم کرو ترس کھاؤ مگر اون لوگون نے میری ایک بھی نہ سنی۔

اڈمنڈ۔ ایسے ہی سنگدل ماں باپ ہوتے ہین اپنی اولاد اور لخت جگر کیطرف سے ایسا دل پتھر کا کر لین۔

یہ کہکر سراڈمنڈ نے کیسہ زر نکالا اور پیش کیا کہ "خدا کے واسطے اسکو قبول کیجئے اس مصیبت سے بچانے کے لیے اسکے سوا اور کوئی تدبیر میرے اختیار مین نہین۔ انسان انسان کے کام ہی آتا ہے۔ آپ کی کیفیت دیکھ سنکر محض حسبتہً للہ یہ خدمت کیجاتی ہے" اور یہ کہکر فوراً باہر نکل آئے اور چل کھڑے ہوئے۔ عورت ہکا بکا رہ گئی کہ یا اللہ یہ کیا معاملہ ہے یہ فرشتہ رحمت کہان سے نازل ہوا جسنے اس مصیبت مین میری مدد کی۔

سراڈمنڈ نے باہر نکل کر ادہر ادہر دیکھا مالک مکانات کا سپاہی نظر آیا اوس سے اُسکے چچیا سسر کا پتا لگا۔ اونکے در دولت پر پہونچے۔ دیکھا عالیشان مکان۔ نوکر چاکر بیش قیمت وردیان پہنے آتے جاتے ہین ایک کو بلاکر پوچھا کہ تمہارے مالک اسوقت مکان مین موجود ہین اوسنے فوراً خبر کی اور اندر بلائے گیا یہ جاکر جو دیکھتے ہین واہ واہ یہ تو وہی بزرگوار ہین جن سے چند روز قبل قہوہ خانے مین ملاقات ہوئی تھی اور جنہون نے بھائی بیگم کا حال بیان کیا تھا۔ اونہون نے دیکھتے ہی بڑی آؤ بھگت کی اخلاق پیش آئے اور ادہر اُدہر کی باتون کے بعد سراڈمنڈ نے اس تکلیف دہی کی غرض اسطرح بیان کی۔

یہ بھی ایک حسن اتفاق ہے کہ آپ کی خدمت مین اوس روز نیاز حاصل ہوچکا تھا ورنہ آج جو کچھ مجھے عرض کرنا ہے شاید اوسکے کہنے مین فی الجملہ تکلف ہوتا اوس روز عورات کے بارے مین جو کچھ آپ نے رائے ظاہر فرمائی ہے اور جن الفاظ مین اونکی حمایت کی ہے اوس سے مجھے یقین ہوتا ہے کہ ایک مصیبت زدہ منکیحت کے حق مین میری سفارش اور سعی آپ کی خدمت مین رائیگان نہ جائے گی۔

امیر بزرگوار نے بظاہر بڑی توجہ سے سُنا اور فرانس والون کا عموماً یہی اخلاق ہے مگر کچھ جواب نہ دیا

تھوڑی دیر تامل کرکے سراڈمنڈ نے سلسلہ تقریر پھر اسطرح شروع کیا۔

"مین سمجھتا ہون کہ آپ کو اپنے بھتیجے الفرڈ کی موت کا حال تو معلوم ہی ہوگا" اتنا سُنتے ہی نواب ڈلاروس چونک پڑے "کون! میرے بھتیجے کی موت!"

سراڈمنڈ - جی ہان -

نواب کا چہرہ سرخ ہوگیا اور معلوم ہوتا تھا کہ گویا کوئی مژدہ سُنا اس رنگ کو دیکھکر انکو بڑا تعجب ہوا اور کہنے لگے "جی ہان واقعی آپ کے بھتیجے نے انتقال کیا اور بڑی مصیبت سے"

نواب - ہان تو یہہ کہیے

سراڈمنڈ - جی اور کیا - ایسی مصیبت تھی کہ سوا جان دیدینے کے چارہ نہ تھا -

نواب کے چہرے پر اور بھی بشاشت آگئی کمرے مین ٹہلنے لگے اور بے اختیار ایسے کلمات زبان پر جاری ہوئے کہ جن سے معلوم ہوتا تھا کوئی بڑی خوشخبری سُنی

سراڈمنڈ سر سے پانون تک انکو اور انکی ادا و نکو دیکھکر نہایت درجہ منغض اور ناخوش ہوئے ایکدفعہ نواب صاحب پھر متوجہ ہوئے اور پوچھنے لگے "کیون صاحب اس واقعہ کو کتنے دن ہوئے ہین؟"

سراڈمنڈ - جی اوسی شب کو جب آپسے قہوہ خانہ مین ملاقات ہوئی تھی

یہ جواب سراڈمنڈ نے ایسے لب و لہجہ مین ادا کیا کہ نواب کو بخوبی ظاہر ہوگیا میری اس سنگدلی اور بے مہری پر انکو نہایت درجہ حیرت ہوئی اور پوچھنے لگے "اسکی عورت پر کیا گزری"

سراڈمنڈ - جی اوسکے واسطے تو مین آپکے پاس آیا ہون - اور جب مین آپکے اون خیالات اور اقوال کو یاد کرتا ہون جو آپنے نیک اور پاک عورتون کی نسبت اوس روز ظاہر کیئے تھے تو مجھے اُمید ہوتی ہے کہ اس موقع پر آپکے وہ اقوال افعال سے مطابق ہونگے اور صرف زبانی جمعخرچ نہ نکلینگے -

نواب - مگر یہہ تو فرمائے آپ ایسے سرگرم وکیل اوسکو کیونکر ملے

سراڈمنڈ نے ایک تحقیر کے ساتھہ جواب دیا "حضرت اصل یہہ ہے مین محض ترس خدا -

ترحم ہمدردی کے خیال سے اس وقت تکلیف دینے کو حاضر ہوا"
نواب:- ہاں تو اپنے حسن سلوک کو صرف کیجئے مجھسے کیا واسطہ رہنے تو اس طرح اس عورت کے ساتھ شادی کرنے کی اجازت ہی نہیں دی تھی یہ حرکت میری مرضی کے بالکل خلاف سرزد ہوئی تھی پھر کسی کا کیا دعویٰ۔
سراڈمنڈ:- یہ صحیح ہے آپ کو اپنے سگے بھتیجے کی یکبیکی موت پر یوں سرسے پاؤں تک کانپ اٹھا ہے۔ کہ اوسکی بدنصیب مصیبت زدہ بیوہ اور بچوں کو مرتے ہوئے معصوم پر کچھ بھی ترس نہیں آتا۔ کیا کہوں کیسا ہی سنگدل القلب آدمی ہو ممکن نہیں اوسکی حالت دیکھے اور دل بھر نہ آئے۔ وہ سرد مکان جہاں انسان کے ہاتھ پاؤں ٹھٹھر جاتے ہیں۔ وہ میلی کچیلی لونا لگی دیواریں۔ وہ ٹوٹا چھپر۔ وہ فاقوں کی ماری ماں وہ بچوں کا بیا سا بچہ بس ایک مصیبت اور افلاس کا سمان پیش نظر ہو جاتا ہے
نواب صاحب نے ان باتوں کو سنکر ایک قہقہہ لگایا۔
ایک ساٹھ برس کا آدمی اور اپنے بھتیجے کی موت پر اس طرح محظوظ ہو کر خنداں ہو رہا ہے! سرمارٹمر کے بدن میں آگ ہی تو لگ گئی۔ جامے سے باہر ہو گئے۔ بہت ہی جھلائے نواب کمرے میں ٹہل رہے تھے اوسکے برابر پہونچے اور ڈپٹ کر کہنے لگے" فرمائیے آپ کیا کہتے ہیں"
نواب:- یہ پوچھنے کا آپکو حق ہی کیا ہے آپ ہوتے کون ہیں۔
سراڈمنڈ:- محض حیثیۃ للہ۔
نواب:- یہ تو کوئی حق نہیں ہے۔
سراڈمنڈ:- تو یہ کوئی بات ہی نہیں ہے؟
نواب:- بس زبان روکئے
سراڈمنڈ:- تو کیا تم اپنی رانڈ بیوہ بھتیجے بہو کی کچھ بھی مدد نہ کروگے۔
نواب:- بہو کس کی!
سراڈمنڈ:- اچھا۔ تمہارے بھتیجے کی جورو سہی
نواب:- بس۔ ایسی باتیں مجھ سے نہ کیجئے
یہ کہکر نواب پھر جلدی جلدی ٹہلنے لگے۔

سراڈمنڈ کسی قدر تامل کر کے کہنے لگے "نہین معلوم آخر آپ کی ان باتون کی بنا کیا ہی - یہ تو عجیب بات ہی کہ عموماً عورت ذات کی نسبت آپکے ایسے اعلے خیالات نہین اور ایک اپنی واسطہ دار کے ساتھ یہہ بیرحمانہ برتاؤ ہو"

نواب آگے بڑھکر غصے کی آواز مین جواب دیا "حضرت سنئے اصل بات یہ ہی کہ وہ عورت الفرڈ کی جورو ہے - بس یہی ایک وجہ میری بیروتی کے واسطے کافی ہی" اور اتنا کہکر فوراً ارادہ کیا کہ رخصت ہون مگر سراڈمنڈ نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہنے لگے "جناب کچھ ہی ہو مگر یہ کوئی وجہ معقول نہین - مین نے عہد کر لیا ہے جہان تک میرے امکان مین ہی اسکے ساتھ سلوک ضرور کرنا چاہیے - اوس بدبخت کے شوہر سے آپ کیسے ہی ناخوش ہون مگر یہہ یاد رکھیئے کہ انصافاً اوسکا حق آپ پر ضرور ہے"

نواب - آپ جانتے ہی نہین کہ کس شخص سے آپ اوسکی سفارش کرتے ہین -

سراڈمنڈ - اوس سے جسپر حق ہے -

نواب - لیکن آپ کو کیا معلوم اوسکے ساتھ اس بیروتی کے کیا اسباب ہین

سراڈمنڈ (غصے مین) کچھ بھی نہین - صرف آپ کی ضد ہے -

نواب نے یہ سنتے ہی زور سے ہاتھ جھٹک دیا اور یہہ کہتے ہوئے چلے گئے کہ "رائیگان کیا بے مغز باتین کرتے ہو"

سراڈمنڈ ہکا بکا رہ گئے - اور دل مین یہ سوچکر کہ نواب نے جب اسقدر بداخلاقی صرف کی ہی تو اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین مکان سے باہر نکل آئے سیدھے ہوٹل کیطرف رخ کیا - اور آتے ہی کمرے کے دروازے بند کر کے کتاب القاب سے حالات دریافت کرنے لگے -

تین گبھرو

۱۷۸۵ء کے مہینے مین فوجی مدرسے کے تین طالب علم پیرس کے ایک ہوٹل مین بیٹھے طرح طرح کے کھانون کی تعریف اور توصیف پر بڑے جوش اور انہماک کے ساتھ رطب اللسان زبانی معرکہ گفتگو مین سرگرم تھے - ایک کی عمر قریب سولہ کے ہوگی چہرے سے فی الجملہ عظمت مترشح - آنکھون سے بلا کی چمک دمک ظاہر - اور وہ اوس سے کسی قدر کم سن مگر صرف چند ہی مہینون کا عمر مین فرق - کشیدہ قامت صورت دار چہرے سے جرات اور اُمنگ

ٹیکی پڑتی تھی۔
(فیشن سے ایک بندہ مختار کو حکم دیا" اور لاؤ" اور ہنری کی طرف اشارہ کرکے کہا
"ہمارے مہمان کو اور دو۔ اخیر صحبت تو ہی ہے ؎

ساقیا یاں لگ رہا ہے چل چلاؤ
جب تلک بس چل سکے ساغر چلے

دیکھیں جامع المتفرقین اب کب ملاتا ہے ؎

غنیمت جان نے یہ صحبتیں آپس کی اے نادان
دگرگون حال ہو جاتا ہے اک دم مین زمانے کا"

دوسرے نے جواب دیا" ہان یار الفرڈ سچ تو ہے ؎

اب لیے جاتے ہین میکدے سے میر
پھر ملین گے اگر خدا لایا

اپنی تو خدا سے یہی دعا ہے کہ پھر جلد ملین اور اسی طرح صحبت عیش و طرب آراستہ ہو"
ہنری نے جواب دیا" ہان بھئی کل صبح تو اپنی اپنی رجمنٹ کو روانہ ہی ہو جائینگے۔ پانچ
برس کامل یکجائی رہی"
الفرڈ۔ ارمان اب اسکا مذکور ہی کیا ؎

بخوش باده که ایام غم نه خواهد ماند
چنان نه ماند چنین نیز هم نخواهد ماند

میزبان نے جاتہا شراب ارغوانی لبریز کئے اور دوستون کی طرف بڑھا کر کہا۔ واجب وطن
اور شجاعت کے نام پر جام نوش کرد
الفرڈ۔ تم تو بھئی شروع ہی سے ہونہار ہو۔ گیارہ برس کی عمر مین جب پہلے پہل آئے ہو
میزبان۔ گیارہ کہان دس
الفرڈ۔ ہان دس برس کے سن مین بھی تم گولی بندوق جدال قتال کا ذکر اسطرح
کرتے تھے جیسے کوئی اچھا خاصا جوان سپاہی۔ آج سے بیس برس کے اندر تو خدا جانے
تم کیا سے کیا ہو جاؤ گے۔
ہنری نے ہنس کے کہا" سب کرنیل ہون گے"

میزبان۔ خیر جو کچھ ہو ن۔ بیس برس کے بعد پھر اس شہر پیرس مین ملاقات کی ٹھہرے۔ بشرطیکہ جی بچے اور دیکھین اس معرکہ ترقی مین کون کس سے بڑھ جاتا ہے۔

الفرڈ۔ ہان بہئی۔ بس اب ٹھہرگی۔ شرط ہوگئی۔

ہنری۔ اچھا۔ اس وقت کی یہ شرط جو عالم خوشی مین بدی ہے ہم تو ہمیشہ یاد رکھینگے۔ اور یہ کہکر اوسنے یادداشت نکال آج کی تاریخ لکھا نام لی۔ الفرڈ نے بھی کہا اگر یہ تو ہم بھی گرہ مین باندھتے ہین۔ میزبان نے اشارے سے بیشالی کو بتایا کہ "بہئی ہم تو یہان پر تماشے لیتے ہین"۔

الفرڈ۔ اجی یہ دلگی تو ہو چکی ؎

ساقیا برخیز و در دہ جام را
خاک بر سر کن غم ایام را

آؤ رنگ رلیان مناؤ۔ کہان کا جھگڑا نکالا ہے ؎

غنیمت جان تو مل بیٹھنے کو
جدائی کی گھڑی سر پہ کھڑی ہے

ہنری ؎

دور چلے دور چلے ساقیا
اور چلے اور چلے ساقیا

یہان سے پھر شہر میں چل کے کہین گانا سنین

الفرڈ۔ چلو کہین محو اد یکھین۔

الحاصل اسیطرح کی گفتگو ہوتی رہی اور ان لوگون نے اوتنی رات سیلاد تفریح مین بسر کی۔ صبح ہوتے ہی مدرسہ کی پوشاک اوتار سادے کپڑے پہنے اور ایک ایک سے رخصت ہوکر اپنی اپنی طرف ڈاک گاڑی پر روانہ ہوگئے۔ چلتے وقت ہمزبان ہوکر بولے "یارو بیس برس والی شرط یاد رہے"۔

الفرڈ اور ہنری تو دوسری ہی لمحہ مین بھول بھال گئے مگر وہ تیسرے دوست جنکی آنکھین چمکیلی تھین اس عہد پر قائم رہے۔ خیر انکا اور ہنری کا ذکر تو سردست چھوڑئے۔ الفرڈ کا حال سنئے۔

ان کی گاڑی اس مدرسہ سے چل کر ورسیلز کی جانب روانہ ہوئی اور وہان پہونچکر الفرڈ

ایک ہوٹل مین مقیم ہوئے - جاتے ہی حکم دیا دو گھنٹے مین کھانا تیار ہو اور آپ ہوٹل کے باغیچہ مین جو بیس بیشت ٹہلنے چلے گئے منہدی کی ٹٹیون کی بھول بھولیان ایک جانب بنی ہوئی تھین وہین ایک گوشے مین جا ہو پہنچے - یہان ایک نوعمر دوشیزہ خادمہ کو ہمراہ لیئے ہوئے ایک سیڑھی پر محو انتظار بیٹھی تھی - انکے پہونچتے ہی اوٹھ کھڑی ہوئی اور لپک کر آغوش یار مین جا پہونچی - موقع شناس خادمہ وہان سے دبے پاؤن کھسکی دونون سیڑھی پر بیٹھ گئے -

دوشیزہ - الفرڈ - اب تو تم امید ہوئے خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے -

حضرات ناظرین - یہ دوشیزہ حسینہ جمال - پری تمثال ایک سولہ ستر سال کی مہ جبین مجنون یادہ شباب تھی - اپنا ساتھ گلعذار - نرگسین چشم - سنبلین گیسو - اور اس نوباوہ گلستان خوبی - گل نورس گلزار خوبی پر مثل بلبل خوش نوا شیفتہ اور اس سرو خرامستان جوانی کے عشق مین ثمری کی طرح طوق در گلو ہے -

الفرڈ - ہان سادن ثمری کی پلٹن مین ہم لفٹنٹ مقرر ہوئے ہین - مگر واللہ تمنے اسوقت بڑا ہی احسان کیا جو عین وقت پر پہونچ گئین - اوسوقت جلدی مین صرف مختصر سے رقعے مین تمکو خبر دی تھی کیا کہین فرصت ہی نہ تھی -

ایملی - تو اب گھنٹہ بھر کی صرف بات ہے -

الفرڈ - ہان اور کیا - حد درجہ دو گھنٹہ - پھر اوسکے بعد پلٹن مین حاضری ہے -

لیکن افسوس بیچ بیچ مین تمہارے دل مین زرا بھی ہماری یاد نہ رہیگی اور تم یہ ساری باتین بھول بھال کسی اپنے ہم مرتبہ امیرزادے سے شادی کر لوگی -

لیڈی - الفرڈ یہ تم کیا کہتے ہو - میرے دل پر خنجر مارتے ہو - ایسا ستم تو نکر دہان یہ تو بیچ ہے آپ جان کے جہانتک اختیار مین ہوگا کوئی بات اوٹھا نہ رکھین گے اور تمہاری مخالفت ضرور کرینگے - لیکن میرا بھائی ہنری تو تمہارا طرفدار ہے -

الفرڈ - ہمارے پاس سوائے اس تلوار کے اور کچھ دہن دولت نہین - نام آوری اور شہرت کیواسطے تمہاری حاضر ہے جیحین دل - اور شجاعت اور یہ جان سب پیش صدقے ہیں -

ایملی - (خوش ہوکر) بس تم سچے اور وفادار اولاد فرانس ہے رہو پھر ابا جان کی ساری مخالفت دفع ہو جائیگی وہ بھی تو ایک زمانے مین سپاہی تھے اور اوسی سپہگری

من بدولت بادشاہ کے دربار سے آج اونکو یہ اعزاز خطاب اور معقول وظیفہ عنایت ہے۔ اتنے مین ایک آواز پس پشت سے آئی "سپہ گری پر اوسنے بھی کوئی داغ بدنامی نہین آنے دیا اور اعزاز سے اوسنے ہمیشہ لوگون کو بہت فائدہ پہونچایا" اتنے مین ایک مسن اور مشین آدمی دونون کے سامنے آکھڑا ہوا۔ الفرڈ صورت دیکھتے ہی اوس کے قدمون پر گر پڑا "حضور خطا معاف کیجئے"

ایملی بھی بول اوٹھی "ابا۔ تم ہو"۔

جنرل۔ اوہو الفرڈ۔ اوہو اومیٹی تم کیون بھیگتی ہو۔ اتفاقیہ مین نے تمہاری باتین سن لین یہی باتین تمکو شایان تھین۔ اگر تمہاری یہی خوشی ہے تو مین ہرگز مانع نہون گا۔ میری تمنا ہے تو صرف اتنی کہ جن ناز و نعم اور اعزاز سے تمکو پال کر اتنا بڑا کیا ہے ایسا ہو کہ ایسے کیساتھ شادی کرون جو اونکی مقدرت نر رکھتا ہو۔ اور سنو صاحبزادی یہ پُر آشوب زمانہ ہے۔ اور کچھ تعجب نہین افواج فرانس کو بہت کچھ خدمات انجام دینا پڑین۔ الفرڈ۔ خدا حافظ جب تم کوئی کارنمایان کر لینا تو آنا۔ ایملی سے تمہارا عقد کر دیا جائے گا۔

یہ کہکر جنرل نے لڑکی کا ہاتھ پکڑا الفرڈ کو رخصت کیا خادمہ کو اشارے سے بلایا اور چلا گیا۔ الفرڈ بہت سے ہوش و حواس دل کی دل ہی مین لئے تھوڑی دیر خاموش کھڑا رہا اور اپنے ہوٹل کو واپس آیا۔ کھانا تیار تھا ایک لقمہ بھی نہ کھایا گیا گاڑی منگوا کر روانہ ہو گیا۔ اور کوئی ساڑھے سترہ میل پر اوسکی پلٹن تھی اوسمین جا داخل ہو گیا۔

سات آٹھ برس کے عرصہ مین جسطرح الفرڈ کی فوج مین بسر ہوئی اوسکی تفصیل کی ضرورت نہین۔ صرف اسقدر کافی ہے کہ اسکا برتاؤ۔ طرز عمل۔ ایسا رہا کہ افسرون مین بہت کچھ عزت آبرو ہوئی۔ ماتحت مطیع اور منقاد رہے اور تیس برس کی عمر مین کپتانی کے عہدے پر پہونچ گیا۔ اب وہ زمانہ آیا کہ دریائے انقلاب موجزن ہوا۔ آتش فتنہ و فساد کے شعلے خوالہ نے عالمگیر آگ لگا دی جس پلٹن مین الفرڈ تھا وہ بادشاہ سے باغی ہو گئی۔ رعایا کی طرفدار بنی۔ یہ کچھ تو اپنے رجحان طبیعت اور کچھ معشوقہ کے والد کی خاطر سے جس سے اکثر خط کتابت رہتی تھی جبراً قہراً ملوث کار ہا طرفدار بادشاہت ہوا۔ اور بڑی مشکل سے اونھین ماتحتون کے ہاتھون اپنی جان بچا سکا جنگ ایک زمانی مین وہ افسر رہا تھا غرضکہ اوس فوج سے قطع تعلق کر کے ورسیلز واپس آیا یہان پہونچتے ہی نواب جنرل کے گھر پر حاضر ہوا

دلمین ہزارون تمنائین - دیدار معشوقہ کی آرزوئین لیے ہوئے مگر وہان پہونچکر معلوم ہوا کہ تمام خاندان باستثنائے ہنری انگلابنڈ کو چلا گیا تاکہ فوج مخالف کے ہاتھون کوئی صدمہ نہ پہونچ سکے - ایک بڑھا دربان دروازہ پہ بیٹھا تھا - اوسنے یہ حال مجملاً کہہ سنایا - اور ایک چٹھی جو انکے نام تھی حوالہ کی - لفافہ دیکھا ایملی کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا خط کا مضمون یہ تھا :

"ابا جان کی تحریک سے مین یہ رقعہ تمکو لکھتی ہون - ہم لوگ اپنے وطن سے جدا ہوتے اور گھر بار سب چھوڑتے ہین - لندن مین جان بچاکر کہین چھپ رہینگے تمکو اپنی جان کی قدر ہو یا نہو مگر میری خاطر سے خدا کیواسطے دیر نہ کرو بڑی مصیبت یہ ہے کہ بھائی ہنری جو تمہارے ہم مکتب اور گہرے دوست ہین باغیون کی فوج مین شامل ہوگئے ابا جان کو اسکا بہت بڑا رنج ہے مگر تمہاری طرف سے اونکو سب طرح کی امید ہین - تم اپنے بادشاہ کے سچے خیرخواہ بنے رہنا لو خدا حافظ - جلدی ملو" راقمہ

ایملی

خط پڑھتے ہی الفرڈ کو یقین ہوگیا کہ اب فرانس مین ایک لمحہ بھی ٹھہرنا سراسر خطا ہے - ہم ایسے لوگون کا اس ملک مین اب گزارا ناممکن ہے - سیدھا چلا گیا کیلے کی بندرگاہ پر - وہان سے فوراً روانہ ہوکر بخیر و عافیت انگلستان ہی مین دم لیا - اور [illegible] سے آملا -

چند روز تو کسیقدر ضعیف سی امید رہی کہ شاید زمانہ پلٹا کھائے [illegible] خاندان دن پھرین اور ان لوگون کی قسمت کا ستارا پھر چمکے - مگر روز بروز معاملہ ہوتے گئے - انقلاب نے خاندان شاہی کو ایسا تہ و بالا کر دیا کہ اوسکے تمام طرفدار سخت مایوسی ہوگئی -

یعنی مقام ٹولون جسکو انگریز بڑی بہادری سے بچائے ہوئے تھے اوس بہادر بہادران شجیع شجاعان کے قبضے مین آگیا جسکی صولت کے آگے قیصر - دفغفور کی شہرت ہیچ - سکندر و دارا کی عظمت ہوچ تھی - ڈنکرک مین نواب یارک نے وہ شکست فاش کھائی کہ منھ دکھانے کے قابل نرہا - اور جو رڈین نے بالو کا محاصرہ چٹکی بجاتے یون اوٹھا دیا جیسے آتشبازی کے چھوٹے ہوئے قلعے کا کوڑا کرکٹ بہار کے پھینکدیا جاتا ہے - آخر آخر مین

بحواس محافظ رعایا کے حکم عام نافذ ہو گیا کہ اپنے وطن کی حفاظت مین جنس ذکور کا ہر متنفس بلا امتیاز مسلح ہو جائے اب تو نواب کو یقین کامل ہو گیا کہ معاملہ بالکل ہی بگڑ گیا شاہی خاندان دوائی طور سے تہ ہی مٹ گیا ایک مدت تک کیواسطے پسپا اور بالکل پسپا ہو گیا۔ ستارۂ اقبال ہیوط اور پار مین آیا۔ کوکب سلطنت کو اوج کی جگہ حضیض زوال نصیب ہوا۔ آیندہ خدا جانے زمانہ کیا رنگ بدلے بہتر ہے ایسطی کے فرض سے ادا ہو جاؤ چنانچہ اسطرح بنا دونون کے عقد سے فراغت حاصل کی

چھ مہینے عیش و عشرت سے کٹے۔ تمنا بے دلی بر آتی رہی ہان کبھی کبھی خیال آجاتا تو صرف اس بات کا کہ افسوس اپنے وطن مین عزت اور آبرو دکھانے کا موقع نہین رہا۔ ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ کپتان الفرڈ کو اطلاع ہوئی ایک صاحب آپکے ہوٹل مین ٹھہرے اور آپ سے ملاقات کے متمنی ہین چنانچہ یہ بلا تکلف وہان پہونچے دیکھا ایک شخص کالکین دونون طرف ٹکٹکین نرالی پوشاک پہنے کمرے مین ایک اضطرار مین ٹہل رہے ہین جسوقت یہ کمرے مین داخل ہوئے غور سے صورت دیکھی آنکھین چار ہوئین۔ پہچانا کہ ادنکے سالے ہنری ہین۔ انہون نے دیکھتے ہی کرسی کیطرف اشارہ کیا اور بولے "خدا کیواسطے میرا نام نہ لیجئے گا یہان مین جان پر کھیل کے آیا ہون کسی کو کانون کان خبر نہونے پائے ورنہ میری خیریت نہین اور صرف اس غرض سے مین نے اپنی جان جوکھم مین ڈالی ہے کہ ابا جان اور آپ جو رعایا و انس کے خلاف اور حقوق شاہی کے مؤید ہو کر غلط راستے پر جا رہے ہین اونکو فہمایش کرکے راہ راست پر لاؤن" یہ جملہ کچھ اس روکھے پن سے ادا کیا کہ الفرڈ کو بہت تعجب ہوا۔ اسنے جواب دیا "تمکو اس بات کی تو خبر ہی ہوگی کہ تمہاری بہشیرہ کے ساتھ میرا عقد ہو گیا ہے"

ہنری۔ ہان چند روز ہوئے ہمارے ایک مخبر نے جو لندن سے پیرس کو گیا تھا یہ اطلاع دی تھی اس قرابت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ آجکل جو زمانے کا رنگ ہے اوس سے جناب والد بزرگوار بی آگاہ ہین ورنہ خاندان امرا مین ایک اوسط درجہ کے شخص کی شادی کیون گوارا کرتے"

الفرڈ۔ ارے کچھ تو اپنے دولہے باپ کا ادب کرو۔ اس سے یہ نتیجہ نہ نکالنا چاہیے کہ اب وہ اپنے بادشاہ کی بھی نمک حرامی کرین گے۔

ہنری۔ جی ہان جنکو عقل سے کچھ بہرہ نہین ہے وہ ایسی ہی یاوہ گوئی کیا کرتے ہین۔

بھلا جب حاکم وقت حمایت نہ کرے تو وہ کیونکر رعایا کا گنہگار نہ ہو۔ بے ایمان عالم کو کیفر کردار تک پہونچانا کیونکر نمک حرامی ہو سکتا ہے۔

الفرڈ۔ خیر صاحب یہ تو اپنی اپنی رائے ہے مختصر یہ ہے کہ ان باتوں کا اثر نہ آپ کے والد پر ہوگا نہ مجھ پر۔ آپ کی سرگزشت بے سود ہے۔

ہنری یہ سنکر اٹھ کھڑا ہوا اور غصے سے کہنے لگا "اجی تو ہم خود بالمشافہ آپ سے کہیں سنیں گے۔ ہمکو تو امید تھی کہ تم ہمارے ہم مکتب ہو اور پھر یہ بعید قرابت بھی ہوئی ہے ہماری تائید کروگے مگر احول ولا خود غلط بود دیگرے را چو خود پنداشت۔ تم بجائے اسکے کہ مثل ایک شریف عالی حوصلہ اہل فرانس کے نعمت آزادی کی قدر کرو افسوس ہے نہایت ذلیل غلامی پر مصر ہو اور جس زنجیر سے ہمارے دست و پا جکڑے ہوئے ہیں اس کو چومتے چاہتے ہو۔

الفرڈ۔ ہنری افسوس یہ ہے کہ تم میری معشوقہ کے بھائی بند نہیں یہ کلمے اور نہیں سننا گوارا کرتا۔

ہنری۔ خیر اچھا اس بحث سے کیا واسطہ۔ میں آپ سے کچھ صحبت کرنے نہیں آیا۔ میری تو یہ خواہش تھی کہ ترقی اور بہبود کا دروازہ سامنے کھلا ہے تم لوگوں کو شہرت اور دولت تک پہونچا دوں۔

الفرڈ۔ ہنری خدا خدا کرو ؎

دگرگون بیشود احوال عالم
بیک ساعت بیک لحظہ بہ یکدم

کون کہہ سکتا ہے جو آج ہے وہی کل رہے گا۔

اتنا کہکر اوسکو پچھلے عہد کا خیال آیا اور اوس نے کہا "اور ابھی تو بیس برس کی مدت گزری ہے نہیں نہیں۔ کہو وہ وعدہ بھی تمکو یاد ہے؟"

ہنری۔ یہ طعن تشنیع کا وقت نہیں۔ فرصت کو غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ چلو ابا کے پاس چلیں

الفرڈ۔ چلنے کو چلے مگر آپ کی وہاں کچھ چلے گی نہیں وہ تو اتنی باتیں بھی سننا گوارا نہ کرینگے جتنی آپنے مجھسے کہیں۔

ہنری۔ تمکو کیا معلوم وہ سن رسیدہ سرد و گرم چشیدہ ہیں نرم گرم جی فرمودہ ہونگے۔ چلو چلو غرضکہ الفرڈ کو زبردستی ہی اوٹھا کھڑے ہوئے اور دل میں کہتے جاتے تھے "خدا کرے باپ کے

سمجھانے بجھانے سے ہنری خود راہ راست پر آجائے اگر ایسا ہوا اور خدا نے اسکے دلمین نیکی ڈالدی تو حقوق شاہی کا بہت بڑا نفع ہوگا۔ آج ہنری کر چل ہے اگر یہ اوہر ٹوٹ گیا تو پھر مخالفون کی کمر ٹوٹ جائے گی "

مگر افسوس! اسے اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔ وہان معاملہ دگرگون ہوگیا جسوقت یہ پہونچا اور باپ سے ملا تو یہ حالت تھی کہ دست بستہ سامنے کھڑا تھا اور سن جنرل غیظ و غضب مین بھرا غصے سے اوسکی طرف دیکھ رہا تھا۔ اور ضرور زبان سے لعنت ملامت کرتا۔ بددعا دیتا بلکہ عاق کر دیتا مگر اوسکی ماں بھی موجود تھی بہت کچھ مانع تھی اور ایک جانب ایملی بھی متاسف اور غم گھڑی تھی اللہ ری ہنری پر کچھ بھی اثر نہ تھا۔ اسکا پتھر دل اسوقت بھی نہ پسیجا تھا نہ پسیجا۔ نواب کو یارا نہ ضبط نہ رہا اور آخر کار یون گویا ہوا۔

"افسوس صد افسوس خدا نے مجھے اسمدن کو زندہ کو کہا کہ میرا قدیم خاندان میری ہی اولاد کے ہاتھون یون ذلیل و خوار ہوئیون کلنگ کا ٹیکا میری پیشانی پر لگے۔ صد حیف جو سرمایہ فخر و نازش خاندان ہوتا وہی آج تمام عزت و آبرو خاک مین ملانے سامنے آیا ہے خداوند تعالے یہ سزا میری سرکار سے مجھو کس گناہ پر عطا ہوئی!"

ایملی۔ (قدمون پر گر کر) "ابا۔ ابا۔ خدا کے لئے زیادہ رنج نہ کرو"

دوسری طرف سے ماں کی زار نالی کی آواز آئی "بیٹا۔ بیٹا خدا سے ڈرو اپنے باپ کا خون گردن پر لو۔ ہنری خیال تو کرو اوسنے تمکو پالا پوسا۔ وہ شفقت کی بو شاید ہی کسی اولاد کو اپنے باپ سے نصیب ہوئی ہوگی۔ دل و جان سے پیار کرتا ہر طرح کی آرام و راحت ہر لمحہ ملحوظ رکھتا تھا۔ کیا ان تمام باتون کا یہی عوض تھا!

باب دیدہ بر و رحم نہ نالے	بامید ے کہ بارے خواہد آورد
بوقت گل گل دیگر شگفتہ	بوقت بار بار خاطر آورد

کیا منسے ہم لوگون کو یہی امید تھی؟ کیا تمہارے بوڑھے باپ کو اس سن مین تمسے یہی آسرا تھا؟ افسوس! اتنے سب امید بن خاک مین ملامین۔ سب آرزون کا خون کیا۔ سوچو تو اسوقت اونکے دل پر کیا گزرتی ہوگی ؎

اسطرح سے جسکی ٹوٹی ہو امید
نا امیدی اوسکی دیکھا چاہیے

یہ کہکر مان زار قطار رونے لگی اور ہنری کی ماتھی پر ترس کھا کر مسکرایا۔
ایملی۔ لے اب ٹل جاؤ۔ اب وقت اگر بد دعا دو تو کی زبان سے نکل گئی تو سمجھ لو اچھا نہ ہوگا
مان باپ کے بد زبان کے نیچے جنت ہوتی ہے۔
بھائی یہ سنکر ہنسا۔ تیوروں پر بل بھی نہ آیا اور سکے نزدیک دنیا میں باپ کی شفقت نہ مان
کی مامتا نہ بہن کی محبت کوئی چیز ہے اور سکے واسطے وہ کچھ ہے وہ اپنے وطن کی محبت ہے
فرانسیسی کیا "بیشک وہ اسی کا سزاوار ہے مگر اوسکو اسکی خوشی نہیں کہ پیر و انہیں اور
میں ہرگز بد دعا نہ دوں گی۔ الگ کر سکتے ہے مگر میری ارادہ تو ہی کہ ذکر میرے دل سے بد دعا نکلے"
یہ کہکر لباب کر دش آگیں۔ ایملی نے نگاہیں لے لیا اوسکے منہ سے بھی چیخ نکل گئی۔ الفرڈ نے لپک کے
سنبھالنا چاہا لیکن اسی حالت میں فرانسیسی فوج کا غول سر پر آ کر گرا۔
الفرڈ نے ہنری سے مخاطب ہو کر کہا "بھائی نافرمانی! تو ہی اپنے باپ کا قاتل بنا۔"
پھر۔ ہائے کیا غضب ہوا۔
الفرڈ نے نہایت غیظ کی نظر سے ہنری کو دیکھا اور ہنری نے بھی غضب کی نگاہ ڈالی آنکھوں
ہی آنکھوں میں گویا ایک نے دوسرے سے کہا "کہ آج سے ہم تمہاری دشمن اور تم ہمارے"
ہنری نہایت خجل اور پشیمان نعش کے قریب گیا۔ خون کا جوش کم ہو جائے۔ دل گھبراتا
جاتا رہا۔ لپک کر اوسنے مردے کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ اور آہستہ آہستہ کمرے کے باہر نکل آیا۔
اس واقعے کو ایک زمانہ گزرا۔ دنیا میں جو انقلابات ہوتے ہوئے۔ ایملی کے ماں اور
باپ دونوں اس عالم پر آشوب سے اوٹھ گئے۔ ایملی کے ایک بچہ بھی پیدا ہوا۔ فرانس کی
حالت کو بھی سکون ہوا اور ۱۸۰۰ء میں شہنشاہ نپولین بونا پارٹ نے اشتہار عام دیا کہ
جسقدر اہل فرانس ادھر ادھر بھاگے ہوئے جا بجا پناہ گزین ہیں بلا خوف و خرخشہ اپنے
اپنے وطن کو واپس آئیں۔ اونکی تمام تقصیرات آپ سے آپ معاف کر دی جائینگی۔ کوئی بازپرس
کسی قسم کی کسی سے نہ کیجائیگی۔

بہتوں کے تن بیجان میں جان آئی۔ اب رفتہ باز آئے بارآمد۔
اوبڑ گیا بہمن و دے کا چمنستان سے عمل
تیغ اُردی نے کیا ملک خزاں مستاصل

سموم فتنہ و فساد کا چلنا موقوف ہوا۔ نسیم امن سے غنچہائے خواطر کھلکھلائے۔ خزاں رخصت

ہوئی - بہار کے دن آئے - فوج عناول نے گلستان کی سمت رُخ کیا اہل وطن جوق کے جوق اپنے اپنے گھروں کو آنے لگے - الفرڈ کو بھی حُبِ وطن نے گدگدایا - ہوائے شوق سمالی گھر کی یاد آئی -

باز ہوائے چمنم آرزو ست

کا ترانہ گاتا - فرانس کو واپس آیا - مگر دل میں خاندان شاہی کی محبت سو بدا کیطرح ساتھ لایا - اور سمجھا کہ وہاں رہکر بوربن کے خاندان میں اعادہ سلطنت کے مساعی کرنے کا بھی خوب موقع ملے گا - خدا کی عنایت سے کچھ بعید نہیں کہ یہ خاندان پھر برسر اوج ہو - ایملی نے بھی جب یہ مژدہ جانفزا سنا وہ بھی نہایت خوش ہوئی - اور اوس نے کچھ بھی خیال نہ کیا کہ اب نہ وہ دولت ہے نہ ثروت - نواب نے اتنا ترکہ نہیں چھوڑا کہ جن نازونعم میں پرورش پائی ہے وہ پھر میسر ہوں اور چار ہم وطنوں ہم پیشوں میں اوسی شان و شوکت سے بسر کر سکے جس سے پہلے کر چکی تھی - مگر اوسکے نزدیک یہ عیش و عشرت کیا کم تھا کہ الکو خاوند کفاف سے بسر اوقات ہوگی لیکن اپنا وطن اپنا دیس تو ہوگا -

القصہ ان دونوں نے عزم مراجعت کیا اور اصل خیر سے وطن میں داخل ہوئے - جو کچھ خدا نے ان حالوں پر دیا تھا اوسی پر قناعت کر کے راضی برضا بسر کرنے لگے اور اس حال میں دو سال گزر گئے -

اس عرصے میں زوہ ہر پیشہ شجاعت - مہر منیر فلک ابہت و سلطنت اور بھی ترقی کرتا - کانسل فرانس کے منصب سے مدارج شاہنشاہی طے فرماتا جاتا تھا اوسکے انوار فتح و نصرت سے بڑے بڑے گردن کشان عالم کو خفقانی نمط چکا چوندہ لگتی - گردن فرازان دنیا ہیبت زدہ اور متحیر ہو ہو کر سرنگون ہوتے جاتے فرمانروایان سر بلند گرد اسے حکمرانی اسکے پیرق فتح کے سائے میں آتے جاتے تھے - اور صرف فرانس ہی نہیں بلکہ تمام فرنگستان اوسکا مُرغ دست پرورد ہوتا جاتا تھا -

الفرڈ بھی اس آتش عالمگیر کی تیزی سے بے خبر نہ تھا - اور بخوبی جانتا تھا کہ اگر کچھ ہو سکتا ہے تو اس روادری میں - ورنہ بعد چندے اگر اسکے قدم جمے - تو پھر ادکھڑنا محال - اسکا بال تک بیکا کرنا خواب و خیال ہو جائے گا - بس اب ایک لمحہ کی دیر بھی نہایت مضر ہے - جو کرنا ہی کر لو ورنہ بعد کو بجز افسوس و حسرت کچھ ہاتھ نہ آئے گا -

غرضکہ اسی مصلحت سے اوس نے فوراً بوربن کے خاندان کے واسطے جان پر کھیل کر پھر ایک دفعہ کوشش کرنے کی تدبیر نکالی۔ اور فوراً اوس مین مشغول بھی ہو گیا۔

اب کچھ ایسے معاملات پیش آئے جنکی رازداری کی اشد ضرورت تھی اور شامت اعمال سے ایمیلی کو یہ شبہہ پیدا ہو گیا کہ مجھسے چند باتون مین پردہ کیا جاتا ہے۔ پھر آپ جانے میان بیوی کا رشتہ اور اوسمین یہ پردہ۔ اوسپر کوڑہ مین کہاج یہ کہ سلامتی سے ایمیلی کے مزاج مین رشک بھی خلقی تھا۔ ایک تو کڑوا کریلا دوسرے نیم چڑھا۔ دن پہ دن جی ہی مین کڑھنے لگین۔ کہ یہہ تو ہمسے محبت الفت۔ اللہ اب ہم ایسے ہو گئے کہ وہ ہمسے باتین چھپانے لگے۔ مین نہ مانون کوئی فی فرر رہے۔ اب اس سے بڑھکر کیا ظلم ہوگا کہ خط کہین سے آتے ہین اور ہمسے چھپائے جاتے۔ آن بیاہ کو بات برس دن ہوئے تک ایسی کوئی بات نہین ہوئی کہ ذرا سا بھی شبہہ پیدا ہوتا۔ اب کوئی تو بات ایسی ہے جسکی اتنی پردہ داری ہے۔ نہین تو میان بیوی کے رشتے مین کسی بات کا پردہ کیا معنی بہت خط کیا۔ مگر پیالہ بھرتے بھرتے آخر ایک دن چھلک ہی گیا۔ بات منہ پر آہی گئی۔ بی ایمیلی نے منہ در منہ کہہ دیا "لوگو یہ خط کہان سے آیا کرتے ہین جو یون چھپائے جاتے ہین" الفرڈ نے بات کو ہنسی مین اوڑا دیا۔ مگر کوئی بات اوسکی تشفی اور تسلی کی نہ بتائی۔

اتنے ایمیلی کا کوسا رشک جاتا رہا۔ اور یقین ہو گیا کہ کوئی معاملہ رشک کا ضرور ہے۔ جسطرح ہے اس بات کو دریافت کرنا اور پتہ لگانا چاہیئے کہ ان خطون کا مضمون کیا ہے خطون کا اوڑا لینا اور اصل مطلب پا جانا کچھ بڑی بات نہ تھی ایمیلی نے اوسی دن نوکر کو گانٹھ اور کچھ دے دلا کر اس بات پر راضی کیا کہ اب جو خط آئے وہ اوڑا کر اسکو دیجائے چنانچہ اسکا انتظام ہو گیا۔ ایمیلی کو رشک کی طرف سے اطمینان ہوا۔ مگر دلی کی شکایت ضرور باقی رہی۔ اوس سے بڑھکر اب اس بات پر خیال ہونے لگا کہ "لاحول ولا مجھسے کیا بیہودہ حرکت ہوئی۔ جو خطوط کو مین نے یون ہی سے حاصل کر لیا ہے اب یہ لاکھ تدبیر دن سے اس خیال کو دفع کرتی ہے مگر کمبخت خیال کسیکے قابو کا ہوا ہے جب دیکھو نام منفعل کئے ہوا ہے اور نڈھال اسی سوچ مین بیٹھی رہتی بات ایسی نازک۔ حرکت ایسی بیہودہ کہ شوہر سے کہی نہین کہتی جی ہی جی مین سلگتی ہے اور آتش بے دود کیطرح خاموش رہتی۔

الفرڈ مردوں کا اور پھر ایسا گاؤدی بھی نہیں کہ ایملی میں اسقدر تغیر راہ پائے اور اسکو خبر نہو۔ مگر بیچارہ آتنا ہی سمجھ سکا کہ انکو کسی بات کا رنج رہتا ہے۔ اور اس سے اُداس رہتی ہیں دل ہلکا کرنے رنج و فکر مٹانے کی تدبیریں کیں۔ گاہے گاہے طبیعت تھوڑی دیر کو شگفتہ ہوگئی۔ اور پھر وہی غم کا پہاڑ ٹینی کی سل بن گیا۔ ہاں اگر کچھ اثر باقی رہا تو اتنا کہ ایملی سمجھتی رہیں ع ابھی تلک ہے محبت کی کچھ بو باقی۔

الفرڈ دن دن بھر بلکہ کچھ رات گئے تک گھر سے غائب رہنے لگا۔ غیبت میں جب کبھی خط آتا دربان خبر کرتا۔ اور پھر ایک طرحی شکایت کا نشتر ایملی کے دل میں چبھ جاتا۔ ایملی کو اپنے شوہر سے محبت تو تھی ہی۔ پھر وہ سیدھی بھولی بھالی بھی ہوا پڑی ہے

غرضکہ اسی حال میں تین سال کٹ گئے۔ ایک دن ایسا آفت کا ہوا کہ رات گئے تک ایملی اپنے بچے کو لئے انتظار میں بیٹھی تھی۔ دسترخوان پر کھانا بنا ہوا الفرڈ کی آمد میں پیچ و تاب کھا رہا تھا۔ گیارہ بج گئے بین۔ چار دن طرف سناٹا چھا رہا ہے۔ کاروباری اپنی اپنی طرف کام پر لگ گئے۔ ایملی نیند میں خراٹے لے رہی ہیں۔ گر ایملی ہے کہ حسب عادت اپنے الفرڈ کی آس لگائے بیٹھی ہے۔ اور اسکو کہیں پتا ٹھکانا نہیں۔ اتنے میں کسیکی آہٹ معلوم ہوئی۔ اٹھنے کو اٹھ رہا گیا۔ ایک شخص بڑا سا بادہ سرخ پاؤں تک اوڑھے کمرے میں آیا۔ آنکھ اوٹھا کر جو دیکھتی ہے وہی اسکا بھائی ہنری متعجب اور متحیر ہو کر ہکا بکا رہ گئی۔

ہنری۔ فرانس سے نکلے ہوئے مجھے زمانہ ہوا۔ شاہنشاہ نے ایک ذاتی خدمت سپرد فرمائی تھی امریکہ جانا پڑا۔ وہیں کئی برس گزرے چند روز ہوئے واپس آیا ہوں۔ یہاں آکر معلوم ہوا کہ تم لوگ پھر یہاں آگئے ہو۔ اللہ اللہ کوئی تین ساڑھے تین برس تو امریکہ ہی میں رہا اور کوئی آٹھ برس پہلے سے تمکو نہ دیکھا تھا آج اڑھائی برس کے بعد تمہاری صورت دیکھی۔ کہو کس حال میں ہو۔

ایملی۔ بھائی صاحب میں اسکا مطلب نہیں سمجھی۔ بھائی بہنوں میں اسکا کیا پوچھنا۔ کیا دیکھا ہو بالکل سفید ہو گیا۔

ہنری۔ اچھا بتاؤ۔ الفرڈ کا کیا حال ہے۔

ایملی۔ ہنری۔ بھیا ہنری۔ کیا کہوں تمسے۔

اتنا کہکر ایملی کو وہ ابتدائے عشق و محبت کے دن یاد آگئے اور اس زمانے کا تغیر پیش نظر ہوا۔

یارائے ضبط نہ رہا کلیجہ مُنہ کو آگیا بے اختیار ان جائے سے چمٹ گئی۔ اور زار قطار پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ آنا روئی۔ آنا روئی کہ جل تھل بھر گئے۔ سارا کچا چٹھا اپنے رنج و غم کا بیکلیان لے لے کر کہہ سُنایا۔

سچ ہے دفورِ غم و الم مین بھائی کا اتنی مدت کے بعد ملنا اور اداسکا یون درد و کہہ کی کہانی دلسوزی سے سُننا عورت ذات کے واسطے ایسا واقعہ نہین کہ بہن کے دل مین جو کچھ ہو وہ نہ کہے۔ چنانچہ یہی حال امیلی کا ہوا۔

ہنری نے ایک ایک لفظ کمال غور سے سُنا اور دیر تک سوچتا رہا۔

اتنے مین دربان دروازہ کھول کر کمرے مین داخل ہوا اور امیلی نے نظر اوٹھا کر اوسکی طرف دیکھا وہ ہنری کو دیکھکر اُلٹے پاؤن پلٹنا چاہتا تھا کہ امیلی نے کہا "کہو کیا کہتا ہے۔ یہ کوئی غیر نہین۔ ہمارے بھائی ہین اُنسے کوئی پردہ نہین"

دربان۔ حضور خط آیا ہے۔

یہ سُنکر ہنری نے بہن سے کہا۔ تم کو صرف اونکی طرف شبہ ہے۔ کوئی بات رشک اور حسد کی خدانخواستہ نہین۔ امیلی مُنہ سے تو کچھ نہ بولی مگر بان سر کی جنبش سے تصدیق کی اور دونون ہاتھون سے مُنہ چھپا کر رونے لگی۔

ادھر ہنری کی چالاکی دیکھیے کہ دربان سے کہنے لگا

"بڑے میان یہ لو یہ توڑا۔ اور وہ خط ذرا لاؤ تو سہی۔ مین بھی تو دیکھون"

دربان۔ حضور۔ مگر۔

ہنری۔ بس اگر مگر تو مت کرو کہیے۔ جیب اسی مین ہے فوراً لائے نہین تو یہ یاد رکھو یہ رشوت لے لیکر خط پہونچانے کا سارا حال کہدیا جائے گا۔ مفت خدا اس بڑھاپے مین کالنک کا ٹیکا لگے گا۔ اوائے گدھے کی سواری نصیب ہوگی۔ ساری خیر خواہی کُل جائیگی۔

دربان بیچارے کے ہاتھون کے طوطے اوڑ گئے۔ بیچارہ بڈھا سب سے پالا پڑا۔ یہ تو کوئی بڑے بگڑے دل معلوم ہوتے ہین۔ بیچارہ چپکا کان دبائے گیا اور جلدی سے خط لاکر حوالہ کیا۔ لیکر ہنری نے امیلی سے کہا لو دیکھو یہ خط دیا ہے۔ اب پڑھو اس نے تمہارا شبہ سب رفع ہو جائے گا۔ اس نے بیساختہ وہ خط بھائی سے لے لیا اور بے تکلف دل کا کرید ڈالا مگر مرموزات مین الجھا تھا۔ ایک حرف بھی سمجھ مین نہ آیا۔

ہنری ۔ یہ تو کوئی بڑے راز کی بات ہے ۔ کوئی ایسی ویسی معمولی نہیں ۔ معلوم ہوتا ہے کوئی بڑا ہی اہم معاملہ ہے جسکی اسقدر پردہ داری ہے ۔

ایملی تو یہ سنکر سناٹے میں آگئی اور کچھ سوچنے لگی اور ہنری وہ خط جیب میں رکھ کر یہ جا وہ جا ۔ اب اسکو نہایت انفعال ہوا کہ بیٹے کیا کیا اور ہنری کے ہاتھ میں کیوں خط دے دیا ۔ دن بھر روتا کی ایک دم آنسو تھمے یہاں تک کہ جب حسب عادت الفرڈ نصف شب کو مکان پر آیا ہے تب بھی یہ رو رہی تھی ۔

خیر رات تو جوں توں کٹی ۔ صبح ناشتے کے بعد الفرڈ حسب دستور باہر نہ گیا ۔ ایملی سے کہنے لگا ستو جان میں دو تین برس کا زمانہ گزرتا ہی تب سے میرے چند حرکات تمکو خلاف معمول معلوم ہوتے ہونگے مینے تم سے آج تک انکی وجہ نہیں بیان کی اور وہ بھی محض اس خیال سے کہ تمہاری نازک طبیعت کو پریشانی اور انتشار نہو کیا کہوں وہ معاملات ہی کچھ ایسے ہیں کہ نازک مزاجوں کو اونکے سننے سے تردد اور تفکر ہوتا ۔ بارے اتنے دن کی محنت کے بعد اب جاکے خدا خدا کرکے میرے تمام منصوبے ایک کنارے پر آئے ہیں اور پورا سامان ہو گیا ہے کہ حقوق شاہی کے جانب سے اس قومی انقلاب اور طوفان سے ہنری کو ایسا صدمہ پہونچایا جائے کہ یہ تمام شورش اور ہنگامہ یکبارگی سے اوکھڑ جائے ۔ اب انتظار ہے تو صرف ایک خط کا ۔ وہ پہونچا اور سب کام چٹکی بجاتے ہو گئے ۔ بس یہی امر تھا جسمیں آج تک منہمک رہا "

ایملی ۔ افسوس صد افسوس میرے دل میں نہیں معلوم کیا کیا وسوسے اور بدگمانیاں آتی ہیں ۔ نہ جانے تمہاری نسبت کیا کیا خیال کیا ۔

اسکے بعد اونسے اپنے تمام مصائب اور دلی تکلیفات کا ایسا پُر درد تفصیلی حال بیان کیا کہ الفرڈ بہت کچھ متاثر ہوا ۔ مگر یہ بھی خیال کیا کہ اللہ اللہ ہمارا تو ان کے ساتھ یہ حال اور ہماری طرف سے انکے دل میں ایسی بدگمانیاں ۔

ایملی قدموں پر گر پڑی اور اس لجاجت کے ساتھ عفو تقصیر کرائی کہ الفرڈ کے دل سے کدورت بالکل دھو گئی ۔ اوسوقت دونوں کی مسرت کا حال کچھ نہ پوچھئے ۔ ایملی کے چہرے پر نو جوانی کی بشاشت الفرڈ کا نظارۂ حسن سے مسرت اندوز ہونا اوس زمانے کی یاد دلاتا تھا جب دونوں میں پہلے پہل عشق و محبت کی ابتدا ہوئی تھی ۔ بے اختیار الفرڈ نے

ایملی کو اوٹھا کر سینے سے لگا لیا اور دیر تک کمال محبت و الفت سے دونوں بغلگیر رہے مگر افسوس ہین وقت پر کمرے کے دروازے پر کھٹکھٹانے کی آواز آئی اور مجبوراً دونون کو علیحدہ ہونا پڑا۔ باہر کے کمرے مین کئی آدمیون کے پانون کی زور سے آواز سنائی دی دروازہ کسی نے کھٹ سے کھولا اور تین سپاہی دُرانہ کمرے مین داخل ہوے۔ اب ع

کاٹو تو لہو نہین بدن مین۔

سارا نشہ ہرن ہوگیا۔ جام عیش لب تک آکر ہاتھ سے چھوٹ گرا۔ فلک تفرقہ پرداز نے تاک کر سنگ تفرقہ مارا۔ الغرض اونھین سے افسر نے ایک کرخت آواز مین پوچھا "تمھارا ہی نام الفرڈ ڈی امیوُل ہے؟"

جواب ۔ جی ہان۔

افسر حسب فرمان شاہنشاہ نپولین اسوقت تم گرفتار کیے جاتے ہو۔

الفرڈ ۔ کون جرم؟

افسر تم اوس خط کا حال جانتے ہو جو موزات مین لکھا ہوا تھا؟ سب راز فاش ہوگیا۔ تم اپنے تئین قید ہی تصور کرو۔ نواب ڈلارو (ہنری) نے آپکی مخبری کی۔ اور الزام کے تمام ثبوت دیے۔

افسر یہ کہہ ہی رہا تھا کہ دوسرے کمرے سے ایک چیخ کی آواز آئی اور معلوم ہوا فرش پر کوئی گرا۔ افسوس ایملی کے مُنہ سے یہ چیخ نکلی تھی اور وہی گری۔ الفرڈ بات کی تہ کو پہونچ گیا اور یقین ہوگیا کہ بس اب پھنس جانے مین کوئی دقیقہ باقی نہین رہا۔ افسر نے خیر اتنی رعایت کی کہ الفرڈ ایملی کو اوٹھا کر آرام سے لٹا اور اوسکی آرام آسایش کا انتظام کرسکا۔ بعد اسکے اون لوگونکے ساتھ روانہ ہوگیا۔ آگے چل کر سڑک پر ڈاک گاڑی کھڑی تھی اوسکے قریب پہونچکر افسر نے کہا "تم بھلے آدمی معلوم ہوتے ہو امید ہے کہ تم بدمعاشون کی طرح بھگوڑے نہ نکلوگے"

الفرڈ ۔ مین بصد اخلاص کہتا ہون کہ میرا عہد اقبال اور اوبار مین یکسان مضبوط اور مستحکم رہیگا۔

افسر نے سپاہی سے کان مین کچھ کہا اور الفرڈ کو لیکر گاڑی مین بیٹھ گیا اور چل نکلا۔ تھوڑی دیر تک تو الفرڈ طرح طرح کے خیالات مین ایسا مبہوت ہو رہا تھا کہ اوسے

راستے پر نظر نہ آئی گاڑی کد ھر کو جاتی ہے کچھ دور نکل کر نظر جو اوٹھاتا ہے تو بیساختہ اوسکی زبان سے نکلا "یہ تو وہ راستہ نہیں ہے"

افسر۔ یہ عدالت کا راستہ ہے اور یہین پہونچا دینے کا حکم ہے۔

چند منٹ کے بعد قصر شاہی کے پشت پر گاڑی ٹھہری دونون اوترے۔ افسر انکو لیئے ہوئے عمارت مین داخل ہوا مکان نہایت عالیشان نہایت وسیع زینہ لگا ہوا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ محل شاہی مین جانے کا یہی راستہ ہے گارڈ دو رویہ ٹہل رہے تھے۔ اونکے چہرہ سے آثار تجبر اور تفاخر ایسے ظاہر تھے کہ پولین کیا اگر کسی بزدل کو بھی ایسی جری خونخوار جان نثار ملجاتے تو دنیا بھر سے شجاعون سے مقابلہ کرنے کو تیار ہو جاتا۔

کمرے مین داخل ہوکر افسر نے ایک شخص سے دریافت کیا "اسوقت کون اڈی کانگ حاضر ہے؟" جواب ملا "جنرل نواب بنری ڈلارو"

بنری کا نام سنکر الفرڈ کے دل مین گویا کسی نے خنجر بھونک دیا افسر اپنے قیدی کو ایک دوسرے کمرے مین لے گیا وہان بہت سے افسران جنگی آتش خانی کے روبرو بیٹھے آگ تاپ رہے تھے ایک شخص اونمین کھڑا ہوا اور الفرڈ کے پاس فوراً آیا۔ یہ کون ہے؟ یہ وہی جسکو الفرڈ بچپن سے جانتا تھا۔ بنری اوسکا ہم مکتب۔ برادر نسبتی اوسکے خون کا پیاسا۔ اوسکا جانی دشمن۔

بنری از حد خندہ سے "اعلیٰ حضرت آپکے انتظار مین اس قدر تشریف لے چلیے"

یہہ کہکر افسر اور الفرڈ دونون کو لیکر آگے بڑہا رستے کے دونون مین عہدہ داران قصر شاہنشاہی معین تھے ایک نہایت وسیع ہال مین پہونچے۔ وہ سب سے زیادہ آراستہ جابجا مصوران رنگ مانی و بہزاد کے مرقعون سے پیراستہ تھا۔ دروازے پر آہستہ سے ادب کے ساتھ بنری نے تھپکی دی لمحہ بھر کے بعد اندر سے گاہ روبرد بلند ہوئی۔ مجرم لرزان اور ترسان شاہنشاہ نپولین کے حضور مین حاضر تھا۔ جسوقت اوس فاتح عالم کی نگاہ تہر الوپڈی جیسکی شہرت کے مقابل مین ہنی بال روم۔ تیمور لنگ اور سلیمان اعظم کے مہمات گرد تھے تو بیساختہ الفرڈ زمین بوس ہوا۔

نپولین نے کہا - الفرڈ - اوہو اوہو - وہ زمانہ یاد ہی جب ہم تم بچے تھے - ہم مکتب اور ہمسلف یار تھے ؟ اوہو "

ہنری - حضور یہ وہی شخص ہے -

نپولین نے اس رعب و جلال سے خاموش کیا کہ ہنری کی روح سلب ہوگئی اور قریب تھا غش کھاکر گر پڑے اور الفرڈ سے کہا " الفرڈ تم آگئے آؤ ہم لوگون مین آخری ملاقات کی شب وعدہ ہوا تھا - کوئی بیس برس ہوئے تمہین یاد ہوگا - اوسکا آج یون ایفا ہوا "

اس حرکت طفلانہ کو یاد کرکے الفرڈ اور ہنری دونون پکار اوٹھے " ہین ! "

شاہنشاہ - ہان بھئی وعدے کے تو ہم سب پکے نکلے - مگر ملے کیونکر ایک کی ہاتھ مین فرانس کی تخت دوسرا باغی و مفسد - تیسرا دوست کش -

ہنری - حضور تا بعدار نے تو اپنے آقا کے حکم کا حق خدمت ادا کیا

شاہنشاہ - یہ تو سچ ہے مگر تم اپنے دوست اپنے بہنوئی کی عداوت کے جرم مین مستوجب سزا ہو - لو یہ فرمان اسکی بدنصیب ہمشیرہ بیوی کے پاس لیجاؤ فوراً

یہہ کہکر نپولین نے تھوڑی دیر تامل کیا اور جب فرمان شاہی لیکر ہنری رخصت ہوگیا تو پھر اوسنے الفرڈ سے یون کہا " سنو الفرڈ تم جوانی ایک ادبار زدہ خاندان کے ضبط مین گرفتار ہو سمجھ لو کہ شاہنشاہ فرانس اپنے پرانے دوستون سے نئے دوستون کے خاطر چشم پوشی نہین کرسکتا - الفرڈ تمہاری خطا معاف ہوئی - دیکھو جب اپنی سوانح عمری لکھنا ضرور لکھ دینا کہ وہ وعدہ اسطرح وفا ہوا اور محض ایک طفلانہ حرکت کی یاد نے تمہاری جان بچائی افسران کو سنا کر دو "

الفرڈ - ایک دفعہ پیر قدم بوس ہوا اور چاہتا تھا کہ جہانتک زبان یاری دے الفاظ شکریہ دل کھولکر ادا کرے مگر منہ سے آواز نہ نکل سکی بسمان دیکھکر شہنشاہ کا بھی دل بھرآیا اور سپاہی کے بھی آنسو نکل پڑے آخر نپولین نے اشارے سے دونون کو اجازت رخصت دی اور آپ دوسرے کمرے مین چلا گیا -

جسوقت الفرڈ گھر پہونچا ہے دیکھا بیوی اور بچا شادی مرگ ہو رہی ہین اور میز پر جسکے معافی رکھا ہوا ہے اوس مین نپولین کے عہد سے پر اوسکا تقرر بھی درج ہے اور ادھی رجمنٹ مین پھر متعین کیا گیا ہے جسمین پہلے تھا -

شاہنشاہ نے یہ بھی حکم دیا کہ ہنری الفرڈ کی خدمت مین حاضر ہو کر اپنی اس خطا کی معافی چاہے کہ اوس نے اپنے بچپن کے دوست اور ہم مکتب کے ساتھ بد سلوکی کا کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکھا تھا۔

لیکن ہنری کے دل مین آتش بغض و عناد مشتعل رہی اور ہمیشہ وہ گھات مین رہا کہ کوئی موقع کہ نکالنے کا ملے اوسے اوسوقت کی لعنت و ملامت بار بار یاد آتی ہی جبکہ اوسکے والد کے سامنے اخیر گفتگو ہوئی ہے اور جس قضیہ نامرضیہ کی وجہ سے اوس معمر نواب نے فرط رنج سے اوسیوقت جان دی۔

الفرڈ کا یہ حال کہ اوسنے گزشتہ را صلوٰۃ پر عمل کیا تمام شکایتین جو ہنری کیطرف سے تھین اپنی نیکدلی اور صفائی قلب کے سبب بالکل دل سے بھلا دین اور ہنری کو پھر اپنا دوست بے ریا سمجھنے لگا۔

الطاف و مراحم شاہنشاہی کے بدولت الفرڈ تھوڑے ہی دنون مین متمول اور معزز ہو گیا اور اس احسان نے اوسکو نپولین کا ایسا بندہ و ملازم بنا لیا کہ جسوقت نپولین البا مین چند روز قیام کر کے پھر تاج شاہنشاہی کو زیب و زینت دینے فرانس آیا ہے تو الفرڈ بھی اوسمین چند جیدہ لوگون مین تھا جو زیر لوائے شاہنشاہی آموجود ہوئے تھے۔ واٹرلو کے معرکہ قتال و جدال مین الفرڈ جنرل ہو کر ایسا لڑا کہ رستم و سہراب اگر زندہ ہوتے اوسکا لوہا مان جاتے مگر امورات تقدیر مین کیا چارہ مجروح ہوا اور زخمون سے چور چور وہین کمبت رہا

ہنری اوسکا برادر نسبتی بھی اس معرکہ مین موجود تھا۔ اسنے میدان جنگ سے شکست کھا کے راہ فرار لی اور بہن کو جا کر خبر وحشت اثر سنائی کہ لڑائی بگڑ گئی اور الفرڈ کام آئے۔ ایملی نے بھی شوہر کے غم مین چند روز کے بعد جان دیدی دونون مین محبت والفت تھی اوسکا تقاضا بھی یہی تھا کہ بعد الفرڈ کے ایملی کی آنکھون مین دنیا اندھیر ہو جائے اور تمام عیش و آرام مسرت و شادمانی اس دنیائے فانی کی معدوم معلوم ہو۔ آخر جسوقت اوسکا دم نکلنے لگا ہے تو اپنے بچے الفرڈ کا ہاتھ بھائی کے ہاتھ مین دیگئی اور جو دولت ثروت تھی وہ بھی تعلیم و تربیت کیواسطے بھائی کے حوالہ کر دی اب اوسکی قبر مقام پیری لیچفیر مین ہے۔ ہنری کی بیہودگیون اور لچر خیالات اور ناشائستہ حرکات کا صحیح اندازہ

کرنا طاقت بشری سے باہر ہو، روپیہ پیسے کے بارے مین بے حد حسیس کوڑی کوڑی دانت سے پکڑنے والا پیسے کے تین دھیلے بھنانے والا تھا۔

۱۸۱۳ء مین بارلین جیسے آپ نست وامساک تھیٹر کی ایک مشہور و معروف رنڈی سرلی پرسلامتی سے عاشق بھی ہوئی اور سبز باغ دکھا کے لے بھی بھاگی مگر چند ہی روز کے بعد جب ایک لڑکی پیدا ہوئی ہو تو آپنے مالنی بیٹی دونون کو پھر نکال باہر کیا۔

لیکن اوسوقت سے مخفیہ لڑکی کے حالات پر توجہ ضرور رکھتے دور ہی دور سے سن گن لیا کرتے تھے ذلت کے خیال سے اسنے کبھی اپنا واسطہ تو ظاہر نہین کیا مگر جوش خون کہان جائے جس حال مین اس لڑکی کو پاتا اور موقع دیکھتا تو گون سے تعریف ضرور کرتا۔

مگر جانچے کے ساتھ عداوت کا لوہا دیتے اوٹھانہ رکھتا ساری دولت جو اوسکی مان نے تعلیم و تربیت اور بسر اوقات کو دی تھی دیکھتے دیکھتے دبا رکھی کوڑی کوڑی کا محتاج کر دیا اور اسطرح اوس عداوت اور عناد کو جو اسکے باپ الفرڈ اسپنڈل کے ساتھ اسکو تھی نکالتا ہے۔

اس قصے کو ختم کر سر اڈمنڈ نے کہا واللہ اللہ دنیا مین ایسے بندگان خدا پڑے ہین جنکا دلی منشا انسان کی عقل و فہم مین آ ہی نہین سکتا اکثر حرکات اہم ایسے کر گزرتے ہین جو محض خفیف سی خواہش کی استشفا تک سے پیدا ہوتے ہین۔

اگر کوئی فسانہ نگار اپنے رستم داستان مین ذرا سی بات بھی خلاف عقل بیان کر دے تو ہمکو بہت سے اعتراضات سوجھتے ہین مگر انسان کی سوانح عمری ایک ایسا وقتہ پایان ہے کہ خصائل متضادہ و حرکات مختلفہ امزجہ متنوعہ کی بھول بھلیان ایسی ہین کہ داستان گو کے جھوٹ طلسم اور نیرنگ ساحرونکے مبالغے اونکے آگے کچھ حقیقت نہین رکھتے دراصل کوئی خلاف عقل افسانہ ایسا دلچسپ نہین ہو سکتا جیسا انسان کا خود اپنا کچھا کچھا حال اگر آج لوگون کی آنکھون سے پردے اوٹھ جائین اور دلون کا حال ایک دوسرے کو معلوم ہو سکے تو خدا جانے کتنے پردہ پایان کھل جائین کتنے ہی دوہوکے اور شبہے آئینہ ہون۔ کتنے لائق ملامت آبا ستائش نکلین۔ اور کتنے بدنام مستحق تعریف قرار پائین۔ نیکون کے جوہر کھلین مکارون کا پردہ فاش ہو بڑے بڑے مجرمونکی جرم کی بنا خفیف خفیف سی باتون مین نظر آئے اور اہم سے اہم کارگزاریان صرف تنکے کی اوٹ پہاڑ نکلین

مقدمہ مختصر مارٹمر مین چار روز تک یہی سوچتے رہے کہ اب نواب کے ساتھ کون کارروائی کرنی اہیئے تاکہ اوس بیچاری کو روٹیون کا سہارا ہو جائے۔ آخر کار یہی مصمم قصد کر لیا کہ بھی ہو بہت کچھ دولت شروت نہ ملے نہ سہی۔ مگر اس رانڈ بیوہ کا استحقاق اتنا مستحکم کر دیا جاے کہ نان و نمک کا سہارا ہو سکے۔ اور اس سنگدل سے کچھ تو وصول ہو جایا کرے بس یہ سوچے اوٹھ کھڑے ہوئے۔ یہہ تو جانتے ہی تھے کہ سرشام یہہ حضرت قہوہ خانے کا ضرور دورہ کرتے ہین جہان انکی مٹی ساقی گری کی خدمت انجام دیتی ہے اور انکے گھر جانا کسیطرح مناسب بھی نہین بس یہہ سیدھے اوسی قہوہ خانے کیطرف چل کھڑے ہوئے۔

جون ہی قہوہ خانے مین داخل ہوئے ہین کہ سامنے وہ ماہ دو ہفتہ میز کے قریب نظر آئی انہون نے ادہر ادہر دیکہا کہ نواب کہان ہین مگر آج نواب کا کہین پتہ نہ لگا اسوقت قہوہ خانے مین بڑا مجمع تھا ہر طرح ہر حیثیت کے لوگون کی بھیڑ لگی تھی ایک ایک کو انہون نے غور سے دیکہا نواب کہین نظر نہ آئے۔ مجبوراً یہ میز کے قریب گئے۔ کافی طلب کی۔ اور پالن سے دو ایک باتین کین۔

"کہو آج کے تماشے کا اشتہار بھی تمنے دیکہا ہے" (اور یہہ کہکر وہان سے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گئے)

پالن (دراز سے اشتہار نکالکر) جی ہان یہ لیجئے آج تو کوئی نئی بات اسمین نہین ہے

مارٹمر - تمکو کبھی تھیٹر جانے کا بھی اتفاق ہوا ہے

پالن - جی نہین مجھکو بڑی نفرت ہے۔

اسبات کو اس لب و لہجے سے پالن نے کہا کہ معلوم ہوتا تہا اسکے دلپر اس سے بہت بڑا اثر پڑا ہے اور سر مارٹمر کو بھی تاسف ہوا کہ مینے کیون ایسی ناگوار بات پوچھی جس سے پالن کو اپنی مان کی خستہ حالت کا خیال آگیا اور کہنے لگے "اچھا دلچسپ نہ سہی مگر ہم تو تفریحاً ضرور جائینگے دیکہین تو وہان کیا ہوتا ہے"

پالن - بہت بہتر۔ مگر اشتہار ملاحظہ فرما کے واپس فرمائیگا ایک بزرگوار سن رسیدہ امیر روز آٹھ بجے شام کو یہان آتے اور اشتہار طلب کرتے اور اسکی عوض دو روپیہ دے جایا کرتے ہین۔

مارٹمر۔ وہی بزرگوار تو نہین جنکو ہمنے یہان ایک روز پہلے دیکھا تہا۔ سفید بال۔ نیلا کوٹ۔ سرخ فیتہ سینے پر لگا ہوا۔ اور چھڑی پر سونے کی مونٹہ جڑی ہوئی۔

پالن۔ وہی وہی

سراڈمنڈ۔ کیا تم اونکو جانتی ہو۔

پالن۔ جی مطلق نہین۔ مگر ہر روز وہ یہان تشریف لاتے ضرور ہین اور گھنٹہ دو گھنٹے بیٹھکر چلے جاتے ہین (مسکراکر) مگر اون سے دوکان کو کچھ نفع نہین ہوتا شاید آدمی خسیس معلوم ہوتے ہین یا اتنی مقدرت نہ ہوگی کہ یہان کچھ خرچ کر سکین۔

مارٹمر۔ جی نہین بڑے مالدار ہین۔

پالن۔ شاید آپسے ملاقات ہے۔

ایڈمنڈ۔ ہان یون ہی سی روشناسی ہے۔ تم نام جانتی ہو

پالن۔ جی نہین۔ ہان اکثر اونکو دیکہا ہے یہان آنے سے پہلے بہی کہین کہین نظر آئے۔ بلکہ مجہے تعجب بہی ہوا۔ کہ یہان دیکہو آپ بہی موجود

سراڈمنڈ۔ اسکی نہ کہو۔ یون تو اکثر لوگ تمکو ملے ہونگے۔ لیکن اصل یہ ہے کہ انکی ایک داستان ہے کسی روز ——

پالن۔ خاموش۔

سر مارٹمر نے آنکہ اوٹھاکر دروازے کیطرف دیکہا۔ سامنے سے وہی بزرگوار چلے آتے تھے انہون نے جلدی سے تھیٹر کا اشتہار پالن کو واپس کیا اور اوس نے دراز مین رکھ لیا نواب دروازے سے سیدہے پالن کے پاس آئے اور سستی ہی فرمایش کرکے سر جھکائے دور ہٹکر ایک میز کے قریب جا بیٹہے۔ لیکن سراڈمنڈ اونہین کے پاس پہونچے اور وہین بیٹہ گئے۔

نواب۔ عجب حسن اتفاق ہے کہ آپسے اکثر مقامات پر ملاقات ہو جاتی ہے آپسے ملکر طبیعت نہایت محظوظ ہوتی ہے مگر اوسیوقت تک جب تک آپ مجہ کے معاملات مین گفتگو نہ کرین۔

مارٹمر۔ واقعی اکثر معاملات مین ذاتیات سے بحث کرنا بیہودگی ہے۔ لیکن جناب جب انسانی ہمدردی بلکہ انسانیت کا معاملہ ہو۔

نواب - مگر جناب اوس عورت کے بارے مین گفتگو بالکل فضول ہی - نہ آپکو بحث کا کوئی حق ہے نہ میری مہربانی پر اوس عورت کو -

مارٹمر - یہ نہ کہیے جناب - اوسکو ہر طرح دعویٰ ہی - کیا آپکے بہانجے کی بیوہ نہین مہربانی کسکو کہتے ہین -

نواب - بس جناب مختصر یہہ ہے کہ ایسی چھیڑ چھاڑ مجھے نہایت ناپسند ہے یا تو اس قہوہ خانے سے آپ نکل جائے یا مین جاتا ہون -

مارٹمر - اسقدر برہمی کی کیا حاجت ہے - آپ سمجھے ہونگے مین حالات سے ناواقف ہون مگر مجھے سب کچھ معلوم ہے - مجھے اسی پر ہنسی آتی ہے کہ آپ قانونی دعویدار کا حق مارنا چاہتے ہین اور اس حق کی جگہ مہربانی کا لفظ استعمال کرتے ہین -

نواب - قانونی حق کیا چیز اور کسکا -

مارٹمر - جی ہان موروثی حق -

نواب - بندۂ خدا آہستہ بولو لوگ سُن رہے ہین دیکھو سب کی نظرین اسطرف ہین قہوہ خانے کے سب نوکر کہتے ہونگے - کیا معاملہ ہے چلو باہر چلو ٹھنڈی ہوا کھائین یہ وہین گفتگو ہو -

نواب اوٹھ کھڑے ہوئے دروازے کیطرف چلے - سراڈمنڈ نے بھی پانچ روپیہ میز پر رکھدئے اور اونکے ساتھ ہولئے

اس حرکت پر مالپن اور دیگر ملازمان قہوہ خانہ کو تعجب ہوا کہ اخر کی ان دونمیں کون ایسی بات ہوئی کہ یون جھگڑا ہوگیا -

نواب باہر آئے ٹھنڈی ہوا کے جھونکون سے غصہ فرو ہوا - مزاج مین اعتدال اور دل مین خیال آیا کہ ایسا نہ ہو کہین اصلی حال سے یہہ واقف ہون - مگر پھر اطمینان کر لیا کہ بھلا ایسی بات کسکو معلوم ہو سکتی ہے انہون نے جو کچھ دعوی کا ذکر مذکور کیا ہے وہ صرف ڈرانے دھمکانے کے لحاظ سے - اب یہ سراڈمنڈ کی جانب مخاطب ہو کر یون گویا ہوئے "حضرت سلامت سُنئے تخلیے کا موقع ہی صاف صاف یہ ہی کہ آپنے بلا سبب ایک مجھ ایسے زمانہ دیدہ شخص کو ستانے اور دق کرنے کا ارادہ کیا تھا مین آپکو بدون اسکی سزا دئے ہرگز نہین جانے دونگا -

سر اڈمنڈ پہلے سے انکے دلکے خیالات تاڑ گئے تھے اور آویزش بھی ایسی ہو چکی تھی کہ یہ فی الجملہ غصے مین تھے اب اونہون نے خیال کیا کہ موقع بہت اچھا ہے اتہالی کا مطلب خوب نکلے گا یہی وقت ہے۔ پس اسطرح جواب دیا "مین آپسے پہلے گزارش کر چکا ہون کہ آپکے دل کا حال مجھپر آئینہ ہے" جسکے جواب مین آپنے کہا تھا کہ تمکو جنون ہے۔ مین نہین کہہ سکتا کہ اوس نیک بخت کے احقاق مین کوشش کرنا جو ہر نوع اپنے مرحوم شوہر کی دولت پر لو راحق رکھتی ہین جنون ہے یا نہین۔ لیکن یہ بخوبی یقین ہے کہ جو کچھہ آپ کی بہن نے آخری وقت وصیت کے تہی اوسکو پورا نہ کرنا اور مستحق کے ساتھ خیانت اور ناانصافی جنون سے بدتر ہے۔ لے ہمسے سنو ذرا صل الفرڈ بھانجا تہا جسکو صبیحا مشہور کیا۔

نواب (کانپکے) نہ معلوم آپ کیا کہتے ہین آپ تو پہیلیان بجھاتے ہین۔

اڈمنڈ۔ جی ان باتون کو آپکا دل ہی خوب سمجھتا ہے آپکے تمام حالات جانتا ہون

ے من خوب می شناسم میران بار سالا۔

بلکہ جو رشتہ آپ مین اور تہوڑے غانیکی بیٹہنے والی لڑکی مین ہے وہ بہی مجھے معلوم ہے۔ یہہ جملہ سنکر نواب بہت ہی گھبرائے۔ ہاتھونکے طوطے اوڑ گئے۔ بیجو اور بدحواس ہوکر کہنے لگے "پناہ بخدا۔ کیا تمکو معلوم ہے کہ یہہ میری لڑکی ہے۔ جب سے یہہ یہان آئی ہے آجتک اسپر یہہ نہین کہنے پایا کہ مین جو ہر شب یہان آیا کرتا ہون) کون ہون)۔

مارٹمر۔ ہان اوسکو آپکا نام تو نہین معلوم۔ لیکن مین تو آپکے حالات سے بخوبی آگاہ ہون۔ وہ ابتدائے عمر مین احباب سے ایک موقع پر معاہدہ۔ وہ اوس کا عجیب و غریب طریقے سے ایفا۔ وہ آپکے بہنوئی کے بہادرانہ حرکات و انفعال۔ اور اوسکی بیوی نے جو کچھہ آپکی امانت مین رکھا تھا اوسپر آپکا متصرف ہونا۔

نواب متحیر ہوکر کہنے لگے "تو معلوم ہوتا ہے آپکو علم غیب ہے"

سر اڈمنڈ۔ اگر آپ اوس بیچاری غریب بیوہ اور بچے کا حق دیدیجیگا تو آپ کی کوئی بدنامی نہ ہونے پائیگی اور اگر آپنے رشتہ داری کا خیال کیا تو فی الحقیقت ایک دیندار کے نرحم کو دخل دیا بلکہ وہ مرکتین کین کہ الفرڈ نے خودکشی تک کر لی۔ اصل مین آپ بہت بڑے سنگین جرم کے مجرم ہین۔

لیکن مجھے ہرگز منظور نہین کہ اِن باتون کو مین اپنی طرف سے ظاہر ہونے دون۔
ابتو نواب بالکل ڈھیلے ہو گئے اور آہستہ آہستہ کہنے لگے "خیر اِن باتو پر خاک ڈالئے۔ چلئے اسوقت میرے ہان جو کچھ آپکا منشا ہوگا بہرکیف پورا کر دیا جائیگا"
انحامل نواب صاحب بدحواس۔ پریشان ایک کرایہ کی گاڑی کر کے سر اڈمنڈ کو لیکر مکان پہونچے طرح طرح کے خیالات اسطرح دلمین آرہے تھے کہ اپنے بیخودی کا عالم طاری تھا۔ راستے مین مطلق بات چیت نہ کی جسوقت مکان مین داخل ہوئے ہین۔ اوسوقت اِنکو معلوم ہوتا تھا کہ اس عالیشان قصر کا مین مالک ہی نہین رہا اِنکے ساتھہ ساتھ سر اڈمنڈ بھی تھے نواب صاحب اپنی خلوت گاہ مین پہونچے۔ کمرہ نہایت آراستہ نوادر روزگار سے پیراستہ تھا وہان سے خوابگاہ مین گئے اور ایک چھوٹا سا آہنی صندوقچہ اوٹھا لائے۔ سر اڈمنڈ سے کہنے لگے "لیجئے یہہ بکس ہے اور یہہ اسکی کنجی ہے۔ اسمین الفرڈ کی مانگی دی ہوئی دولت سے کہین زیادہ مال ہے جسطرح آپکو مناسب معلوم ہو صرف کیجئے اور انتہالی کو دیجئے"
اڈمنڈ۔ بہت اچھا جو کچھ اسکا مصرف ہوگا اوسکا حساب بطور امین کے آپ کو بتا دیا جائے گا نواب نے آہستہ سے جواب دیا "نہین بیکار ہے" مگر چہرے سے نفرت اور اضطراب کے آثار ظاہر ہوتے تھے۔
سر اڈمنڈ کو ان باتو پر غور کرنے کی کیا پڑی تھی۔ بکس لیکر رخصت ہوئے اور ارادہ کیا کہ رات بہت گئی ہے صبح سویرے سب سے پہلا کام انتہالی کو اطلاع دینا ہے یہہ اسی خیال مین کمرے سے نکلے اور صحن تک پہونچے ہی تھے کہ نواب کا ایک خدمت گار ملا اوس نے دیکھا ایک اجنبی شخص بغل مین کچھ دبائے مالک کے کمرے سے نکلکر چھپتا جا رہا ہے۔ اسکو کچھ شک گزرا سامنے آکر روک لیا اور پوچھنے لگا آپ کون ہین۔
سر اڈمنڈ۔ بھئی ہم تمہارے مالک سے ملاقاتی ہین ہم کو جانے دو
نوکر۔ خطا معاف بُرا ماننے کی بات نہین ہم لوگ تنخواہ اسی بات کی پاتے ہین۔ یہ جو پارسل آپ لئے ہین ہمکو دکھاتے جائیے۔
سر اڈمنڈ ایک تو مستعجل دوسرے خدمتگار کی یہ حقیقت کہ ایسا شبہہ کرے۔ بہت ہی

برہم ہوئے غصے مین مُنہ سے نکل گیا۔ "پاجی تیری یہی یہ حقیقت جو ہمکو روکے۔ بس سیدھا چلا جا اپنے راستے نہین تیری خیریت نہین"
اتنے مین چاندنی کی چمک مین بکس نظر آیا نوکر بولا واہ وا یہہ تو وہی صندوقچہ ہے جو نواب صاحب اپنے ساتھ رکھا کرتے ہین۔
یہہ کہکر نوکر نے اپر ہاتھ ڈالدیا انہون نے غصے مین آکر خدمتگار کو ایک ٹھوکر ماری وہ مُنہ کے بھل زمین پر آرہا اور یہ وہان سے یہہ جا وہ جا دریا کے کنارے تک جا پہونچے۔ نوکر اوٹھا اور ہاتھ پاؤن جہاڑ جھوڑ کر پھر انکے تعاقب مین چلا۔ مگر یہہ دور نکل گئے تھے۔ نظر نہ آئے۔ ناچار واپس آیا اور ملازمون کو خبر کی۔ مالک کے کمرے مین گیا تاکہ وہان دیکھے کون کون چیز گئی ہے۔ کمرے کے دروازے کھلے پڑے تھے اور ایک لیمپ ٹمٹما رہا تھا۔ نوکرون نے وہان جاکر دیکھا انکے مالک فرش پر بے حس وحرکت پڑے ہین گردن مین بہت گہرا زخم لگا خون کے فوارے جاری ہین۔
جلدی سے اوٹھاکر بستر پر لٹانا چاہا تھا کہ استرہ فرش پر گرا اور معلوم ہوا اسی سے گردن مین یہہ کاری زخم لگا ہے۔ مگر یہہ نہ معلوم ہوا کہ آیا یہہ استرہ نواب کے ہاتھ سے چھوٹ گرا ہے یا قاتل نے قتل کرکے انکی لاش پر رکھدیا ہے پھر کیپ ڈاکٹر طلب کیا گیا۔ اوس نے دیکھتے ہی صاف کہدیا کہ روح جسم سے مفارقت کرچکی ان مین کچھ دم ورود باقی نہین۔
اسکے بعد خدمتگار نے بیان کیا کہ مجھے ایک اجنبی شخص راستے مین یون جاتے ملا اور اسطرح آویزش ہوئی جب مین پلٹکر کمرے مین آیا ہون تو دیکھا کہ سرکاری بکس جو صبح کو لوہے کی الماری مین رکھا تھا غایب ہے۔ فرش پر نواب صاحب کی لاش پڑی ہے الماری کھلی ہوئی ہے اور باقی کوئی چیز نہین گئی پولیس کو فوراً اطلاع دی گئی اور خدمتگار کا اظہار قلمبند کرادیا گیا
چونکہ فرانس کے اہل پولیس سراغ رسانی مین اول درجہ کے ہوتے ہین۔ اونکو اوسی شب تمام حالات معلوم ہوگئے۔
یعنے نواب صاحب شام کو فلان قہوہ خانے گئے تھے اور وہین اونسے ایک انگریز سے ملاقات ہوئی تھی یہہ انگریز نواب صاحب کے آنے سے پہلے اوس عورت سے

جو قہوہ تقسیم کرتی تھی تھوڑی دیر تک گفتگو کرتا رہا تھا۔ بعد اوسکے جب نواب صاحب آئے تو بھر اون سے دیر تک کچھ محبت ہوا کی پھر یہہ دونون ایک ساتھہ قہوہ خانے سے باہر نکل گئے تب سے پھر اوسوقت تک کا حال جبکہ خدمتگار سے اور اس اجنبی شخص سے جھگڑا ہوا ہے کچھ البتہ نہ کھلا

خدمتگار نے یہہ بھی بیان کیا کہ جب طرحکا حلیہ اوس انگریز کا بیان کیا جاتا ہی کہ جس سے قہوہ خانہ مین ملاقات ہوئی بجنسہ اوسی شکل صورت کا ایک انگریز چند روز پہلے نواب صاحب سے ملنے آیا تہا ان نشانیون کے ذریعہ سے پولیس نے عرصہ قلیل مین پتا لگا لیا کہ ایسا ایک انگریز مارس ہوٹل مین مقیم ہے۔

پولیس فوراً مالک ہوٹل کے پاس پہونچا اور اوس مسافر سے متعلق چند حالات دریافت کیئے معلوم ہوا کہ اوسکا نام سراڈمنڈ مارٹمر ہے اور دو بجے شب کو یہی صاحب واپس آئے تھے پولیس نے فوراً انکو زیر حراست کر لیا

سراڈمنڈ یا تو بستر استراحت پر پڑے خراٹے لے رہے تھے جسوقت پولیس ان کے کمرے مین پہونچا ہے آنکھین ملتے گھبرا کر اوٹھ بیٹھے اور خفا ہو کر کہنے لگے اس طرح ہماری خوابگاہ مین آنیکا کیا سبب ہے افسر پولیس نے جواب دیا حضرت اگر آپ کو ہمارے آنیکا سبب نہین معلوم تو جوری بتا دیگی سر دست آپکی نسبت ایک سخت جرم کا شبہہ ہے۔

مارٹمر۔ شبہہ جرم چہ معنی دارد۔

جواب قتل نواب ڈلارو۔

سراڈمنڈ۔ قتل نواب۔

افسر پولیس۔ جی ہان مین جو عرض کرتا ہون جو کچھ حالات ابہی تک معلوم ہوئے ہین اونسے قتل کا شبہہ آپ ہی پر ہوتا ہے۔

سر مارٹمر۔ بھلا اسکے کچھ وجوہ بھی ہین یا یون ہی تمنے مان لیا۔

افسر پولیس نے آہنی بکس کے جانب جو کرسی پر رکھا تھا اشارہ کر کے کہا سر دست یہی ثبوت کیا کم ہے۔

مارٹمر۔ اسکی وجہ یہان پہونچنے کی مین ابہی بیان کیئے دیتا ہون۔

افسر پولیس - اب کچھ حاصل نہین تھوڑی دیر مین عدالت مین آپ پیش کئے جائینگے اوسوقت جو کچھ عذر ہو ظاہر فرما دیجئے گا اگر آپکی خلاف وجوہ قوی ہوئے تو مقدمہ سیشن جائیگا نہین اوسیوقت رہائی مل جائیگی صرف تھوڑی دیر کی تکلیف ضرور ہے -

بات معقول تھی سراڈمنڈ بھی خاموشی مناسب سمجھے - اوٹھے - کپڑے پہنے پولیس کے ہمراہ گاڑی مین سوار ہوئے اور روانہ ہوگئے تین بجے کے قریب حوالات واقعہ مکان الافوس جسکا مفصل حال ہمنے فسانہ موسوم بہ "شیطان کا غلام" مین مذکور کیا ہے داخل ہوگئے - ایک صاف شفاف کمرے مین جگہ ملی - دروازہ مقفل ہوا روشنی ہٹالی گئی - اب تنگ تاریک مکان ہے اور انکے خیالات کا ہجوم معمولی سا ایک بستر ایک جانب تھا اوسی پر لیٹ گئے - اب جاکر ہوش آیا آنکھین کھلین اور اپنی حالت پر غور کرنا شروع کیا - سمجھے کہ جسوقت مین اوس نواب سے رخصت ہوا ہون یقیناً اوسیوقت اوس نے اپنے کمرے مین خودکشی کرلی - کیا وجہ کہ وہ آدمی نہایت درجہ مغرور اور غیور تھا - اوسنے خیال کیا ہوگا میری شرارت اور سیاہ کاری کا حال اس شخص پر آئینہ ہوگیا ہے اس غیر آدمی کو کیا پڑی کہ ان باتونکو اپنے ہی تک رکھے لامحالہ یہہ راز طشت از بام ہوگا اور دنیا مین منہ دکھانے کی کوئی صورت نہ رہے گی -

نواب کا وہ جملہ یہی یاد آیا جو اونہون اوسوقت کہا تھا جب اتھالی کے حقوق اور الفرڈ کے مان کی وصیت کا مذکور ہوا تھا -

الغرض اسطرح کے خیالات نے اونکو یقین دلادیا کہ معاملات بہت پیچیدہ ہوگئے ہین - دیکھئے اس مصیبت سے کیونکر گلو خلاصی ہوتی ہے - کتاب القا سے اکثر حالات ایسے انکو معلوم ہوئے تھے کہ انہون نے ٹھان لی تھی اب جھگڑے مین نہ پڑونگا ایسی باتون مین پڑنا محض کانٹون مین الجھنا ہے -

تھوڑے زمانے مین گفتگو - خدمتگار سے جھگڑا - بکس آہنی کا انکے کمرے سے برآمد ہونا ان سب واقعات نے ایک ایسا سلسلہ قائم کردیا کہ الزام رفع ہونا فی الجملہ دشوار معلوم ہوا - کتاب القا سے جو کچھ حالات انکو معلوم ہوئے اور جنکے اظہار نے نواب کو

بکس حوالہ کرنے پر مجبور کیا۔ یہہ ایک ایسی بات تہی کہ کسی عدالت مین اوسکی سماعت نہین ہو سکتی تہی جس کسی سے کہینگے وہ انہین کو اولٹا مجنون بنائے گا۔ اور یہ یقین کرے گا کہ ہو نہ ہو یہی قاتل ہے انہون نے عام معلومات حاصل کرنے کی جو طمع کی تہی اوس پر نہایت نادم اور منفعل ہوئے کہ مین نے کیون اسبات کا کہوج لگایا۔ کیون نواب سے واقعات کا اظہار کیا۔ کیون ایسی باتین کہین کہ غیرت مین آکر اوس نے جان دیدی پھر دل کو یون بھی تسکین دی " اگرچہ میرے واسطے یہہ خرابیان پیدا ہوئین مگر الحمدللہ نیت تو میری بخیر تہی کیا ہوا اگر ایک بیوہ اور یتیم کے احقاق مین یہہ آفتین پیش آئین" یہہ خنہ بآواز بلند زبان سے نکل گیا۔ بس یہہ ثمرہ معلومات عام حاصل کرنیکا ہمکو ملا واہ کیا فائدہ پہونچا اور کیا مناسب استعمال ہمنے کیا ہمارے حق مین بھی یہ رحمت زحمت ہو گئی جیسے اور بزرگون نے اس سے کوئی لطف نہ اوٹھایا اوسیطرح ہم بھی محروم رہے۔ کیا اوس روح نے جان بوجھ کر مغالطہ دیا یا اوسکو ان نتائج کی خبر نہ تہی۔ کاش میرے مورث اس قوت کو مجھ تک منتقل نہ کرتے۔ یہ دولت اُنکے ساتھ چلی گئی ہوتی۔ اسوقت نہین معلوم کیا کیا خیالات پیدا ہوے ہین اگر مین مجرم ہی قرار پاتا اور اوس خیالی جرم کے ہاتھون سزائے قصاص پاتی تو پہر وہ تمام باتین کیونکر پوری ہونگی جو خاندان کے واسطے مخصوص ہین اور مین کیونکر اُس خاندانی قصر مین جاکر آخر وقت پہونچ سکون گا اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ شاید مین سزا سے بچ جاؤن "

غرض کہ اسیطرح کے خیالات مین تمام شب بسر کی۔ علی الصباح جب آفتاب کی شعاعین پہوٹین۔ اوسوقت سردی کی شدت سے اوٹھکر ٹہلنے اور سوچنے لگے

بیچ تو یہ ہے کہ شادی وغم مین صرف فرق اعتباری ہے۔ جب ایک حالت سے دوسری کو مقابلہ کرو تو خوشی اور رنج کا اندازہ مل سکتا ہے ہم اپنی حالت کا اسیوقت اندازہ کر سکتے ہین جب اوسکو گزشتہ یا خیالی حالت سے مقابل کرین جو پہلے تہی یا اسوقت ہوتی جبکہ ہم سے کوئی لغزش یا غلطی نہ ہوتی یا مقدور ویسا نہ ہوتا جیسا بالفعل ہے پس سر ہارٹن بھی ہوٹل کی آرام آسایش اور آزادی سے حالت موجودہ کا تقابل کرنے لگے ایک دفعہ کھڑکی پر نظر جو کرتے ہین اوسکی شاخ پر ایک مرغ خوش الحان بیٹھا

زمزمہ سنجی کرتا نظر آیا۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر سے اوڑا چلا گیا۔ انہون نے حسرت بھری نگاہ سے دیکھکر کہا ع وا سے برسا و گرفتاری ما۔

آٹھ بجے کے قریب ایک محافظ محبس آیا۔ بوجھا تم اپنا کھانا حسب خواہش خرید کر کے کھاؤگے یا جیلخانے سے خوراک ملے۔ انہون نے دونون سے انکار کیا۔ ایسی فکر مین بھلا کسکو بھوک معلوم ہوسکتی ہے۔

نو بجے۔ سپاہی آئے اور خبر دی کہ آپکو عدالت چلنا ہوگا۔ حاکم اجلاس پر آگیا گواہ بھی سب حاضر ہین۔ یہ بیچارے بیچون وچرا اونکے ہمراہ ہوئے مگر کچھ عقل مین نہ آیا۔ کہ آخر وہان جاکر اس مظلمے سے برئیت کیونکر حاصل کرین۔ اگر پورا قصہ صاف صاف کہا تو کوئی یقین کیون کرے گا۔ نہین کہتے ہین تو آخر الزام کا کیا جواب دین۔ غرضکہ انہین خیالات مین مضطرب۔ پریشان۔ بدحواس حاکم کے روبرو پہونچے اور نہایت طمینان اور ہوشیاری سے ٹھیک ٹھیک جوابات دیتے رہے۔ لیکن جسقدر اصل واقعہ قتل کا ذکر قریب آتا گیا اوسیقدر انکا اضطراب ترقی کرتا۔ دماغ مین خیالات کا ہجوم ہوتا گیا۔ حواس منتشر ہوے کچھ کا کچھ بکنے لگے ع۔ بوقتیکہ زمین کی نو کبھی آسمان کی کوئی جواب سمجھ مین نہ آتا تھا۔ سارا بیان مجنون کی بڑ۔ یا دیوانے کی زمل معلوم ہوتا تھا۔ اسی لپیٹ مین مقدمہ کا اظہار دیتے دیتے آپنے اپنے خاندان کی تعریف بیان کرنی شروع کی۔ حاکم دیر تک تو جبر صبر کئے سنا گیا۔ مگر خاک بتھر کچھ بھی اوس کی سمجھ مین نہ آیا۔ آخر کار یہ بھی بکتے بکتے تھک کر بیہوش گر پڑے۔ انکو نہین معلوم کہان ہون اور کیا بکتا ہون۔

مجبوراً لوگ اوٹھا کر دوسرے کمرے مین لیگئے۔ اور یکے بعد دیگرے گواہون کے اظہار شروع ہوئے۔ اس عجیب غریب مقدمے کی کارروائی دیکھنے کو اسلے مجمع کثیر تھا۔ بہت سے بندگان خدا السپر بھی آمادہ تھے کہ جسطرح ہوسکے سراڈمنڈ کی جان بچاوین۔ اتنے مین سر رالف لنسی اور باطن شاہ بھی آئے۔ لنسی صاحب نے اظہار دیا کہ انکے خاندان مین کچھ ایسی باتین ہمیشہ سے چلی آتی ہین جنمین عقل کچھ نام نہین کرتی اور خود سر ہارٹمر کے بھی افعال وحرکات اور اقوال سے کبھی کبھی ایک طرح کی سنک پائی جاتی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انکے حواسون مین خلل ضرور ہے فاتر العقل

آدمی ہین - مگر امیر ہین - صاحب جائداد ہین - جیسا بیان کیا جاتا ہے استحصال بالجبر کی غرض سے قتل کا جرم ہرگز اِنسے ممکن نہین -

باطن شاہ نے بھی فاتر العقلی کی تصدیق کی اور کہا بعض اوقات تو یہ بالکل پکے سڑی ہو جاتے ہین -

چونکہ حاکم کی بھی یہی رائے تھی اور اس تائید سے اور بھی مستحکم ہوگئی - لہذا اسی مضمون کی رپورٹ روانہ ہوئی - مقدمہ کی تاریخ ایک ہفتہ بعد مقرر ہوگئی چونکہ انکو باہر کی خبر نہ تھی اور رجبون کے خیال سے بجز اہلکاران محبس ہر کس و ناکس انکے کمرے مین جا بھی نہ سکتا تھا - لنسی صاحب اور باطن شاہ کے سلوک کا حال انکو معلوم نہ ہو سکا اپنی جگہ یہ بھی سمجھتے رہے کہ بس اب ہمارے واسطے سزائے موت ہی تجویز ہوگی -

اس زمانۂ قید مین بجز اسکے اور کوئی کام نہ تھا کہ کتاب القاطلیت کرتے اور جسقدر لوگون کے نام انکو یاد آتے اونکے حالات پڑھا کرتے - اکثر اوقات اِسپر ظاہر ہوتا کہ ذرا سی بات کا بتنگڑ ہوگیا یا اصل بات کچھ تھی - اور مبالغہ یا غلط فہمی نے اُسکو کچھ کا کچھ دُنیا مین مشہور کر دیا خصوصًا جرائم سنگین مین زیادہ پایا گیا کہ اکثر جو بات عوام مین بطور افواہ کے مشہور ہوئی تھی وہی زیادہ تر قرین صحت تھی اور ایسے لوگ تو بہت کم تھے کہ جس حرکت کو وہ سب سے زیادہ شرمناک بظاہر سمجھتے تھے وہی اقل درجہ دو ایک دفعہ اون سے اپنی عمر مین سرزد ہو چکی ہو -

اونکو بھی دُنیا مین تین قسم کے آدمی معلوم ہوے اعلیٰ - ادنیٰ - اور متوسط - اعلےٰ اور ادنیٰ تو بے حد ذلیل حرکات بدکاریون مین آلودہ پائے گئے - صرف متوسط البتہ نہایت شائستہ اور اعلیٰ خوبیون سے پیراستہ نظر آئے - انکو یہ بھی یقین ہوگیا کہ انسان کو واقعات زمانہ بناتے اور بگاڑتے ہین بعض بعض دفعہ انسان محض حاجت اور ضرورت کے تقاضے سے وہ فعل کر گزرا ہے جو اعزاز و دولت حاصل ہونے پر اوسکے نزدیک نہایت ذلیل اور حیران تھا - اور جب اوسی پر پھر ادبار آیا تو پھر وہ ذلیل حرکات کرنے لگا - امرا اگر روپیہ پیسے کے معاملے مین بڑے دیانت دار اور ایماندار ہین تو صرف دولت کی فراوانی کے بدولت -

اور غریب بیچارے صرف مفلسی کے ہاتھون جرائم سنگین پر مجبور ہوتے ہین باقی اصلی حسن اخلاق اور نیکی اُمرا مین تو بہت ہی کم ہے۔

اگر کسی شریف سے شریف مہذب سے مہذب شائستہ سے شائستہ خاندان کا بچہ بیدائش سے کسی وحشی کے پاس پرورش پائے تو تقاضائے طبیعت سے وہ بھی وحشی ہوگا اور اگر کسی جنگلی انسان کا بچہ کسی شائستہ اور مہذب گھرانے مین پالا اور پرورش کیا جائے تو وہ نہایت شائستہ اور اعلیٰ درجے کا مہذب نکلے گا۔

سراڈمنڈ فلسفہ مین پوری مہارت رکھتے تھے ایپی کیورس سے واقف تھے کہ انسان کی تحریر بذریعہ محسوسات خارجی ہوا کرتی ہے اور محسوسات اکثر اشیا فی الخارج سے جداگانہ ہوا کرتے ہین اگر ایک حس مین کمی ہو تو اون محسوسات مین بھی اوسیقدر کمی لازمی ہوگی جسقدر حس مذکور مین نقص ہوگا۔

پس انسان کی حالت محض اتفاقات پر منحصر ہے اور وہی اتفاقات ہمارے حرکات پر قادر ہین برائی اور عیب ایک قسم کے عوارض ہین جنکا ازالہ حکیم کرسکتا ہے کہ حاکم جو محض عارضہ پر مریض کو مستوجب سزا قرار دیتا ہے۔ اونکو انسان کی اس رائے پر نہایت درجہ نفرت ہوئی۔ کہ پہلے تو وہ بیچارے انسان کو مجرم قرار دیتا ہے اور پھر عبرتاً اوسکو سخت سزا دیتا ہے یہ نہین سمجھتا کہ اگر انسان کے خود اخلاق درست ہوتے تو یہ جرائم پیدا ہی نہ ہوتے۔ واضعان قوانین و آئین کا یہ حال ہے کہ قانون بنانے تو بیٹھ جاتے ہین مگر نفس ذہن انسانی سے جاہل مطلق ہوتے ہین۔ مجرمون گنہگارون کے بڑے بڑے جیل اور محبس بھرنے کی بہ نسبت بکار آمد بات یہ تھی کہ اخلاقی مریضون کے لیئے شفاخانے قائم ہوتے اگر لوگونکے اخلاق درست ہوتے اور انسانی ضرورتون اور رجحان طبائع کے موافق اونکے اوضاع و عادات بھی ہوا کرتے تو یقیناً جرائم کا سدباب ہوجاتا۔

اگر شاذ و نادر کوئی جرم کسی سے ہوتا بھی تو کسی نہ کسی عارضہ جسمانی کی معذوری سے ان خیالات کے ذریعے سے اوپر ثابت ہوا کہ جس انسان کے اخلاق مالا مال معلوم کرنیکا مجھے شوق ہے اللہ اللہ اوسکے کیسے کیسے اہم اور لاتعداد اسباب ہین۔

الحاصل انہین خیالات مین ہفتہ ختم ہوگیا اور انکو جبر بفرض ہدایات رجسٹر حاکم حاضر ہونا پڑا۔ دیر تک انکا بہیر اظہار لیا گیا اور آخر کار حکم ہوا کہ قتل نواب دلاور

جرم مین بہروسشن ہون انہون نے مجلس مین واپس آکر فوراً ایک کونسلی کیا اور اوسے اپنے خدشات بیان کئے کہ ان ان وجوہ سے ثابت نہین ہوسکتا کہ استعمال بالجبر کی نیت سے یہ شخص قتل عمل مین آیا۔ اصل بات یہ ہے کہ انہانی کی خاطر سے کوشش کرنا لازم تھی اور نواب نے بکس اوسیکو حوالہ کرنے کو دیا تھا اور اس متعلق قہوہ خانے مین اونسے گفتگو بھی ہوئی تھی۔ چونکہ نوکر نے اسطرح سے بازپرس کی بتی نہ گویا اونکو چوکنا ہتا اس سبب سے اوسیر اوسوقت غصہ آگیا وکیل نے اونکو آگاہ کیا کہ اُس بکس مین پچاس لاکھ سے زیادہ کی ہنڈیان اور نوٹ موجود ہین پس جوری یہ ضد کیونکر مان لگی کہ ایک اجنبی کو نواب اتنی رقم معتد بہ حوالے کردیتے تاکہ اوس بیوہ کو پہونچادین جسکو کبھی اونہون نے ایک کوڑی بھی نہین دی تھی۔ سر ارمٹر نے بیان کیا کہ چند اسباب سے اُنکے حالات مجھکو ایسے معلوم ہوگئے تھے کہ اگر اونکا افشا کردیتا تو دُنیا مین وہ مُنہ دکھانے کے لائق نہ رہتے پس اس مجبوری سے انہانی کو اونہون نے اپنی دولت دی تھی۔

کونسلی نے نسی صاحب اور باطن شاہ کی شہادت کا تو ان سے بیان نہین کیا۔ لیکن صحت نفس اور ثبات عقل کے بارے مین جو کچھ ان دونون صاحبون نے ظاہر کیا تھا اوسکی تصدیق اسکے دل نے بھی کی۔

چونکہ صاحبان مذکور الصدر گواہ بجرت تھے لہذا اونکو مناسب نہ معلوم ہوا کہ جیلخانے مین اکر اپنے ملین سے تن تنہا وہان رہے اور محبوسین سے بھی بہت کم بات چیت کرتے تھے۔ ایک شخص البتہ تھا جس سے کبھی کبھی بول چال لیتے تھے اور وہ بھی اسوجہ سے کہ انکو اس امر کے دریافت کرنے کی لو لگ رہی تھی کہ آیا یہ کس گروہ کا آدمی ہے۔

یہ شخص شہر کے گنڈون مین تھا۔ ایک خفیف الزام مین زیر حراست ہوا تھا۔ سر ارمٹر نے اسکی بات چیت سے دریافت کیا کہ آدمی زیرک اور بلنسار ہے۔ متوسط العمر صورت سے بھلا آدمی۔ فی الجملہ خوش قیافہ اور بلا کا خوش طبع۔ نام ڈبائی تھا۔ اونہون نے باتون باتون مین اوسکے مذاق کے موافق شہر کے اور گنڈون کا حال پوچھنا شروع کیا۔ اوسنے کہا جی مین سب سے بخوبی آگاہ ہون اونکے تمام حالات بیان کرسکتا ہون۔ مین انگلستان ہی ہوآیا ہون۔ اس شہر کے گنڈون کی کیفیت سے بواسطہ آگاہ کردونگا کہ آپ بآسانی سمجھ سکین گے۔ یہ پس مین چور اچکے تو نہین

مگر جلسا نہ گنڈے بہتیرے ہیں۔ یہہ چوری یا نقب زنی یا اور ایسی ترکیبوں سے جیب تو نہیں لوتے بلکہ تبل اور فریب سے اپنا کام نکالتے ہیں اونکے بڑے بڑے کلب ہیں اور اونمیں ضابطے اور قاعدے مقرر ہیں۔ جو شخص جیسی خدمت انجام دیتا ہو ویسا ہی اوسکے واسطے انعام اور ترقی مقرر ہے۔ انتظام کرنے والے وہ لوگ ہوتے ہیں جو سالہا سال کے تجربے اور مشاقی سے اپنی ہوشیاری اور چالاکی کا کامل ثبوت دیچکے ہوتے ہیں۔ ان کارخانون میں بڑے بڑے بھی کماتے رہتے جاتے ہیں۔ جیسے تمام کارروائیان تحریر ہوتی ہیں۔ قرضدار اور قرض خواہونے دیوانمیں کے حوض باید داد باید گرفت کی اصطلاح مقرر ہے۔ ملک فرانس کے تمام بڑے بڑے شہرون میں انکے کارخانون کی شاخین پھیلی ہوئی ہیں۔ اور جو کچھ انمیں آمدنی ہوتی ہے وہ سب صدر مقام پر ارسال کردیجاتی ہے۔ اگر اس جتھے کا کوئی شخص کسی مقدمہ فوجداری میں گرفتار ہوکر پیرس اور کسی شہر کے حبسخانے میں مقید ہوجاتا ہے تو اوس حال میں بھی کارروائی کرکے اپنی جتھے کے تمام کارگزاریون سے اوسکو برابر اطلاع دیتے رہتے اور جو مال آتا ہو اوس کی پوری تفصیل سے آگاہ رکھتے ہیں۔ اس گروہ کے سرغناؤن کی یہ شناخت ہو کہ نہایت خوش اخلاق۔ مہذب وضع کے ہوتے اور اعلی درجے کی پوشاک پہنتے اور بڑی ہی خوش تقریر نشان ہوتے ہیں۔ دنیا کا کوئی اہم معاملہ ایسا نہیں جسمین وہ واقفیت کامل نہ رکھتے ہون چاہے مسائل پولیٹکل یا سیاست مدن یا علمی بحث ہو ہر سب مین دخل رکھتے ہونگے۔ یہ لوگ اکثر اول درجے کے قہوہ خانون میں موجود رہتے اور تھیٹر اور تماشا گاہون میں اول نمبر کی نشست مین بیٹھتے اپنے ماتحتون کے کارروائیون کی نگرانی کیا کرتے ہیں جہان کسی اجنبی کو دیکھا اوسے باتون مین لگاکر نام پیشہ مشغلہ اور مسکن دریافت کرلیا۔ اور قہوہ خانے کو لگا لیگئے اور اسی اثنا مین گھڑی مٹوا یا پاکٹ بک جو کچھ ہتے چڑھا اوڑا دیا۔ ان جلسونکے بعض ارکان عدالتون مین بھی موجود رہتے ہین تاکہ اون لوگون کا حال معلوم ہوتا رہے جو مالی مقدمات مین سرسبز اور کامیاب ہوتے ہیں یہ لوگ اخبارات بھی پڑھتے رہتے ہیں تاکہ جو لوگ اپنا روپیہ کسی کام مین لگانا چاہتے ہین اونکے نام و نشان سے آگاہ رہے۔ یہ حضرت

بڑے بڑے مہاجنون کی کوٹھیون اور دولتمند تاجرون کے کارخانون مین بھی قرضہ یا کاروبار تجارت کے بہانے آیا جایا کرتے ہین اور موقع ملتا ہے تو گٹھری بٹوایا اور کوئی قیمتی شئے جو کچھ ملسکا گھما دیتے ہین مذہبی مقامات مین بھی جا پہونچتے اور شادی بیاہ مین بھی لوگون کو نوید پہونچاتے رہتے ہین اگر کہین آتش زدگی ہوتی ہے تو آگ بجھانے والون کے ساتھ ہاتھ بٹانے کے بہانے سے لوٹنے کو پہونچ جاتے ہین۔ جہان کسیکو بھانپا کہ شہر مین نیا آیا ہے تو ہوٹل مین جاکر اوس سے ملاقات پیدا کرتے اور جہانتک بس چلتا ہے بڑی بڑی رقمین اونسے مارتے ہین۔ بڑی بڑی کوٹھیان جو کرایہ پر جانے والی ہوتی ہین جنمین سب طرحکا سامان سجا ہوتا ہے اونکو بکرایہ لینے کے بہانے سے معائنہ کرتے ہین اور جو کوئی چھوٹی موٹی چیز ہاتھ لگ جاتی ہے اسکو اوڑا لاتے ہین بعض بعض امین سے بیش قیمت گاڑیون پر سوار ہوکر بڑی بڑی دوکانون کی سیر بھی کرتے ہین۔ وہان سے بیش قیمت اشیا خرید کر کے حکم دیتے ہین اچھا یہ سب اسباب فلان مقام پر ہمارے نام بھیجدیجئے گا ہمارا ملازم لے لیگا اور قیمت ادا کردیگا سوداگر اکثر یہی جواب دیتا ہی جی نہین اسکی کیا ضرورت ہے اسباب بلا تکلف آپ لیجائین شام کو چپراسی بل لیکر حاضر ہوگا آپ جائیے پر ہوٹل کا پتا ملنا کیسا۔ اور خریدار صاحب کا نشان کہان۔ بعض دفعہ یہ ترکیب کیجاتی ہو کہ دو آدمی ملکر دوکان پر جاتے اور ایک صاحب جو کسیقدر نشان ہوتے ہین وہ تو اسباب دکھانے والی میم کو باتون مین لگاتے ہین اور دوسرے صاحب گھات پاکر کوئی قیمتی زیور یا کپڑے کی گٹھری اوڑا دیتے ہین دھوم دھام خشنون مین بھی ہمارے گروہ کے نہایت تیز دست چست چالاک مجمعون مین گھل ملجاتے ہین اور کیسہ ہائے زر پاکٹ بک جیبی گھڑیان رومال اوڑا دیتے ہین بعض اوقات ہوٹلون مین دس بارہ آدمیونکی دعوت کی فرمایش دیجاتی ہے۔ اور صرف دو ہی تین آدمی پہونچتے ہین۔ وہان سے نقرئی ظروف اوڑا دیتے ہین۔

ایک دفعہ مین خود ایک ہوٹل مین موجود تھا میز پہی ایک چاندی کا کانٹا اور چمچہ جیب مین چھپا لیا تھا جب کھانے کی قیمت ادا کرنے کے واسطے میز کے پاس گیا ہون تو میم نے میرے حرکات وسکنات تاڑ کر بل مین ایک مد یہ بڑھا دی کہ بابت

قیمت چمچہ دکانٹا نقرہ مبلغ بارہ روپیہ۔ چپکے سے کان دبا کر پنیے۔ روپیہ دیدیئے۔ مگر دلمین اوس عورت کی جودت اور ذکاوت پر عش عش کر گیا۔

سراڈمنڈ۔ واقعی ہر جیسے کو تیسا کبھی نہ کبھی مل ہی جاتا ہے۔

ڈبالی۔ ابھی جناب ہزارون واقعات اسطرح کے دلچسپ ہین کہ بیان کرنے پر کوئی آئے تو گھنٹون ختم نہ ہون مگر ان سب مین ایک واقعہ بڑی چالاکی کا تھا۔ کوئی تین برس کا زمانہ گزرا ہوگا ایک مقام پر ایک نیک بخت آئین اور چند کمرے کرایہ پر لیکر مشہور کیا کہ ڈبی کے ذوحت کی دوکان رکھین گی مالک دوکانات سے کہا زینہ بہت بے موقع ہے نیچے سے اوپر کے درجے کو جاتے وقت کئی کمرے طے کرنا ہوتے ہین۔ ایسا زینہ نکالا جائے جو سیدھا اوپر کے درجے سے دوکان مین آکر پھوٹے۔ چنانچہ اوسکی اجازت سے آپنے بنوالیا لیکن دوکان آج کھلتی ہے نہ کل جو پوچھا جاتا ہے تو میم صاحب کہدیتی ہین ٹوپیان کارخانے سے تیار ہو کر روانہ ہو چکی ہین آجی کل مین آتی ہونگی اور یہان نیچے درجے مین زینے کے قریب ہی لکھنے کی میز لگائی رہتی اسی مین ایک چور خانہ بنایا تھا جو دوسری طرف پھوٹتا تھا اوس کے بعد ایک مہاجن کی کوٹھی مین پہونچین اور اوس سے بیان کیا میرے پاس فرانس بنک کے پچاس ہزار کے نوٹ ہین خوردہ کرانا چاہتی ہون کسیوقت میرے کارخانے مین آئیے معاملہ ہو جائے اور جو وقت مقرر کیجیے مین منتظر رہون غلام یہ کہ یہ دوسرے وقت اشرفیان لیکر پہونچے نوکر تو میم صاحب تک انکو پہونچا کر چلا گیا انہون نے دیکھا لکھنے کی میز کے قریب وہ نیک بخت بیٹھی ہوئی ہین اشرفیان بڑی احتیاط سے توکی اور پھر کہی اور تھیلی مین رکھی گئین نوٹ نکالنے کے بہانے تھیلی ہاتھ مین لیے میم صاحب میز کے اوس طرف گئین جہان چور خانہ تھا اور زینے سے اوتر کر خفیہ دروازہ پر پہونچین وہان گاڑی تو طیار ہی تھی فوراً سوار ہو یہ جا وہ جا یہہ بیچارہ دلال حق حیران رہگیا اور مین مہینے کی محنت اور منصوبے کا ثمرہ میم صاحب نے اس ترکیب سے حاصل کر لیا۔

مارٹھر۔ بڑے افسوس کی بات ہے۔

یہہ جملہ ابھی منہ سے نکلا ہی تھا کہ ڈبالی کی چہرے پر نظر پڑی دیکھا متبسم ہے یہ خاموش

ہو رہے ۔

ڈپائی ۔ آپ شاید یہ لکھنے والی ہونگی کہ ایسی طباعی اور ذکاوت کسی نیک کام مین کیون نہین صرف کیجاتی ۔

مارٹمر ۔ ہان ہمیشہ سے یہی مرا مطلب تہا ۔

ڈپائی ۔ اجی ایسی ہی ایک حکایت اور سُنئے ۔ ایک روز گرجا مین ایک بیگم نے اتفاق سے اپنی طلائی ناس دانی سامنے کی کرسی پر رکہدی ۔ ہنوز ہی دیر بعد دلہنی جو مین نماز دار ایک مہذب شریف قطع کے بزرگوار قریب کی کرسی پر رکوع مین تہے اور معلوم ہوتا تہا کمال خشوع اور خضوع کے ساتہ عبادت مین مشغول ہین سر اٹہا کر دیکہتے ہین تو بیگم صاحب آپ اسقدر متشرح کیون ہین ۔ انہون نے بیان کیا کیا کہون ابہی ناس دانی رکہی ہوئی تہی یہین سے غائب ہوگئی ۔ قیمت کی تو کوئی بات نہین ۔ وہ یہ تہا کیا ہی ۔ مگر اوسمین نواب صاحب کی تصویر لگی ہوئی تہی ۔

ان حضرت نے بہی بہت کچہ تاسف اور ہمدردی کا اظہار کیا اور باتون باتون مین پوچہا اگر اجازت ہو تو مکان تک ہمراہی کو حاضر ہون ۔ ان بیگم صاحب نے بہی بیجا بات نہ اعتبار کر کے شکریہ ادا کیا اور کہا مجہے کوئی حذر نہ تہا ۔ مگر آج مین ایک جگہ مدعو ہون نواب صاحب بہی وہین ہونگے پس یہان سے اوسکے مجہے وہین جانا ہے ۔ اسی لہیٹ مین اپنا اور اپنے شوہر کا اور جسکے ہان دعوت تہی اوسکا نام بہی بیان کر دیا ان صاحب کو کار وائی کا اور بہی موقع ملا ۔ وہان سے اوٹہکر سیدہے بیگم صاحب کے مکان پر پہونچی اور خادمہ کو بلا کر کہنے لگی ہماری بیگم صاحب نے بہیجا ہی جلدی ہان آج دعوت ہی اونکو چند مچہون اور کانٹون کی اسوقت سخت ضرورت ہے اتفاق سے مہمان تخمینہ سے زیادہ آگئے مچہے اور کانٹے کم پڑے ۔ اونہون نے مجہے بہیجا ہے ایک ایک درجن چاندی کے مچہے اور کانٹے ہمارے مکان کو مانگ لاؤ ۔ خادمہ انکو جانتی نہ تہی اور سنے کہا مین آپسے واقف نہین ۔ دے نہین سکتی ۔ انہون نے جواب دیا ۔ واقعی ہماری احتیاط حق بجانب ہے ۔ لیکن نشانی کیا ہے ہماری مالکہ نے اپنی طلائی ناس دانی مجہے دیدی ہے اور کہا ہے اسکو تم دیکہا دینا اور یہ بہی بتا دیا ہے کہ اسکے ڈھکنے مین ہاتہی لگی ہے اوسکے دبانے سے ایک اللہ

دھکا نکالتا ہے اور یہین نواب صاحب کی تصویر بیچ - ابو اوس خادمہ کو بھی یقین
نہ کیا اوسنے بلا چون وچرا اونکے اور کاغذ اونکے حوالے کیئے - اور یہ مزے سے چلے ہوئے
اس حکایت کو ڈبائی نے اس لہجے سے بیان کیا کہ معلوم ہوتا تہا کہ اس چال اور
چلکے پر آپ بہت خوش ہین - تہوڑی دیر تامل کرکے کہنے لگے ایک حکایت اور
سن لیجیے پہر ہمکو بہی اپنے کو تسلی کے واسطے عدالت بریت کی یادداشت طیار کرنا
ہے - لیجے ایک شخص نو بہت کچہہ دیہہ سن بلوغ پہہ پہونچ کر عدالت سے ملاحظا
کرنے کی گاڑی کرکے آرہا تہا - کوچبان کو جس محلہ کا پتا دیا تہا اوسکا
نام بہول گیا چنانچہ تہوڑی دور چلکر اترا اور نام پوچہنے لگا دیکہتا کیا ہے کہ سواری
اندر مری پڑی ہوئی ہے نہایت حیران ہوا یا الہی یہ معاملہ کیا ہے بہت سے لوگ
جمع ہوگئے اسی مین ایک شخص کم سن خوش پوشاک گاڑی کیطرف گریہ وزاری کرتا
ہے ایہا ہے ایہا ہے چیختا پڑا اور گاڑی مین گہس لاش کے پیشانی پر حسب دستور
بوسہ دیا اور بہت کچہہ جزع وفزع کی جسے یہ سادیکہا اس حادثہ پر متاسف ہوا اور
اس نوجوان بیٹے نے کوچبان کو ایک مکان کا پتا بتایا چنانچہ وہان پہونچکر گاڑی ٹہہرائی
اور روپیہ لیکر مکان مین داخل ہوا دروازہ بند کرلیا اور پہر پتا نہ چلا کہ صاحبزادی
کو زمین کہا گئی یا آسمان - لاش گاڑی پر ویسی کی ویسی ہی پڑی رہی -
سراڈمنڈ نے ان چالاکیون کی داستان سنکر ڈبائی سے کہا واقعی اپنے خوب نکالیتین
ان لوگون کی بیان کیجیے - پہر اسکے بعد اپنی کوٹہری مین چلے گئے -
اس شنا مین عدالتانہ کارروائی اسقدر ہوئی کہ پولیس نے انتہائی کا پتہ لگایا اور اوسکا
اظہار ہوا اس امر کی تحقیقات کی گئی کہ سراڈمنڈ اوسے کیونکر ملے اور اوسکے درد وکہ سے
کیونکر آگاہ ہوئے تہے اس بیچارے نے سارا حال اپنا بیان کیا کہ یون مجہہ پر مصیبت
پڑی اور اسطرح خدا نے سراڈمنڈ کو مجہہ پر مہربان کیا اوسکو یہ تو معلوم نہ تہا کہ نواب
کا انتقال ہوگیا ہے اوسکو آگاہ کیا چونکہ سراڈمنڈ کی جانب سے اوسکو یقین تہا
کہ اس شخص پہ ایسا الزام لگانا بالکل بیجا ہوگا لہذا وہ سند و مدرکے ساتھ اوس الزام
کی تردید کی اور سند مانگی جہانیرا نے مین مجرم سے ملنے کی اجازت ملی مگر اس بنا پر
نامنظور ہوئی کہ وہ ماخوذ کی صفائی کی گواہ نہی ہان اتنا اوس سے کہا گیا کہ جاندار

نواب پر دعوی نہیں کرسکتے اور کوئی اور وارث نہیں ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ہفتہ عشرہ ہی دنون مین اوسکو وہ تمام جائداد مل گئی۔ افلاس اور تنگدستی دفع ہوئی۔ دن پھرے اور اب اسنے امیرون کے محلے مین بہت بڑا عالیشان مکان لیا اور امیرانہ طریقے سے عیش و آرام شان و شوکت کے ساتھ بسر کرنے لگی شہر کے امیرون سے ملاقات آمد و رفت راہ و رسم بڑھانے لگے۔ اور جلسون دعوتون اور تماشون مین آنا جانا دولت اور ثروت سے رنگ رلیان منانا۔ اوسنے کبھی اختیار نہ کیا۔ اپنی گزشتہ حالت شوہر کا بیوقت مرجانا۔ اور پھر آخر آخر اپنے مہربان محسن سر اڈمنڈ کاپون بیگناہ محض اسی کی خاطر سے مبتلاے آلام ہونا۔ ایسا نہ تھا کہ خاطر کبھی شگفتہ ہونے پاتی۔

بالکن کا حال سُنئے کہ اسکو اپنے باپ کا نام تک معلوم نہ تھا۔ جب نواب مرے ہین اور یہ بھی عدالت مین طلب ہوئی ہے۔ کہ قہوہ خانے مین سر اڈمنڈ اور نواب کے مابین جو گفتگو ہوئی تھی اوسکے بابت گواہی دے اور ضمناً مزید تحقیقات کے دوران مین اسکے مان کو خبر ہوئی کہ نواب نے انتقال کیا۔ تب جاکر اسکو بھی معلوم ہوا کہ وہی نواب اسکے باپ تھے۔ اتنا تو معلوم تھا کہ اوسکا باپ کوئی امیر اور ذی مرتبہ شخص ہے باقی مفصل پتہ اسکی مان نے اونکو کبھی نہین بتلایا تھا۔

اس واقعہ موت سے البتہ یہ تمام باتین معلوم ہوئین اور اگرچہ دلمین ایسی محبت تو نہ تھی جیسے اولاد کو ہونی چاہئیے۔ مگر پھر بھی جب اوسکو معلوم ہوا کہ کسی شخص نے نواب کو یون مار ڈالا تو اوس سے فی الجملہ عداوت اوسکو ضرور پیدا ہوگئی اب اُسکو خیال آیا کہ نواب سے مارٹمر صاحب اس انداز سے گفتگو کرتے تھے اور یون دونون مین مناقشہ ہوا تھا۔ اور یون دونون غیظ و غضب کی حالت مین باہر نکلے تھے۔ غرضکہ ان شبہات اور مابعد کے واقعات۔ مثلاً خدمتگار کے ساتھ آویزش۔ صندوقچہ کا مارٹمر صاحب کے قبضے مین نکلنا۔ اور دیگر واقعات جنکا مذکور ہوچکا ہے ان سبنے مل جلکر یقین دلا دیا کہ ہو نہ ہو سر مارٹمر ہی میرے باپ کے قاتل ہین۔ انہائی کے کان تک جب یہ شہرت پہونچی کہ ایک لڑکی پالن نامی نواب کے نطفے سے ہے تو اوسنے تلاش کرکے اوسکو بلوایا اور بہت کچھ تسلی اور تشفی دیکر وعدہ کیا کہ اگرچہ تم قاعدے کے پیٹ اور ناجائز تعلق سے پیدا ہو مگر ہو تو اوسنین سے تم میرے ان

رہا کرو۔ تمکو کسی بات کی تکلیف نہ ہوگی پس پالن نے بھی بخوشی خاطر منظور کیا اور اہتالی نے اوسکی مان کیواسطے بھی اچھا سا مکان کرایہ کو لیکر اوسکے بسر اوقات کے واسطے معقول تنخواہ مقرر کردی۔

پالن اب اپنے حال مین بغنایت الہی بہت کچھ مطمئن تہی۔ ہان کبھی کبھی اگر کچھ خیال آجاتا تو اتنا کہ رنڈی کے پیٹ سے ہے اہتالی کبھی کبھی برسبیل تذکرہ اوسکو یقین دلاتی تہی کہ سہ اڈمنڈ پر نواب کے قتل کا الزام بالکل غلط ہے مگر اوسکے ذہن سے یہ بات کبھی نہ نکلتی خیر جو کچھ دونون بالخاصیت نیک مزاج تہین اتنے اختلاف پر کبھی دلون مین کدورت راہ نہ پاتی تہی۔

دونون مصیبتین جھیل چکی تہین ایک زمانہ گزرا تہا کہ دونون مبتلاے افلاس تہین۔ دونون کو جام فلاکت سے تلخ کامی نصیب ہو چکی تہی۔ اور اب جو دونون کے دن پھرے تو دوستی اور محبت بہت کچھ استوار ہوگئی۔

معاملات دنیا پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتون کی قسمت مین بڑی بڑی مصیبتین لکہی ہین۔ جہان دیکہو سب سے بڑی تکلیف انہین کے حصے مین پڑتی ہے اگر زن و مرد کے تعلق مین کوئی حرکت خلاف رسم و رواج ان دونون سے سرزد ہوگی تو اوسکا خمیازہ عورت ہی کو زیادہ بھگتنا پڑے گا۔ اوسکی آبرو جاتی رہے گی بدنام ہوگی۔ وہی زیادہ ذلیل و خوار ہوگی۔ اوسکی پیشانی پر ایسا کلنگ کا ٹیکا لگے گا کہ عمر بہر کسی کام کی نہ رہیگی۔ اور مرد ذات کو کیا۔ چار دن کے بعد دہوے ہائے صاف گھر گرستی مین دیکہئے تمام سخت مصیبتین اسی کی جان کے واسطے ہین۔ بچون کا پالنا۔ پرورش کرنا کیا کم تکلیف دہ ہے۔ اگر شوہر آوارہ لاپرواہ نکلا تو یہ بیچاری گھر مین بچون کو لیئے مصیبتین جھیلتی اور گہوارے کی ہر جنبش پر آنسو کا تار لگاتی ہے۔ دن کو دن رات کو رات نہین سمجہتی اور میان صاحب مین کہ جورو بچون سے بے خبر۔ گھر باہر کو آگ لگا کر بنمین تنتے پھرتے۔ رنڈیون کے کمرے جہانکتے۔ قمار خانون مین بوچھے اڑاتے چنڈو مدک کی دوکانون مین قلابازیان کہاتے یا شراب خانون مین ہڑ لگاتے ہین اور یہ ان سب باتون کی عوض مین اوسکو نصیب کیا ہوتا ہے ذرا سی بات پر آبرو ریزی خفیف سے قصور پر الزام!

القصہ نواب کی موت کے پہلے ہفتے کے بعد سر اڈمنڈ کے مقدمے کی پیشی آئی اوس روز علے الصباح آپ بیدار ہوئے۔ اور خلاف معمول اہتمام خاص سے منھ ہاتھ دھویا پوشاک درست کی۔ اور گاڑی مین عدالت کو روانہ ہوئے۔ جسوقت پولیس کی حراست مین داخل اجلاس حاکم ہوئے ہین۔ ہر شخص خاموش چارونطرف سناٹا ہوگیا۔ مجرمون کے کٹہرے مین بندکیے گئے۔ ایک دفعہ نظر اوٹھاکر دیکھتے جو ہین تو کیسقدر بلندی پر تین مہذب صورت معزز وضع۔ بزرگوار نظر آئے۔ اونہین کے مقابل بارہ اشخاص جنکے چہرے سے متانت اور سنجیدگی مترشح تھی انکی طرف نظر غور سے دیکھ رہے تھے۔ داہنی جانب روکھی پھیکی صورت کے وکیل سرکار اونکے سامنے تین حاکم اجلاس پر اور اونہین کے محاذی کونسلیونکی میز بن بچھی تھین۔

اس سمان کو دیکھکر سر اڈمنڈ پر عجیب کیفیت طاری ہوئی۔ سہ چار مین آیا۔ طرح طرح کے خیالات کا ہجوم ہوا۔ چونکہ بہت سے ناظرین انکو پہچانتے تھے۔ انکو یقین تہا کہ سب لوگ واقعی مجھے دیوانہ سمجھتے ہونگے۔ جسقدر سوالات پوچھے گئے اونکے جوابکے سوچ سمجھے۔ بدحواسی سے اولٹے پلٹے زبان سے نکلے جسوقت وکیل سرکار نے انکو ایک معزز محسن نواب کا قاتل قرار دیا۔ تو انکے چہرے پر کچھ بھی آثار ناراضی پیدا نہ ہوئے۔ پالن اور خدمتگار کے اظہارات پر کچھ بھی اعتنا نہ کی۔ لنسی صاحب اتہالی۔ باطن شاہ نے جو صفائی کی گواہی دی اوسپر بھی اونہین خبر نہ ہوئی۔ اور آخر کو جب انکی کونسلی نے معرکے کی اسپیچ دیکر تمام سامعین۔ جوری اور ججون کو محو حیرت بنا دیا تو اس تماشے پر ہکا بکا ہوکر دیکھنے لگے۔ کہ آخر یہ معاملہ کیا ہے۔ جوری نے بلا مشورہ بالاتفاق حکم لگایا کہ ملزم قاتل تو ضرور ہے۔ مگر یہ بھی ثابت ہے کہ اسکے حواسون مین اختلال ہے۔ حاکم نے حکم دیا کہ مجرم کو حوالات لیجاؤ جوری کی رائے سے عدالت کو چونکہ اتفاق نہین اسوجہ سے فوراً حکم نہین نافذ کیا جا سکتا۔

الغرض سر اڈمنڈ حکم شاہی کے انتظار مین پھر حوالات واپس کئے گئے۔

وہان پہونچکر اب انکو اپنی اصلی حالت کا ادراک ہوا۔ اور یاد آیا کہ جوری نے جو حکم لگایا ہے اوسکی رو سے جان تو بچی۔ مگر تاعمر قید ضرور قرار پائے۔ جون ہین یہ خیال ذہن مین گزرا فوراً اضطرار اور انتشار دفع ہوگیا۔ طبیعت مین سکون آیا۔

جیسا کہ اکثر اطمینان اور فراغت خاطر کی حالت مین رہا کرتا تھا جسطرح اندھیرے مین کسی چیز کی تلاش اور تحقیق کیواسطے کوئی دل کا مضبوط اوٹھ کھڑا ہوتا ہے اوسیطرح یہہ بھی اپنی حالت پر غور کرنے لگے کہ آیا فی الواقع مین مجنون ہون یا نہین اتنی عمر آئی جو کچھ مینے کتاب القا کے ذریعہ سے معلومات ابتک حاصل کی وہ آیا محض دھوکا فریب اور سراب خیال اور خواب تھا یا کچھ اوسکی اصلیت بھی تھی۔ ماسٹر مُوتھی کا قول اپنے بزرگونکی نسبت۔ خود اوسکے حالات لنسی صاحب کی حرکات۔ دونون بہنون کا قصہ۔ مریٹ کی سوانح عمری۔ گرانڈیر کا راز۔ وہان کے مکان خوفناک کا افسانہ۔ بیگم ارن ہیمر کی داستان۔ نواب ڈلارو کا واقعہ یہ سب یکے بعد دیگرے پیش نظر ہوگئے۔ انکو بے اختیار ہنسی آئی لاحول ولا کیا خیالات پریشان کی رنگ آمیزیان ہین۔

نظر اوٹھا کر سامنے دیکھا کمرے مین جو میز بچھی تھی۔ اوسپر وہی کتاب القا جو سفر و حضر مین سایے کیطرح دم کے ساتھ موجود رہتی جسکی معرفت آپ پاگل بنہین رہی ہے۔ اوٹھے۔ کتاب اوٹھائی۔ اور طرح طرح کے اسرار کا خیال کرنے لگے کہ کون کون کام اس کتاب سے نکل سکتے ہین۔ کتاب بھی اوسی کے مطابق اوراق یکے بعد دیگرے پیش کرتی گئی میز سے یہ کہتے ہوئے لوٹ آئے "نہین نہین ابھی میری عقل سلامت ہے۔ خدا کرے مجنون کی رائے بھی یہی ہو" مگر اب انکو نہایت شرمندگی ہوئی کہ توبہ توبہ اجلاس پر مجھ سے کیا کیا حماقتین ہوئین۔ لامحالہ کوئی تو سمجھتا ہوگا یہ شخص بکاسڑی پورا دیوانہ ہے۔ اور کوئی یہ کہتا ہوگا کہ دیوانہ نہین تو مجرم ضرور ہے خیر جو چہ بادا باد۔ تن بہ تقدیر ع۔ جو کچھ خدا دکھائے ناچار دیکھنا۔ قسمت کی بُرائی کی حد ہو چکی اب جو کچھ مقدر مین ہے ہونے دو۔

اوس دن سر مارٹر نہایت اطمینان۔ چین سے گھوڑے بیچ کر سوئے۔ صبح کو کسی بندۂ خدا نے نہایت نفیس اور لذیذ غذا۔ میوے۔ اور طرح طرح کی خوشنما اور خوشبودار گلدستے اور چند کتابین جیلر کے موفت باہر سے بھیجدین اوسکے ساتھ کوئی رقعہ نہ پرچہ۔ جس سے پتہ چل سکے کہ کس مہربان نے یہ غائبانہ عنایت اس مصیبت اور حالت مین کی ہے۔ ہان ایک کارڈ پر اوسکا نام بہت واضح اور خوشخط لکھا ہوا

تھا۔ اور شان خط سے کسی عورت کا لکھا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ اسی طرح چھ دن۔ اوس جیل مین رہے بالمرہ طرح طرح کے تفسیس کھانے۔ گلدستے اور اخبارات ان کو پہونچائے گئے۔ مگر یہ کسیطرح نہ کھلا کہ آخر یہ بھیجنے والا کون ہے۔ اسی حالت مین ایک ہفتے کا زمانہ گزرا۔ آٹھوین دن محافظ جیلخانہ نے انکو خبر دی کہ آپ کی نسبت حکم شاہی نافذ ہوگیا سرشام آپ کو پاگل خانے روانہ ہونا ہوگا۔ انکو مجال عذر ہی کیا تھی۔ بعد غروب آفتاب گاڑی مین بند کرکے وہان بھیجدئے گئے۔ یہ مقام بستی سے باہر اور گو یا مفلسون فاتر العقلون کیواسطے اسپتال اور حوالات تھا وہان جاکر یہہ اون لوگون مین مقید کردیے گئے جو جنون کیوجہ سے مرتکب جرائم ہو چکے تھے۔ مکان فی الجملہ آرام دہ تھا۔ یہان بھی روزمرہ وہی خوان نعمت اور غائبانہ دوست کی سوغات پہونچا کی۔ یہان اتنا ہوا کہ پہلے دن جب داروغہ جیلخانہ نے حسب قاعدہ معائنہ کیا ہے تو بہدایت ڈاکٹر اخبارات نکال لیگئے تاکہ مریض کو مبادا ایسی کوئی خبر دیکھنے کا موقع نہ ملے جس سے کسیطرح کا طبیعت مین ہیجان پیدا ہو کیا وجہ کہ اکثر تجربے مین آچکا تھا کہ پولیٹکل جھگڑون کے حالات پڑھ پڑھکر بعض اشخاص کے جنون مین شدت ہوگئی تھی۔ اکثر اوقات کتابین اور آتش خانے کے آرایش کی چھوٹی چھوٹی چیزین۔ سنگار میز کا سامان بھی آیا کرتا تھا۔ اوس سے پایا جاتا تھا۔ کہ ہو نہ ہو کوئی عورت یہ تحائف انکو بھیجا کرتی ہے۔ جس کمرے مین انکا قیام تھا اُس سے اور دوسرے کمرون سے ایک راستہ تھا۔ اون مین یا تو وہ لوگ تھے جو فی الواقع مسلوب الحواس تھے یا لوگون ہی نے اونکو سمجھ رکھا تھا ان کمرون کی ایک سرے پر وسیع میدان تھا جہان آٹھ بجے صبح اور ساڑھے سات بجے شام کو یا گرمیون مین ساڑھے نو بجے شب کو سیر و تفریح کی اجازت تھی۔ اس صیغے مین تین شخص اور تھے چوتھے ہمارے ہیرڈمنڈ جا ملے۔ چند روز کی یکجائی اور مجالست سے ایک طرح کی یک جہتی پیدا ہوگئی۔ شاعر تو دو ہی کو لکھ گیا ہے مصرعہ خوب گزریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو۔ یہان تو سلامتی سے چار یکجا ہوئے بہت خوب گزرنے لگی۔

اِن مین سے ایک تو بینیسٹھ برس کے معمر سن رسیدہ۔ بزرگوار تھے۔ کہولت سن سے چندیا اور کنپٹیون کے بال تشریف لیجا چکے تھے۔ ہان گدی کیطرف روئی کے چند

گائے باقی تھے۔ پیشہ قدخمیدہ کمر اور زیرک پائے جاتے تھے مگر آپ کو ایک غیر معمولی جنون تھا۔ طبیعت میں بدوشعور سے ذکاوت وطباعی بلا کی تھی اور سپر تعلیم طب سونے میں سہاگا ہوئی۔ آپ کا دعوی تھا کہ ڈاکٹر ہاروی بانندہ انگلستان دوران خون کے مسئلے کی ایجاد کا دعوی باطل کرتا ہے۔ یہ بات تو قدما کی نکالی ہوئی ہے اسنے صرف اسبات کو زندہ کرکے اعلان البتہ کردیا ہے۔ چنانچہ تصنیفات اغلاطون سے آپ یہہ حوالہ دیتے تھے۔

"چونکہ قلب مبدء شرائین کا ہے اور اوسی سرچشمے یا منبعے سے لہو جوش کے ساتھ نکلکر تمام جسم میں ہر طرف دورہ کرتا ہے اور جسطرح نہروں سے پانی پہونچایا جاتا ہے اوسی طرح لتغذیہ وشادابی جسم کی غرض سے بذریعہ شرائین خون پہونچتا ہے"

چونکہ انگریزوں میں اس جدید تحقیقات کے سبب سے ہاروی کی بہت کچھ عظمت قائم ہوگئی تھی اسوجہ سے لوگ سمجھتے تھے کہ ایک انگریز کی عزت کے سبب میں انکو غلط ہوگیا ہے خطرہ ٹل گیا ہے۔ انگریزی اخبارات بھی انکی بے دے کرتے تھے۔ پس نتیجہ یہ ہوا کہ حذاقت اور لیاقت کی وجہ سے جو عزت اور شہرت انکی تھی وہ سب جاتی رہی۔

مرلیضوں نے کنارہ کیا۔ آدمی تھے دہن کے۔ جو دلائل تحریری وتقریری پیش کرتے لوگ اوسکو دیوانے کی بڑ یا مجنون کی زُل سمجھتے۔ اور نہ اسکو پڑھتے اور نہ سنتے انہوں نے آخر زچ ہوکر ایک لکچر روم کھولا اور تفہیم مسائل وحقائق علم تشریح کے واسطے آدمیوں چیتی چیتی موٹی تصویریں لاکر رکھیں مگر اسپر بھی کسینے اعتنا نہ کی۔ کالی چڑیا تک نہ آئی۔ آخر مایوس ہوکر اوسکو بھی بند کرنا پڑا۔ روپیہ پیسہ تو درکار نہ تھا۔ باپ بہت کچھ دولت چھوڑ مرے تھے۔ مگر یہاں اس ناکامی میں جو خفت ہوئی اوسنے انکے دلکو پاش پاش کردیا جھنجلا کے ایک اور تدبیر نکالی تاکہ داغ مذلت وندامت بالکل دھو جائے اور جس دُنیا نے انکو خبطی سمجھکر چھوڑ دیا ہے وہ جھک مارکر پھر انھیں کیطرف رخ کرے۔ فن تشریح میں یدطولےٰ حاصل تھا ہی جسم انسان کی ہڈیوں اعضا جوارح۔ رگ پٹھوں سے بخوبی واقف تھے۔ اپنے دو پیکر انسان کے طیار کیے ایک مرد کا جسمیں تمام شرائین بخوبی نمایاں تھے اور ایک عورت کے وضع حمل کی حالت کا ان تصویروں کی تعریف بہ حیثیت تصویر تو بہت کچھ

ہوئی - مگر انکی تشریح دانی کی داد کسی نے نہ دی - اسمین بہی ناکامی ہوئی - اور یقین ہوگیا کہ دنیا مین کوئی بہی ایسے حکیم دانا اور طبیب حاذق کی قدر دانی کی لیاقت نہین رکھتا چونکہ رات دن اپنی مومی تصویر ونکی دھن رہتی تہی انکو یقین کامل ہوا کہ جسم انسان کی ہر جزوی وکلی چیز کے بنانے مین مجہے قدرت حاصل ہے اب اس سے بڑھکر کچہ اور ہنر دکھانا چاہیئے - رفتہ رفتہ اب یہ خبط پیدا ہوا کہ جسم تو بدرجہ کمال بنالیا صرف جان ڈالنے کی کسر ہے - بس اب اوسی کی تدبیر چاہیئے اور دیکھنا چاہیئے کہ کس جگہہ مرکز روح ہوتا ہے اور کیونکر وہان روح پہونچائی جاسکتی ہے - آپ نے ایک کمرہ اسی واسطے مخصوص کرلیا - اور اوسکو تمام آلات اور سامان ضروری سے آراستہ کیا کسی متنفس کی مجال نہ تہی کہ بجز انکے اوسمین قدم رکہہ سکے - اسی خبط مین کئی مہینے بلکہ سالہا سال گزر گئے - مگر کچہہ اور مجبور انکو معلوم نہ ہوا آخر کار مجبوراً انہون نے بلا کسی خیال اور لحاظ کے یہ مصمم قصد کرلیا کہ یون خیالی باد ہوائی تیر لگانے سے کام نہ چلے گا - کچہہ ہی ہو ہر چہ باداباد کسی زندہ انسان کو پہانس لاؤ - اور اوسپر عمل کرکے تحقیقات کرو - ایک شب گہر سے نکلے - سردی شدت کی پڑ رہی تہی - سڑک پر ایک نوعمر آدمی مفلس قلاش - اجل گرفتہ انکو ملگیا - اوسکی حالت دیکہکر یہ سمجہ گئے کہ یہہ خانماں بربادِ فاقہ کش بے یار و مددگار ہے - اوس سے حال پوچہا تشخیص صحیح نکلی - یہہ اوس محتاج کو طرح طرح کی ترغیب دیکر اپنے ساتہہ بلا لائے - بہت خاطر مدارات کی پیٹ بہر کہانا کہلایا آرام سے بٹہایا - اور جام شراب پینے کو دیا - اسمین ایک منوم دوا ملی تہی پیتے ہی یہ بیچارہ غنین ہوگیا - ڈاکٹر صاحب تو اپنی دھن کے پکے تہے - انکو اس غریب محتاج لاچار کی حالت پر کیا ترس آتا - فوراً اپنی سفاکی پر مستعد ہوگئے - اور جہوٹے ہی پہلے اوسکی شہ رگ کاٹ دی ادہر تو اوسکی روح قبض قطرہ قطرہ نکلنے لگی اور ادہر جس جس مقام کی تحقیق منظور تہی اوسکو چھری سے چاک کرکے آپ معائنہ فرمانے لگے -

بخت و اتفاق کی بات شکار پا جانے کی خوشی مین کمرے کا دروازہ بند کرنا بہول گئے تہے - مالکہ مکان ایک بڑہیا تہی - اوسکو موقع جو ملا دروازہ کہلا پاکے بے روک ٹوک درآنہ گھسی چلی آئی - یہان یہہ سامان دیکہکر بے اختیار چیخ اٹہی

سارا گھر سر پر اوٹھا لیا ہر کس و ناکس کو خبر ہو گئی - اور ڈاکٹر صاحب کے کرتوت کا بھانڈا پھوٹا - لوگ دوڑ پڑے اور حضرت دھر لئے گئے - آخر کار بعد تحقیقات کے مہلک مجنون قرار پاکر پاگل خانے مین بند کیے گئے - اب تک کوئی تیس ۳۰ برس کا زمانہ گزرا ہے تب سے یہین مقید ہین اور آج تک جب کبھی موقع ملتا ہے تو اب بھی دعوی کیے جاتے ہین کہ اگر کافی سامان اور آلات کوئی مجھے مہیا کر دے تو ایسا مکمل جیتا جاگتا انسان بنا دون کہ اوسمین ایک نقص بھی ایسا نہ نکلے جیسے انسانون مین ہوا کرتے ہین -

دوسرے صاحب انسے بھی بڑھے چڑھے تھے صورت سے نہایت متین - نیک مزاج - رحم دل - حرکات سکنات دیکھئے نہایت پسندیدہ باتین سنئے کمال درجہ شیرین عمر مین ڈاکٹر سے کوئی پانچ چھ برس چھوٹے ہونگے - چہرے سے معلوم ہوتا تھا کہ اپنے وقت مین صورت شکل بھی اچھی ہوگی مگر ابتدائے عمر سے صورت اور سیرت مین خدا نے کلی مبائنت رکھی تھی - بلا کے سنگدل قسی القلب - اور ظالم - جب کبھی موقع ملتا بے رحمی سفاکی کر گزرتے بچپن مین مکھیون کو پکڑ پکڑ پر نوچنا لکھوری کو سوئی سے چھید چھید کے نچانا - خوبصورت خوبصورت تتلیونکو شمع کی لو مین جلانا - گرم گرم سیخ نکو بلی یا کتے کے بچونکی آنکھون مین بھونکنا - بس یہی تفریح - دلی مشاغل تھے - جون جون سن بڑھتا گیا ویسے ہی سلامتی سے ان مظالم مین ترقی ہوتی گئی - اور ایذا رسانی ہلاک کرنے کی حکمتین نئی نئی آتی گئین - اگر مظالم پاپائیا کے عہد مین پیدا ہوئے ہوتے یقیناً انکو بہت اچھی خدمتین ملتین - اور یہ بھی رجحان طبیعت کی موافقت بہت کچھ موقعے کارگزاری دکھانے کے پاتے ادنی سی بات یہ ہے کہ آپ نے اوسی کم سنی مین چھوٹی چھوہیان پکڑنے کو ایک چوھے دان ایجاد کیا اوسی سے چوہیان پکڑ پکڑ کے اونکی کھوپڑی مین کیلین ٹھونکتے اور جب وہ تڑپتین تو لطف اوٹھاتے - زمین کھود کے کیڑے مکوڑے نکالتے اور ٹکڑے ٹکڑے کاٹ کر اونکا تڑپنا اوچھلنا دیکھتے اور چھوٹی مچھی مین پسی ہوئی مرچین بھر کر کتون اور بلیونکی آنکھون مین پھونکتے - بہت سے خرگوش پال لیے تھے اگر اچھے خاصے جیتے جاگتے خرگوش کو پکڑتے اور اوسکے ٹکڑے ٹکڑے کرتے اور کبھی یون ہین - مسلم زندہ - ہلکی آگ

مین پرون ہونا کرتے - گھوڑ دنکی کو چین حاث دینے اور سیر دیکھتے مختصر یہ ہے کہ
کوئی ترکیب ستانے دق کرنے اور ایذا پہونچانے کی ایسی نہتی جو بیچارے بے زبان
جانورونکے واسطے اوٹھا رکھتے -

یا ملرف تو قساوت قلبی - سنگدلی - ظلم پسندی کا یہ حال اور دوسری طرف
انسانون کے ساتھ مزاج مین نہایت مہربانی - اور فیاضی تھی - کوئی محتاج نظر آیا -
یا کچھ اوسوقت آپکے پاس ہوا فوراً ترس کھاکر سب اوسکو دیدیا - ایسی دوستانہ آشنا
کا ذرا سا کام ہوا مستعد ہوگئے کوسون تک اوسکی خاطر سے پیدل دوڑتے مین گھر
مین کوئی غمی ہوتی اسقدر روتے کہ جسکی کوئی حد نہین - مگر نہین معلوم کیا بات تھی
کہ جانورونکی تکلیف دیکھ دیکھکر روحانی خوشی ہوتی تھی - آخر کار اس صفت کی
یہانتک ترقی ہوئی کہ سرکار کی جانب سے قانونی دست اندازی کی نوبت آئی اور ایک
مقدمے مین پھنس گئے -

اوسوقت انکی عمر کوئی اندازہ اونیس ۱۹ برس کی ہوگی - انکے والدین نے ایک موضع مین
مکان مول لیا - اوسکا باغبان بھی قریب ہی رہتا تھا - اوسکے بہت سے بال بچے تھے
یہ حضرت بھی اکثر اوسکے گھر جاتے آتے - اور بچون سے بھی بہلاتے تھے قضاکار
ایک روز یہ وہین بیٹھے تھے - مالن کو پڑوس مین جانے کی ضرورت ہوئی - کوئی
سال بھر کا بچہ گود مین تھا انکے پاس چھوڑ گئی کہ آپ ذری بہلائے رہیگا مین ابھی آتی
ہون - انہون نے بچے کو اوٹھاکر زانو پر رکھ لیا وہ بھی کھیلنے اور ہنسنے لگا - انہون
نے یہ کیفیت جو دیکھی سنک آگئی خیال آیا کہ انگلستان مین لوگون کو گلے مین
پھانسی دینے کا رواج ہے - دیکھنا چاہیئے اوسوقت کی کیفیت کیسی ہوتی ہے آؤ
اسکو اوسیطرح لٹکا مین اور سیر دیکھین - ایک رسی کا ٹکڑا پڑا ہوا تھا چھت
مین لٹکایا اور سکر بندی لگاکر بچے کی گردن مین ڈال دی بچہ پہلے تو سمجھا کھیل
ہے قلقاریان مارتا اور دیر تک ادہر اودہر ہاتھ پاؤن چلاتا رہا کہ دفعتہً انہون
نے بچے سے ہاتھ نکال لیئے اور وہ رسی مین لٹک گیا - بچے کی جان ہی کیا فوراً
نکل گئی - اگرچہ انہون نے جھٹ پٹ رسی کاٹ ڈالی تھی مگر اتنی سی جان کیواسطے
اتنی ہی کافی تھا قضاکار ایسیوقت ان ہی آن پڑی - یہ کیفیت دیکھکر بیہوش

گھڑنے سے گر پڑی اور اسقدر رنج ہوا کہ ہوش آنے کے بعد بھی حواس عمر بھر نہ ٹھکانے ہوئے بالکل مجنون رہی۔

یہ حضرت بجرم قتل عمد گرفتار ہوئے۔ مقدمہ قائم ہوا۔ اور اوسی پاگل خانے مین آئے جہان ڈاکٹر صاحب تھے۔ یہان بھی جان ستانی کا شوق قائم رہا۔ زیادہ دست رس تو نہا نہین۔ کوئی اور تو ملتا نہ تھا یہان آفت زدہ مکھیو نکی موت کھیر کھا کر اونکو وہان تک ضرور بھیجدیتا۔ شکر خورے کو شکر ملجاتی ہی۔ اب اونہین کو غنیمت سمجھکر شکار کھیلتے اور پکڑ پکڑ کے طرح طرح کی ترکیبون سے جان لیا کرتے۔ یہ ایک تیئیس چوبیس برس کی عمر کا نوجوان تھا۔ چند روز تک مقام بسٹمر مین قریب پاگل خانہ مین آکر بسا تھا۔ کوئی ڈیڑھ برس کے بعد اکیس برس کی عمر مین ایک حسینہ سے اپنے شادی کی۔ یہ اپنے گھر سے بہت کچھ دھن دولت "دان دہیز" ساتھ لائی تھی۔ سال بھر تک تو بڑے مزے مین کٹی۔ خدا کی عنایت سے ایک لڑکا بھی پیدا ہوا۔ مگر شامت اعمال جوئے کی لت پڑ گئی۔ ایک شب کو یہانتک نوبت پہونچی کہ اب سب کچھ ہار گئے جو کچھ لیا پونجیا ہی سب پھڑ پہ رکھدی۔ پورا سیاب میز کرسی گہر گرستی سب نذر قمار بازی ہوا۔ یہانتک کہ تن پر جو کپڑے تھے وہ بھی بازی پر لگا دینے کو طیار ہوئے۔ مگر کسی نے منظور نہ کیا۔ اب جاکر انکو ہوش آیا۔ آنکھ کھلی۔ مفلسی۔ فلاکت۔ احتیاج سامنے آکھڑی ہوئی۔ یہ بھاگے قمار خانے سے گھر پہونچے دیکھا بیوی اور بچہ پڑے سو رہے ہین۔ دونون کی محبت نے جوش کیا۔ خیال آیا افسوس آج تو مین سبھی کچھ ہار آیا۔ بالکل کھک ہوگیا۔ ان کی پرورش پرداخت اب کہان سے ہوگی تنبھی پاس نہین۔ کھانے پینے تک کا ٹھکانا نہین۔ یہ ناز و نعم کے پالے۔ کیونکر بسر کر سکین گے۔ انکی زندگی دنیا مین کیونکر کٹے گی۔ ہائے کیسی کیسی مفلسی غریبی محتاجی سے انکو پالا پڑیگا۔ بس ایک ایک بوسہ دیا اور لپک کر استرہ نکال سوتے کے سوتے اون بیچارون کو آغوش اجل مین پہونچا دیا۔ گھبرا کر اوسی ہیجان مین کھڑکی کے راستے سڑک کیطرف سے بھاگے۔ جابجا چوٹ بھی لگی کیچڑ مین لت پت ہوگئے اور دیوانے سے اوھر اوھر دیوانہ وار بھاگے جاتے تھے کہ پولیس کا پترول گشت مین تھا۔ اوس نے

دیکھا ایک شخص دیوانون کی طرح کیچڑ مٹی مین لہرا بھاگا چلا جاتا ہے۔ روکا۔ آپ نے سارا حال بیان کیا۔ اوسنے فوراً زیر حراست کیا۔ اور مقدمہ فوجداری قائم ہوگیا۔ عدالت مین بھی اپنے بڑے فخر سے یہی بیان کیا کہ جب روپیہ پیسہ کچھ نہ ہاتھ آخر یہ دونون محتاجی مین ایڑیان رگڑ رگڑ مرتے یہ اس مصیبت سے بچانے کے واسطے دونون کو ذبح کر ڈالا مگر اسکے کونسلی بڑی لیاقت کے ساتھ اس امر کو ثابت کیا کہ ایسے شخص کو جسکی نیت یہ ہو سزائے موت دینا بالکل خلاف انصاف ہے چنانچہ جوری نے بھی رائے دی کہ یہ شخص مجنون ہے اور اسطرح پاگل خانے مین داخل ہوئے حضرات ناظرین یہ تمام حالات انکو کسی کی زبانی نہین معلوم ہوے اور نہ ان مجانین نے بیان کیے جو کچھ علم ہوا اوسی کتاب القاسے اب انکو اور بھی یقین ہوگیا کہ انسان بذات خود کوئی چیز نہین صرف واقعات عالم کے تیز رفتار دریا مین ایک کشتی ہے وہ جس رخ چاہتا ہے بہا لیجاتا ہے۔

ایک روز علی الصباح داروغہ جیل ایک شخص کو ہمراہ لئے آیا کشیدہ قامت۔ دبلا پتلا۔ ادھیڑ۔ سیاہ پوشاک پہنے ہوئے سلیقے سے ایک طرحکا تحمل ظاہر تھا۔ یہ چارون آدمی اوسوقت صحن مین ٹہل رہے تھے۔ داروغہ جیل نے بعد صاحب سلامت اور معمولی مزاج پرسی کے کہا۔

حضرات یہ صاحب علم کاسہ سر کے ماہر ہین۔ اگر آپ لوگ ازراہ عنایت اتنی تکلیف گوارا کرین کہ اپنا اپنا سر آپکو معائنہ کرلینے دین تو کمال مہربانی ہو ان چارون آدمیون نے درخواست بسر و چشم قبول کی اور ہنسی خوشی راضی ہوگئے۔

پہلے ڈاکٹر کے سپرد کا امتحان لیا گیا اوسکے بعد جورو اور بچے کے قاتل کی باری آئی اوسکے بعد اوس شخص کی آزمائش ہوئی جسنے باغبان کے لڑکے کو پھانسی دی تھی اور سب سے آخر مین سر اڈسنڈ کا معائنہ کیا گیا۔ جب بخوبی امتحان کرچکے تو ان عالم صاحب نے جیلر سے اجازت مانگی کہ جو کچھ انکے سر و نکے معائنے سے از روے قاعدہ ظاہر ہوتا ہے اگر آپ کی اجازت ہو تو اوسکی تصدیق ان سبھون سے کر لیجائے پہلے تو داروغہ جیل نے کسیقدر تامل کیا۔ مگر ان مجانین نے ایسا اصرار کیا اسقدر سر ہوگئے کہ مجبوراً قبول کرنا پڑا اوس حکیم نے اسطرح تقریر کرنی شروع کی۔

حضرات مجھے آپکے اون جرائم اور حرکات کی کوئی اطلاع نہین جنکی وجہ سے آپ یہان مقید کیے گئے ہین بس جو کچھ مین بیان کرتا ہون وہ بلا کسی کے لحاظ اور خاطرداری کے صاف صاف وہی ہے جو اصول سے مجھے معلوم ہوا ہے اگر احیاناً کوئی بات کسی صاحب کو ناگوار ہو تو معاف فرمائین۔ میرا منشا یہ ہرگز نہین کہ آپ لوگون مین سے کسی کا دل دکھاؤن۔

پہلے صاحب یعنے ڈاکٹر صاحب کی نسبت تو میری یہ رائے ہے کہ آپ مین ایجاد کا مادہ اعتدال سے زائد ہے ایسی چوڑی مربع پیشانی مینے آجتک کسی کی نہین دیکھی خودداری اور تحسین طلبی بھی بڑھی ہوئی ہے اور اوسیقدر امید بھی بہت قوی ہے ڈاکٹر یہ سُنکر غور و فکر کرنے لگے اور گویا اپنے حالات اور اوس ماہر فن کے احکام کی تصدیق مین مصروف ہوئے۔

جواری کی طرف مخاطب ہوکر کہا آپ کو تحصیل شئے کی خواہش بہت زیادہ ہے اور ماننا اور سلوک اور خیر کی بھی صفت بڑھی ہوئی ہے۔ جس جرم مین آپ گرفتار ہوکر مقید ہین اوسکا کوئی پتہ نہین معلوم ہوتا۔ ہان ایسا ہوا ہو کہ کوئی حرکت انہین اسباب سے ایسی سرزد ہوگئی ہو جسکی وجہ سے یہ پاداش اوٹھانی پڑی تو بعید از عقل نہین۔ اب اوس شخص کی باری آئی جسنے لڑکے کو بھالنسی دی تھی۔ اسکو دیکھتے ہی اونہون نے حکم لگایا کہ تم مین مادہ ابلاک بیّن طور سے بہت بڑھا ہوا ہے۔ سر مارٹمر نے دیکھا کہ یہہ کلمہ سُنکر اوس شخص کے ابرون پر بل آیا اور وہ مُنہ پھیر کر ہٹ گیا پھر اس حکیم نے سر اڈمنڈ کی طرف مخاطب ہوکر کہا آپ مین اخلاقی خوبیون — وفاداری۔ بلند خیالی کے ثبوت اس کثرت سے پائے جاتے ہین کہ عقل کام نہین کرتی آپ کیونکر اس مصیبت مین گرفتار ہوئے آپ مین احتیاط بیک دلی۔ تدبر۔ امید کا مادہ بدرجہ کمال ہے مگر سب سے زیادہ تعجب اور تحیر کی صفت بڑھی ہوئی ہے اوس سے اوتر کر ایک چیز کو دوسری سے مقابلہ کرنے کی خواہش بھی ہے۔ ہان استقلال مین کمی ہے پس جب تعجب خیز انوکھی اور خاطر مین ہیجان پیدا کرنے والی باتون کا موقع آتا ہو تو کچھ عجب نہین آپ دقتون مین پڑجاتے ہون۔

مارٹھر۔ اچھا یہہ تو بتائی کیا میرے سر مین خانہ اہلاک بھی بڑہا ہوا ہے
حکیم۔ جی نہین مطلق نہین برائے نام دکھائی بھی نہین دیتا۔
سر اڈمنڈ نے گورنر کی طرف نظر کی اور گویا بزبان حال کہا کہ دیکھئے میری بیگناہی از روے علم کاسہ سر بھی ثابت ہے
القصہ حکیم تو اپنی طرف رخصت ہوئے۔ سر اڈمنڈ کو ایک مدت اسی مصیبت مین کٹی اور رفتہ رفتہ اوسکا اثر اونکے جسم و جان پر پڑنے لگا انکے لیئے ایسے جرم مین ملزم ہوکر عدالت تک جانا عام اس سے کہ بری ہوجائین یا مجرم ہی قرار پائین نہایت ذلت اور بدقسمتی کی بات تہی نہ کہ قاتل اور مجنون قرار پاکے جنم قیدی ہونا۔ یہ ایسی بات تہی کہ کوئی کیسا ہی مستقل مزاج ہوتا مگر ممکن ہی نہ تھا کہ دوا ملول اور دل گرفتہ نہ رہتا اب انکا کسی کام مین جی نہ لگتا تھا دنیا سے برداشتہ خاطر زندگی اجیرن ہر وقت ناشاد نہ کتاب القا سے جی بہلاتے نہ اون کتابون کو ایک نظر دیکھتے جو کہانے کے ساتھ وقتاً فوقتاً ملا کرتی تہین ہفتے مہینے بیکاری بے شغل مین گزرے اور انکو خبر نہین کہ دنیا مین کیا ہو رہا ہے جن جن چیزون کی دہن تہی اونکا بھی مطلق خیال نہ رہا۔ بالکل دلمین گرمی نہ خاطر مین شگفتگی اب اگر کچھ انتظار رہا تو رہا ہونیکا وہ بھی اسوجہ سے کہ اگر چندے یون ہی بسر ہوئی تو جتنی عقل اور سمجھہ ہے وہ بھی زائل ہوجائیگی۔
جس درجے مین مقید تھے اوسی سے متصل دیوانی عورتون کا درجہ بھی تھا صرف ایک بلند دیوار درمیان تہی مگر دونون جانب عمارتین اس دیوار سے بلند تر تھین جس حصے مین سر اڈمنڈ تھے اوس کے اکثر کمرے خالی اور کھلے تھے جب کبھی انکا جی گھبراتا اون کمرون مین چلے جاتے اور اوپر کی منزل سے مجنون عورتون کے حرکات کی سیر دیکھا کرتے کبھی کوئی نہایت درد کی آواز سے کوئی چیز گاتی کبھی کوئی پاگل اپنے ہذیانات سے زمین و آسمان سر پر اوٹھاتی بعض عورتون کو انہون نے دیکھا کہ ایسی بیہودہ باتین کرتین وہ وہ کفر و الحاد کے کلمات زبان سے نکالتین ایسی ایسی فحش گالیان بکتین کہ جو راہ سے کی گھاہیان بھی مات ہوتین۔ چنانچہ ایک روز ایک سولہ سترہ برس کی نوجوان لڑکی

اسطرح فحش اور ہذیان بکتی نظر آئی کہ انکو نہایت تعجب ہوا خصوصاً جب محافظ سے یہ معلوم ہوا کہ اپنے ہوش حواس کے زمانے مین نہایت پاکدامن تھی اور اب بھی خدانخواستہ کسی جرم کی وجہ سے مقید نہین ہی بلکہ محض دیوانگی کی علت مین گرفتار ہے۔ جب انہون نے یہ حال سُنا تو اور تعجب ہوا کہ پھر کیا وجہ کہ اسکی زبان سے ایسے گندے اور فحش کلمے یون بیحیائی کے ساتھ نکلتے ہین کتاب القا مین دیکھنے سے بھی انکو تسکین نہ ہوئی اس سے بھی اتنا ہی کھلا کہ جس زمانے مین مورد فی جنون اسکو ہوا ہے اوسوقت تک یہہ برابر نیک اور پاک رہی عزیز قریب جتنے ہین وہ مجال خود درماندہ اتنی استطاعت نہین رکھتے کہ اس حال مین خبر گیری کر سکین اور جنون بھی صرف یہی ہے کہ دن اور رات اول قول فحش مغلظات بکا کرتی ہے جسوقت یہہ حواسون مین آتی نہایت نرم مزاج منکسر حیادار ذرا ذرا سی باتون کا لحاظ رکھنے والی ہوجاتی اگر کوئی حرکت بے تمیزی کی سرزد ہوتی یا کوئی لفظ بے شرمی کا زبان سے نکل جاتا تو نہایت شرماتی اُسکا حال دیکھکے سراڈمنڈ کو فطرت انسانی پر غور کرنے کا موقع ملا اور بہت دیر تک طرح طرح کے خیالات مین محو رہے کہ اللہ اللہ انسان باخلقت کسقدر ضعیف اور ناتوان بنا ہے ذرا سے خلل مین اسکی طبیعت کیسے کیسے رنگ بدلتی اور پستی سے بلندی اور بلندی سے پستی کو جاتی ہے ؎

گہے بر طارم اعلےٰ نشینم
گہے بر پشت پائے خود نہ بینم

اسطرح کئی ہفتے کٹ گئے بامرہ علے الصباح لعنت دنیا کا تحفہ کہین سے آتا اور یہ لاکھ لاکھ عقل دوڑاتی کہ کون ایسا مہربان ہی جو یون برابر اپنی عنایت اس مصیبت مین روا رکھتا ہی مگر کچھ سمجھ مین نہ آتا کتاب القا سے بھی کچھ حال نہ کھلا کیونکہ اگر اُس سے دریافت کرتے تو کسی شخص کا نام لیکر اور یہان سرے سے نام ہی معلوم نہ تھا انہون نے یہان تک کیا کہ جتنے دوست شناسا یاد تھے نام بنام سبکے حالات دریافت کرنا چاہی بہتون کی سوانح عمری تو پہلے ہی سے جانتے تھے جو ایک آدہ بچے بچاؤ تھے اونکے حالات پڑھنے سے بھی نہ معلوم ہوا کہ اومین سے کون ایسی مہربانی کرتا ہے۔

الغرض بعد عرصہ دراز ایک روز صبح کو یہ صحن مین ٹہل رہے تھے کہ انکے کمرے کا دفعتہً دروازہ کھلا اور ایک شخص جھپٹ کے اندسے چمٹ گیا۔

سر اڈمنڈ۔ یار کیمبل تم یہان کہان۔

کیمبل۔ ابھی شہر مین داخل ہوا ہون اس باگل خانے مین ایک کام تہا یہان معلوم ہوا کہ آپ بھی مقید ہین۔

اڈمنڈ۔ تمکو ہمارا سارا قصہ نہین معلوم۔

کیمبل۔ دربانون نے سب حال بتایا مگر مجھے اعتبار نہین آیا مین آپکی دلی کیفیات آپ کی نیک نیتی رحم دلی سے بخوبی آگاہ ہون مزاج کو جانتا ہون اگر ساری دنیا آپکو مجرم قرار دے تب بھی مین نہ مانون۔

سر اڈمنڈ۔ خیر بھی یہ تمہاری میرے حال زار پر مہربانی ہے کہان تک شکریہ ادا کرون مجھ بیچارے بیگناہ کے پھنسنے مین عجیب وغریب واقعات اور اتفاقات پیش آئے۔

کیمبل۔ بجا ہے مگر یہان کوئی شخص ایسا بھی ہے جو آپکا شناسا ہو

سر اڈمنڈ۔ بس یہی تین آدمی ہین جو میرے ساتھ قید ہین ان لعنین کو شناسا کہہ سکتا ہون۔

کیمبل۔ (تامل کرکے) میرا مطلب یہ ہے کہ آپکو ان لوگون مین کوئی ایسا شخص بھی ملا ہے جسکو آپ نے پہلے نہین اور یہی اون مقامات پر دیکھا تھا جہان آپکی آمد رفت تہی

کیمبل کچھ ایسے متردد اور پریشان تھے کہ سر اڈمنڈ کو بھی تعجب ہوا اور انکی صورت دیکھنے لگے بالکل زرد ہلدی کا گا بانڈہال مضمحل پیچیدہ جان۔

سر اڈمنڈ۔ برائے خدا کچھ بتائیے تو یہہ معاملہ کیا ہے کہین خدانخواستہ میری طرح تمپر بھی مصیبت تو نہین پڑی اور یہان اسیطرح محبوس ہوئے ہو۔

کیمبل نے جواب مین کہا نہین نہین یہہ بات تو نہین ہے لیکن آیندہ اگر ایسا ہو تو ممکن ہے مگر پہلے آپ میری بات کا جواب تو دیجئے۔

سر اڈمنڈ۔ ہان اب مین سمجہا آپ اوس شخص کو پوچہتے ہین جو یہان یوسکری ہو

کیمبل۔ ہان جو پہلے سے بھی آپکا شناسا ہو۔
سراڈمنڈ۔ یہان تو کوئی مجھے نہین ملا اور اگر اس زندان مین میرے شناسا یا دوست ہون تو مجھے علم نہین ممکن ہے وہ کسی اور درجے مین ہون مین اون لوگون سے جو اور درجون مین رہتے ہین مل نہین سکتا۔
کیمبل۔ خیر تو آپ نے کسی کو نہین سُنا اچھا اسوقت تو مین رخصت ہوتا ہون یہان سے جاتے وقت آپ سے پھر ملتا جاؤنگا اسوقت تو معاف کیجئے کوئی آدہ گھنٹے مین پھر حاضر ہونگا یہہ کہکر کیمبل سراڈمنڈ کی آغوش سے جُدا ہوئے)
کیمبل کی کیفیت یہ دیکھکر جی مین کہا کہ یہہ کچھ بات نہین ہے کہ اس باگل خانے مین ظہور ہوتے تو آئین اور دوستی کا اتنا خیال ہو کہ اوس کام کو ملتوی کرکے پہلے یہان مجھ سے ملین اور اوسکے بعد پھر اپنے کام کو جائین ہو نہو نکے یہان آنے اور سب سے پہلے مجھ سے ملنے کی مصلحت کچھ اور ہی ہوگی۔
یہہ اس سوچ مین تھے کہ دوسرے درجے سے نعرہ ہائے خوشی و مسرت کا غلغلہ کانون تک پہونچا۔ پہلے تو انکو خیال ہوا کہ اون خدا مونکے زنجیرون کی جھنکار ہے جو سزائے حبس دوام مین گرفتار ہین اور باہر مقامات پر روانہ ہو رہے ہین مگر دوبیرکا وقت تھا اور اسوقت اونکی روانگی کا قاعدہ نہ تھا زیادہ تر فصل حال دریافت کرنے کی غرض سے کوٹھے پر چڑہ گئے۔ وہان سے اور بھی شور و غل کی آواز کانون مین آنے لگی تمام مجلس مین اسطرح کا شور بلند پایا جیسے سب کو رہائی کا مژدہ سُنایا گیا ہو اور ہر شخص جوش مسرت مین خود ہی سے باہر نعرہ ہائے خوشی بلند کر رہا ہو ایک کھڑکی مین ایک مجنون عورت کا چہرہ نظر آیا جسکو یہہ کسیقدر پہچانتے تھے متعجب ہوکر غور سے دیکھنے لگے آیا کیا معاملہ ہے خواب ہی یا بیداری کہین نظر کو دہوکہ تو نہین ہوا ایک عورت حسین مہ جبین بال کھولے ہوے ایک اصحلال کے ساتھ کھڑکی کے کٹہرے کے قریب کھڑی ہے۔ انکی اور اوسکی آنکھین چار ہوئین صورت پہچانی اور اب جاکر انکو پتہ چلا کیمبل کیون یہان آئے تھے یہہ ایملائن ہے جو باگل خانے مین مقید ہے اور اوسی سے ملنے کو کیمبل کا یہان آنا ہوا۔
سراڈمنڈ کو خیال گزرا کہ انسان کی حیات مین خدا نے کیسے کیسے انقلابات رکھے ہین

اب یہ غور سے اوسکی صورت دیکھنے لگے اور ایملیا مین بہی ٹکٹکی باندہ کر دیکھتی رہی کہ دفعتہً اندر کی طرف کمرے مین چلی گئی ایسا معلوم ہوا کہ کسیسے اوسکو آواز دی۔ کھڑکی کے پاس سے کچھ ہی ہٹے تھے انہون نے دیکھا کہ اوسکا شوہر اوسکے پاس کھڑا ہے اور ایملیا مین غش کھاکر فرش پر گر پڑی ہی اس واقعے سے اور بہی شور وغل تر قی پکڑ گیا اور لوگون نے باہر سے ڈھیلے پتھر بہینکنے شروع کئے مین یہہ رنگ دیکھکر انکو یقین ہوگیا کہ مجلس مین بلوہ ہوگیا ہے کھڑکی سے ہٹے اور تراے اور پیش صحن کی طرف جاکر دیوار کے قریب کان لگاکے سننے لگے کہ پھاٹک پر کیا شور وغل ہو رہا ہے اتنے مین لوگون نے پھاٹک توڑ ڈالا اور پانچ چھ آدمی اجنبی گھس آئے اونمین سے ایک شخص کو یہہ کسیقدر پہچانتے بہی تھے وہی اونکا افسر بہی معلوم ہوتا تھا اوسنے انکی صورت دیکھتے ہی بلند آواز سے فرانسیسی زبان مین پوچھا کہیے حضرت آپ پر کیا گزرتی ہے ہم لوگون کو معلوم تھا کہ آپ بہی یہان محبوس ہین جب تمام قیدیون کو ہمنے رہائی دلائی تو آپ کو بہی اس عذاب سے نجات دلانا فرض ہوگیا۔

اب سر اڈمنڈ کو یاد آیا کہ آیا یہہ تو وہی ڈبائی شہر کے بانکون کا افسر ہے جسنے بہت سی حکایتین پیرس کے بدمعاشون کی چالاکی کی بیان تھین انہون نے متعجب ہوکر جواب دیا حضرت مین نہین سمجہا آپ کی تقریر کا کیا مطلب ہے۔

ڈبائی مطلب اور معنی کسکو کہتے ہین اسکے بہی صاف صاف یہہ ہے اہل شہر نے جو کچھ کیا ہے اوسکی تقلید ہمکو بہی یہان کرنی چاہیے انہون نے اپنی بانکون کی زنجیرین توڑکر پھینکدین ہمکو بہی یہان بیڑیان کاٹ ڈالنی چاہیے مزا تو جب ہے کہ ہماری جگہ اب یہان بادشاہ سلامت مقید نظر آئین۔

مارشمر۔ کیا! بادشاہ۔

ڈبائی۔ جی ہان بادشاہ اصل مین اب بادشاہی رہی کہان خیرین تو یہ ابراسیطرح کی بہونک رہی ہین اب کیسا بادشاہ اور کہان کی بادشاہت آج صبح کو جتنے سپاہی سنتری اس مجلس کی نگرانی کو مقرر تھے سب اوٹھالے گئے جو کچھ نوکر چاکر تھے اونہون نے کچھ روک تھام چاہی بہی مگر اونکی حقیقت ہی کیا تہی کہین ٹکون سے

کا جین ٹلی ہین شہر کے بلوے کی خبر پہونچنا تھی یہان ہی بغاوت پھوٹ نکلی - کون کسکی سُنتا ہے - تمام قیدی اپنی اپنے کمرون کے دروازے - کُھرے توڑ تاڑ نکل آئے - اور دُہائی نے جھڑی مین رومال باندہ کر فتح و آزادی کا اعلان کیا - بلند آواز سے نعرہ لگایا "خدا انتظام جمہوری کو برقرار رکھے"

سراڈمنڈ بھی اس جیل مین اتنے دنون رہے اور ایسے عاجز ہو گئے تھے کہ انکو اسوقت دنیا و مافیہا کی خبر نہ تھی - نہ اپنے دوست کیمبل کا دھیان آیا - نہ ایملیا مین یاد رہین نہ اپنے تینون خیلیون کی خبر رہی - وہ نفسی نفسی کی ہوا چل رہی تھی کہ انکو بھی سوا اپنے اور کسی کا خیال نہ تھا - بجاے خود سمجھے کہ نہین معلوم یہ معاملہ کیا ہے کہین یہ بھی شائبہ جنون تو نہین - یا محض خواب کی سحر کاریان ہین - گھبرا کے صحن کی طرف نکل کے پھاٹک تک بھونچکے - کوئی روکنے ٹوکنے والا نہین - ٹرون ٹون ایک دربان تپائی پر بیٹھا اونگھ رہا تھا - انکو دیکھ کر اور بھی سوتا بنگیا - یہ اوسکے برابر سے ہو کر پھاٹک کے باہر نکل گئے دراس خیال سے کہ مبادا کوئی پھر گرفتار کر کے اندر نہ پھونچا دے - ایسے سر پر پاؤن رکھ کے بھاگے کہ جیسے وہان کبھی تھے ہی نہین - اور کیون نہ بھاگتے - آزادی پیشرو - فیدکا اندیشہ پاشنہ کوب - نہینون سے مخمل سبزہ خیر مقدم کے شوق مین فرش ہو رہا تھا - مرغان خوش الحان جوش مسرت و طرب سے مصروف ترانہ سنجی - گویا اس رہائی کی تہنیت مین ہزار کیا دگلتے تھے آسمان صاف شفاف گرد و غبار یا ابر و سحاب کا کہین پتا نہین - طوفان کا نام نہ کدورت کا نشان - اتنے زمانے تک تنگ و تاریک جیلخانے کی عفونت آمیز ہوا جو دماغ کو پریشان کرتی رہی اوسکا بدل قسمت نے یہہ دیا تھا کہ گلہاے خودرو کی مہک نسیم و صبا کے دوش پر دماغ معطر کرنے لگی -

سراڈمنڈ تو شہر پیرس کی جانب شاداں و فرحان سبک روحی اور سبکدوشی کے ساتھ چلے جاتے اور پیچھے مڑ مڑ کے دیکھتے جاتے تھے کہ مبادا کوئی تعاقب مین نہ آتا ہو - مگر وہان پاگل خانے مین قسم قسم کے مدن و مرد مجانین گروہ کے گروہ نکلے جاتے تھے اور کوئی روکنے ٹوکنے والا نہ تھا -

جاتے جاتے شہر کے ناکے پر پہونچے - داخل شہر ہونا ہوئے تو پھر دیکھا کہ ایک سوار گھوڑا

مارے چلا آتا ہے۔ اوسکے ہاتھ مین اوسیطرح کی ٹوکری ہے جیسی انکو محبس مین بامرہ پہونچا کرتی تھی بیساختہ انہون نے اوسکو روک لیا اور پوچھا۔

"بھئی تم کدھر جاتے ہو"

"باگل خانے"

"کیا یہہ ٹوکری سراڈمنڈ مارٹر کے واسطے لیجاتے ہو"

"جی ہان مگر آپنے کیونکر پہچانا"

"سراد منڈ تو ہمین ہین مگر یہ تو بتاؤ کہ بھیجی کسنے ہے"

"یہہ تو مین نہین عرض کرسکتا"

"نہین تمکو بتانا ہوگا۔ بات یہ ہے کہ اسوقت کسی محفوظ مکان مین مجھے پناہ لینی ہے۔ بس جس مہربان نے اس قید کی حالت مین ایسی عنایت روا رکھی ہے اوسکے مکان سے بڑھکر اور کس جگہہ مجھے پناہ ملیگی"

یہہ سنکر نوکر نے کسیقدر تامل کیا۔ مگر آدمی تہا ہوشیار بات بہی معقول تہی سوچنے لگا

سراڈمنڈ۔ بتاؤ جی جلدی

نوکر۔ میڈم اتہالی ڈی اسٹیول۔

سراد منڈ۔ آہا ابتک مجھے اونکا خیال ہی نہ آیا تہا۔ واقعی دنیا مین کچھہ کچھہ احسانمندی باقی ہے۔ اچہا یہہ تو بتاؤ وہ رہتی کس جگہ ہین۔

نوکر۔ نواب ڈلارو کے ہوٹل مین۔ اونھین کی دولت اونکو وراثت مین ملی ہے۔

سراڈمنڈ۔ بس اب معلوم ہوگیا تم کو باگل خانے کی تکلیف گوارا کرنے کی ضرورت نہین مین اسیوقت خود وہین جاتا ہون اور ان مہربانیون کا شکریہ بالمشافہ ادا کرتا ہون۔

یہ کہکر سراڈمنڈ اوسطرف تاک کی سیدہ براہ چل نکلے۔ راستے مین نہ کسیطرف دیکہا نہ غور کیا نہ شہر کے بلوے اور انقلاب کا خیال پاس پھٹکنے پایا اور سچ پوچھو تو ان کو اپنی آزادی کے آگے کیا پڑی تہی کہ بغاوت بلوے کا دھیان کرتے۔ شہر کیا پورا فرانس غلامی مین پھنس جائے انکی بلا سے یہ تو آزاد ہوگئے فتح کی مسرت سے یہ دوڑے کیا ہوا براہ اوڈے چلے جاتے تہے پر اُس واقعہ تاریخی کا خس برابر بہی خیال نہ تہا

جو فرانس بلکہ تمام دنیا کے واسطے بہت کچھ یادگار۔ یعنی یہ سنہ ۱۸۳۰ کا انقلاب تھا۔ قریب پانچ بجے کے آبادی مین داخل ہوئے حوالی شہر مین پہونچکر ایک چھوٹی سی دوکان سے کچھ لیکر کھایا اور پھر آگے چل نکلے۔ بدعملی سے بلوہ اور کشت وخون۔ لوٹ کھسوٹ جو کچھ پیدا ہوا تھا وہ تو تمام ہوتے ہوتے۔ فی الجملہ سرد تھا۔ مگر جابجا کشتون کے پشتے۔ مجروحین کے مجمعے۔ کہین از کار رفتہ سلاح۔ لہو کے ڈبرے۔ کسی مقام پر پھٹے کپڑون کے چیتھڑے۔ صاف شہادت دے رہے تھے کہ ابھی ابھی بہت بڑا ہنگامہ فتنہ وفساد برپا ہوچکا ہے۔ مگر سراڈمنڈ کو ان باتون پر کچھ نظر نہ تھی۔ وہ جھپٹے ہوئے اتھانی کے مکان کی طرف چلے جاتے تھے۔ الحاصل جب وہان پہونچے ہین تو بالکل سناٹا کانی چڑیا تک نہین۔ نواب ڈلارو کا کوئی نوکر چاکر بھی نظر نہ آیا۔ خیر کسیقدر اطمینان ہوا۔ ایک اجنبی سے پوچھا تو اتنا معلوم ہوا کہ مسٹر اسٹیول مکان ہی مین موجود ہین فوراً خبر گئی اندر بلائے گئے۔ جاکر دیکھتے ہین۔ اسٹیول تن تنہا بیٹھی ہوئی ہین۔ انکو دیکھتے ہی فرط مسرت سے چیخ اوٹھین۔ بڑی آؤ بھگت سے پیش آئین۔ اپنے مہربان محسن کا تہ دل سے گرم جوشی کے ساتھ شکریہ ادا کیا۔ اور بہت کچھ معذرت کی "آپکی مصیبت کے وقت مجھسے کسی طرح کی خدمت نہوسکی۔ آپنے میری جان بچائی۔ آپ ہی کی جوتیون کے صدقے مین مجھے یہ دولت شروت ہاتھ آئی۔ خدا خوب آگاہ ہے میری وہ حالت ہوگئی تھی کہ اگر آپ کی مدد نہ پہونچتی تو دو ہی ایک دن مین ہلاکت بیچارگی اور مصیبت کے ہاتھون خودکشی کر گزرتی"۔

انہون نے بھی اپنے تمام پر درد حالات مختصر مختصر بیان کیے اور جو احسان انہالی نے اوس حال مین بھی کیا تھا اوسکا بسشکریہ ادا کیا۔ بعد اوسکے اپنا عذر یہ ظاہر کیا۔ کہ اس طوفان بے تمیزی مین میرا یہان ٹھہرنا کسیطرح مناسب نہین جس طرح ہوسکے بہت جلد انگلستان روانہ ہونا چاہیئے۔ لیکن جبتک اسکا سامان نہوجائے کچھ دیر ایسی جگہ جہپ رہنے کو۔

یہہ سنکر انہالی کے چہرے پر کچھ تشویش ظاہر ہوئی سراڈمنڈ یہ رنگ دیکھکر رک گئے۔

اتھالی نے کہا۔ آپ یہہ خیال نفرمائیے مجھے اسوجہ سے کوئی تشویش ہے کہ میرے ساتھ ایک مکان مین آپکے قیام کو لوگ مشتبہہ خیال کرینگے ایسے ہنگامون مین - ان باتون کا لحاظ نہین کیا جاتا - مگر ایک اور مصلحت ہے جسکے سبب سے مین معذور رہون - یہ کہنا تو لاحاصل ہے کہ آپ میرے اتنے بڑے محسن ہین کہ عمر بھر آپکے بار احسان سے سبکدوش ہونا غیر ممکن ہی - جسوقت بجز خدا کی ذات کے دنیا مین کوئی میرا مددگار نتھا اُسوقت محض جسبتہ بلند آپنے نواب سے لڑ جھگڑ کے میرے واسطے یہ سامان پیدا کر دیا اور اوسیکی وجہ سے آپنے اسقدر تکالیف برداشت کیین اب آپ میری جان و مال کے مالک ہین - یہہ مکان یہ دولت سب آپ ہی کا ہے مگر ایک بات ایسی ہی کہ یہان اس زمانے مین اپکا ٹھہرنا مصلحت نہین یعنے مینے سر نی کی بیٹی پالن کو بھی بلا کر رکھ لیا ہے -

سر اڈمنڈ - تو کیا پالن بھی سمجھتی ہے کہ مین ہی قاتل اوسکے باپ کا ہون -

اتھالی - جی ہان -

سر اڈمنڈ - تو واقعی ایک لمحہ بھی ٹھہرنا ٹھیک نہین -

اتھالی - ہان یہی میری بھی گزارش ہے - باقی شہر مین طوائف الملوکی ہی اسوقت ہر شخص کو اپنی اپنی پڑی ہے ایسے مین اگر آپ نکل جائینگے تو کوئی کہنے سُننے والا نہین -

سر اڈمنڈ - واقعی تمہاری رائے ٹھیک ہے مگر یہ تو بتلاؤ - بھلا اسوقت راہداری کا پروانہ کہان ملیگا تمہارے پاس جہاز کا پاسپورٹ نہین پڑا ہے -

اتھالی - ہان اون مرحوم کا ہے شاید آپکے کام آجائے

سر اڈمنڈ - ہان کیا کہون میرا تو گرفتاری کے وقت اہل پولیس نے جہان اور کاغذات لیئے وہ بھی لے لیا -

اتھالی نے جلدی سے ڈھونڈھ ڈھانڈھ پاسپورٹ لاکر حوالہ کیا -

اتھالی - اسوقت بڑی خیریت یہ ہے کہ پالن موجود نہین - اپنے مان کو دیکھنے گئی ہی - اگر وہ ہوتی تو بڑی ہی دقت پڑتی - میرا خانساماں بہت معتبر ہے آپکے ہمراہ ہوگا اور جہاز پر سوار کرا آئیگا کسی قسم کی تکلیف آپکو اور نہ کانون کان کسیکو خبر ہوگی -

سر اڈمنڈ - اجہا اب جھٹ پٹ تم ایک کام کرو - کوئی گاڑی منگوا دو اور مین چھپ چھپا کے یہان سے روانہ ہو جاؤں -
اہتالی نے فوراً اپنے خانساماں کو بلایا - گاڑی کو حکم دیا - اور کچھ ناشتے کے واسطے بھی کہدیا - القصہ کوئی آدہ گھنٹے مین سب سامان لیس ہو گیا - اور یہہ اصل خبر سے روانہ بھی ہو گئے -
ایک رات اور ایک دن مین کیلے پہونچے - مگر اوسوقت کوئی جہاز انگلستان جانے والا نہ تھا رات بھر ایک ہوٹل کے کمرے مین چھپے پڑے رہے - شب کو کھانے کے بعد زری حواس درست ہوے خوب کم ہوا وقت کاٹنے کے خیال سے کچھ کتابین اور پرانے اخبار اور رسالے منگوا کر دیکھنے لگے مجلس مین جتنے دن رہے تھے - انکو دنیا مافیہا کی خبر ہی نہ تھی - جو اخبارات اہتالی انکو بھیجتی تھی وہ بھی وہان کے قاعدے کے مطابق ان تک نہ پہونچ سکتے تھے - پس اگرچہ اخبار اور رسالے پڑھتے تھے مگر انکو ہر چیز نئی معلوم ہوتی تھی -
غرضکہ پڑھتے پڑھتے ایک مضمون کی سرخی دیکھکر چونک پڑے پھر آنکھین ملکر غور سے دیکھا جلی قلم سے لکھا ہوا تھا میم لکارج کی گرفتاری - زہر خورانی کا الزام
اس مضمون کو پڑھتے جو ہین تو اوسمین تمام حالات میم لکارج کی گرفتاری شوہر کو سنکھیا دینے اور شک و شبہہ کے مشرح و مفصل مذکور تھے - ابتداے زمانہ عقد سے تا زمانہ وفات زرا زرا سی بات درج تھی - وہ مسٹر لکارج کا مریم شیپل سے عقد - پیرس سے گرانیڈیر کو آنا مریم کا اپنے پیارے شوہر کو خطوط بھیجنا - وہ ماہتاب پر نظر کرکے دونون کا ایک ہی وقت مقررہ پر اپنی اپنی جگہ ایک دوسرے کا جام صحت پینا - اور ان تمام حالات کا خود مریم کے اون خطوط سے پتا چلنا جو متوفی کے ایک مقفل بکس مین پائے گئے تھے اور جو بروقت تحقیقات ظاہر ہوئے تھے سب کچھ تحریر تھا - علاوہ اسکے ایک اور واقعہ بھی کھلا جسکے سبب سے مریم پر شبہہ زیادہ قوی ہو گیا یعنے ایک خط مین اسنے لکھا تھا کہ میری دلی آرزو ہے کہ ہم تم ایک ہی چیز کھانے پر بھی کھائین - اسلیئے تھوڑی سی اپنے ہاتھ کی پکائی ہوئی خستہ ٹکیان بھیجتی ہون - آدھی یہان بھی رکھ لی ہین - آدھی روانہ ہین -

مگر تحقیقات سے معلوم ہوا کہ اسکے شوہر کے پاس صرف ایک بڑی روٹی پہونچی تھی - اور جسوقت اوسکا ایک ٹکڑا اسنے کھایا ہے - اوسیوقت سے اوسکی طبیعت بگڑ گئی ہے - اور چند روز کے بعد جب گرانڈیر واپس گیا ہے تو صبح ہی سے پھر ویسا ہی بیمار ہوگیا اور برانڈی سے واپس آکر تو اوٹھنے بیٹھنے کے لائق ہی نہ رہا - ڈاکٹر نے جو جریرہ تجویز کیا تھا سنا گیا اوسکو بھی مریم ہی نے طیار کیا تھا - اوس کے استعمال سے اور بھی طبیعت بگڑتی چلی گئی - صبح کو صراحی سے جو پانی اوسکی بیوی نے پینے کو دیا تھا وہ رات سے بھرا رکھا تھا اوسکو پیکے جب اور بھی سخت دوری آنے لگے تھے تو لکارج کو کچھ کچھ شبہہ ہو چلا تھا کہ کسی نے اوسکو زہر دیا ہے -

چنانچہ جسوقت ڈاکٹر آئے ہین اور لوگ اپنی اپنی طرف چلے گئے ہین تو سنکھیے مین اس نے ڈاکٹر پر اپنا یہہ خیال ظاہر بھی کیا تھا - حریبے کا پیالہ اتفاق سے اسوقت پاس ہی موجود تھا - جب ڈاکٹر نے اسکا اور پانی کا خفیہ امتحان کیا ہے تو دونون مین سنکھیا کی آمیزش پائی گئی - چنانچہ لکارج کی ماں سے یہ واقعہ کہا گیا - اوسنے بندوبست کر دیا کہ سوا میرے اب خبردار کسی دوسرے کے ہاتھ سے کوئی چیز استعمال نہ ہو - لیکن اسکا بھی کچھ اثر نہوا اور دو ہی چار دن مین بیچارہ لکارج تڑپ تڑپ کر مرگیا -

اگرچہ تجہیز و تکفین سے فراغت کر دی گئی تھی مگر اسبات کا ایسا کچھ چرچا پھیلا کہ مریم کی گرفتاری کی نوبت آئی اس نیک بخت نے جب اپنا بیان لکھایا تو اور بھی بہت سی باتین کھلین جس سے شبہہ زیادہ قوی ہوتا گیا - یعنی جس زمانے مین اس کا شوہر پیرس گیا تھا تو اوسکے خطون کا انتظار ایک خاص اضطراب کے ساتھ اسکو رہا کرتا تھا خصوصاً اوس زمانے مین جب اسنے نکیان بھیجی ہین - اور بعض بعض اوقات پر اسکی زبان سے یہان تک نکل گیا ہے کہ آج خط آنے مین دیر ہوئی خدا خیر کرے آج کچھ دل کی دھڑکن زیادہ ہے - نہین معلوم کیا بات ہے کہ بُرے بُرے خیالات آپ سے آپ چلے آتے ہین -

یہ بھی معلوم ہوا کہ اوسنے نوکر کے ہاتھ بہت سی سنکھیا بھی مول منگائی اور منع کر دیا تھا کہ ساس اور شوہر پر کھلنے نہ پائے -

مریم نے ان باتون کے جوابات نہایت برہم ہوکر دیئے کہ اصل وجہ تشویش کی یہ تہی کہ وہ یہان سے ایک معاملہ ٹھہرانے کی غرض سے گئے تھے اور اوسمین اندیشہ یہ تہا کہ اگر خدانخواستہ نہ ٹھہرا تو ایسا مالی نقصان پہونچے گا کہ خاندان تباہ ہو جائیگا بس اسی مارے مجھکو پریشانی تہی مگر اس عذر کی کچھ سماعت نہ ہوئی اور مقدمہ قائم ہوگیا۔ سراڈمنڈ کو یہ بہی معلوم ہوا کہ اسکی گرفتاری اور مقدمے کا وہی زمانہ تہا جس زمانی مین اپنے مقدمہ چل رہا تہا۔ خیال ہوا کہ کیا عجب جس طرح اس قید سے مجھے نجات ملی ہے اوسیطرح اوسکی بہی گلو خلاصی ہوگئی ہو۔

تھوڑی دیر ورق گردانی کے بعد معلوم ہوا کہ میم لکارج سے متعلق ایک خبر اور بہی شائع ہوئی ہے۔ آپ نے اوسکو بہی غور سے ملاحظہ کیا۔

اوسمین نے لکہا تہا کہ ہیرے کا مرصع زیور بیگم لاٹور کے ہان سے چوری گیا ہے جسکی چوری کا شبہہ بہی میم لکارج پر ہے مدت سے بیگم لاٹور کا زیور مذکور گم تہا مگر انہون نے نواب صاحب کے خوف سے ظاہر کرنے مین پس وپیش کیا تہا چند روز تک تو بات مخفی رہی۔ نواب نے جب کبہی پوچہا کوئی نہ کوئی حیلہ حوالہ کردیا۔ آخر ایک دن نواب نے نہایت اصرار کیا اور مجبور آبیگم کو سارا حال کہنا پڑا سکہ بہت دنون سے وہ زیور گم ہے لاکہ تلاش کیا کہین پتا نہ چلا۔ نہین معلوم کیونکر اور گیا۔ اور کون بادی چور نکال لے گیا۔ خیر بات گئی گزری ہوئی۔ صرف بدلیس مین رپورٹ لکہادی گئی۔ اور دونون خاموش ہوکر بیٹہ رہے۔ قضائے کار زہر خورانی کی الزام مین میم لکارج جب گرفتار ہوئی ہین۔ اور اونکے گہر کی تلاشی ہوئی۔ تو اونکے اسباب مین یہ زیور بہی برآمد ہوا۔ پولیس نے رپورٹ کے مطابق شناخت کیا۔ مریم نے یہ عذر کیا کہ دراصل ہے بیگم لاٹور ہی کا مگر اونہون نے مجھے خود اسوا سطے حوالے کیا تہا کہ فرڈیننڈ کو بطور رشوت کے دیدون تاکہ جو محبت اوسمین اور بیگم مذکورین قبل شادی کے تہی اوسکا کسی پر افشا ہونے نہ پائے۔ لیکن فرڈیننڈ نے زیور نہین لیا واپس کردیا اور مینے دتی صاحب کو جو میرے کارخانے کے معتمد کاروبردار تہے سپرد کیا کہ جیرس جاکر بیگم لاٹور کو پہیر دین۔ پہر اوسکے بعد سے مجھے نہین معلوم کہ زیور کیونکر میرے صندوقچے مین آگیا اور کسنے رکہدیا۔ اس معاملے مین خط کتابت بہی ہوئی ہے اور

بیگم لاٹور کے کئی خط بھی آئے تھے مگر رازداری کے خیال سے مینے سب چاک کر ڈالے۔ اس خبر کو پڑھ کر سر اڈمنڈ کو اور بھی تعجب ہوا۔ خصوصاً جب اونہون نے پڑھا کہ بیگم مذکور گواہ سرکار بنکو عدالت مین آئین اور الزام کی پوری پوری تائید کر گئین ہان ہان زیور میرا ہی ہے اور میرے ہی ہاتھسے چوری گیا ہے اور اس خدا کی بندی نے اپنے پرانے دوست رازدار کے پھنسانے مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھا اور جوری نے بھی مریم کو مجرمہ قرار دیدیا۔ اڈمنڈ صاحب مارے غصے کے کانپنے لگے۔ اہل جوری اور عدالت تو خیر معذور تھے۔ مقدمے کی روداد ہی ایسی تھی۔ مگر گواہون کو دیکھئے کیا کیا جھوٹ بولے ہین اور کیسی کیسی غلط بیانی کی ہے۔ خاصکر یہ کمبخت دنی مریم ہی کا نمک پروردہ ہے جسنے صاف انکار کر دیا کہ مجھے مریم نے ہرگز کوئی زیور نہین دیا۔ آگے چلکر مریم کے مقدمے کی تفصیل اور ہر ہر وکاری کی کارروائی پڑھنے لگی تو معلوم ہوا کہ اس مقدمے کی وجہ سے صرف فرانس ہی مین نہین بلکہ تمام یورپ مین ایک عجب طرح کا جوش پھیلا ہوا تھا اور اکثر خیالات یہی تھے کہ مریم ضرور مرتکب جرم ہوئی ہے۔

الحاصل اونہون نے قتل شوہر کے مقدمے کی کارروائی سلسلہ وار پڑھی اور آخر مین جب انکو معلوم ہوا کہ مریم پر مقدمہ ثابت ہوگیا اور مجرمہ قرار دے دی گئی بیٹھے سے اوٹھ کھڑی ہوئی۔ کمرے مین ٹہلنے لگی۔ کبھی ارادہ ہوتا کہ کچھ ہی ہو کیسی ہی مصیبت پڑے چلو پیرس واپس چلو۔ اور عدالت مین پہونچکر کچا کچا حال بیان کر کے مریم نکاح کو رہا کرا دو۔ سچ ہے واقعات متعلق مقدمہ ایسے ہی ہو جاتے ہین کہ بڑے بڑے منصف مزاج حاکمون کو مغالطہ ہو جاتا ہے۔ خود انہین پر گزر چکی تھی۔ ان کا دل خوب آگاہ تھا۔ زیور کے جھگڑے مین مریم کا بیان حرف بحرف صحیح تھا انہین کے ہاتھون فرڈی نینڈ نے اوسکو واپس بھیجا تھا مریم گرانڈیر سے پیرس کسی کے ہاتھ نہین بھیج سکتی تھی پس کچھ تعجب نہین دنی کے ہاتھ اوس نے وہان بھیجا ہو۔ اور اپنے دیار کھا ہو۔ پھر وقت پر اسطرح اوس سے کام نکالا ہو یہ بھی انکو یاد آیا کہ حریرہ ہرگز اسکے ہاتھ کا پکایا ہوا نہ تھا بلکہ لکارج کی ماں نے طیار کیا تھا اور راتون کو بڑھیا ہی تہ خانے کے راستے سے اسواسطے اپنے بیٹے کے کمرے مین

پہونچا کرتی تہی۔
اس پیچیدہ مقدمے کے اکثر حالات انکو معلوم تھے ہان چند باتین ایسی تہین جو سمجھ مین نہ آتی تہین چنانچہ انہون نے کتاب اتہا طلب کی اور خاندان اکبر کے حالات معائنہ کرنا شروع کئے

ہیولے برق خرمن کا ہے خون گرم دہقان کا

بیرس سے اکبر کا ایخ عقد ثانی کی خبر لکہنا۔ اور اسکی مان کا جل بھنکر کباب ہوجانا!
بہت تن بھن کی۔ نہایت درجہ بگڑی۔ تو صاحب تم اب اس قابل ہی نہ تھے کہ صاحبزادے ہمکو پہلے سے تو خبر کرتے سلامتی سے جب وہان سب کچھ کر چکے تو اب ہمکو لکہتے ہین کہ اُمان جان آپ کے غلام نے آپکی خدمت کیواسطے لونڈی لی ہے۔ اللہ نے چاہا چند روز مین ہم دونون قدمبوسی کو حاضر ہوتے ہین۔ آپکی شفقت سے امید ہے کہ آپ بہو کو دیکھ کے بہت خوش ہونگی اور منہی خوشی ڈولا اوتارین گی۔ چولہے مین جہونکو ایسی بہو کو ٹیکی پڑے ایسی خوشی پر۔ اسے خوش ہوگے تو میان تم جو گلے کا ڈہولنا بنانے کو لاتے ہو۔ اور راضی ہونگی تو وہ جو سمجہی ہونگی جاتے ساتہی سب مال متاع۔ گہر۔ جاز اد۔ (جائداد) روپیہ پیسہ کی مالک بن بیٹہونگی۔ یا نچوان گہی مین ہونگے (آہستہ) اور سر کراہی مین۔ سو یہ بات بندی کے ہوتے لاکہ بڑی تو نصیب ہوتی نہین۔ میرے دم مین جب تک دم ہے ہرگز ہرگز جو اوسکی چلنے دون۔ اللہ نے چاہا بیوی بنو کی جی کی ہوس جی ہی مین رہے۔ بھلا مجال پڑی ہے میری کسی چیز مین ہاتہہ تو لگاوے۔ وہ ہوتی کون ہے۔ جو آتے ہی کہولو میرا مقنع گہر سنبھالون اپنا کرنے لگے گی۔ وہ تو وہ ہین آج او نکی میان تو آدہی بات مین دخل دی نہین سکتے۔ اچہا آتی ہین۔ آمین صاحبزادے اپنے سر آنکہون پر بٹہائین۔ تو سہی وہ مزا چکہاؤن کہ چھٹی کا دودہ یاد آجائے۔ اونکے میان کو بہی۔ علوم ہو خود مختاری کا یہ مزا ہے
حضرات۔ اصل بات یہ تہی کہ انکی مان خدا کی عنایت سے مزاج کی بہت ہی نیک بلا کی مغرور نہین۔ حکومت جتانے کا انکو انتہا سے زیادہ شوق نہا۔ اکثر اوقات قسمت کو جھینکا کرتین کہ مجہے خدا نے کہان اوتارا آج کسی بادشاہ کے گہر پیدا ہوتی

تو البتہ میرے دل کی ہوس نکلتی۔
بس اس مزاج کی عورت اور خود مختار۔ پھر خیر سے۔ دان مسن۔ عمر بھی بہت کچھ اچھی تھی۔ زمانے کا تجربہ اوٹھاتے اوٹھاتے پکی سنگدل بلا کی مکار اور کٹر ہوگئی اور کسی کام کے کر گزرنے مین مطلق پس و پیش نکرتی تھی۔
الغصہ جب بیٹا بہو کو بیاہ کے گھر لایا ہے تو انکو خیال آیا کہ اب تو کر چاکر میری حکومت کیون مانینگے۔ سب کے سب بہو کی تابعداری مین مصروف رہینگے مین دنیا کے رسم کے مطابق بیکار معطل گھر مین پڑی رہونگی۔ مہمان طریقے ادھر اور ادھر کبھی کھڑکی کے آگے کبھی کمرے مین بیٹی بیچارہ زندگی کے دن پورے کرتی رہونگی سلامتی سے نئی نئی مالک ملین گی یہ کمبخت جاہل اجنتی نوکر چاکر اور سبکا کاسہ لیسنگے اور ادسیکی حکومت ان سب پر چلے گی۔ مجھ بیچاری کو کون پوچھے گا۔ ویسا کیطرح دور سے روٹی کا ٹکڑا دیدین گے۔ تو کھاؤ۔ اور پڑی رہو۔
اس رشک وحسد کا تیر ایسا دل پر جا بیٹھا کہ اوسنے ٹھان لی کہ کچھ ہی ہو مین تو کسی طرح گوارا نکرونگی کہ جیتے جی میری سلطنت حکومت لون غیر غیر آکے چھین لین۔ اور مین دم نہ ماردن چپ چاپ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھی رہون۔ اسی دھن مین اوسنے مصمم ارادہ کرلیا کچھ ہی ہو مگر لکا رج کو اس خود رائی کا ایسا مزا چکھاؤن اور اون نیکبخت کو یہی بتاؤن کہ کسیکے بیٹے کو یون اپنا لینا اور اوسکی سلطنت چھین لینا ہنسی ٹھٹھا نہین ہے غضب خدا کا مجھسے لکا رج نے پوچھا تک نہین اجازت تک نہ لی اور یون خود مختاری سے بیاہ کر لیا۔ تو سہی جیسا کیا ہے ویسا ہی دونون عمر بھر بھگتین کیا مجال کسی چیز مین ہاتھ لگانے یا نوکرون چاکرون پر حکومت جمانے دون۔ غرضکہ اسیطرح دل کو تسلی دی اور اب بیٹے بہو کے انتظار مین بیٹھی جسوقت یہ دونون ہنسی خوشی مکان پر پہونچے ہین تو بڑا سیاغم اور غصے کی آگ مین خاک ہوگئی دیکھتے ہی آنکھون مین لہو اوتر آیا تلوون سے لگی تو سر مین جا بجھی۔ مگر مکار ہ تو پلے سرے کی تھی۔ کوئی بات کسی ادا سے ظاہر نہ ہونے دی۔ بڑے اخلاق اور شفقت سے آؤ بھگت کی۔ بیٹے کے روبرو بہو کی صورت کی بڑی تعریف کی لاکھون دعائین دین۔ چمر مچھڑ بلائین لین۔ مگر دل مین کوستی جاتی۔ منھ پھیر پھیر کے

بدر بدر کرتی جاتی تھی۔
لکارج مان کے مزاج کو جانتا ہی تھا۔ یہہ رنگ دیکھ کے بہت متعجب ہوا خدا کا شکر ادا کیا۔ کہ بڑی خیر ہوئی اسو قت والدہ شریفہ نیکی کے دم مین ہین کہ میری اس حرکت پر لعنت ملامت نہ کی۔
اب ان نیکبخت کو اپنی کارروائی شروع کرنیکی فکر ہوئی۔ سب سے پہلے یہ تدبیر سوچی کہ ایسی کوئی بات کرنی چاہیئے جس سے بیٹے کا دل بہو سے ہٹ جاے اور میری اطاعت سے باہر نہو۔ برس سے آئے ہوے کوئی تین ہی چار گھنٹے گزرے ہونگے کہ ایک ایسا واقعہ پیش آیا کہ لکارج کی مان کو ایک بہت بڑی چیز ہاتہ لگ گئی یعنی جسوقت مریم شیپسل اپنی سسرال پہونچی اور اوسنے وہان کا ظاہری سامان دیکہا تو کسیقدر منفعل ہوئی کہ یہ تو اپنی دولت ثروت کی بڑی ڈینگ مارتے تھے۔ اتنی بڑی جائداد ہی ایسا کارخانہ ہی۔ ایسا مکان ہی۔ یہان تو وہی ڈہاک کے تین پات۔ یہی دو چار نوکر چاکر پرانی سی عمارت۔ ایک بڑا بیاڈھد ھومان۔ باقی اللہ اللہ خیر سلا۔
کیا کہون کیسا منے فریب کہایا افسوس۔ اسمس ڈومنل کو منے صاف جواب دیدیا۔ اوسمین کیا بڑائی تہی۔ خیر اب کیا کرون اپنے ہاتھ کا کیا دھرا۔ اب عمر بہر اسکی ساتھ زندگی کاٹنا پڑی۔ مرو۔ اور بھرو۔
غرضکہ اسی مایوسی مین مغموم و رنجور اپنے کمرے مین گئی اور اوسیوقت اوٹھاکے قلم دوات اوسنے ایک رقعہ لکارج کے نام لکہا۔ اوسمین بہت کچھ شکایات لکہے "تمنے مجہے دہوکہا دیا میرے ساتھ گہاٹ کی۔ میرا دل تمسے کبہی نہ ملے گا۔ مین بہلا اس ڈھنڈہار سے گھر مین کیون رہنے لگی۔ اب اتنی مہربانی کرو کہ مجہے کسی طرف منہہ کالا کرکے نکل جانے دو۔ زندگی کے اتنے دن جسطرح سے ہو دنیا سے الگ تھلگ کاٹون اور عمر بہر جھیکون گی۔"
قریب قریب وہی حالت تہی جیسی فسانۂ عجائب والے ناٹک مین ایک عورت گاتی ہی۔

گنوار تو رے گھر نا رہنے کی

تو نے میری قدر نہ جانی — گنوار تو رے گھر نا رہنے کی
تو تو کہے مرے لال پلنگ وا — لیٹے کو ٹوٹی کھٹولیا بہی نا ہین

گنوار تورے گھر نا رہنے کی
تو تو کہے میرے سالی دو سالے اور مہن کو بھائی کمریا بھی نا ہین
گنوار تورے گھر نا رہنے کی
تو تو کہے میرے گائے اور گھوڑا تورے گھر کا نی گدھیا بھی نا ہین
گنوار تورے گھر نا رہنے کی
تو تو کہے میرے محلا دو محلا بیٹھن کو ٹوٹی چھپریا بھی نا ہین
گنوار تورے گھر نا رہنے کی

مریم کی یہ حرکت اضطراری تھی نہ اوسنے کسی مصلحت کا خیال کیا نہ انجام سوچا جو جی مین آیا لکھ ڈالا - بھلا دو تین گھنٹے کے عرصے مین حقیقت حال سے آگاہی کیا ہو سکتی تھی - ہر انسان کو کبھی کبھی ایسے اتفاقات ہو جایا کرتے ہین اور مایوسی کی حالت مین ٹوٹکون سے کام لینے پر اسطرح آمادہ ہو جاتا ہے غصے کی جھانجھ مین رقعہ بھیجنے کو تو بھیجدیا مگر بعد اوسکے جب ذرا ہوش آیا بہت ہی پچھتائی نہایت منفعل ہوئی مگر اب ہو کیا سکتا تھا - تیر از کمان جستہ و سخن از دہان قلم رفتہ -

جسوقت یہ رقعہ نوکر نے لکارج کو جاکے دیا ہے - بیچارہ بہت گھبرایا - نہایت پریشان اور مضطر ہوا - ہاتھ سے رقعہ چھوٹ کر فرش پر گر پڑا - ہکا بکا رہگیا - کہ یا اللہ یہ کیا ہوا پہلی ہی بسم اللہ غلط ہوئی - ابتدا ہی پر ساکن آیا -

اتفاق سے مان بھی پاس ہی بیٹھی تھی - اسنے اوٹھالیا اور بیٹے کے سامنے ہو پڑھ خوب لعنت ملامت کی طرح طرح کے الزام اور تہمتین لگائین - اور خوب خوب طوفان شیطان جوڑے - مکارہ ہے چھچھوری ہے - معلوم کس گھات مین تکو پھانسا ہے - ابھی سے بیوی بنو کا یہ حال ہے تو آگے چلکے وہ کیا کیا نکریگی غرضکہ اتنا کہا اتنا کہا کہ لکارج کے دل مین بھی بہت کچھ بدگمانی نے راہ پائی - مگر اب بیچارہ کرتا کیا - کچھ بن نہین پڑتی - ہار کے سیدھا چلا گیا بیوی کے کمرے مین - پوچھا آخر اس رقعہ سے تمہارا منشا کیا ہے - جو کچھ ہو مجھسے صاف صاف کہدو مریم تو پہلے ہی سے اپنی اس اضطراری حرکت پر بیٹھی پچھتا رہی تھی - اوٹھکر چمٹ گئی - بہت روئی دھوئی - معذرت کی اور جسطرح بنا خوشامد درآمد کرکے اوسکو راضی کیا - دراصل لکارج کے دل مین اور

کوئی شکایت تو ہی نہیں اور اسکا جانا بھی اسی نیت سے تھا کہ مریم کے دل سے ان باتوں کو دفع کرکے صفائی کرلے - یہہ رنگ دیکھکر وہ بھی ہنسی خوشی راضی ہوگیا - میاں بیوی کی نکٹی لڑائی مشہور ہی ہے - چلئے

ع - گلے سے مل گئے سب رنج درکنار ہوا -

کمرے سے نکل - دونوں ساتھون ساتھہ بیچ کے بڑے ہال مین آئے - مان نے دیکھا - واہ وا نہ وہ غصہ نہ وہ تنانتی - نہ یہ منہ پھلائے - نہ وہ ہتھ نچائے - چہرون پر رونق - چتونون مین محبت - اخلاص پیار - جیسے کچھ تھا ہی نہین - اک جھونکا تھا کہ نکل گیا - کنوار کا بھالا تھا کہ برس گیا یہ رنگ دیکھکر مان کو مارے غصے کے نچا پیڑہ آیا - بہت پیچ و تاب کھایا مگر اپنی ناراضی و ناخوشی کسی طرح ظاہر نہونے دی - دلمین کہنے لگی - اچھا خیر ابھی تو خوش ہولو - مگر خط تو میرے پاس موجود ہے - اسوقت صفحہ خاطر سے کدورتین رفع کرلین - مگر اوسکی تحریر تو قائم رہے گی تو سہی کہ بعد کو آٹھہ آٹھہ آنسو رولاؤن -

اب اس بڑبیا ڈھڈ ہونے اس کام مین دنی کو اپنا رازدار اور مددگار رہنا یا یہ ہی اپنی جگہ نئی حکومت اور ملکیت سے خاردر جگر بن رہا تھا - جانتا تھا کہ ہمارے مالک لکارج نیک بخت تو ہین ان دوسری بیگم صاحب کا قبضہ پاجانا اور انکا دام محبت مین گرفتار ہوجانا یقینی ہے - پھر دوسری بات یہ بھی ہے کہ بہت سے رقوم کا حساب مدت سے مینے نہین سمجھا یا ہے اگر ان نیک بخت نے کرید کرید کے وہ جھگڑا نکالا تو بڑی دقت پڑیگی غرضکہ دنی کو اسیطرح کے دھڑکے تھے اور ادہر یہ اتفاق ہوا کہ مریم جب اپنے شوہر کے تمام حالات اور منصوبون سے بخوبی آگاہ ہوچکی اور سارے کارخانے کے حالات اوسپر آئینہ ہوگئے تو اوسنے ایک روز لوہے کے کارخانہ کا معائنہ کیا اور چاہا کہ مالی معاملات مین کچھہ ہاتھ بٹائے چنانچہ اوسنے انتظامات مین بہت کچھ تغیر تبدل کیا اور ابھی خاصی رقم بچانے کی تدبیرین نکالین - لکارج کی مان اور دنی دونون اپنی اپنی جگہ رنگ ڈھنگ سمجھ گئے - پہلے تو ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا پھر کچھہ اشارے چشمکین ہوئین اور ایک دن دونون اپنا اپنا درد دل زبان پر لے ہی آئے - خلاصہ یہ کہ صاف صاف باہمد گر مدد دینے کی تدبیرین سوچنے لگے لکارج کی مادر مشفقہ

سلامتی سے کسی کام مین بندہ وہ بدمعاش کسی شرارت سے عاری ہے ہمارا دعوی یہ طرور ہے کہ دتی لکارج کے مزاج مین جیدہ دخیل تھا۔ تمام رازداری سے کام مین۔ اور ایک معاملہ یہ بھی ہوا تھا کہ تو ہے کی خریدین دتی سے بہت کچھ تھن کیا تھا اور جیسا سبز باغ دکھایا تھا اوسکے مطابق جو نفع ہونیکی کوئی صورت نہ تھی اسکی وجہ سے لکارج کو شب و روز یہ فکر تھی کہ بہت کچھ روپیہ تو ہے مین خرچ ہوگیا ہے کارخانہ چلتا نہین نظر آتا اگر مندگر جاوین تو آج ہزار روپیہ نکل جاتا ہے۔ سا کہہ جاتی رہیگی اور سنسار ہنسیگا کی یہی صورت تھی کہ جسطرح بنے لکارج کے روپیہ کہین سے لیا جاسے اور کارخانہ نشستم او تنے دکن تک چلا جاسے جب تک مال نکلنے کا زمانہ نہ آجاسے دتی معتمد علیہ آتو ہا ہی لکارج نے یہ سارا حال اوس سے کہا اوسنے جواب دیا حضور کہ یہ بڑے اندیشے کی بات نہین سہل سی ترکیب ہے چند رقعے عندالطلب کے لکھدیجیے کام چلا سے جیسا جیسا تقاضا ہوتا جاویگا لکھ کر کے ادا کرتے جائینگے چنانچہ مہاجنون سے ہنڈیان خرید کرنی منظور بھی کرلی تھین۔ ہان صرف ایک شرط تھی کہ لکارج کے علاوہ ایک اور معتمد آدمی کے اوپر دستخط ہون۔ مگر لکارج کو کوئی ایسا دوست نظر نہ آتا تھا بیچارہ بہت ہی پریشان ہوا۔ دتی کو تو جانے ایک ہی چالاک اسکو ایک تدبیر سوجھ گئی۔ کہنے لگا مہاجنون مین خدانخواستہ ابھی کارخانے کی ساکھ تو گئی نہین۔ صرف اتنا خیال ہے کہ اگر خدانخواستہ نوع دگرہوا انسان کی حیات کا کیا اعتبار۔ تو اوسوقت ایک کی جگہ دو کے دستخط کرالینا مفید ہوگا۔ ہنڈیان تو میرے ہاتھون اونکو بیچنی ہے۔ فرض کیجیے آپکے نام کے ساتھ کسی بڑے علاقہ دار زمیندار کا نام بھی لکھدیا گیا اور یہ ہنڈی کسی بنک کے نام ہنڈی ہو تو اوس بنک مین ہم ہی جاکر اوس علاقہ دار کیطرف سے میعاد کے کچھ دن قبل روپیہ جمع کردینگے۔ مہاجن پہنچا وصول کرے گا دستخط کرنیوالے کو کانون کان خبر بھی نہوگی۔

لکارج کو کسیقدر تامل ہوا کہ دو دفعون مین سے کون گوارا کیجائے اگر دتی کی کہی چلتے ہین تو ایک طرح کی بے ایمانی ہے۔ نہین کرتے تو کارخانہ ڈوبا جاتا ہے۔ پس یا تو جعلسازی کردیا دیوالئے بنکرٹاٹ اولٹ دو۔

آخر کار دل اسی پر راضی ہوا کہ۔ اب مجبوری ہی اسطرح کی ہے۔ اسی ترکیب سے رقعے لکھو اور روپیہ لیکر سہ دست کا روانہ ہو۔ چنانچہ رقعے لکھے اور ایک مالدار ملاقاتدار کے دستخط بھی اوپر ثبت کر دیئے گئے۔ اور دلی مدعا سے اپنی چالون سے اون رقعون کو بھانجون کے ہاتھ چپ چپ بھیج ہی دیا۔ اس معاملے مین بھی دلی مدعا سے اچھی خاصی رقم پیدا کر لی۔ چند روز کے بعد لکان کو پھر اس جانکی ضرورت لاحق ہوئی اور وہین انہون نے میری شیپل کو دیکھا اور چٹ منگنی پٹ بیاہ ہو گیا۔ لکاچ کو روپیہ کی فکر تو ہر وقت لگی ہی رہتی تھی۔ شب و روز یہی خیال رہتا کہ زمانہ گزرتا جاتا ہے میعاد ختم ہوتی جاتی ہے ہنڈیون کا روپیہ کسی طرح ادا ہی کرنا پڑیگا۔ مریم شیپل سے شادی کرنے مین بھی یہی وجہ تھی کہ اور کہین سے اگر تدبیر نہ ہو تی تو اسکی دولت سے کام نکل جائیگا بعد کو۔ فتہ رفتہ کا خانے سے انکو دیدیگے۔ مگر کی تو بات ہے اگر کچھ دن ٹل گئے تو ہرج ہوگا۔ مگر دلی کو یہ شادی ایک آنکھ نہ بھائی۔ وہ جانتا تھا آیندہ خورد برد کے موقعے نہین مل سکتے مالک سے تو اس معاملے مین کہنے سننے کی مجال نہ تھی۔ مگر اوسنے دل مین یہ عہد کر لیا تھا۔ کہ جسطرح ہو ان نکبخت کو جینے نہ دنیا چاہیئے۔

شادی کے بعد ہی مریم کی جائداد پر کچھ روپیہ لینے کی گفتگو بھی چھڑ گئی اور لکاچ کو چند روز گرانڈ ہیر مین رہ کر پھر پیرس آنا پڑا تاکہ جائداد مذکور کا معاملہ کرے۔ اور نیا فرضہ بھی لے۔ اس زمانے مین اسکو اس امر کا بڑا خیال تھا کہ کہین ایسا نہو جعلسازی کھل جائے۔ اور رجسٹرون مین بدنامی ہو۔ اسی وجہ سے نہایت مضطرب ہو کے اوسنے دوسرے قرضے کیواسطے تدبیرین کرنی شروع کین۔ مگر کہین صورت نہ نکلی آخر کار ایک پہلے دوست مل گئے اور اونسے بر سبیل تذکرہ بیان کیا کہ ہنڈیان ضمانت کے واسطے موجود ہین (حالانکہ یہ جیسی نہین ظاہر ہے) ان بیچارے دوست کو حقیقت حال کی کیا خبر تھی اونہون نے وعدہ کیا کہ آپ اسقدر مضطرب کیون ہوتے ہین اگر کہین صورت نہ ہوئی تو خیر فکر کر دی جائیگی۔ لکاچ نے یہ تمام حالات وطنی کو گرانبدہ لکھ بھیجے اور ہدایت کی۔ کہ اگر پندرہ دن کے اندر تم برس آجاؤ اور مرالدہ اور بیگم کو کسی طرح خبر نہو تو نہایت مناسب ہے۔

اسی عرصے مین دوست نے روپیہ منگوا دینے کا وعدہ کیا ہے ادہر جو روپیہ اسطرح علی ہندلون سے وصول کیا گیا تہا وہ کارخانے مین لگا یا گیا اوسی سے کارخانے کی بہت کچھ رونق بڑھی - اور ونی اس گہات مین تہا کہ اب موقع ہے کارخانے کا کچھ حصہ اپنے نام کرالینا چاہیئے - کسی ترکیب سے لکارج مار دالے جائین - معاملات تیسرے ہو ہی رہے ہین دوسری بیوی ناواقف ہی ہین - بس اونے پونے معاملہ ہو جائیگا - کارخانے مین اپنی شرکت مستحکم ہو جائیگی - لکارج کی مان ناعاقبت اندیش بدمزاج تو بالفعل قت ہی پہر بیٹے ہو اسے ناراض سونے مین سہاگا - اس کام کیواسطے ونی نے اوسیکو آمادہ کیا - اور یہہ بہی اطمینان کرادیا کہ اور کسی پر شبہہ ہو ہی نہین سکتا - اگر دیر ہی جا منگی تو یہی بے صاحبہ اس بات کا ایسا اثر ہوا کہ خلاف فطرت انسانی مان اپنے بیٹے کو اپنی ہی ماتہہ سے زہر دینے پر آمادہ ہو گئی - مریم اپنی سادہ دلی اور نیکبختی سے روز خط بہیجا کرتی تہی - مان نے بہی بالمرہ خط بہیجنا شروع کیا - تاکہ کسی طرح بیٹے کو یہ خیال نہ آنے پائے کہ دیکہو ہماری بیوی تو یون روز خط بہیجا کرتی ہین اور مان کو توفیق نہین ہوتی -

مریم جب خط لکہہ چکتی تہی تو ساس کو بہی دکہا دیتی تہی - ایک دن لکارج کی مان نے خود ہی ترکیب بتائی کہ جب تم اونکو لکہتی ہو کہ یون فلان وقت چاند سے نظر لڑایا کرین یون فلان وقت جام شراب پیا کرین اور اوسیوقت مین بہی یہان یہی کرون گی تو پہر ایسا کیون نہین کرتی ہو کہ میٹہی ٹکیان پکاؤ - آدہی یہان رکہو اور آدہی اونکو بہیجو - تاکہ وقت مقررہ پر ایک ہی چیز دونون کہائین - مریم اس بات پر راضی ہو گئی اور اوسنے بڑے ذوق شوق سے خود ہی ٹکیان طیار کین اور نصف کے قریب ایک بکس مین بہت احتیاط سے بند کرکے ونی کو دین کہ پارسل روانہ کرآئین اور ایک خط اپنے شوہر کو اسی مضمون کا لکہہ بہیجا -

ادہر اس فرزندکش مان نے ایک بڑی سی روٹی سنکہیا ڈال کے طیار کی اور بکس سے ٹکیان نکال کے وہ روٹی رکہہ دی اس موقع پر آج اوسنے بیٹے کو خط ہی نہ لکہا تاکہ بات کہلنے پر اسکی طرف سے روٹی کا کوئی ندکور ظاہر نہ ہو - اس واقعے کے چند روز بعد ونی مسب طلب پیرس گیا - وہان جاکر اوسے معلوم ہوا کہ زہر کا جیسا چاہیے

ویسا اثر نہ پیدا ہوا۔ لکارج نے معاملے کا سارا حال بیان کیا اور کہا اب بھی کسی کمپنی سے ہنڈیان بنانا چاہیئے دتی کے نزدیک یہ کوئی بڑی بات نہ تھی فوراً ہنڈیون کے چند سادہ اسٹامپ لیکر فرضی نام لکھ لیئے۔ اب یہ وہی وقت تھا جب لکارج کے دوست پہونچے۔ ہنوز اونکے رقعون کی سیاہی خشک بھی ہونے پائی تھی کہ لکارج نے گھبرا کر سب کو سمیٹ سماٹ اپنی جیب مین رکھ لیا تھا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد جب انکے دوست نے روپیہ حوالے کیا ہے تو پھر وہی رقعے پیش کئے گئے تھے اور وہ نہین کو لیکر اونکے دوست چلے آئے تھے اور اس روپیہ کو دتی نے لیجاکر اونہین کو ہنڈیون مین جمع کر دیا تھا جنکے نام وہ پہلے کی جعلی ہنڈیان تھین۔

اس کام کو انجام دیکر دتی تو گرانڈیر واپس گئے۔ اور وہان کسی سے اسبات کا مذکور نہ کیا۔ لکارج بھی الحمد مطمئن ہوکر گرانڈیر جا پہونچے۔ یہان دتی اور یان کو اپنی کارروائی پوری کرنے کا اچھا موقع ملا۔

تہ خانے کا حال دونون کو معلوم ہی تھا اور یہ بھی جانتے تھے کہ ایک دروازہ اوس کمرے مین جاکر کھلتا ہے جسمین لکارج رات کو سویا کرتا ہے۔ بس اوسکے ذریعے سے پہونچکر اپنا مطلب پورا کرنیکی تدبیر ذہن مین فوراً آگئی۔ کیونکہ اوسکا قاعدہ تھا کہ سوتے وقت سب دروازے بند کر لیا کرتا تھا اور مریم ہمیشہ کوئی نہ کوئی چیز اوسکے پینے کیواسطے رات کو بنا کر اوس کمرے مین رکھ دیا کرتی تھی۔ مان نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ اوسی راستے سے جاکے اوسمین سنکھیا ملا دیتی تھی۔

ظاہر مین یہ مکاری دیکھیئے کہ گھر مین اگر کوئی سنکھیا کا نام لیتا تو اسقدر وحشت ہوتی ایسی پریشانی ظاہر کرتی کہ غش پر غش آنے لگتے۔ بیماری کی حالت مین جب ڈاکٹر نے حریرہ تجویز کیا ہے اور مریم اپنے ہاتھ سے بنانے کو چلی ہے تو اسنے چالاکی سے خود لیسلر بنا دیا ہے۔ غرضکہ یہ تمام باتین اس ہوشیاری و خوبصورتی سے انجام دین کہ سارا شک و شبہہ مریم ہی کے سر رہا اور آپ اپنا کام کرکے نکل گئی۔ راتون کو بیٹے کی بیماری کے زمانے مین اسی مصلحت سے مریم کو کمرے مین نہ رہنے دیتی کہ تہ خانے سے ہوکر سنکھیا ملانے کا موقع ملے گا۔ ہان صبح سویرے سب سے پہلے مریم ہی کو مریض کے پاس بھیجتی۔ تاکہ شب کی رکھی ہوئی دوا وہی اپنے ہاتھ سے پلائے۔ آخر آخر مین

ڈاکٹر سے اوس نے اشارتاً کنایتاً کہا بھی تھا کہ مجھے شبہہ ہوتا ہے میرے بیٹے کو زہر دیا گیا ہے اور کچھ عجب نہین جن نیکبخت کو یہ بیاہ لایا ہے اونہین کے یہ کرتوت ہون۔ ڈنی کو بھی ان تمام چالون سے مطلع کرتی جاتی تھی۔ ادہر سوءاتفاق سے ایک معاملے مین مریم نے ڈنی کو مجبوراً اپنا رازدار بھی بنا لیا تھا جس سے اوسکا دباؤ بہت کچھ ہوگیا تھا یعنے بیگم لاٹور کا زیور اسکو خفیہ پیرس بھجوانا تھا پس اوسکا پارسل اسکے ہاتھہ اوسنے بھیجا تھا مگر ڈنی صاحب ایک ہی چالاک انہون نے پارسل اپنے قبضے مین کیا اور جو خط اوسکے ساتھ تھا اوسے چاک کر ڈالا تھا۔

القصہ اس ترکیب سے کمبخت مان نے بیٹے کی جان لی اور وہ نہایت تکلیف اور زحمت کے ساتھ مرا اور چند ہی روز کے عرصے مین اوسکی مصیبت زدہ بیوہ زہرخورانی کے شبہے مین گرفتار کی گئی اُسکی غیر موجودگی مین وہ زیور اسکے کپڑون کے بکس مین پھر رکھ دیا گیا۔ اور آخر کو نتیجہ یہ نکلا کہ محض بیجرم بے گناہ دو جرمون مین مجرم قرار پائی یعنے زیور کی چوری اور شوہر کو زہر دینا۔ اس مقدمے مین اب وہ خط بھی پیش ہوا جو از راہ حماقت پہلے دن اسنے اپنے شوہر کو لکھا تھا۔

ان تمام حالات کو پڑھکر سر اڈمنڈ مارے غصے کے کانپنے لگے عمر بھر ایسا گڑھا ہوا مقدمہ کسی بیگناہ کا پھنس جانا کبھی دیکھا سُنا ہی نہ تھا۔ اب انکو یہ بھی یاد آیا کہ انکے دوست لکارچ نے اسی مرد و دڈنی کے مشورے سے انکو بھی دھوکا دیا تھا۔ مگر خیر یہہ تو روپیہ پیسے کی بات تھی جب اتنے بڑے جرم کو ایک بیگناہ کے سر تھوپا تو یہ معاملہ کیا حقیقت رکھتا تھا۔ انکو خیال آیا کہ افسوس ہے مریم شیپل لکارچ کی بیوہ جیلخانے مین پڑی سڑتی ہوگی اور اوسکے زخمہاے جگر کا کوئی مرہم بجز اسکے اختیار مین نہین کہ اوسکی بیگناہی ثابت کی جائے۔ کیا کیا جاے اگر اصلی حالات پیرس جاکر حاکم عدالت کے روبرو بیان کیے جاتے ہین اور یہ کہا جاتا ہو کہ کتاب لقا کے ذریعہ سے علم ہوا تو لوگ پھر مجھے دیوانہ بنائینگے اور کچھ عجب نہین پھر پاگل خانے بھیجدیا جاؤن عجب ضغطے مین جان ہی۔ اسکے سوا کوئی تدبیر اُس بیچاری کے بچانے کی نہین اور اگر یہہ اختیار کی جاتی ہے تو اولٹی اپنی گردن پھنستی ہے۔ اسوقت دنیا کے عام معلومات حاصل کرنے کے شوق پر نہایت ہی نادم

اور پشیمان ہوئے اور جو لمحہ ماسٹر مُوبی سے ملنے کا نصیب ہوئی تھی وہ ہزار مصیبتوں اور زحمتوں سے بڑھ کر نظر آنے لگی۔ شدت غیظ و غضب میں اودھ کر انہوں نے کتاب القا والی الماری کو اوٹھا کر زمین پر پٹخ دیا۔ جا۔ کمبخت جہنم واصل ہو۔ مگر وہ گرتے ہی فرش سے بلند ہو کر غائب ہو گئی اور یہ بھی اپنی اس حرکت پر نادم ہو کر خاموش ہو رہے۔

پلنگ پر جا کے لیٹ رہے۔ کہ بلا سے نیند آجائے۔ یہ خیالات پریشان دماغ سے نکل جائیں۔ مگر توبہ کیجئے سونے میں بھی وہی مریم لکارچ کی صورت پیش نظر رہی اوسکی خواب دیکھا کئے۔ اور صبح کو تپ و درد سر لیئے اوٹھے۔ چونکہ روانگی کا وقت قریب تھا اسباب کے باندھنے میں مصروف ہو گئے۔ دھیان بٹ گیا۔ دن تو خیر کام کاج میں کٹ گیا اور رات کو آٹھ بجے یہ اوس ملک سے جہاں اسقدر مصائب اوپر پڑے تھے بخیر و عافیت روانہ ہو گئے۔

راستے میں اہل فرانس اور اپنے اہل وطن کے حالات سے مقابلہ کرتے آئے۔ انگلستان میں تو بہت کچھ مکر۔ فریب۔ ریاکاری۔ دغابازی کے تماشے دیکھ چکے تھے اور فرانس اسیواسطے گئے تھے کہ وہاں کے لوگوں کے اخلاق عادات اوضاع کتاب القا کے ذریعے سے دریافت کریں لیکن اس سفر کا نتیجہ جو کچھ ہوا۔ ناظرین کو معلوم ہو گا تمام بنی نوع انسان سے اور بھی نفرت اور مایوسی ہوئی۔ انہوں نے دیکھا کہ دُنیا میں جسقدر تہذیب اور شائستگی بڑھتی جاتی ہے اوسیقدر بدی۔ بداخلاقی اور بدکاری بھی ترقی کرتی جاتی ہے۔ ہاں اتنی بات ہے کہ اگرچہ خیر و شر انگلستان و فرانس میں مساوی درجہ پر ہیں لیکن انگلستان میں فرانس کی بہ نسبت عیوب کے اخفا میں زیادہ جد و جہد رہتی ہے۔ اپنے ملک میں اکثر مذہب ریاکاری کے واسطے مستحکم بنا لیا جاتا ہے اور اسی پردے میں مثل خیرات وغیرہ کے ہزار ہا گناہ اور حد درجہ کی شیطنت روا رکھی جاتی ہے اور قانون کان کسکو خبر نہیں ہوتی پاتی۔ کہ ایک دفعہ انکو اپنی گرفتاری و مصائب کا خیال آگیا۔ رونگٹے کھڑے ہو گئے اور سوچنے لگے کہ ابھی نہیں معلوم کیا کیا مصائب میری قسمت میں اور لکھے ہیں۔ مگر آئندہ کیواسطے بہت کچھ احتیاط کرنی لازم ہے۔ یہی اب دوسروں کے معاملے

بہت سمجھ بوجھ کر اس کمبخت کتاب الفاسے کام لینا چاہیئے - اسیکی بدولت نواب ڈلارو کے مقدمے مین ایسے پھنسے کہ اب تک جب خیال آجاتا ہو - لہو خشک ہو جاتا ہے - بخدا وہ سزا پائی کہ عمر بھر نہ بھولیگی -

غرضکہ سراڈمنڈ مقام ڈوور مین جہاز سے اوترتے ہی گاڑی کرایے کی کر اور شام تک لندن پہونچ گئے - شہر کے مغربی حصے مین ایک ہوٹل تھا وہین جا اوترے تھوڑی دیر استاکے اپنے دوست جیمس کیمبل سے ملنے کا ارادہ کیا - جنکو انہون نے آخیرون بار کل خانے مین دیکھا تھا - اور جسوقت یہ وہان سے بھاگے ہین اوسوقت اونکی بیوی غش کھاکے گرتی نظر آئی تھین -

گرانڈیر کا تعجب انگیز راز اور اپنے خود معاملات اسقدر انکے دماغ کو پریشان کئے ہوئے تھے کہ اسوقت تک ایملائن اور اوسکے شوہر کیمبل کا خیال ہی نہ آیا تھا اب انہون نے یہی عہد کر لیا تھا کہ ہر خفیف خفیف سی بات کتاب الفا مین نہ دیکھا کرینگے - ہان کوئی ایسا ہی اہم اور ضروری امر جسکے بغیر کسی کام مین ہرج ہوتا ہوگا دیکھ لینا مضایقہ نہین ہے - بس ایملائن کے معاملے مین پہلے اپنے طور سے حالات دریافت کرنا چاہیئے - سردست کتاب الفا کو ہاتھ لگانا لازم نہین -

چنانچہ صبح سویرے ہی آپ کیمبل کے ہان پہونچے - نوکرون سے دریافت کیا - تمہارے مالک اسوقت مکان پر موجود ہین یا نہین -

نوکر - مالک اور اونکی میم صاحب تو حضور اسوقت نہین ہین - ہان مس روزا البتہ تشریف رکھتی ہین -

روزا کا نام سنتے ہی انکے دل مین مسرت کا جوش ہوا اور بیساختہ زبان سے نکل گیا "این مس روزا"

نوکر - جی ہان اب وہ یہین رہتی ہین - اندر تشریف لائیے -

چونکہ ملازم جانتے تھے کہ سراڈمنڈ اور اس خاندان سے رسم بے تکلفی سے ملاقات کے کمرے مین جا بٹھایا - انہون نے دیکھا روزا اوداس مضمحل اور پریشان خاطر کوچ پر بیٹھی ہوئی مصروف آہ و زاری ہے - پہلے تو اونسے انکو نہین دیکھا - جبکے بڑھے تو اُن کو دیکھکر چونک پڑی - آنکھون سے آنسو جاری تھے اور ایسا

معلوم ہوتا تہا کہ بہت ہی رنج وغم مین مبتلا ہے۔
سر اڈمنڈ۔ کل ہی مین فرانس سے واپس آیا ہون۔ آپ لوگون سے سب سے پہلے ملنے کو جی چاہا
روزا۔ ہان اب کیا فرانس سے آتے ہین۔
سر اڈمنڈ۔ جی ہان وہین سے۔ آج کل فرانس مین تو انقلاب عظیم ہو گیا ہے۔ سارے ملک مین بغاوت پھیلی ہوئی ہے۔
روزا۔ ہان مینے بہی سنا ہے۔ کیا آپکو خیال تہا کہ کیمیل اور بہن سے یہان ملاقات ہوگی
یہہ کہکر روزا نے سر اڈمنڈ کیطرف نظر اوٹھائی اور گویا انتظار مین تہی کہ اسکے جواب مین ہان کہہ دینگی مگر انہون نے کہا "اصل تو یہ ہے کہ مجھے امید نہ تہی کہ وہ یہان ملینگے کیا وجہ کہ۔"
روزا۔ کیا وجہ۔
اڈمنڈ۔ وجہ یہ ہے کہ چند روز ہوئے ابہی دونون پیرس مین ملے تھے۔
روزا۔ پیرس مین ہا۔
یہہ کہکر زار و قطار رونے لگی اور سر اڈمنڈ بہی نہایت متاسف ہوئے۔ کہ آتے ہی آتے سلسلہ کلام اسطرح کیون شروع ہوا جو رنج وغم کی داستان یون چہڑ گئی اب کسی تدبیر سے بات کو ٹال کے اور کچھ مذکور ہو تو بہتر ہے۔ یہہ اس فکر مین تہے ہی کہ روزا نے پہر ایک دفعہ کہا "پیرس مین"
سر اڈمنڈ۔ خاص پیرس مین تو نہین ہان اوسکے قرب وجوار مین۔
روزا۔ (آنسو پونچہہ کے) یعنے بیرسس کے باگل خانے مین۔
یہہ کہکر پہر گریہ وزاری کرنے لگی۔ سر اڈمنڈ خاموش اس فکر مین پڑے کہ ایسے موقع پر کیا کہین اور کیونکر دنیا کے رسم کے مطابق تشفی اور تسلی دین غرضکہ دیر تک چپ سناٹے مین بیٹہے رہے آخر کو روزا ہی نے کہا "ہان آپنے ایلائن کو باگل خانے مین دیکہا ہوگا اور جیسی یہی وہین ہونگی مگر خدا کیواسطے یہہ تو بتائیے کہ اونکے شوہر اونسے ناخوش تو نہین تہے۔ اونسے ویسی ہی محبت کرتے تہے جیسی تہی"
سر اڈمنڈ۔ مینے تو صرف لمحہ بہر دیکہا تہا مگر قرینے سے ایسا معلوم ہوتا تہا کہ

دونون مین ویسی ہی محبت ہی۔

روزا۔ (آسمان کی طرف نظر اوٹھاکے) پروردگار تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔

سراڈمنڈ۔ مین آپ سے کیا عرض کرون مینے انکے واسطے کیسی کیسی مصیبتین جھیلی ہین اور اب بھی نہین معلوم میری قسمت مین کیا کیا لکھا ہے۔

سراڈمنڈ۔ مین کچھ کہہ نہین سکتا جسوقت مینے اونکو محبس مین دیکھا ہے خدا ہی جانتا ہے کسقدر دل دکھا۔

روزا۔ مگر بڑا تعجب یہ ہے کہ جنہین مجھسے کہہ گئے تھے جاتے ہی خط لکھ بھیجینگے اور جو کچھ بہن کی حالت ہوگی اوس سے مفصل اطلاع دینگے۔

سراڈمنڈ۔ ہان شاید یہ وجہ ہوئی ہوگی کہ اس طوفان بے تمیزی مین ڈاکخانے کے انتظام مین خلل پڑگیا ہوگا خطوط اپنے وقت پر نہ روانہ ہوسکے ہونگے۔

روزا۔ ہان شاید یہی بات ہوئی۔ مگر آپ اپنا تو حال کہیے۔

سراڈمنڈ۔ کیا کہون مین خود ایک مصیبت مین گرفتار ہوگیا تھا۔

روزا۔ ہان یہہ کہیے۔

سراڈمنڈ۔ مین تو سمجھتا تھا کہ تم لوگون کو خبر پہونچ گئی ہوگی۔

روزا۔ نہین مطلق نہین۔ لیکن آپنے اوس مصیبت کو سُنا ہی ہوگا جو ہمارے خاندان پر پڑی ہے ساری دنیا واقف ہوگئی ہے۔

سراڈمنڈ۔ کچھ یہی نہین سُنا کیمبل ملے تھے تو اونہون نے کوئی حال بیان نہین کیا یہہ باتین ہوتی ہی تھین کہ دروازے سے ایک خوبصورت سی لڑکی دوڑتی ہوئی آئی اونہون نے پہچانا یہہ وہی روزالاین ہے۔ اوسکو پاس بلایا روزا کی گود مین منہ چھپاکر چمٹ گئی۔ اور کہنے لگی "خالہ جان آپ مجھے اب بھی چاہتی ہین لوگ تو کہتے ہین کہ ہماری ماں تو اور کوئی ہین"

یہ سُنکر سراڈمنڈ سمجھ گئے کہ معلوم ہوتا ہے راز طشت از بام ہوگیا اور روزا رو رو کے رومال بھگونے لگی۔

سراڈمنڈ۔ (گویا پہلے پہل آگاہ ہوکر) ہا۔ اب معلوم ہوا کہ تمنے محض اپنی بہن کی خاطر سے یہہ ساری مصیبتین جھیلین تکلیفین اوٹھائین۔ یہہ کیجیے روزالاین

بھانجی ہے بیٹی نہین ہے۔

روزارا (آہ سرد بھر کر) کیا عرض کرون دیکھئے ساری داستان غم آپ سے کہتی ہون مین خود چاہتی ہون کہ جو کچھہ جھوٹ سچ لوگون مین پھیلا ہوا ہے اوسکی صفائی ہوجائے اور جہانتک ہوسکے حقیقت حال سے ہر ایک آگاہ ہوجائے۔ یون تو طول طویل قصہ ہے۔ مگر مختصر یہ ہے کہ ابتداے عمر مین ایک بدمعاش پرسی نامی نے باجی کے ساتھ گھاٹ کی اور باکی مرضی کے مطابق اوس سارے الزام کو مین اپنے سر لیا۔ جیمس کیمبل کے ساتھہ باجی کی شادی ہوگئی اور کانون کان اوس معاملے کی خبر کسیکو نہ ہوئی۔ ابھی چند ہفتے ہوئے کہ وہی کمبخت ڈگر پرسی جسکو والد نے کچھ دے دلاکر ہندوستان بھیجدیا تھا واپس آیا۔ اور تلاش کرتے کرتے باجی کے یہان تک پہونچا۔ وہ کمبخت خراج قلاش جواری ہے ہمیشہ روٹی کا محتاج۔ پھر کسیطرح سے ملجائے کسی حرکت مین اوسکو باک نہین۔ اب اوسنے یہ گھات لگائی کہ اس بھید کو کھولنے کی دھمکی دی اور اس طرح کچھ روپیہ اینٹھے۔ چنانچہ اونکو بہت سی خطوط لکھے کہ میری مدد کرو نہین تو ابھی بھانڈا پھوڑے دیتا ہون۔ یہ بیچاری کیا کرتین جہانتک ہوسکا منھ بھری دیا کین۔ مگر جتنا یہہ دیتین اوتنا ہی وہ زیادہ مانگتا آخر کو اوسکی ہوس کی کچھ انتہا ہی نہی۔ ایسا ستایا کیا ایسا ستایا کہ نوبت اسکی پہونچی کہ یا تو مایوسی مین مارے شرمندگی کے دشمن سٹرن ہوجائین یا جان دیدین اسی ہیجان اور اضطراب مین اونکا خطرہ ٹل گیا اور سارا گھر بار شوہر دولت چھوڑ چھاڑ فرانس کی طرف نکل گئین۔

بات یہہ ہوئی کہ اڈگر نے کہین کوئی خط لکھا تھا۔ وہ گھر مین کسی جگہ رکھا تھا اتفاق سے کیمبل کے ہاتھہ لگ گیا۔ پڑھتے ہوئین تو اکثر باتین راز کی صاف صاف لکھی ہین سیدھے اوٹھے میرے ہان پہونچے۔ اور دریافت کیا کہ بتاؤ ان باتون کی اصلیت کیا ہے۔ سنتے ہی میرے ہوش جاتے رہے۔ بے بتائے چارہ نہ تھا کس کس بات کو جھٹلاتی۔ کون کون عیب چھپاتی۔ مین گھبراکر قدمون پر گر پڑی اور سب کچھہ بیتے کہدیا۔ سنکے کہنے لگے۔ خیر جو کچھہ ہوا وہ ہوا محض تمہاری نیک بختی کے خیال سے تمہاری بہن کی خطائین معاف کیے دیتا ہون۔

گھر پر پہونچکے معلوم ہوا کہ باجی ایسی متردد اور منتشر ہوئین کہ بالکل دیوانی ہوگئین اور پیرس کی طرف چلی گئین - روپیہ پیسا جو کچھ ساتھ تھا وہ سب اوٹھ اوٹھا گیا آخر کار لوگ اونکے دشمنون کو باگل خانے پہونچا آئے -

اس حادثے نے کیمیل کو بھی اپنے حواسون مین نرکھا - مارے غصے کے اڈگر کو ڈھونڈھا کیئے اوسسے لڑپڑے - ساری دنیا مین چرچا پھیل گیا اور اس لڑائی مین اڈگر زخمی ہوا - انہون نے مجھسے عہد کیا کہ مین جاکر تمہاری بہن کو وہان سے لاتا ہون اونکے تمام قصور معاف کردون گا چنانچہ وہ مجھے یہان چھوڑ کر گئے ہین یقین تو ہے دہو کا ندین -

سر اڈمنڈ - دنیا مین اسقدر مکاری اور بدکاری کا تجربہ اٹھایا ہے کہ جب تمہاری اس نیکی کا خیال کرتا ہون تو واللہ روح خوش ہوجاتی ہے -

روزا - کیا عرض کرون بینے بہر سب باجی اور ابا کے خاطر سے گوارا کیا تہا - بلا سے وہ تو اپنے حال مین خوش رہینگے اور ایسے بزرگ کے ارشاد کی تعمیل مین عاقبت بنیگی - مگر قسمت کی بات اوسکی بدولت وہ وہ صدمے اوٹھائے ہین کہ زندگی سے موت بہتر معلوم ہوتی ہے -

سر اڈمنڈ اوٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے بڑا خوش قسمت وہ شخص ہی جسکو ایسی بیٹی اور فرشتہ خصلت بیوی ملے اور یہ کہکر رخصت ہوگئے -

غرضکہ اسی طرح کوئی ہفتہ بہر تک ہر روز روزا کے پاس آتے - اور حال پوچھ جاتے اور روزا کی محبت انکے دل مین چوری چوری جگہ کرتی جاتی -

کوئی آٹھ دن گزرے ہونگے کہ روزا سے جو ملنے گئے - تو چہرے پر کسیقدر شاشت نظر آئی سمجھے - کچھ عجب نہین بہن کی کوئی خبر سنی ہو اور واقعی یہی بات تھی بھی - کیمیل کا ایک خط آیا تہا چنانچہ اوس نے وہ انکو دیکہایا - مضمون یہہ تھا -

عزیزان من مس روزا سلمہا - جب سے مین انگلینڈ سے آیا ہون اب تک تمکو میرے خط کے انتظار مین سخت تکلیف ہوئی ہوگی - مگر کیا کرتا - پیرس مین آج کل وہ طوائف الملوکی اور بدانتظامی پھیلی ہے کہ سلسلۂ ڈاک درہم برہم ہو رہا ہے - ہر روز اسی فکر مین رہا کہ جسطرح بنے تمکو خط بھیجون - آج خدا خدا کرکے اسکا موقع

ملا جو کچھ مینے تمسے وعدہ کیا تھا خدا کی عنایت سے وہ پورا ہوا۔ تمہاری ہمشیر کو محبس کے اسپتال سے جہان وہ بیچاری مقید تھین لے آیا ہون اور مکان پر اسقدر دلدہی و تشفی کی باتین کین کہ اب اونکا دل کسیقدر ٹھکانے ہوا ہے اور اُمید بندہتی جاتی ہے کہ اب جنون کا دورہ پھر نہ آئے۔ مینے اونکو اچھی طرح اطمینان دلایا ہی کہ جب سے میرا تمہارا ساتھ ہوا ہے تمنے کوئی ایسی حرکت نہین کی جو میری ناراضی کا باعث ہوتی یا تمہاری وفاداری پر خدانخواستہ کوئی شک پیدا ہوتا۔ پس جو کچھ لڑکپن کی نادانیان یا الھڑپنے کی بیوقوفیان تھین اون سب سے مین قطع نظر کرتا اور خاک ڈالتا ہون اور یقین دلاتا ہون کہ آیندہ کسی قسم کی کوئی بات ایسی نہونے پائیگی کہ میری طرف سے تمکو کوئی شکایت کا موقع ملے۔ جب سے اونہون نے یہہ سُنا ہی اور تاریخ عقد سے جو کھٹکا اونکے دلمین قائم تھا وہ اسطرح رفع کر دیا گیا ہی اوسوقت سے اُنکی طبیعت بہت بحال ہی۔ پس خدا کو کچھ بہتر ہی کرنا منظور تھا کہ یہ مرحلہ پیش آیا اور ہمیشہ کیواسطے اطمینان ہوگیا۔ میرا ارادہ ہے کہ چند روز مضافات شہر مین قیام کرون۔ ایک مختصر سا مکان لے لیا ہی۔ اور جب تک اچھی طرح صحت نہو جائیگی تب تک یہین ٹھہرون گا۔ پھر اوسکے بعد ہم دونون ہنسی خوشی یہین سے بقیہ زندگی بسر کرنے کو وطن واپس آئین گے شہر مین بھی اب امن و امان ہوگیا ہی شاہ چارلس جو انتہاے درجہ کا احمق ہی۔ تخت و تاج کھوکر کسی طرف جلاوطن ہوگیا اور خاندان بورین کے لوگ بھی جہان سینگ سمائے مُنہ کالا کر کے چلے گئے ہین۔ اور شاید اب کبھی نہ پلٹین اس سفر مین بہت سی دلچسپ اور عجیب و غریب باتون کا تجربہ ہوا ہے۔ انشا اللہ جب ملینگے تب مفصل کہینگے۔ اگر سر اڈمنڈ مارٹمر تمکو ملین (کیونکہ یقین ہی وہ لندن پہونچ گئے ہونگے) تو میری طرف سے معذرت کر دینا کہ مین نہایت شرمندہ ہون آپسے یون روادری مین ملا اور پھر نوبت ملاقات نہ آئی

جیمس کیمبل از مقام
سینٹ کلوڈ
مورخہ ۱۲ اگست سنہ ۱۸۳۰ع

سر اڈمنڈ نے اس خط کو دیکھہ کر کہا واقعی ہمارے بہنوئی نے بڑا کام کیا۔ خیر خاکہی

چاہیئے - اِس خط مین اونہون نے میرا بھی ذکر کیا ہے - خیر اب تمنے جہان از راہ صفائی اپنے ہان کا سب حال مجھپر ظاہر کر دیا ہے تو اب تقاضاے آدمیت یہ ہے کہ مین بھی اپنی مصیبت کا اظہار بلا کم و کاست بیان کر دون -

روزا متحیر ہو کر مُنھ دیکھنے لگی -

سر اڈمنڈ - میرا حال سُنو کہ فرانس مین مجھپر کیا کیا آفتین نازل ہوئین جب تمھارے بھنوئی مجھسے ملے ہین اور مینے تمھاری بہن کو دیکھا ہے اوسوقت مین خود اوسی باگل خانے مین محبوس تھا بخت و اتفاق سے کچھ ایسے معاملات پیش آئے کہ ایک نواب کے قتل کے الزام مین مَین پھنس گیا اور جو کچھ ثبوت فراہم کیئے گئے وہ بھی ایسے تھے کہ اونسے بالکل یہی پایا جاتا تھا کہ نواب کو مین ہی نے قتل کیا ہے - حالانکہ اصل مین اس کمبخت نے خودکشی کر کے اپنی جان اپنے ہاتھون دیدی تھی - لیکن اصل منشا اس خیالی جُرم کا چونکہ کسی پر نہ کھلا اسلیئے عدالت کی یہ رائے قرار پائی کہ مین ایک قسم کے جنون مین گرفتار ہون اور یہ حرکت مینے عمداً نہین کی ہے پس اسوجہ سے لوگون نے جاکر مجھے باگل خانے مین بند کر دیا - حال مین جو انقلاب اوس سلطنت مین ہوا جسکے ہاتھون اتنا بڑا شہنشاہ تخت سے اوتارا گیا پس اوسکی بدولت میرے محبس کا بھی دروازہ کھل گیا اور مین بھاگ نکلا -

روزا - سچ ہے دُنیا مین شاید کوئی بھی انسان ایسا نہوگا جسپر کچھ نہ کچھ مصیبت نہ پڑی ہو - اور جام الم سے کبھی نہ کبھی تلخ کام نہوا ہو - بلکہ سچ پوچھو تو وہ لوگ جنکو ہم سب سے زیادہ خوشحال اور فارغ البال سمجھتے ہین وہی زیادہ آفات اور آلام مین مبتلا ہین -

غرضکہ اسی طرح کی گفتگو عرصے تک ہوتی رہی اور آخر کو سر اڈمنڈ روزا سے رخصت ہو کے اپنے ہوٹل کو جا رہے تھے کہ لنسی صاحب راستے مین مل گئے - انکو فی الجملہ یقین تھا کہ سر اڈمنڈ نے کیا عجب وہ جرم دیوانگی کی حالت مین کیا ہو جیسے ہی انکی صورت دیکھی بہت خوش ہوئے - اور کہنے لگے "خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے آپنے اوس مخمصے سے نجات پائی اور پھر انگلستان مین آپکی صورت نظر آئی"

سر اڈمنڈ - آہا! آپ یہان لندن مین کب آئے -

لنسی۔ مین گوشتہ تنہائی کے مہینے مین داماد اور بیٹی کو لیکر پیرس سے چلا آیا آپ کے کچھ کاغذات و دستاویزات میرے پاس ہین ہین آپکو دونگا جس زمانے مین آپ پر مقدمہ قائم ہوا ہے تو مارس ہوٹل کے مالک نے یہہ تجویز کیا کہ تمام خطوط اور کاغذات جائداد کسی آپ کے دوست کو دیدے جائین اور عدالت نے بھی اسکو منظور کیا اور باتفاق وہ کاغذات مجھ حوالہ کئے گئے اب آپ دیکھ لیجئے گا کوئی چیز ضائع تو نہین ہوئی ہوٹل کا کرایہ بھی مین ہی نے ادا کیا اور مقدمے مین بھی جو خرچہ پڑا وہ بھی مینے اپنے پاس سے کیا تھا۔ مگر آپکے اسباب مین اتنا روپیہ موجود نکلا جو ان مصارف کو کافی ہوا۔

سر اڈمنڈ۔ واقعی آپنے وہ مہربانی کی کہ عمر بھر بار احسان سے سبکدوش نہین ہوسکتا۔ مین ہوٹل مین مقیم ہون اب فرصت کے وقت جب جی چاہے کاغذات میرے پاس بھیجدیجئے گا۔

اسکے بعد دونون نے اپنا اپنا پتا بتایا اور رخصت ہوئے۔ شام کو لنسی صاحب کا ایک ملازم کاغذات دے گیا۔ انہین مین وہ جعلی ہنڈیان بھی تھین جو لکارج نے انکو لکھ دی تھین۔ اور جنکا مفصل حال کتاب القاسے معلوم ہو چکا تھا۔

اسی حال مین دو مہینے کٹ گئے اور امراے ولایت کے خاندان اکتوبر کے خوشگوار موسم کا لطف اپنے اپنے دیہات مین اٹھاتے رہے اس عرصے مین سر اڈمنڈ روز اسے بالمرہ ملا کرتے تھے رفتہ رفتہ اوسکے حسن اور خوبی اخلاق کا نقش انکے دلپر روز بروز گہرا بنتا جاتا تھا۔ اوسکی خاطر مین بھی انکی خوبیان جگہ کرتی جاتی تھین۔ نوبت باینجا رسید کہ اب دونون کے دلون مین ملنے سے خوشی اور جدا ہونے سے رنج محسوس ہونے لگا۔ اصل مین تو سر اڈمنڈ کب کے سمجھ گئے تھے کہ مجکو اس سے محبت ہے اور اس محبت کا اثر روز اکے دل پر بھی ہو چلا ہے لیکن انکو مناسب نہ معلوم ہوا کہ کیمبل کی واپسی کے زمانے تک کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ شادی بیاہ کے بارے مین کرین۔

آخر کار انکے دوست کیمبل اور ایملائن بخیر و عافیت تمام لندن پہونچ گئے۔ اور ایک موقع پر سر اڈمنڈ نے بعنوان شائستہ اپنا ارادہ کیمبل سے بیان بھی کیا۔

کہا کہ اگر آپ روزا سے اسمعراج لینگے تو مجھے امید ہے کہ وہ بھی انکار نکرین گی۔ کیمبل اپنے دل مین بہت ہی خوش ہوئے کہ سراڈمنڈ سا امیر کبیر اور معزز شخص میری سالی کو ایسی عزت وآبرو دینے پر مستعد ہی۔ فورًا اپنے جانب سے راضی ہوگئے اور بہت کچھ شکریہ اس اعزاز کا ادا کیا۔ اسکے بعد سراڈمنڈ نے روزا پر بھی اپنا مکنون ظاہر کیا۔ وہان وہ پہلے ہی سے دل دادہ ہورہی تھی۔ انکی خوبی اخلاق اور نیک دلی پر فریفتہ تھی اوسنے مُنھ مانگی مراد پائی۔ دلکی آرزو بر آئی فورًا اقرار کرلیا۔

سراڈمنڈ کی ایک کوٹھی برک شائیر مین بھی تھی۔ اب انکا ارادہ ہوا کہ بعد عقد روزا کو وہین بیاہ کر لیجائین اور اقامت کرین۔ پس فورًا ایک نہایت خوبصورت گاڑی اور چار گھوڑے اور بہت سا اسباب خانہ داری ظروف نقرئی وطلائی خرید کئے نوکر چاکر بھی رکھے۔ اور روزا اور کیمبل سے رخصت ہوکر اوسی کوٹھی کو روانہ ہوے کوئی پانچ بجے شام کو وہان جا پہونچے۔ گاڑی سے اوترے گاڑی کو تو حکم دیا کہ پس پشت مکان الصطبل ہی۔ وہان لیجاؤ اور خود پھاٹک پر پہونچکر گھنٹی بجائی دیکھا کہ پرانے نوکرون چاکرون مین ایک بھی استقبال کو حاضر نہین ہوا بلکہ ایک شخص پرانی وضع عجیب شکل کا ایک ہاتھ مین روئی کا توس اور دوسرے مین مُرغی کی ٹانگ لیئے باہر نکلا۔ نہایت نفیس ریشمی لبادہ پہنے اور مخملی ٹوپی بانکی سر پر رکھے سیاہ پتلون ٹانگون مین اور یہ سب انہین کے توشہ خانے کا مال ہی۔ صورت مین کشیدہ قامت دُبلا پتلا۔ کوئی چونتیس برس کی عمر کا آدمی۔ چہرے سے عجیب بیباکی اور بدمعاشی ٹپکتی ہے دروازہ کھولکر اوسنے پہلے تو مُرغی کی ٹانگ پر مُنھ مارا اور پھر روئی کا بڑا سا نوالہ لیا اور اوسی حالت مین نہایت بے تکلفی اور بیباکی سے پوچھا "کہو کیا کہتے ہو۔ سراڈمنڈ کی اگر تلاش ہی تو جاؤ پیرس کے کسی جیلخانے کی خاک چھانو وہین عمر بھر کے لیئے مزے کرتے ہونگے ہان اگر اونکے داروغہ صاحب کی ملاقات کو آئے ہو تو بندہ درگاہ موجود ہین سراڈمنڈ نے ہمکو اپنا پیش دست لفٹنٹ۔ سپرنٹنڈنٹ۔ مدار المہام۔ کارپرداز مختار (یعنے اپنے کام کا آپ مختار)۔ معتمد۔ ہوم سکرٹری۔ وزیر خزانہ۔ غرضکہ تمام ملکی ومالی معاملات کا افسر

مقرر کر دیا ہے۔
اتنا کہکر ایک دفعہ اپ اُچھل پڑی اور پھر لقمہ لیکر خاموش ہو گئی۔
سر اڈمنڈ سمجھ گئے کہ اس چالاک نے فریب سے مکان پر قبضہ حاصل کیا ہے اب دیکھنا چاہیئے اس مکان کی حالت کیا ہے۔ اور ان ذات شریف نے تمام چیزون کی کیسی گت بنائی ہے یون کہنے لگی۔
تو سر اڈمنڈ اسوقت دولتخانے پر تشریف نہین رکھتے ہین"۔
جواب۔ جی۔ نہ رکھتے ہین اور نہ کبھی بعنایت الہی رکھین گے۔
سر اڈمنڈ۔ کیا کہین بہنی۔ ہمسے اور اونکے خاندان سے قدیمی رسم ہے۔ اُسے تھے یہان چندے قیام کرینگے۔ اور یہ فصل سیر و شکار کی ہے۔ اون سے اجازت لیکے یہان شکار کھیلینگے۔
جواب۔ اجازت نہین مل سکتی۔ جو کچھ شکار ہے وہ انجانب اور انجانب کے احباب کیواسطے محفوظ ہے۔ مگر یہ تو بتائیے آپ ہین کون نام کیا ہے۔ کدھر سے آنا ہوا ہے جلد جواب دیجئے مجھے دیر ہوتی ہے۔
سر اڈمنڈ۔ کیا کہون اگر قدیم ملازمون مین سے کوئی ہوتا تو وہ فوراً پہچان لیتا۔
جواب۔ ہان۔ ہوتا تو پہچانتا۔ مگر خیر بہت سے یہان کوئی نہین رہا۔ جو وقت سے مابدولت نے یہان قدم رکھا ہے۔ اور دست اویز دکھا کے قبضہ حاصل کیا ہے۔ سب حوالہ شیطان ہو گئے۔ ایک بڑھیا ڈھڈھو جو جھاڑو بہارو دیا کرتی تھی۔ وہ البتہ قریب کے گانون مین محتاج خانے کو آباد کر رہی ہے۔ اسکا یہ حال تھا کہ دن رات شراب پیئے پڑی رہتی تھی اب خوب سزائے اعمال کو بھگتتی ہے۔ چڑیل۔ ہیضے کی خالہ۔
سر اڈمنڈ۔ خیر اب تو گاڑی بینے بھیجدی اصطبل مین۔ گھوڑے دوڑے کھولڈالے گئے ہونگے آپ اتنی مہربانی کر سکتے ہین کہ مین تھوڑی دیر دم لے لون۔؟
جواب۔ ہان تم پہلے آدمی معلوم ہوتے ہو۔ کیا حرج ہے۔ ٹھہر جاؤ بلکہ چلو میز تیار ہے کچھ کھا دانا کھا لو۔ نواب کے ہان ابھی ابھی شراب مین موجود ہین وہی اُڑانا
سر اڈمنڈ۔ بہت بہتر مجھے کیا عذر ہے۔ لیکن آپ نے جہان اتنی مہربانی

فرمائی ہے۔ وہان میرے نوکرون پر بھی عنایت کیجئے وہیں ذری دیر قیام کرلین۔
جواب۔ ہان واللہ ہان کیا مضائقہ۔
اور یہہ کہکر بقیہ روٹی اور مرغی کی ٹانگ بھی ٹھکانے لگائی اور ہڈی ایک لڑکے پر پھینک ماری جو کہڑے سے قریب راستے چلا جا رہا تھا۔
سر اڈمنڈ۔ بہت اچھا۔ مجھے اجازت دیجئے۔ مین ذرا نوکرون کو سمجھا دون۔ دم بھر مین حاضر ہوتا ہون۔ پھر باورچی خانے مین شرکت خوان نعمت کرونگا۔
یہہ جملہ سُنکر نہایت تحقیر کے ساتھہ جواب ملا "باورچی خانہ جہ معنی دارد مسٹر ویلیس باورچی خانے مین رہنے والے اسامی ہین۔ اجی حضرت نہایت رفیع الشان آراستہ پیراستہ کمرہ ہے دیکھئے گا تو آنکھین کھل جائینگی۔
یہہ تو اندر چلے گئے اور سر اڈمنڈ اوس طرف سے گھوم کر اصطبل پہونچے۔ سب سے کہدیا خبردار یہان کسی کو ہمارا اصلی نام نہ بتانا۔ یہان معاملہ کچھہ ایسا ہی ہے اور اگر ملاقات کے کمرے مین بیٹھہ گئے۔ مسٹر ویلیس نہایت نفیس کوچ پر تشریف فرما تھے۔ سامنے برانڈی ایک بلورین صراحی اور جام زمردین مین رکھی ہوئی۔ بیش قیمت پایپ مُنھہ سے لگا ہوا تھا۔
مسٹر ویلیس۔ یار یہہ صحبت بے تکلفانہ ہے۔ تمہین میرے سر کی قسم کچھہ تکلف نکرنا اپنا ہی گھر سمجھو خدا نے سب کچھہ دیا ہے۔ نعمت خانہ دُنیا کی نعمتون سے معمور۔ الماریان قسم قسم کی شرابون سے بھری پڑی ہین۔ اپنے قدم جہان جاتے ہین وہان خدا کی عنایت سے سب ہی کچھہ مہیا ہوا جاتا ہے۔ پیو جتنی پی جائے۔ واللہ ہمارا لہو پیئے اگر زرا بھی کمی کرے۔
سر اڈمنڈ نے بھی یہی مناسب خیال کیا کہ اس موقع پر خوب گاڑھی چھنے۔ انہون نے بھی دو چار گلاس چڑھائے اور جی کھولکر داد بے تکلفی دے کے کہنے لگے "یار ویلیس تمہارے لیئے چین ہی چین لکھا ہے۔ سچ پوچھو تو ان تمام چیزون کے تمہین مالک ہو دنیا کے مزے سب موجود ہین"
مسٹر ویلیس۔ اجی اور کیا۔ لطف زندگی اوٹھانے کا ہمکو خوب ڈھب معلوم ہے۔ سر اڈمنڈ کی سب چیزین اپنی ہی ہین۔ ہان یار ایک گلاس اور۔

سر اڈمنڈ - اچھا یہہ تو بتاؤ - سر اڈمنڈ ہین کہان -
مسٹر ولیس - ہر جگہ پر ایک ایک کش کھینچتے جاتے اور کہتے جاتے تھے "فرانس کے جیل مین ہین - آپ نے تین فرانسیسی مار ڈالے - اور وہ بھی بڑی سفاکی سے پاؤن کے انگوٹھے باندہ کے ایک ایک کو درخت سے لٹکا دیا - اور پھر ہر ایک کا گلا بڑے اطمینان کے ساتھ چھری سے ریتا - وہ تو پکے دیوانے ہو گئے ہین نا -
ہان ایک گلاس اور
سر اڈمنڈ - تو یہہ کہئے آپ بجاے اونکے مالک منتظم ہین -
مسٹر ولیس - ہان ! اب بات تہ کو پہونچی ! واللہ بار آدمی ہوشیار معلوم ہوتے ہو اپنے ترکیب یہہ کی جو ہین سنا وہ اس بلا مین مبتلا ہین سیدہا - پیرس جا پہونچا - اور جسطرح بنا اونسے ملا اپنی کارگزاریان بیان کین - اور تمام اختیارات و رازت کی سند لکہ کے اونکے دستخط لیلئے - مگر یار تم پیتے تو ہو نہین - لو - اور لو - اجی تہوڑی تو اور لو - ادہر آؤ - کوئی حاضر ہے -
اب انکا یہہ حال کہ جام پر جام چڑہائے جاتے ہین اور جتنی شراب پیٹ مین جاتی ہے اوتنی ہی عقل باہر جہلکتی جاتی ہے -
سر اڈمنڈ بہی کچہ کچہ انکا ساتھ دیے جاتے - اور سب کچا کچا حال پوچہتے جاتے تھے - ایک دفعہ کہنے لگے یار جب تم یہان پہونچے ہو گے اور لوگون کو دست آویز دکہائی ہوگی تو لوگ بہت ہی گھبرائے ہونگے - بہت سی حجتین نکالی ہونگی -
مسٹر ولیس - بہت سی - مگر سب کے ہاتہون کے طوطے اڑ گئے - مینے حسب برابر پروانہ گی - چٹھی بجاتے تو سب کو نکال باہر کیا - جو ہین مینے کاغذ پیش کیا تو اب لگے دستخط پر جانچ چنین کرنے کہ یہ تو مشکوک معلوم ہوتا ہی - اونکے خط سے مشابہ نہین ہے - اچھا لے آؤ ایک گلاس اور پیو -
سر اڈمنڈ - بدمعاش تو تہے ہی بیلا دستخط مشکوک قرار دینے کے کیا معنی - اچھا اب یہہ تو کہو یہان اب آپ اصل ہین کس کس بات کا اختیار کا بل رکہتے ہین -
مسٹر ولیس - نشے مین چور تو تہے ہی - جیب سے ایک میلا سا کاغذ نکالا اور کہنے لگے لو دیکہو میرے کیا کیا اختیارات ہین - اسمین یہ لکہا ہے "ہر خاص و عام کو

واضح ہو کہ۔ خاص و عام کی ایسی تیسی۔ بہئی آگے بڑھا نہین جاتا تو تم پڑھ لو" یہہ کہہ کے وہ کاغذ سراڈمنڈ کے ہاتھہ مین دیدیا انہون سب عبارت چھوڑ چھاڑ صرف دستخط دیکھے عش عش کر گئے بڑی خوبی کے ساتھہ جعل بنا تھا بعینہ ویسی ہی بال بھر کا فرق نہین اختیارات سبحان اللہ۔

نجمن اسٹیفن ۔ جدیدیا۔ ولیس۔ صاحب بہادر کو تمام اختیارات سیاہ وسفید جائداد واقع برک شائر پر دیدیئے گئے تھے۔

سراڈمنڈ نے کاغذ دیکھہ کے میز پر رکھا ہی تھا کہ دروازے پر زور زور سے کھٹ کھٹانے کی آواز آئی۔

مسٹر ولیس۔ لو ہمارے یار جے بھی آپہونچے۔ بہئی دروازہ کھولدینا چاہیئے۔ یہہ روز کے ملنے والون مین ہین۔ شراب کباب مین ہمارا انکا ساتھہ ہر شب ہوتا ہی۔ اور آج تو ہم نے نواب کا ایک گھوڑا دیا تھا۔ کہین باہر سے سکا سرتا بہر نہ کر ہین۔ لیس اوسکی قیمت لائے ہونگے۔ آپ بیٹھیے۔ اجی ہمین دروازہ کھولے دیتے ہین۔

غرضکہ ولیس اوٹھے اور تھوڑی دیر مین اپنے ایک یار غار کو ساتھہ لیئے ہوئے آئے صورت دیکھی تو واہ وا۔ یہہ تو وہی حضرت پرسی گرے ہین۔ سراڈمنڈ انکو دیکھہ کے آگ بگولہ ہو گئے۔ لاکھہ چاہا۔ مگر کسی طرح ضبط نہو سکا۔ لپک گئے اوس مردود بدمعاش سے دست بگریبان ہو ہی تو گئے" ابے پاجی۔ آج سے خبردار اس ہمارے مکان مین قدم رکھا تو وہ سزا پائے گا کہ عمر بھر یاد رکھے گا۔ بس گئے وہ دن جب خلیل خان فاختہ اوڑاتے تھے"۔ سراڈمنڈ کے دونون نوکر آڑ مین کھڑے اشارے کے منتظر تھے۔ جون ہی اونکے کان مین یہہ صدا پہونچی ہے فوراً فرشتون کی طرح دا ہنے بائین آکے مسلط ہو گئے۔ اب ان ذات شریف کا بھی نشہ ہرن ہو گیا۔ ساری حکومت شوکت چشم زدن مین تشریف لیگئی۔

پرسی۔ سراڈمنڈ خدا کے لیئے معاف کیجئے۔

سراڈمنڈ کو اب وہ تمام شرارتین یاد آگئین جو روزا کی بہن کے ساتھہ انہون نے کی تھین کہنے لگے" معافی اور تجھے! تو اس لائق رہا ہی؟"

ولیس یہہ رنگ دیکھہ کر بالکل بھیگی بلی بن گئے تھے۔ قدمون پر گر کر کہنے لگے حضور

سچ جانئے - میں بالکل بیخطا ہون مجھے تو اسی بے ایمان نے صرف مٹی بنالیا تھا - یہہ سارا کیا دھرا اسی کا ہی - یہی کہہ سن کر لے آیا تھا کہ آپ پیرس میں مقید ہین - اور یہہ ساری تدبیرین اسی نے تجویز کین اور کسی ترکیب سے آپ کے دستخط حاصل کئے -

سر اڈمنڈ بولے " ہان ہان میں جانتا ہون مجھے یقین ہے اسی بدمعاش نے یہہ چالاکی کی تم تو صرف اسکی شرارتون کے ذریعہ تھے لیکن ابھی میں تمکو بھی جانے ندونگا - تمکو سزا دیدی ہوگی " یہہ کہہ کر آپ نے دونون کے ہاتھہ پاؤن باندھنے کا حکم دیا - تھانے پر ایک آدمی بھیجا اور پولیس کے ایک کانسٹبل دونون کو حوالہ پولیس کر دیا - رات تو جون توں کٹی - علی الصباح ان نمک خوارانِ قدیم کی تلاش ہوئی جنہین ولیس صاحب نے کال دیا تھا کہ شخص تو قریب کے موضع مین ملگئے خوشخبری سنتے ہی فوراً بزرگ بیان سے حاضر ہوئے - مرمت کا کام شروع ہوگئی اور قرب جوار مین دھوم مچ گئی کہ نواب صاحب آگئے اور یہین قیام فرمائینگے -

سر اڈمنڈ اگرچہ اس تمام انتظام اہتمام مین شب و روز مشغول رہتے تھے مگر اپنے ملاقاتیون مہربانون سے غافل نہ تھے - انہون نے میم اسٹیول کو ایک اشتیاقیہ خط مین اپنی شادی خانہ آبادی کا مژدہ تحریر کیا اور بہت کچھ اوس مہربانی پر احسان مندی ظاہر کی جو قید کی حالت مین اونہون نے انکے ساتھہ کی تھی غرضکہ ان مشاغل مین سر اڈمنڈ کی طبیعت بہل گئی - بڑے ذوق شوق سے ہر کام مین مشغول رہنے لگے اسی عمارت مین ایک نگار خانہ بھی تھا طرح طرح کی تصویرون سے آراستہ انواع انواع مرقعون سے پیراستہ - اسکی بھی مرمت ہوئی تھی - سر اڈمنڈ اکثر تصویرون کو جب دیکھتے تو بچپن کی باتین یاد آتین - وہ والد کے ساتھ اپنا اس نگار خانے مین وقتاً فوقتاً آنا - وہ تصویرون کا مطلب پوچھنا - وہ والد کا سمجھانا - وہ بچپن کی خوشی - وہ حیرت - بارہا یاد کرتے اونہین مین کئی مرقعے ایسے بھی تھے جو خاندانی واقعات سے متعلق تھے ازانجملہ چند تصویرین کچھ اس قسم کی بھی تھین - کہ سر اڈمنڈ کے والد نے جنکا مضمون اور مفہوم کبھی انپر بخوبی ظاہر نہین کیا - چنانچہ ایک واقعہ کا ذکر ہے کہ ایک زمانی مین انکے والد کے انتقال کے کچھہ ہی دن قبل - ایک سن رسیدہ - مقدس شخص -

آندھی پانی مین کہین سے تہکا ماندہ - آفت زدہ - انکے دولت خانے مین داخل ہوا تھا - عمر کوئی ستر سے زیادہ کی ہوگی بشرے سے ثابت تہا کہ یہ شخص یونانی الاصل ہے جب یہان پہونچا ہے تو ایسی ایسی زحمتین تکلیفین اوٹھائی تہین کہ آتے ہی بیمار پڑگیا اور ایسا علیل ہوا کہ زندگی کی کوئی امید نرہی - سر اڈمنڈ کے والد سر ولیم نے اُسکے لئے نہایت ہوشیار ڈاکٹر علاج کے واسطے بلا دیا مگر کوئی تدبیر کارگر نہوئی - آخر جب مریض کو زندگی سے یاس ہوگئی تو اوس نے سر ولیم سے التجا کی کہ کوئی شخص میری جانب سے پیرس جانے کے واسطے بلوا دیجئے - وہان میرا اکلوتا بیٹا ہے مین چاہتا ہون کہ آخر وقت اوسکو ایک نظر دیکھہ لون - اور علاوہ محبت پدری کے ایک بات ضروری بہی اوس سے کہنی ہے - چنانچہ ایک آدمی فوراً اوسکی طلبی مین روانہ کر دیا گیا - لیکن قبل اسکے کہ بیٹے کا دیدار باپ کو نصیب ہو - ڈاکٹر نے جواب دیدیا کہ اب بہت صرف چند ہی لمحون کا مہمان ہے - مرقاد نے بہی سُنا - مگر وہ کچھہ پریشان نہ ہوا - بلکہ ہدایت کرکے اوس نے کہا کہ اچہا میرے مہربان میزبان کو بلائیے مجھے تخلیہ مین کچھہ کہنا ہے - چنانچہ بڑے نوابصاحب اوسکے بستر مرگ کے قریب گئے - اور یونانی نے اسطرح اخیر تقریر کی -

"آپ نے مجھہ غریب الوطن بے یار و مددگار پر بیحد مہربانی فرمائی ہے - خدا آپکو اسکا اجر دیگا - میری بڑی آرزو تہی کہ اسوقت میرا بیٹا پاس موجود ہوتا اور اوس سے مین کچھہ راز اپنی شادی کی نسبت جو ایک یونانی خاندان کے ساتھہ ہوگئی تہی بتا جاتا - کیا کہون وہ راز کیا ہے - اگر آپ سُنیگے تو رونگٹے کھڑے ہوجائینگے - مگر اب آپ سے اس غرض سے عرض کرتا ہون کہ جسوقت میرا لڑکا آئے تو اوس سے آپ ظاہر کر دیجئے اور یہ وصیت بہی میری سُنا دیجئے گا کہ خبردار زندگی بہر کسی پر ظاہر نہ کرے بان آخر وقت مین اسیطرح اپنے وارث سے کہہ جائے - اور آپ سے بہی اتنی التجا ہے کہ سوا اُسکے اور کسی پر کھلنے نہ پائے - اگر مجھہ مین اتنی طاقت ہوتی کہ خود مین قلمبند کرسکتا تب بہی آپ پر ظاہر نکرتا"

اتنا کہا ہی تہا کہ اوس یونانی پر غش آگیا - آنکھین بند ہوگئین - چہرے کی رنگت بدل گئی - بالکل مُردنی چہا گئی - منکا ڈہل گیا - لوین بہر گئین - اور روح جسم سے

پرواز کرگئی - اور جس راز کو بیان کرنا چاہتا تھا وہ بھی اوسیکے ساتھ چلا گیا۔
اتفاق سے اوسی زمانے مین ایک مشہور مصور یہی نوالصاحب کے ہان رہتا تھا۔
مرقاد کے مرنے سے کئی روز پہلے اوسنے اوس یونانی کی تصویر کا خاکہ لے لیا تھا۔
سر ولیم نے اوس سے فرمایش کی کہ اوس حالت کی ایک تصویر تیار کردے۔ جبکہ
مرقاد کو بستر مرگ پر سر ولیم سے اخیر باتین کرتے کرتے موت آگئی ہو۔
چنانچہ اوسنے ویسی ہی تصویر کھینچ دی تھی اور اسیکو دیکھ دیکھ کر سر اڈمنڈ بار بار کہتے
تھے کہ اوسکا اصلی حال دریافت کرین

اس زمانے مین یہی دہی تصویر پہر انہون نے دیکھی۔ شوق پہر تازہ ہوا ہنوز
اُس مرقع کو دیکھ ہی رہے تھے کہ ایک شخص معمر آیا اور نہایت ادب کے ساتھ سلام
کیا۔ سر اڈمنڈ پہچان گئے کہ یہہ وہی المرحوم کی وقت کا قدیم میر سامان ہی جسکو ولیس
نے نکال دیا تھا۔ آپ نے پہر اوسکو اپنے عہدے پر بحال کیا اور چند ہدایتین دیکر
کہنے لگے کہ اسوقت اس تصویر کو دیکھکے ہمکو اپنے بچپن کا زمانہ یاد آیا۔ کیون جی
تمکو تو معلوم ہوگا جس زمانے مین یہ شخص ہمارے ہان مہمان ہوا۔ اور ہمین مرا تھا۔
میر سامان۔ جی حضور نمک خوار کو بخوبی یاد ہے۔ وہ رات کو اوسکا آنا۔ وہ اسکی
خراب حستہ حالت وہ اُسکی موت۔ ابہی تک آنکھونکے سامنے اسطرح پھرتی ہی جیسے
ابہی کل کی بات ہی مگر خداوند ایسا بارعب چہرہ تو عمر بہر دیکھنے مین نہین آیا۔ جب وہ
مرا ہے اوس دن غلام اوسکے کمرے مین گیا اور رونا دینے لگا۔ مگر اوسنے نہ پینا ہی نہ
پی اخیر وقت تو بتا ہی صاف معلوم ہوتا تھا کہ غریب کوئی گھڑی کا مہمان ہی۔ اسوقت
اشارے سے اوسنے اپنے کپڑونکا صندوق منگوایا۔ فوراً اوٹھا دیا گیا۔ حضور کیا عرض
کیا جائے کیسا نفیس بنا تھا۔ بچی کاری کا کام۔ ایسا پاک و پاکیزہ تھا کہ غلام کی نظر سے
تو عمر بھر گزرا نہین۔ ایسے ایسے رنگین کپڑے اوسمین جڑے تھے اور اسطرح کے
معرکے اوسمین بنے تھے کہ عقل دنگ ہوئی جاتی ہی۔ ایک جگہ پر ایک مرقع
بنایا تھا کہ لب ساحل ایک شخص ایشیائی پوشاک پہنے ایک نہایت مسینہ کے ساتھ
کھڑا تھا۔ اوسکی خوبصورتی ایسی اوستادی کے ساتھ ادا کی تھی کہ کوئی بڑا نقاش
دمصور موقلم سے بنانے تب بہی اتنی ہی بنا سکتا ہی۔ ایک جگہ اور معرکۂ جنگ کی

تصویر تھی دونو جین مصروف بیکار تھین - وہ بھی بلا کی تصویر تھی - تیسرا سین جہاز کا تھا - جسپر سے ایک آدمی لٹکا ہوا تھا اور اوسکے قریب ایک تباہ شدہ کشتی کچھ اسطرح کی بنی تھی کہ تعقل دیکھنے سے دنگ ہوتی تھی - ایک قلعہ بنایا تھا - اوسکے سات برج تھے اوسکے پھاٹک مین بہشت سے آدمی پابزنجیر داخل ہو رہے تھے - غرضکہ اسیطرح اس صندوق مین بہت سے سین تھے اور بیچون بیچ مین ایک شخص برقع پوش بنا تھا اب نہین معلوم وہ واقعی برقع پوش تھا - یا عمداً اوسکا چہرہ چھپانا منظور تھا -

سراڈمنڈ - ایسا پھر وہ باکس کیا ہوا -

میر سامان - ہوا کیا اوسکے مرنے کے چند روز بعد اوسکا لڑکا آیا - اور لے گیا - جسوقت اوس بڈھے یونانی نے غلام سے وہ صندوق اپنے سامنے منگوایا تھا اوسوقت کچھ اس نظر سے اوسنے دیکھا - کہ معلوم ہوتا تھا یہ خاندان کیواسطے کوئی بہت بڑی چیز ہے -

المختصر ان باتون کے بعد سراڈمنڈ مکان کی مرمت اور آراستگی کی ہدایتین دیکے اپنے کمرے کو چلے گئے اور وہان کھڑکی کے سامنے بیٹھکے سوچنے لگے کہ اس برجو تصویرین بنی ہونگی وہ یقیناً اس یونانی کی سوانح عمری سے ضرور علاقہ رکھتی ہونگی پس اوس سے واقف ہونیکا شوق تو انکو بہت کچھ ہوا لیکن سوچتے رہے کہ جب اوسنے اخفا مین اسقدر اہتمام کیا اور مرتے دم تک ظاہر کرنے مین اوسکو تکلف رہا تو اب اوس سے واقف ہونا بیجا ہی علاوہ اسکے دوسرون کے معاملات کا بے ضرورت خواہ مخواہ کھوج لگانے کا ثمرہ بیرس مین ابھی تازہ مل ہی چکا ہی - کہین ایسا نہ ہو پھر کسی آفت کا سامنا ہو -

لیکن تلون انسان کی سرشت مین ہے جسطرح وقت گزرتا اور عمر بیتی جاتی ہے اوسیطرح پچھلی باتین بھی صفحہ خاطر سے محو ہوتی جاتی ہین - سراڈمنڈ بھی اس سے مستثنے نہ تھے - گھنٹہ بھر تو اس پس و پیش مین رہے مگر آخر کو شوق احتیاط پر غالب آیا اور پھر کتاب اٹھا لیکر بیٹھ گئے

مرد آہنین نقاب

سترھوین صدی کے آخری حصے مین ایک واقعہ عجیب و غریب ایسا پیش آیا تھا کہ باوجود

طرح طرح کی تفتیشات اور تحقیقات اور دوربین کی خامہ فرسائی کی آجتک نہ مفصل حال کملانہ شاہد مدعا کے چہرے سے نقاب خفا اوٹھا۔

مختصر حال یہ ہو کہ ایکروز شام دو عاشق و معشوق یونان کے ایک ساحل پر کھڑے ایک دوسرے سے رخصت ہو رہے تھے۔ چھوٹا سا جہاز کسقدر فاصلے سے لنگر انداز تھا اور ایک کشتی کنارے پر لگی تھی جسکے ایک سرے پر عاشق کا ایک ہاتھ اور دوسرا ایک دوشیزہ کی بغل میں تھا۔ اس شخص کا سن قریب پچیس برس کے ہوگا دونوں جوش شباب اور جمال صورت سے منور تھے۔ صفات معلوم ہوتا تھا کہ ان دونوں تازہ آشنایان بحر محبت نے ایجد کی کشتی تازہ ڈالی ہے۔ اور ساحل مراد پر پہونچنے کے وعدے ایکدوسرے سے ہو رہے ہیں۔ یہ حسینہ یونانی تھی۔ وہ اوپر لہرہ وہ نمایان خط و خال۔ سیمتوان ناک۔ آہو چشم۔ سڈول سانچے میں ڈھلے ہاتھ پاؤں۔ وہ کھلی چمپئی رنگت کہہ رہی تھی کہ اس معشوقہ دلفریب کی نسل اہل یونان سے ملتی ہے۔ اسکی عمر اگرچہ اوسیس سال کی تھی مگر ملک کی آب و ہوا اور مخصوصات قومی کی مدد سے جوانی دوانی کے ہرے بھرے گلزار میں داخل ہو چکی ہے۔

مرد۔ تم اسقدر کیوں رنج کرتی ہو قریب ہی تو مجھے جانا ہے۔ کیا وہاں جاکے نظر محبت بدل جائیگی۔

اُمرن۔ نہیں مینول یہہ بات نہیں۔ مجھے تمہاری الفت کی طرف سے تو اطمینان ہے مگر.....

مینول۔ بہر کیا ہم ایسے بدل جائینگے کہ تمہارا تیر محبت دل سے بالکل نکل جائے گا اور ان سواحل حسن خیز کو جو آج دنیا میں ضرب المثل ہو رہے ہیں ویسے بھلا دینگے

اُمرن۔ نہیں تمہاری طرف سے تو اسکا مجھکو اطمینان ہے مجھے بڑا خیال تو یہ ہے کہ اس ملک میں طرح طرح کے خطرناک طوفان آیا کرتے ہیں تم جہاں رہو خدا ان آفات سے تمکو محفوظ رکھے۔

مینول (از راہ غرور) اجی۔ میں گرد ابوں خطرناک چٹانوں سے نہیں ڈرتا ان سبکا حال مجکو خوب معلوم ہے اور ان سے محفوظ رہنے کی ترکیبوں سے اچھی طرح آگاہ ہوں کیا پروا۔ اللہ یار ہے تو بیڑا پار ہے

آسُرن - یہہ تو مین جانتی ہون - موج خیز طوفان - آندھی پانی کے خطرے بجلی کی کڑک اور طوفان برق و باد کو تم خاطر مین لانے والے آدمی نہین - مگر جب مجھے وہ دن یاد آتا ہے جب تمہارا جہاز اوس چٹان سے جو سامنے دکھائی دیتا ہے ٹکرایا ہے - اور مین مضطر اور پریشان ہوکے پادری صاحب کے لوگون کے ساتھ تمکو لینے گئی ہون پھر وہی پریشانی اور بدحواسی اسوقت بھی تازہ ہوجاتی ہے -

مینوئل - مگر مین جب اوس تباہی اور بربادی کو یاد کرتا ہون تو اوسکو اپنی خوش قسمتی کے ساعت نیک سمجھتا ہون - اوسیدن پہلے پہل تمہارے حسن و جمال کا نظارہ نصیب ہوا تھا - بھلا اوس دن سے بڑھکر اور کون دن میرے واسطے ہوگا

ایُرن - (کسیقدر شرماکے) اوسیدن سے تو میرے دل مین بھی اتنی بات آگئی کہ ایسا ممنون احسان جاننے والا دنیا مین نہین مل سکتا - ہر وقت یہی دھڑکا رہتا ہے کہ خدانخواستہ کوئی بات ایسی نہ ہو کہ خدا تمکو مجھسے چھڑائے - سچ پوچھو تو زندگی کا اگر کچھ لطف ہے تو تمہین تک - اس جزیرے کی عورتین اسبات پر حسد کرتی ہین کہ مین پادری صاحب کی بھتیجی ہون اور وہ مجھے اپنی اولاد کے برابر چاہتے ہین خدا ہی نے کہا میری شادی کسی بڑے آدمی سے کردینگے - مگر اونہین میرے دل کا حال کیا معلوم - مین تو ایک جہازران کے دریائے عشق مین سرتاپا غرق ہون - اور ہر لحہ اوسکی صحت و سلامتی کی دعا دل سے مانگا کرتی ہون - خدا آگاہ ہے اگر کسی روز ہوا زرا بھی تند و تیز ہوجاتی ہے اور دریا مین خفیف خفیف بھی موجین اونچی اٹھنے لگتی ہین تو میرا دل ڈوبنے لگتا ہے -

مینوئل - اجی دیکھو تو سہی ہماری تجارت مین جسوقت نفع ہونا شروع ہوا اور روپیہ آنے لگا ہم بھی مالدار ہوئے - اوسیدن تمہارے چچا کو شادی کا پیغام دینگے وہ تو دولت ہی کو دنیا مین سب کچھ سمجھتے ہین فوراً مُنھ مین پانی بھر آئیگا اور خیال بھی نہ کرینگے کہ جسکے ساتھ بیاہے دیتا ہون وہ کوئی نواب زادہ ہے یا جہازران -

آسُرن کے چہرے پر پریشانی اور آنکھون مین وہ چمک آگئی جسکو عشاق ہی خوب تاڑ سکتے ہین - مسکراکے بولی پھر خدا نے چاہا تو سمندر سے بھی کنارہ کرینگے -

مزے سے گھر مین بیٹھینگے اور لطف زندگی اوٹھائینگے - لیکن مجھے صرف دریا کے طوفان اور خطرون ہی کا خیال تو ہے نہین بڑا دھڑکا تو اوس لٹیرے جہاز کا رہا کرتا ہے جس کا کپتان راتون کو آکے اندھیرے مین چھاپا مارتا - گھرون کو لوٹتا - لڑکون لڑکیون کو پکڑ لیجاتا اور پرتگال کے بازارون مین لونڈی غلام بناکر بیچ لیتا ہے اوسکے خوف کی یہہ کیفیت ہے کہ مائین اور انا مائین اوس کا نام لے لیکر بچونکو ڈراتی رہتی ہین -

مینول - اجی اُسکی حقیقت کیا ہے نہ وہ اتنا بڑا جہاز ہے - نہ اوسکے ملاح ایسے ہوشیار - نہ ہتیار اون لوگون کے پاس ایسے بہت کچھ ہین - خیر اب ان اوہام کو اپنے دل سے نکال ڈالو دیکھو تو اللہ نے چاہا تھوڑے ہی دنون مین تمسے پھر ملے ہین - مگر ایک بات کہے جاتے ہین جب کبھی قرب وجوار مین ہمارا جہاز آئیگا تو سر شام تمہارا عاشق زار تمسے ضرور ملیگا شام کو نیلے رنگ کی لالٹین تمکو دکھائی دیگی - بس یہی پہچان ہے - تم خدا کے لئے اسقدر رنج نہ کرو - نہین مین جبتک چدار ہونگا - میرا دل پر نشان رہیگا - لے خدا حافظ -

ایرن - خیر جو تمہاری خوشی - باتین تو مین سب سمجھ گئی - جو تم نے بتایا پھر وقت اوسکا وہان رہونگی - یہہ سطح دریا تمہارے اشتیاق دیدار مین آئینے کی طرح آٹھون پہر آنکھونکے روبرو رہونگی - اسکی صورت کو ایک دیدہ آنکھون جگہ دونگی - مگر دل کمبخت کیا کرون - وہ کسی طرح نہ مانے گا جب تک تم پھر نہ ملوگے - ؎

آنکھون پہ اختیار ہے اچھا نہ روئینگے
کچھ آپ میری دل کو بھی سمجھائے جاتے ہین

غرضکہ کپتان نے بوسہ دیا اور کشتی مین بیٹھ پھر جا وہ جا چلتا ہوا - ایرن کنارے کھڑی دور تک دیکھا کی جب تک کشتی جہاز کے قریب پہونچی وہ رخصتی رومال برابر ہلاتی رہی - اور جہاز جسوقت تک جاتے جاتے نظر سے غائب ہوا ہی برابر ٹکٹکی باندھے رہی -

مہینے بھر کا زمانہ فراق مین گزر گیا - اور اس عرصے مین بارہا لٹیرے جہاز کے آنے اور لوٹ مار کرنے کی خبرین آتی رہین -

یونانی پادری اس جزیرے مین اسوجہ سے قیام پذیر ہوا تہا۔ کہ فرانس کے سفیر متعینہ باب عالی کی کشتی بر ملک ارمینیا کے کنہلک فرقے والے عیسائی اسکے ساتھ بہت عداوت صرف کیا کرتے تہے۔ اب جب اوسنے دیکہا۔ ع

بہر زمین کہ رسیدیم آسمان بلند است

یہ مقام بہی خطرے سے خالی نہین۔ اور یہان بہی کبیرا جہاز آیا جایا کرتا اور سلطنت ترک کے بحری فوج بہی لاکہہ کوشش کرتی ہے مگر کوئی انتظام نہین کر سکتی تو مرتا کیا نہ کرتا اوسنے اپنی حفاظت کی خود تدبیرین کرنی شروع کین۔ حسن اتفاق سے اسی زمانے مین ایک جہاز ران انگریز قزاقون کے جہاز کا بھاگ کے اس ساحل پر آیا اور پادری کی خدمت مین حاضر ہوا تہا۔ اسنے بر سبیل تذکرہ بیان کیا کہ کیا عرض کرون مین جس جہاز پر تہا اوسکا یہ کام ہے کہ بندگان خدا کو ادہر اودہر سے گرفتار کر لاتا اور بازارون مین غلام بنا کے بیچتا ہے۔ آپ جانتے ہین کہ یونانی الاصل میرا دل ہمیشہ دکہا کرتا تہا۔ ہان۔ جو مسلمان اس جہاز کے کپتان کے ماتحت ہین اونکے نزدیک کوئی بری بات نہو اونکے مذہب مین غلامی معیوب نہین۔ مگر ایک عیسائی کو تو ضرور نفرت ہونی چاہیے۔

پادری۔ بیشک خدا تمپر رحم کریگا اگر تم کسی ترکیب سے اس کپتان کو گرفتار کرا دو تو کچھ عجب نہین ہے۔ تلافی مافات ہو جائے اور جو کچھ گناہ تمسے اب تک سرزد ہوے ہین غفور الرحیم معاف کر دے گا۔

ملاح۔ ہان وہ تو بڑا بخشنے والا ہے۔ اوس سے کچھ بعید نہین لیکن کوئی انسان بہی ایسا ہے جو میری خطا مین معاف کر دے۔ اور مجہے مجرم قرار نہ دے۔

پادری۔ ہان اگر تم اس جہاز کا پتا بتا دو تو مین تمہارے جرائم معاف کرا دونگا۔

ملاح۔ یہہ تو کوئی بڑی بات نہین۔ ابہی ممکن ہے۔ یون گرفتار کرا دو ان جہاز کو بجا تے۔

پادری۔ مین بقسم وعدہ کرتا ہون اگر تم ایسا کر دو تو تمہارے تمام جرائم معاف کرا دون اور اسکے علاوہ پانچہزار درہم تمکو انعام دلا دون۔

جہاز ران۔ انشاء اللہ ہے اب وعدہ پکا ہو گیا آج سے چھہ دن کے بعد ساتوین دن اس جزیرے کے مغربی کنارے پر وہ جہاز آئیگا اوس جانب دو تمیز یونانی

کسانونکا بہت سا ذخیرہ غلے کا جمع ہے اونکے پاس بہت کچھ روپیہ پیسہ بھی ہے۔ پس اونہین کو لوٹنے کی تجویز ٹھہری ہے جہاز پہلے اگر کسیقدر فاصلے سے کھڑا رہیگا وہان سے کپتان آدمیون کے ساتھ کشتی پر سوار ہوکے آئیگا اور چھپا یا ریگا بس اتنی خبر مین آپ کو دیے دیتا ہون اور جو کچھ دیکھنا ہو وہ بھی دریافت کر لیجئے

پادری - بس اتنا پتہ کافی ہے - اب ہم انتظام کر لینگے

الحاصل پادری نے جہاز آنے سے ایک دن پہلے سلطانی گورنر سنجوق بگ کو اطلاع دی کہ ایک ضرورت مجھے درپیش ہے ازراہ عنایت کچھ فوج متعین فرمائیے چنانچہ وہان سے فوج آگئی اور اونہین مقامات پہ متعین کر دی گئی جہان اوس قزاق کا ارادہ حملہ تہا اور ادہر پادری صاحب نے دوسرا بندوبست یہ کیا کہ وہان کے مزارعین کو بھی مستعد کر رکہا اور صلاح دی کہ اپنے پست مونثی جزیرے کے قلعے مین ہانک کے بند کراؤ اون لوگون نے مونثی مال اسباب جورو بچے فوراً وہان پہونچا دیے اور خود گھات مین آ بیٹھے -

ایرن کا حال سنئے حسب عادت اوس روز اپنے مکان مین بیٹہی غرفے سے دریا کی سیر کر رہی تہی - ایک دن پہلے سے دور سمندر مین اوسکو ایک جہاز لنگر انداز معلوم ہوا تہا جسپر سفید بادبان کھنچا ہوا تہا - لیکن تعجب خیز یہہ بات تہی کہ وہ ایک ہی جگہ پر ٹھہرا نظر آتا تہا - سارا دن گزر گیا اور وہ دہین کا وہین رہا یہان قریب شام البتہ کچھ اوسمین حرکت معلوم ہوئی اور تہوڑی دیر کے بعد وہ ہی بنائے ہوئے نشان کی روشنی بہی دکھائی دی - اسکو دیکہتے ہی اوسکی آنکہون مین نور دل مین سرور پیدا ہوا اور بڑے اشتیاق کے ساتہہ ساحل کی طرف لپکی - کوئی دو گھنٹے انتظار کیا ہوگا - کہ کشتی کنارے آلگی اور اسکا عاشق آکر اس سے بغلگیر ہوا -

مینول - خوب وقت پر آگئین -

ایرن - ہان خدا کی مہربانی سے ہم تم پہر ملے - مگر کیا کہین قسمت کی بات دل کی کلی کھلتے ہی سموم غم چلنے لگی - اور اسیوقت سے دہڑکا پیدا ہو گیا کہ تم پہر تہوڑی دیر مین مجہسے جدا ہو جاؤ گے - فلک تفرقہ پرداز کی نیرنگیان بہی عجیب وغریب ہین

بھید دو دل کو اکبا بٹھاتا نہین
کسیکا اسے وصل بھاتا نہین

مینول - کیا کہین - تم جانتی ہو کہ اس تجارت مین جسقدر جلدی اور پھرتی سے مین کام کرتا رہونگا اوسیقدر نفع ہوگا اور تمسے ملنے کی امید قوی ہوتی جائیگی - واللہ جو دن گزرتا ہے وہ میرے لیئے مصیبت کے سالہا سال کے برابر ہوتا ہے -

آیرن - دیکھو تو جسکو جی چاہتا ہے اوسکی ملاقات کا ایک ایک لمحہ کسقدر لذت بخش ہوتا ہے -

مینول - بس اب زیادہ انتظار شاید نہ کرنا پڑے - ہمارا جہاز ایک دورہ اور کریگا - پھر انشاء اللہ اتنا مین کما لونگا کہ شادی کر سکون - بس صرف چند ہفتون کی بات ہے - وہ اگر گزر گئے تو پھر ہے وطرف تمہارے چچا سے ملاقات کرونگا اور امید دلی بر آئیگی پھر دیکھنا - انشاء اللہ بہت سے غلام زرق برق - وردی پہنے ہوئے - قیمتی تحائف جواہرات بیش بہا اور پوشاک کی کشتیان لیئے ہمراہ ہونگے - مجھے امید ہے اونکو دیکھتے ہی تمہارے چچا فوراً راضی ہو جائینگے - پھر کیا پوچھنا ہے وہ دن ہمارے تمہارے لیئے بڑی ہی مسرت کا ہوگا خدا کرے یہہ آرزو سیطرح جلد پوری ہو -

لیکن یہہ بات کچھ اس لہجے سے اوسنے کہی کہ ایرن سہم گئی - اور کہنے لگی "تمہارے انداز سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمکو بجائے اضطرار کے اسقدر کسیقدر غصہ ہے - اُفوہ! کس روز سے تمنے میرا ہاتھہ پکڑا - کیا تمکو اسوقت کوئی تردد ہے - خدا جانے کیا بات ہے میرے دل مین آپ ہی آپ وسواس پیدا ہوتا ہے - کیا کہون اسوقت اندھیرا ہے چاندنی بھی ماند ہے - نہین تو مین تمہارا چاند سا مکھڑا دیکھتی اور تاڑتی کہ بشرے کی کیا کیفیت ہے"

مینول - (گھبرا کے) نہین ایرن یہہ بات نہین - تمہارا خیال ہی خیال ہے - اصل یہہ ہے کہ تمہارے شوق وصال مین مین ایسا بے اختیار ہو رہا تھا کہ مجھے کسی بات کا لحاظ ہی نہ رہا اور اوسوقت تک یہی کیفیت رہیگی جب تک کہ تم مجھے مل نجاؤ

آیرن - اچھا پھر تو تمہاری یہ کیفیت نہ رہیگی - پھر تو تمکو سمندر کی لہر نہ آئیگی -

معاذاللہ۔ کیسے خطرے اور اندیشے ہر وقت ستایا کرتے ہونگے۔ اچھا وعدہ کرو کہ پھر تم امن چین سے اپنے گھر مین رہا کروگی۔ اور اپنی جان یون ہلکان نہ کیا کروگے۔

مینول۔ لے بس نبس خانہ داری کے آرام و چین کی دلکش تصویر نہ کھینچو۔ دیکھو ابھی سے دریا کے خطرات مین پڑنیکی ہمت قاصر ہوتی جاتی ہے۔ ایک دفعہ تو اور مصیبت جھیل لیتے دو۔ کچھ بڑی بات نہین۔ چند ہفتون کا معاملہ ہے۔ بس ایکی تمسے ملکے پھر انشاءاللہ کبھی زحمت فراق نہ اوٹھانی پڑیگی۔

ایرن اور روز سے چمٹ گئی اور کہنے لگی "تو کیا آج ہی شب کو پلٹ جاؤگے"۔

مینول۔ ہان مین جہاز پر تو آج ہی سوار ہوجاؤنگا مگر دو ایکدن شاید یہین قرب و جوار مین جہاز رہے۔

آیرن۔ ایک اضطراب اور لجاجت کے ساتھ کہنے لگی"۔ دیکھو۔ خدا کے لئے مینول تمکو واسطہ اوسی محبت اور شوق کا جو میرے ملنے کا ہے۔

ان سواحل سے ابھی دور نہ جانا۔ دو دن تک یہین آس پاس رہنا۔

مینول۔ این یہ کیا یہ آخر تمنے کیون قید لگائی۔

آیرن۔ مین تمکو خوش خبری سناتی ہون کہ وہ ظالم لوٹیرا جوان جزیرون پر اکثر چھاپا مارا کرتا ہے کل رات کو پھر آئیگا اور میرے چچا نے ایکی ایسا انتظام کیا ہے کہ اوسکو فوراً گرفتار کرلین اوسوقت تم بھی موجود ہو تو بہت بہتر ہے۔

مینول۔ این

ایرن۔ ہان سب تدبیرین ہوگئین سب انتظام پورا ہے۔ ایکے وہ پنجے سے نکل ہی نہین سکتا۔ جسوقت گرفتار ہوگیا تمہارے جہاز کے حق مین بھی کوئی خطرہ نہ رہیگا۔

کپتان یہ سنکے پس پشت دیکھنے لگا اور طپنچہ کمر سے لگا تھا اوسپر بے اختیار ہاتھ جا پڑا اور بولا تو کیا ایسا انتظام ہوگیا ہے کہ وہ جہاز گرفتار ہوجائے۔

آیرن۔ بھولے پن سے ہنسنے لگی اوس کا دل اوسوقت بہت ہی محظوظ تھا۔ اطمینان تھا کہ میرے عاشق کو بھی اس خوشخبری سے مسرت ہوگی بولی" دیکھو بات یہ ہے کہ اوس جہاز کا ایک ملاح میرے چچا کے ہان بھاگ آیا ہے اوسنے

خبر دی ہی کہ بحیم کیطرف مالدار کسان بہت رہتے ہین کل اونہین پر چھاپا مارا جائیگا۔ چنانچہ وہان سو جوان ترکی فوج کے متعین کر دئے گئے ہین اور جو کچھ مال اسباب ہتا وہ قلعے مین محفوظ رکھ دیا گیا ہے۔

مینول۔ ہان یہی انتظام تو معقول ہو گیا ہے مگر وہ ملآح کہان ہے۔

ایرن۔ میرے چچا کے مکان مین چھپا ہے اگر کام خاطر خواہ بن پڑا تو اوسے بہت کچھ انعام بھی ملیگا۔

مینول۔ اور تمام یونانی جو ممنون احسان ہونگے وہ گہاتے ہین۔ اچھا ایرن اب دیر ہوتی ہے جاتے ہین خدا حافظ۔ تم کسی طرح پریشان نہ ہونا خدا نے چاہا تو بہر ملینگے دو ایکدن ہمتہاری کشتی سے ارد گرد رہینگے اور ہو سکا تو جاتے وقت سر شام پہر ایک دفعہ آجائینگے

ایرن۔ خیر اسی وعدے سے دل کو ہم بھی تسلی دیتے رہینگے۔

حضرات ناظرین اب مغربی ساحل کیطرف دیکھنا چاہیئے کیا ہو رہا ہی یہان فوج کے کپتان نے حکم دیا ہی کہ سب لوگ چپ چاپ خاموش مکانون مین چھپے بیٹھے رہین۔ اور جسوقت لوٹ برسے آئین سب کو بلا تکلف آنے دین خبردار کوئی روک ٹوک مزاحمت نہو۔ جب سب گھات پر آجائینگے اوسکے بعد حملہ بول دینگے خدا نے چاہا کوئی بھی نہ بھاگ بچے گا۔ ایک ایک کو پا بہ زنجیر کر کے باب عالی مین پہونچا دینگے وہان سے سب اپنے کیفر کردار کو پہونچینگے۔ انکے افسر نے یہ بھی تدبیر سوچی ہتی کہ جب اسطرح سے سب کو پا بہ جولان کر لین گے جو کچھ انکی کشتی مین ہوگا اوسکی لوٹ فوج کو معاف کر دی جائیگی اور اوسی کشتی پر سوار ہو کے جہاز پر بھی حملہ کرینگے اور اوسکو بھی اپنے قبضے مین کرلینگے۔ قصہ مختصر صبح ہوئی اور جہاز ادہر کو چلا۔ اب ان سب کو یقین ہو گیا کہ مخبر نے جو خبر دی ہتی وہ صحیح ہتی۔ ہر سپاہی کے دل مین اشتیاق کا جوش ہتا۔ کپتان کو بھی طرح طرح کی امیدین ہتین اور یقین ہتا کہ اگر یہ کارنمایان خاطر خواہ بن پڑا تو انشاء اللہ جان نثار لوگ فوج کے افسر سے ضرور ملینگے۔ پادری صاحب اسوقت اپنے مکان مین بیٹھے ہوئے اضطراب کے ساتھ انتظار

کر رہے تھے کہ کب وقت آتا ہے - اور کب یہ لوٹیرے افواج شاہی کے پنجے مین پھنستے ہین - ادہر ایران اپنی جگہ ہمہ تن شوق تہی کہ کب شام ہوتی ہی اور کب یار وفا شعار حسب وعدہ ہم آغوش ہوتا ہے -

الغرض جب دوپہر ڈھلی اور ظہر کی اذان کا نعرہ اللہ واکبر بلند ہوا عین اوسی وقت دیکھتے کیا ہین ایک شخص فقیرانہ صورت بنائے دروازے پر آیا دو ایک سپاہی اوسکے دیکھنے کو لپکے - مگر وہ اسقدر ضعیف اور ناتوان تہا کہ دروازے پر پہونچتے ہی غش کہا کے گر پڑا - اور گرتے ہی دم توڑنے لگا - لوگون نے ترس کھا کے اوسکو اوٹھایا - اندر مکان کے لے آئے اور پانی کے چھینٹے منہ پر دیے - ان مین سے ایک آدہ نے اوسکی صورت دیکھ کے یہ بہی کہا "اجی یہ تو نصرانی ہے کوئی دم مین جہنم واصل ہوا چاہتا ہے -

افسر فوج - این یہ سگ نصرانی یہان کہان کا مارا نماز کے وقت آمرا - اچہا اسکے تلوون پر جینیو مٹن لگاؤ بچنے والا ہوگا تو ہوش آجائینگے -

سپاہی - بہت خوب - مگر ایک عرض ہے حضور کے سامنے غلام کی حقیقت ہی کیا لیکن بعد ہوش مین لانیکے اس سے یہ ضرور پوچہنا چاہیئے یہ سگ نصرانی یہان تک کیونکر پہونچا اور کون اسکو لایا -

افسر فوج - ہان بات تو ٹھیک ہے - اچہا اسکو ایک جام شربت انگوردو خدا نے چاہا ہوش آجائیگا -

یہ کہکر اپنے کمرے سے ایک شیشی نکالی اور سپاہی کو دی کہ قطرہ قطرہ اوسکے منہ مین شربت ٹپکائے - اوسکے پیتے ہی اوسنے آنکہین کہول دین اور یون باتین کرنے لگا "حضور مین یونانی الاصل رعایا ہے حضرت ظل سبحانی شہنشاہ احمدنا دام سلطنتہ سے ہون"

جسوقت افسر فوج نے یہ جملہ سنا اوسنے آہستہ سے کہا - الحمد للہ اس نصرانی نے اپنا حال صاف صاف بیان کر دیا اور اوسکی طرف مخاطب ہوکر اجازت دی کہ اور حال بیان کرے -

یونانی - غلام کی داستان غم مختصر سی یہ ہے کہ تہوڑے روز ہوئے مجھ

غریب کی جھوپڑی جو اس جزیرے مین دکھن کیطرف ہے قزاقون نے ایکدن لوٹ لی - ان واحد مین جو کچھہ غریبا مُوا اسباب تھا سب لیگئے پانی پینے کا ٹھیکرا اور پوت کا چھلا تک نہ چھوڑا - وہ لوگ بس ایک دفعہ جہاز سے جو کسی طرف سے آیا تھا اوتر پڑے اور لوٹ مار کرنے لگے تھے - مجھے مار کے گھر سے نکال دیا - اب خانمان آوارہ بیکس و ناچار بے یار و مددگار آفت کا مارا در بدر پھرتا ہون - بعد لوٹ کے اون لوگون نے مکان مین بھی آگ لگادی - جو کچھ اونکے دست بُرد سے بچا تھا وہ یون جلکر خاک سیاہ ہوگیا - اب دُنیا مین کہین میرا ٹھکانا نرہا - خدا اِن لوٹیرون کو غارت کرے میری طرح دونون جہان مین اونکا بھی کہین ٹھکانا نہ لگے - آج چھ دن کا مل گزرے ہین دانے دانے کو محتاج ہون کھانے پینے کا سہارا نہ کہین پر رہنے کو جگہہ -

افسر - بڑے افسوس کی بات ہے - مگر یہہ تو بتاؤ یہ لوٹیرے یونانی تھے یا اہل اسلام سے -

جواب - حضور کیا عرض کرون - مجھے کہتے شرم آتی ہے - میری ہی ہمقوم یونانی تھی

افسر - (دانت پیسکر) کفار! - مگر گھبراؤ نہین - دیکھو کوئی دمین گرفتار ہی ہوتے ہین واللہ مین تجھسے وعدہ کرتا ہون کہ سب سے پہلے تجھی کو اجازت دون گا کہ اونکے افسر کو جو سزا تیرا جی چاہے وہ دینا -

جواب - حضور کی مہربانی - مگر مین بیچارہ کیا حقیقت رکھتا ہون - اور کیا اونسے کسر نکالونگا - میری التجا تو صرف اتنی ہے کہ تھوڑی دیر مجھے یہان پڑ رہنے کی اجازت ملے - زرا دم لے لون پھر اوتر کی طرف میرا ایک عزیز ہے وہان چلا جاؤنگا -

افسر - اچھا کیا ہرج ہے - رات کی رات ٹھہر جاؤ دیکھنا شب کو کیا تماشا یہان ہوتا ہے - اور جنھون نے تمکو لوٹا ہے وہ کیسے سزا کو پہونچتے - انشاء اللہ یہ تمام قزاق جنھون نے تمکو ستایا ہے قبل طلوع آفتاب گرفتار ہو چکے ہونگے -

یونانی - خدا آپکے اعلے اعلے مراتب کرے -

اس گفتگو کے بعد سب نماز پڑھنے مین مشغول ہوگئے اور جب اوس سے فراغت کر چکے تو سب اپنی اپنی جگہ آرام آسایش اور حقہ نوشی مین مشغول ہوئے۔ افسر بھی حقے اور کافی کا شغل کرتا رہا۔ غروب آفتاب پر مغرب کی اذان ہوئی اور پھر مسجد مین لوگ جمع ہوگئے اسکے بعد دسترخوان بچھا اور سب لوگ کھانا کھانے لگے اوسوقت یونانی نے نہایت لجاجت سے عرض کیا "حضور نے مجھے مُردہ سے زندہ کیا۔ اسکے عوض مین بجز اسکے اور کچھ نہین کر سکتا کہ اگر اجازت ہو تو خدمتگارون کی خدمت انجام دون"

افسر فوج اگرچہ آدمی جری تہا مگر رحم دل بھی تہا اوسنے بخوشی منظور کر لیا۔ اور یونانی نے نہایت ادب اور تمیز کے ساتھ افسر کو کھانا کھلایا۔ سلفچی اور آفتابہ لینے کی غرض سے دوسرے کمرے مین گیا تاکہ ہاتھہ دُھلائے۔ پھر فوراً اپنے ہاتھون کافی طیار کی اور اسی طرح کی خدمتین نہایت مُستعدی اور سلیقے سے انجام دینے لگا۔ چنانچہ کافی بنا کر اسنے پیش کی ہے وفوراً اپنے مکان سے باہر نکل آیا۔ اور وہان سے سر پر پاؤن رکھہ کے ساحل کی جانب چل کھڑا ہوا چند منٹ کے بعد مڑ کر اسنے دیکھا کہ ابھی حبس مکان مین یہ تہا دسیمین لالٹینین روشن ہوگئین۔ اور لوگ روشنی ہاتھون مین لیئے ادہر اودہر پھر رہے ہین۔

رات اندھیری تہی۔ ہوا بھی خنک چل رہی تہی اور وہ جلد قدم اوٹھاتا چلا جاتا اور پھر پھر کر دیکھتا جاتا تہا کہ افواج عثمانی کے سپاہی میری تلاش مین ادہر اودہر ٹاپ رہے ہین۔ اسکو اونکی حالت پر بہت ہنسی آئی کہ ایک دفعہ اسکو کسیکی آہٹ معلوم ہوئی۔ رُک کے غور سے سُننے لگا کئی آدمیون کی باتون کی آواز صاف آرہی تہی۔ سُنتے ہی یہ اولنسے ملنے کو لپکا کوئی بچاس لوٹیرے ہونگے جو مال اسباب لوٹ کے کاندہون پر لادے جارہے تہے۔

یونانی۔ ارے بھئی کیا کام ہوگیا۔

ایک شخص۔ اجی کسان ہم لوگون کی صورت دیکھہ کے ایسے سہمے کہ کسی نے جنبش تک نہ کی۔ جسوقت قلعے کے دروازے پہونچے ہین وہان کافی چڑیا تک

نہ تھی - بس یار ہی لوگ تھے - پھاٹک کھلا ہوا کسی محافظ کا پتہ نہیں اون لوگون کو اطمینان تھا کہ ہمارا راز کسی پر ظاہر نہیں ہوا ہے مزے سے اپنی جگہ مطمئن بیٹھے تھے - مگر کپتان صاحب آپ پر کیا گزری

کپتان - بھئی ہم بھی اپنا کام پورا کر آئے موقع کے سپاہیون سے جا ملے - وہان ایک ترکیب سے سب حال دریافت کر لیا - یار مخبر بیشک سچے تھے آدمی اونہی ہی تھے جیسے بتائے تھے اور خبر بھی ویسے ہی تھے - بنے ایک داستان مصیبت اور آفت کی ایسی گڑھ لی تھی کہ جسوقت اون لوگون نے میری زبان سے سنتے سنتے دل بھر آئے اور ہر سپاہی بے تکلف ہوگیا مگر ایک بات کہین گے جتنے سپاہی ہین سب اپنے افسر کے بیحد مطیع - اگر وہ نہو تو کوئی کچھ نہین کر سکتا -

لفٹنٹ - پھر تمنے کیا کام کیا -

افسر - ذرا بات تو سنو - صبر کرو - اونکا افسر مرا تو نہین - لیکن بیکار مینے ضرور کر دیا - اونسے ایسی مہربانی میرے ساتھ کی تھی کہ حال لینے مین مین بہت ہچکچایا مجھسے نہو سکا کہ مار ڈالون - مگر اپنا کام بھی کرنا ضروری تھا اوسکی کافی مین ایک ایسا زہر ملا آیا کہ بچا پیتے ہی غین ہو گئے - اب بہت دیر تک بیہوشی رہیگی - مجھے ابھی طرح سے یقین ہے - کیا سبب کہ جب مین وہان سے بھاگا ہون تو تھوڑی دور چلکے مینے مڑکے دیکھا اون لوگون مین ایک اضطراب سا پیدا تھا - چارون طرف مشعلین لے لیکے لوگ مجھے ڈھونڈھتے پھرتے ہین - کسیکو حملے کا کچھ بھی خیال نہ تھا - اچھا اب یہ تو بتاؤ کہ اسوقت کی غنیمت بھلی جنگی ہی یا وہی معمولی

لفٹنٹ - اجی خدا کی عنایت سے ایسا کچھ ہاتھ لگا ہے - کہ افسر کے بچ جانیکا افسوس تک بھول گئے اور لوگون کو بھی قید کرنے کی پروا نہ رہی -

افسر - لیکن اگر ایسے مین سپاہیون کو مار کے بھگا دین اور اونکے افسر کو بھاگنے پر پکڑ لائین تو مزے کی رقم معتدبہ مل جائیگی -

کپتان نے یہہ سنتے ہی ایک شخص کے ہاتھہ سے تلوار لے اور بہت سے آدمیونکو ساتھہ لیکے پھر اونہین کسانون کی طرف لپکا - سب سناٹے مین چپ چاپ اوسکے پیچھے پیچھے چلے جاتے تھے - جاتے جاتے اوس احاطہ کے دروازے پر

پہونچے - مسلمان کا تنتکاروں کو معلوم ہوا کہ یہ بلائے ناگہانی آگئی یکبارگی گھبراکر اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کے نعرے بلند کئے - اُدہر ہمتین توپڑہی ہوئی تہی ہین بجلی کی طرح سب جہاز سے اور مال اسباب کی گٹھریان پھینک پھینک تلوارین سونت لین - تہوڑی ہی دیر مسلمانون نے مقابلہ کیا تھا کہ جی چھوٹ گئے - ساٹھہ تو وہین کہیت رہے بقیۃ السیف ہتیار ڈال کے معاف ہوگئے - کپتان کے حکم سے سب باجو لان کئے گئے اور افسر کو جو ہیجان نہ ہر کے اثر سے ہوش پڑ اتھا تین چار آدمی کاندھو پر اوٹھا کے جہاز کیطرف لیچلے اور باقی سب نے پھر مال اوٹھایا اور باہر نکل آئے

اُدہر پادری کا حال سنئے جب اسکو خبر معلوم ہوئی کہ ساری تدبیرین رائگان گئین اور لٹیرے خاطر خواہ لوٹ مار کرکے افسر فوج کو بھی پکڑ لیگئے تو نہایت غیظ و غضب اُسپر طاری ہوا مگر بڑی خیر یہ ہوئی کہ آخر یہ تمام حالات اور لوگون کو کیونکر معلوم ہوگئے وہ اون لوگون سے ملا کہان اور تدبیرین بھی نہایت اہتمام کے ساتھ خفیہ کی گئی تہین اخر بہید کھلا تو کس سے ایران کو بھی نہایت حیرت ہوئی - اوسکو اپنے یار کی پڑی ہوئی کہ جب لٹیرے اس بلا کے جالاک ہین تو کہین میرے عاشق زار کپتان کو بھی گزند نہ پہونچا ہین - غرضکہ بقیہ شب اور دوسرے روز اسی تعجب اور حیرت مین سب لوگ رہے - شام ہوئی اور ایران حسب وعدہ لب ساحل انتظار یار مین پہونچی - تہوڑی ہی دیر کے بعد پانی مین کچہہ آواز سنائی دی اور ساتھہ ہی ایک کشتی نمودار ہوئی - اور اسکا یار اوتر کے خشکی پر آیا -

چاندنی چھٹکی ہوئی - ہوائے خنک کے ہلکے ہلکے جہونکے آرہے تھے - دونون کو چہرہ پر بشاشت چھائی ہوئی اور ماہتاب کی روشنی مین دونون آفتاب کی طرح دمک رہے تھے - دریا کی موجین ایک دوسرے سے ہم آغوش ہوکے اِن دونون کے مساس اور بوس و کنار کی تقلید کر رہی تہین - عاشق ایک ہاتہہ معشوقہ کی کمر مین ڈالے اور دوسرے سے ہاتہہ پکڑے ہوئے کشتی کے قریب ٹہل رہا تھا - دیر تک تو کچہہ ایسے راز و نیاز ہوتے رہے جو عاشق و معشوق ہی جان سکتے ہین ان باتون سے یہہ کبھی تھکتے تو ہین نہین - وہی شکوے وہی گلے وہی وعدے وہی قول قرار وہی قسم اقسام - ایک بار نہین ہزار دفعہ ہونگے اور پھر جی نہ بھر یگا انکا بھی یہی حال تھا جتنی مہلت ہو

الفین باتون مین ختم ہوگئی اور ایک بار کپتان جیتا - کہنے لگا "جان من خدا حافظ"۔
معشوقہ (غمگین ہوکے) خدا جانے آج کیا بات ہے پریشانی خاطر آج معمول سے
سوا ہے طرح طرح کے وسواس جی مین آتے ہین - دیکھا چاہیئے پھر مل سکین یا
حسرت ساتھ لیجائین لاکھ جی بہلاتی ہون مگر بار بار یہی دھڑکا ہوتا ہے کہ کہین خدا
نخواستہ تمہارے دشمن کسی مصیبت مین پھنس نہ جائین - عجب ضغطے مین جان ہے
نہ تو کوئی سبب معلوم ہوتا ہے نہ دل سے یہہ خیالات دور ہوتے ہین میرا حال تو
بالکل اوسکا سا ہوگیا ہے جو رات کو قبرستان مین ہو اور اوسکو عقل یہہ بھی بتاتی ہو
کہ کہین مُردے قبرون سے اوٹھے ہین - مگر پھر بھی اوسے ہمت نہ پڑتی ہو کہ ایک
قدم آگے چل سکے -

کپتان - (دوشیزہ کا ہاتھ اپنے سینہ پر رکھہ کے) اسقدر پریشان خاطر نہو ایسے
وسوسے دل مین نہ لاؤ تمسے حسنی وعدہ کرتا ہون کہ اب جاکے پھر سفر کو نہ جاؤنگا
صرف چند ہفتون کی بات ہے -

ایرن - نہین اب نہ جاؤ - اب ضرورت ہی کیا ہے - میرے چچا مجھسے بہت محبت کرتے ہین -
جب اونکو معلوم ہوگا میری خوشی اسمین ہے تو وہ انکار ہرگز نہ کرینگے تم سیدھے اون کے
پاس چلے جاؤ - متین کرو - اور شادی کا پیغام دیدو - خدا نے چاہا ہنسی خوشی
قبول کرلینگے -

مینول - افسوس تو یہی ہے کہ مین ابھی کیا اونسے ملون - بھلا کہان راجہ بھوج کہان
گنگو تیلی - میرا اونکا ابھی ملنا ہی کیا - جسوقت اپنی شان وشوکت دولت - ثروت
اعزاز واقتدار کے مقابلہ مین مجھہ ایک سوداگری جہاز کے غریب کپتان کو
دیکھینگے تو کیا وقعت اونکی نظر مین ہوگی - اور اونکے رعب وداب سے اپنی جگہ پر
مین خود کہنے سننے کی مجال کب پاؤنگا - میری آنکھین ہی چار ہونگی

ایرن - بس اب پہلے مجھے یہی چاہیئے کہ خوب دولت جمع کرکے امیر بنون پھر ہمت
ہوگی کہ اپنا مطلب بلا تکلف زبان پر لاسکون پھر مجھے اونکے پاس جانے مین
کوئی جھجک نرہے گی -

ایرن - نہین اب خدا کیواسطے سفر کو نہ جاؤ ایسا ہی خیال ہے تو اچھا سب کے سامنے

نہ جاؤ - جب وہ اکیلی ہون اہلی موالی بہی جمع نہون - کوئی سامان شان وشوکت بھی موجود نہ ہو تب ملو - تم سمجھتے ہو کیا یہہ رعب داب دہوم دہڑکا اونکو رات دن دنیا مافیہا سے بے خبر اور تماشون مین لبہائے رکھتا ہے - یقین مانو بعضے بعضے وقت تو اونکے عجز وانکسار کی وہ حالت ہوتی ہے کہ شاید کسی غریب سے غریب کی بہی نہوتی ہوگی - وہ سامنے جو پہاڑی نظر آتی ہے وہان آبا کی قبر ہے انکا قاعدہ ہے کہ اتوار کی شام کو جھٹپٹے مین تن تنہا وہان جایا کرتے اور نہایت عاجزی سے سبزے پر گھٹنے ٹیک کے اپنے بھائی کے مغفرت کی دعا مانگا کرتے ہین - بس اگر اوسوقت تم وہان پہونچ جاؤ اور اپنی حالت بیان کرو تو میرا دل گواہی دیتا ہے کہ وہ انکار نکرینگے -

مینول - یہہ سب سچ سہی مگر میرا جی نہین چاہتا کہ جب تک دولت اچہی خاصی پیدا نہ کرلون تب تک تمسے شادی کرون -

ایرن - نوج - چولہے مین جائے ایسی دولت - پہٹ پڑے وہ سونا جس سے ٹوٹے کان - ایسی جگہ روپیہ پیسہ کماتا اور ایسے سمندر مین جہاز چلاتا جہان وہ لیٹرا جکر کا تلا کرتا ہے جسکو کسی سفا کی اور مکاری مین باک نہین ہے - اپنی جان آفت مین ڈالنا ہی - یہہ کام کچھ ویسے ہی آدمی کا ہے اور اسی سے بن بھی پڑتا ہے جیسا لیٹرون کا کپتان ہے - اور پھر یہہ جان جو کہم ہی بس اتنے کے لیئے کہ کچھ سونا چاندی ہاتھ لگے - بھلا محبت کے آگے اسکی کیا حقیقت ہے کچھ اسکی زیادتی کمی ہماری تمہاری محبت مین دخل نہین رکہتی ہے -

مینول - یہہ سب صحیح ہی - مگر مجھے ساری دقتین مصیبتین گوارا - اس محبت کا لطف ہی کیا اوٹھائینگے - اگر مفلسی ہر وقت ہمارا عیش تلخ کرتی رہی -

ایرن نے اصرار سے کہا مینول تم کیا جانو اس لیٹرے کی چالاکیون کو میرا ہی دل خوب جانتا ہے - میرے چچا نے جو جو تدبیرین اسکے واسطے کی تہین اس چالاک نے سب کو اسطرح رد کر دیا ہے جیسے کوئی بچہ تنکے کھروندے کو بگاڑ دیتا ہے - رتی رتی بات کی اوسکو خبر ہوگئی - اوسکے ساتہیون نے قلعے کو آکے لوٹ لیا - تنکا تک نہ چہوڑا - اور اوسکی چالاکی دیکھو کہ یہہ بھیس بدل کے آیا اور فوج کے افسر تک پہونچا - وہ ایک گھاٹی مین فوج لیئے پڑا تھا اور اومین مل کے اوس افسر کے قبضے مین کوئی ایسی

نشے کی چیز ملا گیا کہ وہ بالکل بیہوش ہو گیا اوسکو لٹیرے اپنے جہاز پر اوٹھا لے گئے اور آج صبح کو نہین معلوم کس ترکیب سے میرے چچا کے نام خط آیا ہے جسمین بیس ہزار درہم طلب ہین کہ اگر بھیجدو تو تمہارے افسر کو ہم چھوڑ دین - اس معاملے مین ترکی گورنر جو اس جزیرے کا حاکم ہے - چچا سے بہت ہی ناخوش ہوا - کہ واہ کیسی حماقت کی جو کچھ تدبیرین کی تھین وہ سب غارت ہوئین اور طرہ یہ کہ افسر فوج بھی ہاتھ سے گیا - اب چچا کو سوائے اسکے اور کوئی تدبیر نہین پڑتی کہ جسطرح بنے روپیہ بھیجدے اور افسر کو چھوڑا منگائے

مینول - (تامل کرکے) مگر مجھکو یقین ہے کہ تمہارے چچا چپکے سے کان دبا کے اتنی بڑی رقم نہ بھیجدینگے جب تک ایک دفعہ پھر اوسکی گرفتاری کی تدبیر نکر لینگے -

ایرن - ہان چچا کا مزاج تو ایسا ہی ہے - مگر اوسی جہاز کے کپتان نے وہ صورت بھی لکھدی ہے کہ کس طرح روپیہ پہونچایا جائے - اور چچا نے اوسی ذریعہ سے پھانسنے کی تدبیر بھی نکالی ہے - ایکی دفعہ یقین ہے کہ وہ کپتان پھنس جاے - خط مین لکھا ہے کہ کل صبح کو جزیرے کے اوتر کی طرف جہاز آئیگا تم ایک کشتی پر صرف دو آدمیون کے ہاتھ اگر روپیہ جہاز پر بھیجدوگے تو اوسی پر ہم تمہارے افسر کو واپس کردینگے - اسوقت چچا کشتی مرتب کرا رہے ہین اور ایسی حکمت سے بنواتے ہین کہ لڑائی مین ہمارے بزرگون نے جو کام چوبی گھوڑے سے لیا تھا اُس سے زیادہ جہاز کو نقصان پہونچا سکے - کشتی کے نیچے کی تہ تختون سے پاٹی گئی ہے - بس اوسمین بیس مسلح سپاہی خفیہ بٹھا دیے جائینگے - اوپر صرف دو کشتی کھینے والے ملاح ہونگے جب جہاز کے پاس کشتی پہونچیگی تو ایک ملاح روپیہ لیکر جہاز پر جاکے معاملہ کریگا اور جسوقت سلطانی فوج کا افسر قید سے رہا ہو چکے گا بس فوراً بیسون سپاہی نیچے سے نکل آئینگے - اور جہاز کے کپتان کو قید کرلینگے -

مینول - ہان واقعی تدبیر تو بہت معقول ہے - خدا نے چاہا کبھی پٹ ہی نہ پڑیگی -

ایرن - خدا کرے اس لٹیرے سے یہان کا سمندر پاک ہو -

مینول - (کسیقدر تامل کے بعد) خیر اجہا خدا کے سپرد کرتے ہین اب چند ہی ہفتون کی بات ہے تمسے آکے ملتے ہین اور وعدہ وفا ہوتا ہے -

آیرن لاکھ اصرار کیا کی مگر اوسنے نہ مانا - جب اوسنے دیکھا کہ انہون نے جانیکی ٹھان ہی لی ہے - تو مجبوراً رخصت کرنا ہی مناسب جانا اور مینول کشتی پر روانہ ہوگیا ایرن ساحل پر کھڑی اوسوقت تک دیکھا کی جب تک پانی کی آواز کانون تک پہونچتی رہی -

جسوقت پادری کے پاس قزاقون کا خط پہونچا ہے اوسیوقت سے کشتی مین دوہری تہ کاریگرون نے بنانی شروع کی تہی - چنانچہ صبح ہوتے ہوتے کشتی طیار ہوگئی اور جیسا ایرن نے اپنے یار سے کہا تہا بیس جوانون کے بیٹھنے کی ابھی خاصی جگہ ہوگئی - جب سب سامان ہوگیا اور سپاہی بھی مختفی بھاذ دیئے گئے تو اوتر کے ساحل کو کشتی روانہ ہوگئی - پادری کو اس دفعہ اپنی کامیابی دیکھنے کا ایسا ذوق شوق تھا کہ خود بھی لب ساحل ایک پہاڑی پر چڑھ کے تماشا دیکھنے لگا - وہان سے کسیقدر فاصلے پر لیٹرون کا جہاز صاف نظر آتا تھا - کشتی قریب پہونچی - پادری نے دیکھا کہ ایک شخص جہاز پر گیا - روپیہ کے توڑے ایک ایک کرکے ڈک پر لاکے دوسرے لیے اور اودہر کے جہاز رانون نے اوٹھا اوٹھا کے اپنی اپنی جگہ جاکے رکھے - اس کارروائی کے ختم ہوتے ہی کشتی والا ملاح لپکا کہ اپنے کپتان کو لیکے بیسون جوانون کو اشارہ کرے اتنے مین بڑی زور سے سیٹی کی آواز ہوئی اور جہاز کے ایک سرے پر بہت بڑے پہاری پتھر کا چٹان رسی مین بندھا ہوا بلند ہونے لگا یہہ بیچارہ متحیر دیکھنے لگا کہ معاملہ کیا ہے - یہہ چٹان کس مصلحت سے بلند ہوا کہ اتنے مین وہ چٹان کشتی پر جاکے اس زور سے گرا کہ معہ کشتی تہہ سمندر مین پہونچ گیا اور بڑی بڑی موجون سے جہاز بھی ڈگمگانے لگا پادری کے بیسون جوان طرفۃ العین مین غرق ہوگئے - اب یہہ بیچارہ تن تنہا ہکا بکا کھڑا کا کھڑا رہ گیا - چند ہی لمحہ کے بعد انکی مدارات کے سامان بھی ہونے لگے ایک ملاح نے گلے مین رسی کا پھندا ڈالا اور جھٹکا جو دیتا ہے تو صرف ایک دفعہ منہ سے چیخ نکلی اور پھر کچھہ نہ تہا - جب تک یہہ خوشامد درآمد کرکے جان بچانیکی کوشش کرے کہ اجل نے آکر گلا دبایا اور بحر فنا مین غرق کردیا - وہ سلطانی کپتان جو قریب ہی کھڑا تھا اوسکو بھی لیجا کے جہاز کے دوسرے سرے پر پہونچا دیا اس سمان کو پادری صاحب اپنی

آنکھون سے دیکھہ رہے تھے تمام جہاز سے ایک غلغلہ شادمانی اس زور وشور سے بلند ہوا کہ جزیرے کے ہر باشندے نے اپنے کانون سُنا اور تھوڑی دیر کے بعد سُرخ پھریرہ اوڑاتا ہوا جہاز وہان سے یہ جا وہ جا۔

یہہ واقعہ ایسا نہ تھا کہ مخفی رہتا تمام اہل جزیرہ کو بہت بڑا صدمہ ہوا۔ گھر گھر ماتم بپا۔ ہر ایک کے ہان کہرام مچا۔ جسکو دیکھو پادری کی حماقت پر لعنت ملامت کرتا تھا۔ جو سو ہا گنین رانڈ ہو گئی تھین۔ جن بچون کو صدمہ یتمی پہونچا تھا جنکے والی وارث اس طرح دُنیا سے اوٹھ گئے تھے سب یک زبان ہو کے اسی بیچارے کو گالیان کوسنے دیتے تھے اور یہہ بھی اپنی جگہ نہایت درجہ نادم اور پشیمان کہ کیونکر اسکے یہہ تمام منصوبے غنیم کو معلوم ہو گئے۔ بلکہ خود ایرن بھی حیران تھی کہ اس احتیاط اور ہوشیاری کے ساتھ جو بندوبست کیا گیا تھا اوسکا حال کیونکر کھلنے پایا۔ غرضکہ تمام طور سے سب نے یہی سمجھہ لیا کہ ہو نہو اس لیٹرے نے اولاد آدم کے عدوی قدیم یعنے البیس کو مسخر کر لیا ہے اور اوسکی مدد سے اس جزیرے کو یون غارت کر رہا ہے۔ رفتہ رفتہ یہہ حالت ہو گئی کہ کوئی جہاز یا کشتی تنہا اس سمندر کو عبور نہ کر سکتی جب بہت سی کشتیان سوداگر لوگ اکھٹا کر لیتے اور کچھہ لوگ حفاظت مال کے واسطے جمع ہو جاتے تو بیڑا بنا کے جزیرے کی ضرورت کی چیزین بہم پہونچا سکتی جنیوا اور وینیشیا کے لوگ جو تجارت اور جہازرانی کے کام مین بڑے جری مشہور ہین وہ بھی اس جہاز کا لوہا مانتے تھے۔ اور سب سے بڑھکر ایرن کو اپنی جگہ پر یہہ خطرہ بڑھتا جاتا تھا کہ ایسا نہ ہو میرے عاشق کو بھی ان لیٹرون کے ہاتھہ سے کوئی ضرر پہونچے۔

اس واقعہ کی اطلاع وزیر اعظم تک پہونچی اور اوسنے ہر جہاز کا کپتان اپنی اسطرحکی متواتر کامیابیون پر ایسا مطمئن اور بے باک ہو گیا کہ کسیکو خاطر مین لاتا ہی نہ تھا جو جی مین آتا بیدھڑک کر بیٹھتا حزم اور احتیاط جیسی کہ پہلے تھی وہ بھی جاتی رہی۔

چنانچہ ایک دفعہ اپنے کارہائے نمایان کے ذکر مین ازراہ تبختر وغرور کہنے لگا خدا کی عنایت سے اب ہمکو کسیکا خوف خطر نہین آج ہماری جرات اور بہادری کی ایسی دہاک بندھی ہے کہ اگر آبنائے دردانیال مین جہاز داخل ہو اور وہان کے قلعون سے

مقابلے کی نوبت آئے تو جتنے جہاز وہان کھڑے ہین سب کو خس و خاشاک کی طرح چٹکی بجاتے بہا دے"

آپ جانئے اوسکے تمام ساتھی ایک سے ایک بیباک اشرار تھے - اتنی شہ پاکے لگے اودھم کرنے کہ ہر چہ باد باد خود کپتان پاشا کے بیڑے پر حملہ بول دیجئے -

بادۂ نخوت و پندار سے مخمور تو ہو ہی رہے تھے کس پہ ٹھن گئی اور بلا تامل سب ایسا ہی کر بھی گذرے - اس بیڑے کے لوگ جزیرے والون کیطرح کچھ ناواقف اور ناتجربہ کار تو تھے نہین بہت سے جہاز ران ایسے تھے جو جانتے تھے کہ یہ جہاز لیٹرون کا ہی اور قریب قریب کے جزائر مین لوٹ مار کیا کرتا ہے جو ہین دور سے نظر آیا تمام سلطانی بیڑے مین خبر ہوگئی اور جہازون نے چارون طرف سے گھیر لیا لیٹرون نے بھی کوئی دقیقہ بہادری و مردانگی کا اوٹھا نہ رکھا - خوب جی توڑکے مقابلہ کیا مگر ایک کی دو اور دو کی دو اچار - کہان ایک جہاز کہان بیسیون - ہر سمت سے لوگ جہاز پر چڑھ آئے اور ایک ایک کو قتل کرنا شروع کر دیا بہت سے مارے گئے اور جو دو چار بچے گرفتار ہو گئے - انہین مین کپتان بھی پکڑا گیا اور جہاز کو امیر البحر عثمانی قسطنطنیہ لیگئے - مجرم تو حسب دستور قلعہ ہفت مینار کے جیلخانے بھیجدیئے گئے اور جو کچھ جہاز پر مال غنیمت ہاتھ آیا وہ حضرت سلطان کے روبرو پیش کیا گیا - چونکہ وزیر اعظم کو خیال تھا کہ یہہ لوگ قزاقی کرکے بہت کچھہ دولت جمع کر چکے ہین اور ضرور کسی مخفی جگہ مین انکا اندوختہ موجود ہوگا اُنھون نے حکم دیا کہ انکو قتل کرنا نہ چاہیئے اگر فی کس ایک ایک لاکھ درم دو مہینے کے اندر داخل خزانہ سلطانی کرین تو رہا کر دیئے جائین -

کپتان اپنی اس حماقت پر نہایت ہی نادم تھا - اوسے یقین ہوگیا کہ اب پنجہ اجل سے نکلنا دشوار ہے نہ اتنا روپیہ ہوسکے گا نہ جان بخشی ہوگی - جو کچھہ اثاثہ تھا وہ جہاز ہی پر تھا وہ ضبط ہو چکا - اپنی جان کی تو اوسے چندان پروا نہ تھی مگر اسکا افسوس ضرور تھا کہ ہائے کیا کیا جری بہادر اور وفادار ملاح میری نا انجام بینی کی بدولت مارا جائیگا - علاوہ اسکے اور بھی خفیف باتین تھین جنکا کچھ کچھ خیال آجاتا تھا ورنہ اوسکو پھانسی پر چڑھ جانے مین ذرہ برابر تامل نہ تھا اسی حالت مین دو مہینے کی

سیعاد ختم ہوگئی اور صرف ایک دن باقی رہ گیا کپتان صاحب کے پاس تو ایک درم بھی نہ تھا ایک لاکھ کی رقم کہان سے آتی قریب شام وزیر اعظم کا ایک چاؤش داخل قلعہ ہوا اور دریافت کیا کہ آیا زر تدیہ کل داخل ہوگا یا نہین - معلوم ہوا کہ کوئی بندوبست نہو سکا - اوسنے حکم سُنایا کہ کل صبح سزاے موت کیواسطے تیار رہو یہہ چاؤش قلعہ سے رخصت ہی ہوا تھا کہ ایک شخص اور آیا اور اوسنے کپتان کے پاس جانیکی اجازت حاصل کی - اسکی عمر متوسط تھی - اور یونانی زبان کچھہ اس لب ولہجہ سے بولتا تھا کہ یونانی الاصل نہین معلوم ہوتا تھا - پوشاک بھی ایسی تھی جیسے یورپ کے مغربی حصے کے باشندے پہنا کرتے ہین چیلر بھی کچھہ اس ادب تعظیم سے پیش آیا جس سے خیال ہوتا تھا کہ کوئی معزز شخص ہے کپتان کے قریب ایک لکڑی کا کندہ پڑا تھا اوسی پر آکر یہہ شخص بیٹھ گیا اور کہنے لگا اب کل تمکو سزاے موت ملے گی -

جواب - خیر اسکے کہنے کی کیا ضرورت ہے آپ اپنی غرض فرمائیے

مُدعا سنکے اس جواب پر کچھہ توجہ نہ کی اور کہنے لگا کل تمکو یہان سے کشان کشان شارع عام سے ہوکر قتل گاہ تک لیجائینگے پھر تمہارا سر کاٹ کے بارگاہ سلطانی کے دروازے پر دو تین نیزے پر لٹکا رہے گا اور لوگ جوق جوق دیکھنے کو آتے رہینگے -

اس سخن کو سُنکر قزاق کے بشرے سے ظاہر ہوا کہ اس تفصیل کو وہ فضول سمجھا ہے اور ایسی باتون کی کچھہ پروا نہین کرتا -

اجنبی - جب موت سر پر آپہونچتی ہے تو ممکن نہین آدمی کو خطرات نہ گھبرین - یہہ کہکے دفعتہً جھک کر کہنے لگا "بھلا اگر ایسی مصیبت مین کوئی شخص تمکو جانبری کی امید دلائے تو تم اوسکا معاوضہ کیا کرو"

جواب - اگر بات سچ نکلی تو مین اوسکو اپنے سگے بھائی کے برابر سمجھنے لگون اور اگر جھوٹ ہو تو بچہ ابلیس خیال کرون -

اجنبی - اگر تمکو گلو خلاصی کی کوئی تدبیر بتا بھی دی جائے تو کیا تم ایسے شخص کے ممنون احسان ہوگے جسکی بدولت اس محبس سے نکل سکوگے -

قزاق - بھئی جو کوئی یہان سے مجھے اور میرے بہادر ساتھیون کو نکال دے گا وہ میری جان کا مالک ہوگا -

اجنبی - لیکن ایک قزاق کے وعدے کا اعتبار ہی کیا ہوسکتا ہے اس معاہدے کی ضمانت تم کیا دے سکتے ہو -

قزاق - ایسے موقعون پر دو ہی صورتین ہوسکتی ہین ایک تو اپنا جسم و جان اوسکے حوالے کیا جائے دوسرے اپنی عزت اور حرمت پر حلف ہو جائے - آخر ایک قزاق کی بھی کچھہ عزت ہوتی ہے -

جواب - ہان یہہ اخیر صورت اول سے بہتر ہے -

یہہ کہکر وہ اجنبی شخص تہوڑی دیر رُک کے کہنے لگا "لیکن یہان سے نکلنے کے سامان تو تمہارے ہاتھہ مین ہین بشرطیکہ اس کی عوض مین تم ایک خدمت انجام دو اس بات کا کہنا کہ مین محض انسانی ہمدردی سے ایسا کرتا ہون فضول ہے - فدیہ مین جو روپیہ دینے کو مین طیار ہون وہ ایک مطلب کے واسطے ہے -

قزاق - اچھا اب اپنے شرائط بیان کیجئے اگر مناسب معلوم ہونگے تو مین فوراً قبول کرونگا اور اگر نہ منظور کیجئے تب بھی اطمینان رہے کہ آپ کا راز کسی پر ظاہر نہوگا -

اجنبی یہہ کلام سنکے اور قریب آیا اور اگرچہ وہان کوئی تیسرا نہ تہا مگر آہستہ کہنے لگا "یہہ تو ظاہر ہے کہ نواب ارجنٹال سفیر فرانس مذہب یونانی کے خلاف سلطنت عثمانی مین برابر کوشش کرتا ہی اور بطریق نے - چالاکی کی ہے کہ رومن کیتہلک فرقہ کی طرفداری کا معاہدہ کیا ہے اور اسی سبب سے اوسکو یہہ درجہ نصیب ہوا ہے مگر جب سے یہ ترقی اوسکو ہوئی ہے اوس نے اونھین رومن کیتہلک فرقہ والونکو اسقدر ستانا شروع کیا ہے کہ بیچارون کا ناک مین دم ہوگیا ہے فریول ارجنٹال نے لاکھہ سر پٹکی کی مگر اس مکار بے ایمان کا دل نہ پسیجا - ہار کے وزیر اعظم سے عرض کیا گیا اونکا یہہ حال ہے کہ جو کچھہ یہہ بطریق کارروائی کرتا ہے وہ اوسکی تائید فرماتے ہین ایک زراسی بات آپ سے کہون بہت سے فرانسیسی خاندان اون شہرون مین مدت سے آباد ہین خوبخود ایمین کے سواحل پر واقع ہین اونپر ایسے ایسے مصائب یہہ کمبخت بطریق نازل کیا کرتا ہے کہ گہر بار چہوڑ چہوڑ کر

لوگ بھاگتے جاتے ہین۔ فریول اب باتو کوئی ایسی تدبیر کرے کہ یہہ مظالم کم ہون یا باہر کے اپنی سلطنت کو اطلاع دی کہ یونانی مظالم کے ہاتہہ سے شاہ لوئی کی رعایا کو بچانیکی کوئی مناسب تدبیر عمل مین آئے۔

قزاق نے اِن باتون کو نہایت غور سے سُنا اور یون کہنے لگا بیشک آپ نواب ارجمنڈ کے معتمد علیہ معلوم ہوتے ہین۔

جواب - ہان مین پُرانا خدمتگذار ہون - اور میرے حال پر نظر عنایت بھی زیادہ ہی اسیوجہ سے یہہ پیغام آپ تک لایا ہون اب سوائے اسکے اور کوئی تدبیر نہین کہ اس سفاک بطریق کو جسطرح ہو دفان کرین۔ فریول نے صاف صاف ظاہر کردیا ہی کہ اس بطریق سے عہدے لیا جائے مگر وزیر اعظم ایسی باتون کو توجہ سے سُنتے ہی نہین۔ آپ جانتے اہل فرانس بہت جری اور بات کے دہنی ہوتے ہین نواب نے ایک ایسی تدبیر سوچی ہے کہ اس بطریق کا قلع قمع بخوبی ہوجائے یعنے اسکو جزیرے سے پکڑکے فرانس لیجائین اور قلعہ مین ہمیشہ کیواسطے قید کردین پھر وہان سے عمر بھر نکلنا محال ہوگا بس بھئی یہی تدبیر ہے۔ مگر اسکے واسطے کسی جیالے آدمی کی ضرورت ہے تمہارے بھیجنانے کے واسطے دو دفعہ جو تدبیرین بطریق نے کی ہین سب کو معلوم ہین۔ تمسے بڑھکے اوسکا عدو جانی کون ہوگا۔ پھر تمہارے ساتھی جتنا تمکو مانتے ہین وہ بھی ظاہر ہے۔ جزیرے کے حالات سے بھی اچھی طرح واقف ہو خدا کی عنایت سے شجاعت اور جرات بھی زبان زد خاص و عام ہی بس تمہین سے یہہ کام خوب بن پڑیگا۔

جسوقت اس فرانسیسی نے تقریر ختم کی ہی قزاق کے چہرے پر بشاشت آگئی بولا ہان بھئی بات تو ترغیب دلانے والی ہی"

فرانسیسی - پھر تم اپنے جہاز کے مالک ہوجاؤگے اور علاوہ فدویہ کے اور بھی بہت کچھ دولت تمکو اوسوقت ملیگی جسوقت وہ بطریق قید ہوکے مارسیلز مین محبوس ہوگا اب تمہارے ہاتہہ بات ہی۔ کوئی موقع نکالو کہ اس مردود کو گرفتار کرکے پھنچادو مگر ہی کسیقدر دقت کی بات کیا وجہ کہ پادری بڑا ہی چالاک ہے اوسکے ساتھ بہت سے محافظ رہا کرتے ہین اوسکا تنہا ملجانا مشکل ہے

قزاق - آپ کو دقت ہو مین چٹکی بجاتے گرفتار کر لونگا بات یہ ہی کہ اوسکا دستور ہی کہ ہر اتوار کی شام کو تن تنہا ایک پہاڑی پر جایا کرتا ہی وہان اوسکے بھائی کی قبر ہی وہان جاکے یہہ تمام ظاہری شان و شوکت چھوڑکے نہایت عاجزی سے قبر کو سجدہ کرتا ہی بس وہی وقت حضرت کی گرفتاری کے واسطے بہت مناسب ہے۔

فرانسیسی - اچہا اور تہوڑی دیر تم غور کر لو مین شام تک تمسے پہر ملونگا مہلت بہت کم ہے

قزاق - جی اور کیا اب زیادہ دیر کرنے کی فرصت نہین ہی مجہے سب شرطین منظور ہین بھلا جو شخص ایسی مہربانی کرے اوسکے کام مین پس و پیش ہی کیا کرنا چاہیے۔

فرانسیسی - تو اب پکی ہو گئی۔

قزاق - جی ہان پکی مستحکم - قول مردان جان دارد۔

فرانسیسی - اچہا قسم کھاؤ

قزاق - ہان قسم ہے اپنی عزت و آبرو کی آپ کا کام کرونگا۔

فرانسیسی - اور بعد اس کام کے انجام پانیکے کسی پہ ظاہر بہی نکروگے۔

قزاق - ہان اسکی مین قسم کھاتا ہون۔

فرانسیسی - اچہا - تو بس اب قبل غروب آفتاب تم رہا ہو جاؤ گے۔

یہہ کہکر وہ رخصت ہو گیا اور قزاق اوسیوقت سے اپنی رہائی کی امید پہ مضطرب اور متعجب ہونے لگا۔

ادہر ایرن کا حال سنئے - یہ بیچاری نہایت پریشان خاطر تہی - جی مین کہتی وہ یار وفا شعار تو جلدی آنیکو کہہ گیا تہا - اتنے دن گذر گئے - اور اب تک وعدہ پورا نہ کیا - یا اللہ یہ کیا معاملہ ہے - جسوقت خبر سنی کہ امیر البحر شاہی نے اوس لیٹرے جہاز کو گرفتار کر لیا ہے جو ساحل پر آکے لوٹ مار کیا کرتا تہا تو جی مین بہت ہی خوش ہوئی کہ اب اونکے واسطے بہی کوئی خطرہ نہین رہا - بس اب اگر کچہہ خوف ہے تو یہی دریا کے طوفان کا - اور باقی بڑا کانٹا راستے سے خدا نے ہٹا دیا۔

اسی خیال مین ہفتے کے ہفتے گذر گئے اور میتول کا کہین پتہ نہین - ایرن کہی

کبھی دلکو اسطرح سمجھا لیتی کہ ایکی دفعہ وہ خود کہہ گئے تھے سفر مین زیادہ عرصہ گزر یگا۔ چھہ مہینے کے بعد ملنا ہوگا اور جی مسوس کے چپ ہو رہتی ۔
خیر یہہ زمانہ بھی گزر گیا۔ مگر جب ساتوان مہینہ شروع ہوا تو دلکی بیچینی بڑہی ۔تاب ضبط نرہی رنج نے ترقی کی ۔غم نے ہاہتہ پاؤن نکالے۔ نالہ و آہ نے دون کی لی ۔بیقراری کی لے بڑہی ۔بقول رند ؎

اب عرش تلک جاتے دلکے مرے نالے ہین
بیتابیون نے دل کی کیا پاؤن نکالے ہین

ساری ساری رات باآہ سرد و چشم پرنم انتظار مین دریا کیطرف ٹکٹکی لگی رہتی ۔ مگر کہین نیلی لالٹین کی روشنی نظر نہ آتی ۔سطح دریا دیدہ متحیر کیطرح بیحس و حرکت ۔باچشم منتظر آغوش تمنا کشادہ ۔
الغرض اسی حال مین دو مہینے گزرے ۔تین مہینے گزرے ۔چار مہینے گزرے تھے کہ چھہ مہینے کامل یونہین انتظار اور یاسی مین کٹے ۔اب ایرن کی طبیعت اور مزاج مین بھی فرق آچلا ؎

ہاتھ جانے لگا گریبان تک
چاک کے پاؤن پہنچے دامان تک

جب دیکھو مغموم اور رنجور ۔اوداس اور مضمحل ۔سینے مین عشق کی آگ ۔لب پر آہ ۔آنکھ مین آنسو ؎

بدن کو جو دیکھو تو زار و نزار
کسی کو کوئی جیسے دیوے فشار

شوخ و شنگ تو کبھی نہ تھی مگر اتنی مرجھائی بھی نہ رہتی تھی یہہ حالت دیکھہ کر اُسکے چچا کو بھی خیال ہوا کہ کیا بات ہے جو خلاف عادت یہہ لڑکی ایسی نڈھال رہتی ہے ۔ایک دو دفعہ یوچھا بھی مگر اوسنے درد دل نہ ظاہر کیا اور دلمین ٹھان لی کہ مجھیر جو کچھہ ہی گزرے مگر مینول کا عشق اوسوقت تک نہ بتلاؤن گی جبتک چچا جان اوس سے شادی کرنیکا وعدہ نہ کر لینگے ۔
اپنے عاشق کیطرف سے یہہ تو اطمینان تھا کہ کسی اور سے دل نہ لگائیگا مگر یہہ

خوف البتہ تھا کہ کسی مصیبت مین پھنس نہ گیا ہو اوسکے بخیر و عافیت آنے اور خوشی خوشی ملنے کی دعا جامع المتفرقین کی درگاہ مین ہر وقت مانگا کرتی تھی۔

زمانہ اپنی چال چلنے والا۔ اوسکی رفتار کسیکی خاطر کو کیون ملحوظ رکھنے لگی۔ کوئی کسی حال مین ہو اوسکو اپنی نیرنگی سے مطلب۔ نہ کسی کا ماتم بہار کو روک سکتا۔ نہ جشن طرب خزان کو ملتوی رکھہ سکتا۔ چنانچہ موسم سرما گزر گیا۔ بہار کا زمانہ آیا ہوا خوشگوار چلنے لگی۔ طوفان برق و باد سے امن ملا۔ کارکنان قدرت نے سبزہ بیگانہ کا فرش زمرد بچھایا۔ مشاطہ بہار نے عروس گلستان۔ کوہ و بیابان کو پھولون کے گہنے سے سجا۔ آرزن بیچاری پر اور آفت آئی۔ میتالی خادل نے یاد دلدار کی آگ بھڑکائی ہوائے بہار سمند عشق پر تازیانہ ہوئی۔ لالہ و گل کی رنگینی لہو کے آنسو رلانے لگی وہ نسیم و صبا کے جھونکون سے شاخہائے گل کا جھوم جھوم کر ایکدوسرے سے گلے ملنا۔ وہ گلون کی چولیان مسکنا۔ خار فراق پہلو مین تازہ خلش پیدا کرنے لگا۔ جنون مین ترقی ہوئی۔ ہر گھڑی یہ شعر ورد زبان رہنے لگا۔ ؎

گلستان عیش باغ بلبلان ہو
ہمین تو بار بن گنج قفس ہے

جدھر نظر کرتی۔ صورت دلدار یاد آتی۔ اگر سرو و شمشاد مین قامت یار جلوہ دکھاتی تو نرگس بیمار چشم دلدار کا پتا دیتی۔ سنبل کی لٹو نسے کاکل جانان کی لپٹین آتین۔ عارض گل پہ رخسار محبوب کا دھوکا ہوتا۔ ہر برگ گل مین لبہائے معشوق کا نشان ملتا۔ مختصر یہہ کہ عیش و نشاط جشن و سرور کے سامان مین بھی اسکو رنج و غم ہی نصیب رہا۔ بلکہ جنون اور دونا بڑہا ؎

بہار لالہ و گل سے لگی ہے آگ گلشن مین
گریبان پھاڑ کر چل بیٹھے صحرا کے دامن مین

روز بروز اڑن کی حالت بدسے بدتر ہوتی جاتی تھی۔ آتش ہجر مین جلی جاتی۔ گرا ف نہ کرسکتی۔ دم بخت ہو ہوکر رہتی اور ہار کر ڈوبتی ہوئی امید کے سہارے زندگی کے دن کاٹتی تھی۔

؎ جہان بیٹھنا آہ کرنا اوسے	بہانہ نزاکت پہ دھرنا اوسے

کبھی خون آنکھون مین رو ڈالنا	اکسیکو کبھی دیکھہ دہو ڈالنا
خموشی او ٹھانے لگی دل مین شور	حیا نے لگی ناتوانی بہی زور

غرضکہ اسی حال مین ایک روز حسب عادت لبِ ساحل مصروف آہ و نالہ مشغول گریہ و بکا تھی - کہ سر شام پانی مین کچھ آواز معلوم ہوئی - مڑکر دیکھنے لگی - مگر کچھہ نظر نہ آیا اور وہ الملیمین کہکے نلی رونی بہی نہ پائی گئی - لیکن امید اور منتظر کی امید ایسی نہین کہ عشاق کو مایوس ہونے دے - رفتہ رفتہ کشتی کے آنیکی آواز قریب ہوتی جاتی ہے - آخر کشتی کنارے آلگی - اور لمحہ بہر مین دونون عاشق اور معشوق ہم بغل تھے !-

ایرن - (بوش مسرت مین) آہ مینول او سکا لاکھ لاکھ شکر ہے - تم پہر ملے - اتنے دن کہان تھے - کیا تم ہماری محبت کا امتحان کرتے تھے یا دشمن کے خطرے مین پڑ گئے تھے -

مینول - کیا کہون جانمن - بڑی بڑی مصیبتین جہیلین - تمسے رخصت ہوکے جسدن گیا ہون - اوسیدن ملک بربر کا ایک جہاز آیا - اوسنے ہم سبکو گرفتار کرکے ٹیونس پہونچا دیا - جو کچھہ مال متاع شادی کیواسطے اس جفاکشی سے جمع کیا تھا سب لٹ گیا - چند روز ہوئے خدا خدا کرکے ساتہیون کے بدولت بھاگ کر رہائی حاصل کی - وہ تو کہو ایک اور جہاز یہی اپنا تھا - وہی پاس ہے - اور مین اوسیکا کپتان ہون - مگر کیا دولت تو نہی جس سے تم ہاتھ آسکتین -

ایرن پہلے تو نہایت افسوس اور رنج کے ساتھ یہہ سب باتین سنا کی اوسکے بعد بولی مینول یہہ نہ کہو بے اس نہو اگر آج مجہکو معلوم ہو کہ میرے دل کا چین اور آرام تمہاری ہی ساتھ شادی کرنے پر منحصر ہے تو اونکو کوئی تامل نہو - آج اتفاق سے اتوار بہی ہے وہ بہائی کی قبر پر گئے ہوئے ہین ....."

یہہ جملہ تمام بہی نہونے پایا تہا کہ طپنچے کی ایک آواز سمندر کی طرف سے آئی اور ساتہہ ہی ہوائی بہی چہوٹی - مینول نے کہا "بس یہہ اشارہ طلب کا ہی - جہاز سے آتے وقت مینے ایک کشتی ساحل پر پانی لانیکے واسطے روانہ کی تہی وہی لوگ بلاتے ہین - لے خدا حافظ - اور شاید ہمیشہ کے واسطے - لو ایرن اب جاتے ہین - ع

خدا کو میری جان سونپا تجھے ۔

ایرن - خدا کے لیئے یہہ مایوسی کے کلمے زبان سے نہ نکالو - ہمیشہ کیواسطے کیا معنی مین تمسے کیونکر جدا ہوسکتی ہون - مین تمہارے ساتھ ہون - جہان جاؤ - جدہر سفر کرو - چاہے گہرے پانی مین جہاز جائے - آندھی آے - پانی آے - طوفان آے - مین تمہارا ساتھہ نہ چہوڑونگی - ہواکے سناٹے - تلاطم دریا کی دل دہلانے والی صدائین میرے واسطے دلکش نغمون کی آوازین ہونگی - بشرطیکہ تم بیلومین ہو - (اور یہہ کہکر زار قطار رونے لگی) -

مینول - بھلا انہونی باتین کیون زبان سے نکالتی ہو - تمہارے چچا کب ہمارے تمہارے ملنے اور شادی کرنے پر راضی ہونگے بس - ان باتون کو اب بھول جاؤ - جن کو سچی محبت ہوتی ہے اونکے آگے باپ ماں بہائی بہن کنبے خاندان کی الفت کوئی چیز نہین - بھلا تمسے یہہ ممکن ہے کہ جو تمپر اسطرح جان دیتا ہے اوسکا ساتھہ دو - جسکی بے لوث اور بے ریا محبت کا یہہ حال ہے کہ تمہاری اطاعت اور فرمانبرداری کو غلام کیطرح حاضر ہے اوسکے ساتھہ تم بھاگ چلو - اب اگر کوئی تدبیر ہے تو یہی کہ اسوقت تم بھی ہمراہ ہو - ہمارا جہاز مضبوط اور مستحکم ہے آناً فاناً موریا پہونچ جائیگا - بس یہان سے چل کے پہلے جو شہر ملے وہان اوترکے دو بول نکاح پڑھالین -

ایرن نے یہہ سُنکر اپنا سر مینول کے سینے پر جہکا دیا - مگر نہ کچھ بولی - وصال یار کی اُمید مین محو ہوگئی - مینول کے جادو نے اثر کیا - اور ساتھ چلنے پر راضی ہوگئی -

ایرن - کیا کہون یہان سے چلنے کو پانون نہین اوٹھتے - مگر دل کے ہاتھون مجبور ہون - تمسے انکار بھی نہین کرسکتی -

مینول نے دیکھا یہی موقع ہے فوراً اوسنے گود مین اوٹھا لیا اور کشتی مین لا اوتارا - وہ بھی ایسے بے بہا مال کو لیکر فوراً چل نکلی - اب مینول نے پوچھا "سچ کہو ایرن تمکو اپنا گھر چہوڑنے پر افسوس تو نہین ہے"

ایرن - کیسا افسوس - دنیا مین تمہین میرے لیئے سب کچھہ ہو -

اتنی بات کہہ کے دونو خاموش ہوگئے اور کشتی نہایت تیزی سے جہاز تک جا پہونچی

مینول نے اوترے ایران کو پھر اوٹھایا اور جہاز کے ایک کمرے مین جو نہایت درجہ آراستہ و پیراستہ تھا جا بٹھایا اور موریا کی طرف روانہ ہوگیا ہوا بھی موافق چل رہی تھی - مینول کا ارادہ تھا کہ جس طرح ہوسکے بندرگاہ کورنم پہونچون - چنانچہ جسوقت وہان داخل ہوا - جاتے ہی گرجا مین رسم نکاح ادا کی چند روز قیام کرکے پھر سامان سفر کردیا - ایران نے اصرار کیا کہ مین بھی تمہارے ہی ساتھ چلون گی مینول نے کہا ابھی صلاح نہین ہی چند روز تم یہان ٹھہرو تمکو کسیطرح کی تکلیف نہوگی - یہہ مکان میرے ایک دوست کا ہی - وہ ہر طرح تمہاری حفاظت اور نگہداشت رکھینگے - اتنے مین ہم تمہارے چچا کے پاس جاکے عفو تقصیر کرالینگے - لیکن ایران نے نہ مانتا تھا نہ مانا چمٹ گئی اور نہایت لجاجت سے کہنے لگی کہ دنیا مین میرے واسطے اوسیوقت تک چین آرام ہی جب تک تمہاری ہمراہ ہون بے تمہارے ایک لمحہ زندگی محال ہی - آپ جانیے عورت کی زبانی - اور پھر پار جانی - یہہ باتین کچھہ اس ادا سے کہین کہ اوسکا بھی دل نرم ہوا کسی طرح جی نے گوارا نہ کیا کہ ایسے وفادار معشوق کو تنہا چھوڑ کر خود چلا جاے - آخر دونون روانہ ہوئے - جس کمرے مین یہہ دونون تھے اوسکے نیچے نہین معلوم کیا تھا کہ مینول کی توجہ زیادہ معلوم ہوتی تھی اور اوسکی فکر اس درجہ تھی کہ ایران چوکنا ہوگئی -

تھوڑے عرصے مین جہاز کے ہر حصہ سے ایران واقف ہوگئی - اور اوسے معلوم ہوا کہ بیچ کے کمرے کی حفاظت غیر معمولی طور سے کیجاتی ہی - اوسکا دروازہ بھی مینول اپنے ہی ہاتھ سے کھولتا بند کرتا ہے - اور بجز اسکے کوئی دوسرا وہان آجا نہین سکتا - راتون کو مینول اکثر سوتے سوتے اوٹھتا اور جاکے دیکھتا کہ سب طرح محفوظ ہی یا نہین - اگر ذرا سی آواز بھی ادہر سے آتی اسکی رنگت زرد ہوجاتی - جلدی جلدی ٹہلنے لگتا - اور اگر اوسکی کوئی وجہ ایران دریافت کرتی تو متردد ہوکے ٹال دیتا - ملاح تو خیر گنوار اوجڈ اسپر غور نہ کرتے تھے - اونہین اپنے کام سے کام تھا - مگر ایران ان رازرا سی باتون کو بڑے غور سے دیکھتی تھی - آخر یہان تک نوبت پہونچی کہ اوسکو شبہہ ہونے لگا - ہو نہو کوئی بھید اسمین ضرور ہے ایک عورت جو خدمت کیواسطے ساتھہ تھی اوس سے بہت کچھ پوچھا مگر پتہ نہ چلا -

ایران کی طبیعت اسکو بھی گوارا نہ کرتی تھی کہ مردذات کران حرکات کو کرید کرید کے خود دریافت کرے۔ اب یہ بیچارہ دل مین مشوش اور پریشان رہنے لگی۔ اس مین کئی دن گزرے مگر ساحل نظر نہ آیا۔ اوس کو خیال ہوا کہ جہان جانے کو کہا جاتا ہے وہان کا ارادہ نہین ہے۔ بلکہ کسی اور طرف کا قصد ہے۔ اس سے وہ اور پریشان ہوئی۔ ایک روز آخر اوس نے دل پر جبر کرکے پوچھ ہی لیا کہ آخر معمہ کیا معاملہ ہے۔

مینول۔ ایران بہت اچھا کیا جو تمنے یہ بات اسوقت پوچھی۔ مجھے تمہاری محبت پر اعتماد ہے کہ ــــــ

ایران۔ کیا کبھی تمکو نہ تھا۔ اور کیا اسیوجہ سے اپنے راز تم نہین بیان کرتے تھے۔

مینول۔ نہین نہین یہہ بات نہین۔ مگر اسکا صحیح انداز نہین ہو سکتا تھا کہ تمکو ہمسے ایسی محبت ہے کہ عمر بھر کے واسطے اپنی قسمت ہمارے ساتھ وابستہ کروگی۔

ایران۔ بس بس زیادہ نہ کہو اب تو عمر بھر کی ساتھی ہوگئی اپنا تو یہ حال تھا کہ نکاح کے پہلے بھی اگر خدانخواستہ تمہارے ساتھ پھانسی پر چڑھا دیتے تب بھی تامل نہ کرتی اور اب تو علاوہ اوس محبت کے مذہبی طور سے بھی ہم تم ایک ہوگئے۔

مینول۔ دیکھو ایران ابھی امتحان کا موقع نہین آیا ہے۔ اور تمکو اپنی محبت پر اتنا اطمینان ہے۔ بس ان باتون کا لحاظ رہے۔ ابھی تک تمکو یہی معلوم ہے کہ مین ایک یونانی جہازران شخص ہون۔ تجارت کی غرض سے بلاخوف وخطر جہاز چلایا کرتا ہون اور دولت کی تلاش مین یہہ سب مصیبتین جھیلتا ہون۔ باقی تمنے کبھی تفصیلی حالات مجھسے نہ پوچھے نہ میرا خاندان اور نام دریافت کیا۔ جو کچھ تمنے میری نسبت راے قائم کی وہ میری اصلی حالت سے کہین بڑھی ہوئی ہے۔ اگر تم کچا کچا حال سنو گی تو کچھ عجب نہین کہ پردہ اوٹھ جانے پر حیران وششدر رہ جاؤ۔

مین پوچھتا ہون اگر ایسا ہوا تب بھی مجھسے یہی محبت رہیگی یا نہین۔

ایران۔ ہان کیون نہین۔

یہہ سنکر مینول کی آنکھین چمکنے لگین۔ پیشانی کی رگین ابھر آئین اور کہنے لگا اچھا تو سنو۔ تمنے اوس لیڈے کا حال سنا ہوگا جو بحر ایجین مین آکے قزاقی کیا کرتا تھا

جال پھانسنے کی بطریق نے تدبیر کی تھی اور پھر وہ کسی حکمت سے رائگان ہوئی۔ بس اے ایرن وہ خوفناک لیٹرا تمہارے سامنے کھڑا ہے۔ تمہارے پاس حاضر ہے۔ اوس جہاز کا افسر تمہارا عمر بھر کے واسطے تابع فرمان۔

ایرن۔ نہین نہین ایسا نہین ہوسکتا اور یہ کہکر پوچ پر گر پڑی۔ زار و قطار رونے لگی اس گریہ و زاری سے کسی قدر دل ہلکا ہوا اور جی کو سنبھال کے پھر یون بولی۔

"اے مینول عمر بھر تمہارا ساتھ دینے۔ ہر طرح کی کڑی جھیلنے کو مین مستعد ہون سہ

عشق مین تیرے کوہ غم سر پہ لیا جو ہو سو ہو
عیش و نشاط زندگی ترک کیا جو ہو سو ہو

اچھا تم وہی لیٹرے سہی جسکا نام سنکے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین۔ مگر مین ہنسی خوشی تمہارا ساتھ دینے کو راضی ہون۔

مینول یہ سنکے دل مین بہت ہی خوش ہوا اظہار شکریہ و احسانمندی کی غرض سے بوسے لیکے کہنے لگا۔ ایرن۔ جانی ایرن۔ تم کچھ نہ گھبراؤ۔ اطمینان رکھو آیندہ سے میرا نام سن سنکے یونانی یا عثمانی خلقت خوف زدہ ہوگی۔ وہ قتل و غارت کا زمانہ گیا۔ اب خدا نے مجھے وہ خزانہ عطا کیا ہے کہ آج روے زمین پر کسی کو میسر نہین۔ اب ہوس ہے تو اتنی کہ آرام اور راحت سے بیٹھ کے کسی جگہ عمر بسر کرون۔ ہان صرف ایک بات ہے کہ مجھے ایک عہد پورا کرنا ہے یعنے جو روپیہ میرے فدیہ مین دیا گیا ہے اوسکی عوض مین ایک خدمت جسکا وعدہ کر چکا ہون جسطرح بنے ادا کرون۔ اگرچہ وہ کام دل سے ناگوار ضرور ہے مگر قول مرد ان جان دارد جو کہدیا ہے وہ پورا کرنا ضرور ہوگا۔ اتنے دن جو تمسے جدا رہا اوسکی وجہ یہی تھی کہ مین قلعہ ہفت مینار مین اتفاقاً محبوس ہوگیا تھا اور جب ایک مہربان نے مجھے وہان سے رہائی دلائی تو پھر جہاز کی درستی اور سامان جہازرانی مہیا کرنے مین کچھ زمانہ گزرا۔

ایرن۔ بھلا وہ خدمت کیا ہے؟

مینول۔ اصل یہ ہے کہ اب ہم لوگ مارسلیز کو جا رہے ہین ایک قیدی جہاز کی کال کوٹھری مین بند ہے اوسکو وہان پہونچانا ہے۔

ایرن۔ وہ ہے کون؟

مینول - جو ہے تم آپ دیکھ لوگی - مگر یہ سمجھ لو کہ اوسکو دیکھکر تمکو بڑی حیرت ہوگی -
ایرن - خیر کچھ ہی ہو - دُنیا بھر کی تعجب خیز باتین اور مشکلین کچھ ہی پیش آئین مین سب کے لیئے مستعد ہون -
الحاصل مینول نے ایرن کا ہاتھ پکڑا اور زینے سے نیچے کی منزل مین اوتر گیا - سلح خانے کے دروازے پر پہونچا - وہان ایک محافظ برہنہ شمشیر لیئے پہرہ دے رہا تھا اِنکو دیکھکے ہٹ گیا - مینول نے دروازہ کھولا اور ایرن سے کہا "تم پہلے چلو - تمہارے پیچھے مین ہونگا" ایرن بے سوچے سمجھے اوس کوٹھری مین چلی گئی - قدم رکھتے ہی زور سے ایک چیخ مارکے بیہوش گرتی ہی تھی کہ اوسکے چچا بطریق نے لپک کے ہاتھ پکڑ روک لیا - جب ذرا ہوش مین آئی تو بطریق نے کہا "این ایرن تم یہان کہا - کیا تم بھی اس لیٹرے کے پنجے مین پھنسین افسوس! کیا مصیبت پر مصیبت ہے"
ایرن نے کچھ کچھ آنکھین کھولین - متحیر ہوکے دیکھنے لگی "این! یہ خواب ہے یا عالم بیداری کچھ سمجھ کام نہین کرتی - عجب طلسم کا سا معاملہ ہے"
بطریق - بیٹی گھبراؤ نہین - واقعی تمہارا چچا یہان مُقید ہے -
ایرن - مُقید! اخر مینول نے تمکو کیون قید کیا؟ ابھی تو مین آزاد کراتی ہون -
بطریق - نہین بیٹا تمہارے بس کی بات نہین ہے -
ایرن - کیون؟ بس کی کیسے نہین - کیا اونکے دل مین میری اتنی بھی محبت نہین -
بطریق نے لپک کے اوسکے مُنہ پر ہاتھ رکھدیا اور کہا "بیوقوف - نادان خاموش کیا تو نے اوس کمبخت سے ناجائز محبت پیدا کرلی جو ہم لوگون کو تباہ اور برباد کرکے قید کرلایا ہے کیا تو اس گناہ کی مرتکب ہوئی ہے"
ایرن - گناہ اور ایرن! ایک دوسرے سے بالکل اجنبی ہین - اصل یہ ہے کہ جب مینول کو پہلے دل دیا ہے مجھے اوسکے کرتوت معلوم نہ تھے - پھر جب محبت ہوگئی زنجیر عشق گلے مین پڑ چکی تو پھر جو کچھ اوسکی مرضی ہوئی وہ کرنا پڑا - مجبور کیا دنیا کا یہی حال ہے - ہان تمہاری اتنی خطا وار ضرور ہون کہ تمہاری مرضی نہین لی - اب جو چاہے سزا دو - مگر ایک عرض کرون گی - یہ آپ نہ سمجھیئے کہ مینول کے ساتھ کوئی ناجائز تعلق ہے بلکہ میرا اوسکا شرعی نکاح ہوگیا ہے -

بطریق - ہائے کمبخت یہ کیا خاندان کو داغ لگایا۔
ایرن چچا کے قدمون پر گر پڑی زار قطار رونے لگی - اسی حال مین مینول بھی آگیا اور اپنی معشوقہ کو اوٹھا کے یون کہنے لگا -
"مین سب سنتا تھا - ایرن نے صاف صاف آپ سے کہدیا کہ اب وہ ایک لُٹیرے کی جورو ہی - جو کچھ آپ کو اُسپر غیظ و غضب ہو حق بجانب ہے - مگر باشد - یہان اتنا اطمینان رہی کہ آپکی بھتیجی کے ساتھ وہ خاطر و مدارات کیجائیگی جو اوسکے شایان شان ہے - اور جو اون لوگون کو کبھی میسر نہین ہوتی جو محض حظ نفسانی کی طمع مین ایسے رشتے پیدا کرنے پر راضی ہو جاتے ہین - ایرن اب میری ننگ و ناموس - تمام دنیا کی دھن دولت رنج و راحت مین شریک ہی - اور اوسے یہ بھی معلوم ہے کہ وہ زمانہ بہت ہی قریب ہی کہ داغ بدنامی میرے دامن سے دھو جاے - اور چار آدمیون مین آنکھ نیچی کرنی نہ پڑی آپ کی نسبت صرف اتنا کہتا ہون کہ مینے عہد کر لیا ہے کہ مارسیلز مین جو لوگ خاص آپکے لئے مقرر ہین اون تک آپ کو پہونچا دون - مین کبھی اس خدمت کو اپنے ذمے نہ لیتا اور جہان تک میرے اختیار مین ہوتا اپنی معشوقہ کے عمخوار بزرگوار کو رہائی دلانے کی کوشش کرتا - مگر اصل یہ ہی کہ ایک ایسے بار احسان سے دبا ہوا ہون اور حلفیہ وعدہ کر چکا ہون کہ اگر آپ ایرن کے سگے باپ بھی ہوتے تو مین مجبور اور لاچار تھا"
بطریق یہ سُنکر آگ بگولا ہو گیا مگر ضبط کر کے بولا "یہہ تو بتاؤ کہ اس تمدنی اور اخلاقی جرم کا وعدہ تم نے کس سے کیا ہے"
مینول - اصل حقیقت یہ ہی کہ فریول نواب ارجنٹال نے میری جان اور اور آزادی کا فدیہ ادا کیا اور اسی وعدے پر - بس جو کچھ اوسکا حکم ہوا ہے اوسکی تعمیل مجھپر لازم ہے"
بطریق سُنتے ہی "فریول! فریول!" کہہ کے کوچ پر گر پڑا - ایسا اوداس اور مضمحل ہوا کہ معلوم ہوتا تھا خدا جانے کس کس مصیبت اور صعوبت کا اوسکو اندیشہ پیدا ہو گیا قزاق نے ایرن کی طرف مخاطب ہو کے کہا خیر تم انکو تسلی دو مگر یہ یاد رکھو کہ یہ راز کی بات تمکو مینے بتا دی ہی اور کسی پر ہرگز ہرگز کھلنے نہ پاے -
قصہ مختصر باد موافق چل رہی تھی اور جہاز بار سیلز کیجانب بڑی سرعت سے جا رہا تھا - ایرن اپنے چچا کی بہت کچھ دلدہی اور دلشفی کرتی جاتی تھی - اور جب کبھی مینول

اودھر آنکلتا تو اپنے چچا کی سفارش بھی کرنی تھی۔ آخر جب مارسیلز پہونچے مینول فوراً ساحل پر گیا۔ افسر محبس کو فریول کا خط دیا۔ وہان سے آگے ایران کو اطلاع دی کہ اب دو ہی ایک روز مین لوگ آتے ہونگے اور بطریق کو اپنی سپردگی مین لین گے ایران نے لاکھ چاہا کہ چچا کی طرف سے کہہ سُنکے اسکا پتھر دل موم کرے۔ خوشامد۔ درآمد۔ لجاجت۔ سماجت۔ گریہ وزاری کی مگر ایک نہ چلی آخر کار ایران اور بطریق کے جدا ہونے کا وقت قریب آہی گیا عجب تماشے مین جان پڑی۔ اگر چچا کا ساتھ دیتی ہے تو شوہر چھوٹتا ہے اگر اسکے ساتھ رہتی ہے تو چچا ساتھ سے جدا ہوتا ہے آخر فورِ رنج وغم سے غش آگیا۔ اور مینول نے اسی بیہوشی مین اوسکو اوٹھاکے اپنے کمرے مین پہونچادیا۔ اب بطریق کو خشکی پر اوترنے کا وقت آگیا۔ مارسیلز کا قلعہ دار دو مضبوط اور جری سپاہیونکے ہمراہ مینول کے ساتھ بطریق کے کمرے مین داخل ہوا۔ اور فریول کی ہدایت کے موافق ایک آہنی نقاب نکالکے بیچارے پادری کو پہنایا۔ یہ لاکھ لاکھ لجاجت کرتا رہا کہ مجھے نماز تو پڑھ لینے دو آخری دعا مانگ لینے دو مگر کچھ بھی شنوائی نہ ہوئی۔ اوس نقاب مین پس گردن ایک لمبی لکڑی لگی ہوئی تھی اوس سے خوب کس کے ایسا جکڑ دیا کہ کسی طرح چہرے سے اوتر ہی نہ سکتا تھا۔ ایک لبادہ نکال کے گردن سے پانون تک پہنایا اور رات کو رات جہاز سے اوتار کے کشتی مین بٹھا کے لے چلا۔ چلتے وقت قلعہ دار نے مینول کو ایک سپردنامہ جسمین بطریق کو اپنی حراست مین لینے کا اقرار تحریر تھا دیا اور کشتی لیکر روانہ ہوگیا۔ بطریق کو بہت دن قلعہ مین رہنا نہ پڑا مگر جتنے دن رہا کوئی شخص اوسکو دیکھ نہ سکتا تھا چند ہی روز کے بعد اڈمیرال کے قلعہ مین بھیج دیا گیا اور وہان یہ مرد آہنی نقاب رہنے لگا۔

اب ادھر کا حال سُنئے کہ مینول جہاز لیئے قسطنطنیہ پہونچا۔ اور سپردنامے کے ذریعہ نواب ارجنٹال کی خدمت مین حاضر ہوا۔ جسوقت سفیر موصوف کو یہ مژدہ سُنایا ہے وہ مارے خوشی کے اوچھل پڑا۔ انعام اکرام سے مالامال کرنا چاہا مگر اس خدمت کا کوئی معاوضہ مینول نے نہ لیا۔ بلکہ عرض کیا کہ آپ نے میری اور میرے ہمراہیون کی جان بخشی کرائی مجھسے اوسکی عوض مین آپ کے حکم کی تعمیل ہوسکی۔ پس میرے لیئے یہی عزت لاکھون کے برابر ہے

القصہ مینول نے اپنا جہاز بیچ کے قیمت آپسمین تقسیم کرلی - اور ایرن کوے کے اوسی جزیرے مین مکان بناکے جالبسا جہان وہ اپنے چچا کے ساتھ رہا کرتی تھی - لیکن افسوس ہے کہ اب وہان ایرن کا جی مطلق نہ لگتا تھا اور ہر وقت ایسی رنجور اور مغموم رہنے لگی کہ چند روز ابد بیمار ہوگئی ہر وقت اپنے چچا کی یاد رہتی اور سب سے بڑی مصیبت یہ تھی کہ اس رنج کو اپنے شوہر پر ظاہر بھی نہ کرسکتی تھی جی ہی مین کڑہتی اور خاموش رہتی - اوسکی پوری پوری یہی حالت تھی ؎

عجب دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد
وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

اور یہان تک نوبت پہونچی کہ

اولٹی ہوگئین سب تدبیرین کچھ نہ دوانے کام کیا
آخر اس بیماری دل نے اوسکا کام تمام کیا

صرف ایک لڑکا البتہ اپنی یادگار چھوڑ کے اس جہان پر آشوب سے چل بسی ! ان دونون مین محبت تو تھی ہی اب مینول کیواسطے نہ مونس تنہائی رہا نہ کوئی مشغلہ آخر جی کسی طرح بہلایا بھی چاہیے - اوسکو پھر سمندر کی لہر آئی - جہاز کی ہوا دماغ مین سمائی - آدمی بالخلقت چست وچالاک تھا فوراً اپنا بھلا سامان مہیا کرلیا اور سب جہازران بھی ویسے ہی نوکر ہوگئے - مگر اس مرتبہ تازہ مصیبتون مین پھنس جانے کے خوف سے بھلا طریقہ قزاقی چھوڑ دیا - اب نہ اون سواعل پر ڈاکہ ڈالتا نہ عثمانی جہازرانون کو لوٹتا - بلکہ اون سلطنتون کے جہازون کو غارت کرتا جنسے اور بالعالی سے ان بن تھی - تھوڑے ہی دنون مین بہت سی دولت جمع کرکے قسطنطنیہ مین ایک عالیشان عمارت بناکے رہنے - اور بقیہ عمر عیش وآرام کساتھ بسر کرنے لگا - لڑکا ریاست مالٹہ یا مین ایک معزز عہدے پر ملازم ہوگیا - جب مینول کا آخر وقت آیا تو اوسنے اپنا سارا قصہ بطور وصیت بیٹے سے بیان کیا اور تاکید کرگیا اسی طرح مرتے وقت ہر شخص اپنے وارث سے کہہ جایا کرے -

حضرات ناظرین جائے غور ہے کہ فطرت انسانی عجیب غریب تناقص کا مجموعہ ہے -

گہے بر طارم اعلےٰ نشینم ٭ گہے بر پشت پائے خود نہ بینم

کتنی جسمانی کثافت اور کس درجہ روحانی لطافت۔ قوائے باطن کے وسیلہ سے کیسے کیسے جذبات تقدس۔ لذات نفسانی۔ حظوظ روحانی کا گورکھدھندا پیش نظر رہتا ہے۔ قدرت نے ہمکو کن کن اوصاف سے متخلع کیا ہے کہیں عبرت کا سامان نظر آتا ہے کہیں حیرت اپنا جلوہ دکھاتی ہے اور یہ صرف ہماری دلچسپیوں کی غرض سے۔

تھوڑی دیر کے واسطے دل میں اقرار کیجئے گا۔ کیا ہم اپنے ہی ہاتھوں اپنی روح کو سست اور بطی الحس بنا کے اپنے پاؤں آپ کلہاڑی نہیں مارتے۔ اگر آج ہم اپنے محسوسات سے متاثر ہوتے رہتے۔ اور ہمکو سلیقہ ہوتا کہ اپنے باطنی سارتسے نغمہ حقیقی کی سنگت کرتے رہتے۔ تو کبھی نہ گھٹنے کی نوبت آتی۔ نہ بے سُرے ہوتے اور نہ بیوقت کا راگ الاپتے۔ پھر جو کچھ نظر آتا حسن ہی حسن۔ جو نغمہ سُنائی دیتا دلکش ہی دلکش۔ اسی ادراک کائنات کو بات میں مرتے دم "پر لطف لذت حیات" کہہ گیا ہے یہی رمز المجاز قنطرۃ الحقیقت کی کنجی ہے۔ اسی مضمون کا ترانہ۔ توحید کے رنگ میں ڈوبا ہوا ایشیائی صوفی اسطرح گا گیا ہے۔

کہ بچشمان دل مبین جز دوست
ہر چہ بینی بدانکہ مظہر اوست

اگر رہنوئی خضر فطرت سے یہہ آبحیات کسی سکندر طالع کو نصیب ہو گیا ہے تو اوسکی تقلیل زندگانی بھی دراصل حیات جاودانی بن گئی ہے۔ اور اگر اس سے محروم رہا ہے تو عمر خضر و مسیح بھی نہایت قلیل المیعاد ہو گئی ہے۔ کیا وجہ لاکھ زندگی کی ساعتیں گزریں۔ ہزار گھنٹے۔ گھڑیاں زبان حال سے رشتہ حیات کم ہونے پر بلند صدا مین دین۔

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی
گردون نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

چاند سورج اپنے برجون کو طے کر کے کھلے خزانے روشن کرتے جائین کہ

ہر دم از عمر میرود نفسے
چون نگہ می کنی نماند بسے

مگر وہ خفاش طالع۔ خفتہ بخت میٹھی نیند سو رہتا اور حشائش اور نباتات کیطرح ہوا کہ سہارے زندگی کے دن کاٹتا ہے اور کانون کان خبر نہین ہوتا کہ موت کی گھڑی سر پر آن کھڑی ہوئی۔ آفتاب عمر لب بام ہوتا جاتا ہے اور کوئی دم مین بجز فنا کچھ نہو گا۔

پس انسان جسقدر اس عالم مجاز کے نظارہ سے دل بستگی اور حظ حاصل کرتا رہیگا۔ اوسیقدر اوسکو گویا زندگی کا حاصل نصیب ہوتا رہیگا۔ رہا مرنا جینا وہ کوئی چیز نہین۔

لائی حیات آئی قضا لیچلی چلے
اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

اگر اس چمن ہستی مین مثل گل آنکھ کھلتے ہی خزان کی صورت دیکھنی پڑی۔ میر درد کی طرح کہتے اوٹھ چلے کہ۔

اس عالم ہستی کی عجب سیر ہے لیکن
جب آنکھ کھلی گل کی تو موسم تھا خزان کا

یا نفسے چند اور جیئے۔ باغ دہر مین پھولے پھلے۔ یا قضا نے اس سے بھی زیادہ مہلت دی۔ جوانی دوانی کا مرحلہ طے کرکے پیری کی حد مین قدم رکھنے دیا۔ بہار کا موسم بخیریت تمام کرکے خزان کے دن بھی دیکھنے کو مل گئے۔ غرضکہ آج ہی چل بسے یا دو چار دن جی لئے۔ لیکن دل اگر زندہ و دانا چشم بصیرت بینا۔ گوش حقیقت شنوا ہے تو زندگی زندگی ہے۔ اور جو یہ نہین تو ایسا جینا مرنے سے ہزار درجہ بدتر ہے ؎

زندگی زندہ دلی کا ہے نام
مُردہ دل خاک جیا کرتے ہین

اور اسکا سبب یہی ہے کہ وقت مُقررہ کے انتظار مین جو زمانہ گزرتا ہے اوسکو انسان بے حقیقت اور فضول سمجھ کے بالطبع چاہتا ہے کہ کسی طرح جلد کٹ جائے صفحۂ کائنات سے مثل حرف غلط حک ہو جائے۔ یا جو کچھ اس حالت مین سرزد ہوا ہے اوسکی وقعت ندیان سے بڑھکر ہو۔ پس اسطرح ایسی زندگی محض پوچ لچر و ہیچکارہ ہو جاتی اور اپنی علت غائی پوری نہین کرسکتی ہے۔

غرضکہ اسیطرحکے خیالات سر اڈمنڈ کے دماغ مین اوسوقت آنے لگے جب اونہون نے اس قصے کو ختم کیا ہے اور اونکو معلوم ہوا ہے کہ یہ حسینہ جو خدا کے ہان سے ایسا دل ایسا پاکیزہ ادراک حُسن۔ اور ایسی چشم بصیرت لائی تھی اوسکا خاتمہ یون ہوا۔ اس مین کلام نہین کہ ابتداے عمر مین اتفاقاً اوسکی بصیرت پر گرد پردہ پڑ گیا تھا جس نے کچھ بھی اس گلشن ہستی کی سیر نہ کرنے دی اور کامل دس برس تک یہ دُنیا اوسکے حق مین گور کافر کی طرح

تنگ و تاریک رہی - اور ان چیزون کے حسن سے لطف نظارہ نہ اوٹھا سکی جنکے دیکھنے کی نظر فطرت کی سرکار سے عطا ہوئی تھی بلکہ صرف دلکش صداؤن سنتی اور کو کو رانہ ادھر ادھر ٹٹولتی رہی - اگر آج اوسکی قسمت پلٹی نہوتی تو مبدۂ فیاض سے وہ مذاق اوسکو عنایت ہوا تھا کہ نغمات قدس سے پوری بہرہ اندوز ہوتی - اور شکر خدا بجالاتی - مگر وہ دنیا جس مین اوسکو رہنا سہنا پڑا اور جہان اوسکو پھلنے پھولنے کی گنجایش تھی وہ بخت و اتفاق سے ایسی اندھیری رہی کہ مرتے دم تک اوسکے حق مین قبری بنی رہی - خیر پندرہ سولہ برس کی عمر تک تو تقاضاے سن سے اوسکو خود بھی کوئی خیال نہ آیا - مگر ہان جب سے شعور آیا تب سے البتہ امید و بیم نے جھلکی دکھانی شروع کی کہ ممکن ہے خدا وہ دن بھی لاے - آرزوے دلی برآئے اور ہم بھی لطف حیات اوٹھایا کرین - مگر

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

دنیا مین کامیابی کی خوشی اور حصول مدعا کی مسرت نہایت ناپائدار ہے - افسوس ہے جس خوشی کے انتظار مین برسون چشم براہ رہی وہ میسر تو ہوئی مگر طرفۃ العین مین معدوم ہی ہوگئی - ہزارون لاکھون مین شاید کوئی خوش قسمت ایسا ہو کہ اوسکو کچھ دنون کے واسطے یہہ دولت ملی ہو - ورنہ یار و اس دنیا مین تو یہہ قاعدہ نہین - چنانچہ وہ ساعت اسکے واسطے بھی آئی کہ طاقت بشری یہہ پردہ ظلمت آنکھون سے اوٹھاے - اپنے پراے بہت سے جمع ہوے - اور بڑے شوق اور توجہ سے کمال کی سبکدستی اور عمل کی خوبی دیکھنے کے منتظر ہوے - اور وہ نوعمر لڑکی بھی بیم و رجا کی حالت مین آموجود ہوئی - اوسوقت جو کیفیت اوسکے دل کی تھی اوسکی تصریح اور تفصیل فضول ہے - ہر اہم اور مہتم بالشان موقعے پر جیسی حالت انسان ہوتی ہے ویسی ہی اسکی بھی تھی -

الحاصل کمال زمانہ نے اپنا شاخسار اور نیا تماشا دکھانا لگایا - اور پل مارتے وہ پردہ جو نظارۂ فطرت مین حائل تھا اوٹھ گیا - سبھی کچھ دکھائی دینے لگا - مگر قاعدہ ہے تازہ کھلی آنکھ کو یک بیک نور نظر زیان مضر ہوتا ہے اسلیئے بہر روشنی روک دی گئی - تاکہ رفتہ رفتہ بصیرت عادی ہوجاے - مگر عمل ختم ہوگیا - صرف چند روز کیواسطے ضبط اور صبر درکار رہا -

جن خوش قسمتون کو آنکھون کی نعمت نصیب ہے وہ قدرت کے کرشمے - خلقت کے تماشے ہر وقت دیکھتے دیکھتے عادی ہوجاتے ہین اونکو نہ خیرگی ہوتی نہ چکاچوند لگتی ہے فصلون کا بدلنا - نیچر کا

برسات کی رت - جاڑے کے موسم - گرمی کی فصل مین رنگارنگ لباس بدلنا - صبح کا سہانا سمان - دوپہر کی گرما گرمی - رات کا سناٹا - کوئی نرالی بات نہ آفتاب کا باجاہ وجلال طلوع وغروب شفق کا پھولنا - چاند کی ٹھنڈی روشنی - ستارونکی چمک دمک انوکھا واقعہ - مگر وہ شخص جو ایک عرصہ دراز سے بصارت سے محروم رہکر بیٹھا ہوا ہو وہ اس حسن کائنات کا نظارہ کرکے کاریگر کی صناعیون سے ایسی لذت روحانی حاصل کرتا ہے کہ کسی اور کو نصیب ہی نہین - اوسکو دنیا کا چپہ چپہ ہزار ہا دلچسپ اور حیرت انگیز سامان سے بھرا پُرا معلوم ہوتا - اور خالق کائنات کی یاد دلاتا ہے - الحاصل جسوقت سر اڈمنڈ مارٹمر گھر کو واپس آرہے تھے راستہ مین انکو ایک جھوپڑی نظر آئی - دروازے پر پھونس کے چرٹ سلگانے کو آگ مانگی - ایک نوعمر آدمی دبلا پتلا بیمار صورت نکلا مگر بشرہ پر شوخی وشرارت پائی جاتی تھی - اوسنے دیکھتے ہی کہا "اہا! سر اڈمنڈ آپ ہین! مین تو آپ کو پہچانتا ہون - آئیے اندر تشریف لائیے"

سر اڈمنڈ - ہان قریب ہی میرا مکان ہے شاید تمنے ——

اجنبی - جی نہین - مینے کہین اور آپ کو دیکھا ہے - مین گھر سے ادھر اودھر باہر تو نکلتا ہی نہین اس قرب وجوار مین آپ کو کیونکر دیکھا ہوگا - ایک زمانے مین مین بھی دنیا کا آدمی تھا مگر اب مجھکو انسان کے نام سے نفرت ہے -

سر اڈمنڈ - ہان بیشک - مگر معلوم ہوتا ہے کہ انسانون کی محبت ترک کرکے اب یارقم مزے مین ہو -

اجنبی - (کچھ دیر تامل کرکے) ہان اب مجھے یاد آیا - مین نے پیرس مین آپ کو دیکھا تھا - جو عجیب غریب واقعہ وہان آپکے ساتھ ہوا وہ بھی خوب یاد ہے - مگر شکر ہے اوس خطرناک مجلس سے آپ کو رہائی ملی - مجھے تو آپکے جرم کا کبھی یقین نہ تھا - بخوبی جانتا تھا کہ آپ بیگناہ ہین - خود مجھے اپنے تجربہ سے معلوم تھا کہ کچھ اتفاقات ایسے ہوے جنسے آپ اسطرح پھنس گئے - مجھپر بھی ایسی ہی مصیبت پڑ چکی مگر تمہارا معاملہ سنگین تھا اور میری داستان تو ایسی ہے کہ سننے والونکو ہنسی آتی ہے - پیرس مین آپنے کبھی میرا نام سنا ہوگا - مجھے لوگ مسٹر فرگسن "دنیادار" کہا کرتے تھے - خیر اگر آپ ازراہ عنایت تھوڑی دیر غریب خانے پر دم لین تو مفصل حال عرض کرون - سر اڈمنڈ کو ایسی باتون کا مرض ہی تھا - چرٹ راضی ہوگئے اور مسٹر فرگسن نے نفیس شراب کی بوتل نکال کے میز پر لگائی - گلاس رکھے - چرٹ لائے اور یون حالات بیان کرنا شروع کیے -

رانی کیول کانتی کے حالات

پیدائش۔ والدین تعلیم وغیرہ کے حالات بیان کرنے کی ضرورت نہین صرف اتنا کہدینا کافی ہے کہ اس وقت میری عمر پچیس سال کی ہے۔ ماں باپ کو خدا نے دولت ثروت بھی دی تھی اور ایٹن اور کیمبرج کے دارالعلوم مین جو کچھ فضولیات پڑھائے جاتے ہین وہ بھی مین نے حاصل کئے ہین۔ فضولیات اس نظر سے مین کہتا ہون کہ آج اگر کوئی شخص اس لاطینی اور یونانی قدیم زبان کے اطمینان پر کسی کارخانے مین اچھا خاصہ روپیہ لگائے تو اوسے تجربہ ہوجائے گا کہ مین نے دھوکا کہایا اور یہہ علوم کوڑی کام کے نہین بہت سے تعلیم یافتہ لوگ جو اپنی علوم سے فائدہ نہین حاصل کرسکتے بلکہ اکثر مقاصد سے محروم ہی رہتے ہین اوسکی وجہ یہی ہے کہ جو کچھ تعلیم حاصل کرتے ہین مناسب طور سے کام مین نہین لاسکتے برخلاف اسکے ایک سوداگر بچہ سیاق اور بہی کھاتے کا کام سیکھکے اپنی روٹی بآسانی کمانے لگتا ہے۔

خیر اب میرا قصہ سنئے۔ والدین کا انتقال تو ابتداے عمر ہی مین ہوگیا تھا جب ۲۱ برس کی عمر پہونچی تو مین خود مختار رہوا۔ کئی ہزار پونڈ ترکہ کا ملا۔ مین نے ارادہ کیا کہ دنیا مین بکار آمد تعلیم تو واجبی ہی واجبی ہوئی ہے آؤ دیگر اقالیم مین سفر کرو اور جو کچھ تعلیم مین کمی ہو اوسکو ذاتی تجربہ سے پورا کرو۔ قدیم زبانون کی حاصل کرنے مین جو اوقات ضائع کی ہو اوس سے دنیا کا کوئی کام نہین نکل سکتا اب آنکھ کھول کے اسکو دیکھنا اور قدیم تعصبات اور رسم و رواج کی خوردبین آنکھون پر سے اوتارنا چاہیے اتنی سمجھ تو خدا نے مجھکو دی ہی ہی کہ سمجھتا دنیا کے کاروباری انگریز اس جہل مرکب مین گرفتار ہین کہ ہم دنیا کو اتنا جان سکتے ہین کہ انسان کے دل کے حالات جو عوام الناس کی نظرون سے خدا نے پوشیدہ رکھے ہین ہمارے سامنے آئینہ ہین اس قسم کے لوگ بڑی جلد بہرت کے ہوتے ہین اور ہر فرد بشر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سیمیش ناگ دیوتا ہی ہی جو اپنے پھن کی نوک پر اس سارے کرۂ زمین کو اوٹھائے ہوے ہی جو لوگ اپنے سے کم سمجھ رکھتے ہین اونکی نہایت تحقیر کی جاتی ہی غرور اور تمکنت کا یہ حال کہ اگر کوئی گستاخی سے صرف اتنا پوچھ بیٹھے کہ وہ علوم جنکے انوار سے نفس انسانی نظر آسکتا ہے آخر آپ ہی کے حصے مین کیون پڑے ہین کیا دنیا مین اور بندگان خدا نہین ہین نفضلنا بعضکم علے بعض تو آپ کے غیظ و غضب کا حال نہ پوچھئے۔

طبیعت مین وہ جوش خروش پیدا ہوتا ہے کہ گویا پہاڑ سے ایک دریا اُمنڈتا چلا آتا ہو اور حشر تک ختم ہی نہو گا۔ چشم و ابرو کے اشارون سے کام لیتے ہین اور اگر گوشۂ چشم سے بھی نظر عنایت کسی پر ڈالی اور اوس کمبخت نے نہایت خوش اور بشاش ہوکر اظہار شکریہ نہ ادا کیا تو پھر اوس سے بڑھکر کوئی گستاخ اور بیہودہ نہین۔ مختصر یہ ہے کہ انگریزی قوم کا دنیادار ایک بڑا رفیع الشان شخص ہوتا ہے اور سمجھتا ہو کہ چاہے گھوڑدوڑ دن کے جلسون مین رونق بھیکی یا تین کرتہون یا پولیٹیکل فصاحت کے جوہر دکھاتا ہون یا بھٹی پر مٹی کی کھیون مین ٹھرا اوڑاتا ہون ہر جگہ میری عزت توقیر خواہ مخواہ ہونی چاہیئے۔ غرضکہ اس ظاہری تن بین اور خود داری کو دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا کہ یہہ لوگ لاکھہ کچھ ہون مگر سب ڈھول کے اندر خول ہین۔ اپنا مدعا دلی حاصل ہوتا نہین۔ چلو اور ملکون کی سیاحت سے فائدہ حاصل کرو۔ چنانچہ تمام مقامات کی سیر کی اور خوب معلومات حاصل کی پیرس مین اگر کوچیان ہی ملا اوس سے بھی کچھ سیکھا اور اگر ممبران پارلیمنٹ افسران فوجی سے ملاقات کی تو اون سے بھی کچھ حاصل کیا۔ تھوڑے ہی دنون مین اپنے تئین ایک مین بھی دنیا کا آدمی ہو گیا اور سمجھنے لگا کہ اسقدر دولت معلومات میسر ہو گئی ہر کہ کتنی ہی صرف کی جائے خزانہ کم ہونے والا نہین ہے۔

پیرس ہی مین تھا کہ ایک شام کو گریسی کا گانا سننے کی غرض سے اٹلی کے تماشہ گاہ جانیکا اتفاق ہوا۔ وہان دیکھا ایک نہایت حسین عورت بیٹھی ہوئی ہے ایسا حسن و جمال تو مجھے کبھی دیکھنے کی نوبت نہ آئی تھی۔ اسکے ساتھہ ایک مسن عورت تھی وہ کوئی اسکی خادمہ معلوم ہوتی تھی۔ کیونکہ جب کبھی بات چیت کرتی تھی تو نہایت ادب کے ساتھہ۔ چہ سفید مہ جبینہ قدرت خدا کا نمونہ تھی گوری گوری رنگت۔ بڑی بڑی آنکھین اور اون آنکھون مین بلا کی لگاوٹ۔ کمان ابرو۔ سیاہ گھونگر والے بال۔ مانگ جادۂ عشق کی راہ۔ صراحی دار گردن۔ غرضکہ سرتاپا نور کے سانچے مین ڈھلی ہوئی پوشاک سادی مگر حد کی مزیب۔ زیور تھوڑا تھوڑا مگر نہایت بیش قیمت۔ حرکات و سکنات سے اگرچہ بے تکلفی ظاہر تھی مگر انداز و ادا سے یہ بھی پیدا تھا کہ جس درجہ کی ہے اوسکا بھی پاس لحاظ رہتا ہے۔ غنوٹ نام کو نہین۔ کمان تو گریسی کا گانا سننے گئے تھے کہا ن سوا سے انکے اور کسی بات کا دھیان ہی نہ رہا۔ اک نظر دیکھتے ہی لٹو ہو گئے۔ دوسری طرف نظر اوٹھانے کو جی ہی نہ چاہا۔

ہوش جاتے رہے نگاہ کے ساتھ
صبر رخصت ہوا اک آہ کے ساتھ

محافظ سے پوچھا اوستے کہا جناب یہہ نشست رانی کیول کانتی کی ہے۔ مین نے کہا یہہ کون ہین۔ یہہ خطاب تو آج تک سننے مین نہین آیا۔

چونکہ دستور ہے یہہ لوگ تمام معززین کے حالات سے پوری آگاہی رکھتے ہین۔ اور فرانس مین عموماً عورتین ہی ان خدمات پر متعین ہوا کرتی ہین۔ اس نے کہا "حضرت یہہ ملک اسٹریا کی ایک رانی ہین۔ اکثر موسم سرما پیرس کی سیر مین بسر فرماتی ہین بعنایت الٰہی ذی مرتبت امیر و کبیر رانی صاحب ہین بہرہ دولت حسن اور سپر سونے مین مہما گا ہے۔ ایسی حسینہ تو چشم فلک نے آج تک دیکھی نہوگی۔ سبحان اللہ کیا کہنا"

مین۔ انکی شادی بھی ہوگئی ہوگی۔

محافظ۔ جی حضور ابھی تک آزاد ہین۔ یہہ خطاب جو ملا ہے وہ موروثی ہے۔ جہان مالدین کے ترکے مین اتنی دولت پائی ہے وہان یہہ بھی پایا ہے۔

مین نے پانچ روپیہ جیب سے نکال کے تو محافظ کو انعام مین دیئے اور جی مین کہنے لگا۔ "واہ بھئی واہ وا۔ دولت ایسی حسن ایسا۔ عزت یہہ کہ خاندانی رانی۔ پھر آزاد۔ خود مختار کسی بات کی کمی نہین"

مین انھین خیالات مین محو تھا کہ اتنے مین پردہ گرا۔ لوگ اوٹھ اوٹھ کے باہر جانے لگے۔ وہ محافظ بھی اون تماشائیون کی طرف چلی گئی جنھون نے اوس سے تاٹیان منگوائی تھین۔ اور میرے دلمین آیا آؤ ذرا اس پری وش کی صورت نزدیک سے تو دیکھین۔ اور کچھ نہین آنکھین ہی سینکین۔ اچھی صورت دیکھنے ہی کو ہوا کرتی ہے۔ ؎

دو چیز مفت حلال است وہم بشرع درست
سرود خانۂ ہمسایہ حسن رخ زیبا

چنانچہ برون آمد کے دروازے پر جدھر سے سب لوگ گزرتے جاتے تھے مین آکے کھڑا ہوگیا جب مجمع کم ہوگیا۔ اور بھیڑ بہاڑ بھی چھنٹ گئی تو دیکھتا کیا ہون دو عورتین خرامان خرامان سامنے سے چلی آرہی ہین۔ ایک کا تو سن ڈھل چکا ہے۔ مگر دوسری ماشاء اللہ سے بالکل نوجوان مخمور بادۂ شباب۔ پیاری پیاری صورت۔ بلا کی حسین۔ چہرہ چاند کا ٹکڑا۔ سارا جسم

حسن کے سانچے مین ڈھلا - یہان دور ہی سے دیکھ کے جان و دل رونمائی مین نذر کر چکے تھے - برابر سے جو نکل گئی - تو سیج جانئے - گویا ایک برق دمان آنکھوں کے نیچے چمک گئی - ہوش اور حواس جو کچھ باقی ساتی تھے وہ بھی چل بسے - محو حیرت بت بنکے رہگیا - اور تو خیال نہین مگر اتنا یاد ہے کہ اس مقام پر پہونچکے اس دلربا - پریوش نے اوس مسن عورت کی جانب مخاطب ہو کے کچھ آہستہ کہا - اسی مین میری اور اوسکی آنکھین دوچار ہوئین - جب اوسنے دیکھا کہ مین یون محو نظارہ ہون تو کسیقدر جھیپ گئی - عارض رخسار پر اچھی خاصی سرخی آگئی - گویا اُدھر آتش گل - اور ادھر آتش عشق بھڑک اوٹھی - مگر افسوس یہ لطف دیر تک قائم نہ رہ سکا - اوس کا فرنے بمصداق -

دیدار می نمائی و پرہیز میکنی
بازار خویش و آتش ما تیز میکنی

جھٹ چہرے پر نقاب ڈال لیا - اس ادا نے میرے دل پر وہ غضب ڈھایا کہ بیان سے باہر ہے - جو تسمہ لگا تھا وہ بھی باقی نہ رہا - اشتیاق کو مہمیز ہوا - عشق مہ لقا اور بھی تیز ہوا - اور مین تھوڑا بیشمان بھی ہوا کہ اس کمبخت دل کی بیتابی سے یہہ کیا حرکت بیہودہ مجھسے ہوئی کہ یون گھورنے لگا - اور اپنا پردہ آپ فاش کیا - اگر خدانخواستہ یہ بات طبع یار کو ناگوار گزری تو بسم اللہ ہی غلط ہوئی - مگر پھر عقل نے سمجھایا - ذرا صبر کرو - کیا عجب ع

ساتھ انکار کے پردے مین کچھ اقرار بھی ہو

ذرا آگے چل کے دیکھو تو کیا رنگ نکلتا ہے - چنانچہ جب وہ آگے بڑھین تو مین بھی دبے پاؤن پیچھے پیچھے اونکے ساتھ ہولیا - جب دونون باہر کے پھاٹک تک پہونچین تو وہ بوڑھی عورت آکے بڑھکے گاڑی کو اِدھر اُدھر تلاش کرنے لگی - مگر گاڑی کا کہین پتہ نہ لگا - پلٹکر اوسنے کہا "توبہ - کیا جی جلتا ہے - نہ معلوم کوچبان موا کدھر گاڑی لیگیا - یہان کہین اوسکا پتا نہین - یا اللہ - اب کیا کرون"

یہہ جملہ زبان سے نکلا ہی تھا کہ میرے والا سپاہی آیا اور اوسنے کہا "اگر اجازت ہو تو مین سواری تلاش کر دون ؟"

اوسنے جواب دیا "ہان - ہان - ذری ادھر اودھر دیکھو تو رانی کیول کانتی کی گاڑی کے نام سے پتا چلے گا" آپ جانتے فرانس کے پولیس والے تو دنیا بھر سے مودب اور شائستہ ہوتے ہین - وہ فوراً گیا اور دیر تک گاڑی کی تلاش مین ادھر اودھر ٹہلتا پھرا - وہان کوئی گاڑی ہو تو ملے - بیچارہ ناکام چلا آیا -

اور عرض کی "حضور بہت ڈھونڈا۔ ایک ایک سے پوچھا مگر گاڑی نہ ملنی تھی نہ ملی۔ سب یہی کہتے رہے ابھی معلوم ہوتا ہے حضور کی گاڑی نہیں آئی"

بڑھیا۔ معاذ اللہ۔ کیا حیران کیا اس کو چوان نے۔ خدا جانے کدھر گاڑی لیکے چلا گیا۔ اب یہ رکھنے کے لائق نہیں نکال باہر کیجئے۔ آج ہی سے برطرف۔

اس موقع پر مینے آگے بڑھکر بہت نرمی سے کہا کہ اگر ناگوار خاطر نہو تو اجازت دیجئے کوئی کرایہ کی گاڑی لادی جائے یا دو لتخانہ تک پہونچا دیا جائے اسکے جواب مین کہا "اچھا کیا مضائقہ ہے۔ لیکن آپ کی مہربانی یہی کیا کم ہو گی اگر آپ گاڑی لانیکی تکلیف فرمائینگے" گاڑی کا اڈا قریب ہی تھا مین لپک کے بلا لایا دونون کو سوار کیا اور پوچھا "کہان پہونچانیکا حکم دیا جائے"۔ بڈھی عورت نے کہا "مہمان رانی کیول کانتی فروکش ہین دار العلوم کے قریب"۔

چنانچہ یہی مینے کوچبان کو ہدایت کی اور وہ دونون روانہ ہو گئین۔ بڑی بی نے شکریہ کے الفاظ کہے اور رانی صاحبہ نے بھی گردن کو جنبش دیکے گویا تائید کی

مین مارس ہوٹل واپس آیا مگر اونھین رانی صاحبہ کے خیالات مین مستغرق۔ اب مجھے ادراک ہوا کہ واقعی اونکے ساتھ مجھے محبت ہو گئی ہے تمام رات پلک سے پلک نہ لگی۔ خدا جانے کیسے کیسے خیالات تحسین کرتے رہے۔ مگر دل یہی کہتا تھا کہ کہان تم کہان یہہ عالی مرتبت رانی یہہ بیل منڈھے چڑھتی معلوم نہین ہوتی اس خیال خام سے باز آؤ ع

این خیال است و محال است و جنون

الحاصل علے الصباح سب سے پہلے یہی دھن سمائی کہ ہر چہ باد باد۔ چلو معشوقہ دلفریب کا قصر تو دیکھ آؤ۔ کہان ہے۔ کیسا ہے۔ چنانچہ جسطرح بنا وہان پہونچا۔ نہایت رفیع الشان مکان ادھر اودھر نوکر چاکر ارد لی۔ خدمتگار۔ زرق برق وردیان پہنے۔ معرکے لگائے۔ اپنے اپنے کام مین مصروف تھے۔ ظاہری شان و شوکت دیکھکے مجھے یقین ہو گیا کہ واقعی شبگو اوس محافظ عورت نے جو کچھ بیان کیا تھا وہ لفظ بہ لفظ صحیح تھا۔ بہوتی دیر تک وہان کھڑا دیکھتا رہا۔ کوئی شناسا تو تھا نہین مجبوراً واپس آیا۔ اب جہان تک خیال جاتا تھا کوئی صورت ملنے کی نظر ہی نہ آتی تھی۔ کسی قسم کی کوئی مساوات نہین۔ رسائی کا کوئی ذریعہ نہین۔ مگر دل قابو مین نہین اوسکو ان معذوریون سے کوئی مایوسی نہین ہوتی۔ اسی تردد و انتشار مین بیٹھا تھا کہ ایک فرانسیسی صاحب ملاقاتی آ گئے۔ انسے کچھ ایسی گہری

دوستی تو ہی نہیں - ہاں رسمی ملاقات تھی - اونہوں نے متردد اور پریشان دیکھ کے حال پوچھا کہ آخر آج آپ اسقدر بدحواس کیوں ہیں - مینے اونسے شب گزشتہ کی کیفیت بیان کی - اونہوں نے کہا واقعی وہ رانی ہیں تو ایسی ہی - سبت سے لوگ اونسے شادی کے خواہشمند ہیں - بڑے بڑے امیرون راجون بابوؤن کے ہان سے بات آتی ہی مگر اونکے خیالات کچھ عجیب و غریب معلوم ہوتے ہیں - کسیکو منظور ہی نہیں کرتیں - کچھ تھوڑی سی سنک بھی اونمین پائی جاتی ہی - اگر کیسیکے ساتھ شادی کرینگی بھی تو شاید اوس سے جس سے اونکا دل ملجائے - پھر چاہے اسمین کوئی امیر ہو چاہے غریب محض قسمت کی بات ہی -

مین - بھلا ہمارا ایسا مقدر کہان -

فرانسیسی - کیون یہہ غیر ممکن کیا ہے -

مین - آپکی باتون سے البتہ کچھ کچھ امید ہوتی ہی - خیر بھلی اگر ایسا ہی ہم بھی تن بہ تقدیر کچھ کوشش کرین - آگے کچھ ہونا نہ ہونا مقدر کے ہاتھ ہے -

کوئی ایک ہفتہ نہ گزرا ہوگا کہ مارچ کے مہینے مین باغ کی سیر کو مین بوائس ڈی بلون کی طرف چلا گیا وہان نسیم خوشگوار کے جھونکے - جابجا درختونکے سایئے سبزۂ نوخاستہ کی بہار مین کچھ ایسا جی لگا کہ ایک جگہ بیٹھ کے رانی تک رسائی کی تدبیرین سوچنے لگا - اتنے مین ایک طرف نظر اوٹھا کے جو دیکھتا ہون تو سامنے سڑک پر ایک چار گھوڑون کی گاڑی نہایت درجہ آراستہ و پیراستہ ادھر ہی آتے ہوئے دکھائی دی - جب قریب پہونچی تو واہ واہ گھر بیٹھے خضر ملے منہ مانگی مراد پائی وہی رانی صاحب جنہون نے اسقدر دیوانہ بنا رکھا تھا گاڑی مین بیٹھی ہوئی ہین - اور تین مصاحبین اور اونکے ہمراہ ہین - گاڑی جدہر جدہر جاتی تھی مین اونکے گلزار حسن کے نظارے سے آنکھین سینکنے کو اوسیطرف دیکھتا جاتا تھا - گاڑی نکل گئی مگر میرے سمند عشق کو ایک اور تازیانہ ہوا دیی ہوئی آگ بھڑک اوٹھی - زخم دل ہرے ہوئے وحشت سے پاؤن نکالے - دیوانہ وار ادھر اودھر پھرنے لگا - خدا جانے کتنی دیر تک پھرتا رہا - کہ ایک دفعہ مجھے کسیکی آہٹ معلوم ہوئی - متحیر ہو کے ادھر اودھر نظر دوڑائی دیکھتا کیا ہون تھوڑے فاصلے سے ایک نیکبخت چلی آتی ہین - بے اختیار میرے دل مین کشش پیدا ہوئی اور چند لمحونکے اندر دیکھا کہ رانی صاحب خرامان خرامان سامنے سے آرہی ہین نظر سے نظر ملتے ہی کسیقدر جھیپ گئین - مینے جھک کے صاحب سلامت کی - اور ڈرتے ڈرتے اتنا کہا "معاف فرمائیگا آپ رانی کیول گنتی

ہین نا"

انہون نے غور سے سرتا پا دیکھا اور مسکراکے خاموش رہین - مینے پھر عرض کیا شاید حضور کو میری گستاخی ناگوار گزری ہو لیکن ہم لوگون کے ہان معززین بلا لحاظ مدارج یونہین ایک دوسرے سے تقریب ملاقات کر لیتے ہین -

رانی نے نہایت نرم و نازک آواز سے جواب دیا " معلوم ہوتا ہے آپ انگلستان کے رہنے والے ہین " مینے بھی آہستہ سے کہا جی ہان "

رانی نے کہا یعنی امراے انگلستان سے " اوسوقت نہین معلوم کیون خلاف واقعہ میری زبان سے ہان نکل گئی مگر بعد کو پھر مین سوچا کہ خیر کچھ مضائقہ نہین ہے - اس سے اتنا تو مطلب نکلے گا کہ مساوات کی ملاقات ہوگی -

فوراً مینے جواب مین کہا جی ہان لوگ کہتے تو یہی ہین - لیکن آج کل خفیہ سیاحت مین ہون اور فرگسن کے نام سے مشہور ہون "

یہ جملہ سنکر اونکے چہرے پر ایک بشاشت آگئی اور مجھے بھی یقین ہوگیا کہ میری اس حرکت سے وہ ناخوش نہین ہوئین - فقرہ چل گیا - بالا مار لیا - اب جاتی کہان ہین - اس اطمینان پر اب کچھ اور بے تکلفانہ بات چیت کا ارادہ ہوا کہ یہی موقع ہے جو کچھ جی مین ہے کسی عنوان سے کہہ گزرو -

مینے کہا گستاخی معاف - کچھ اور عرض کرنے مین ادب مانع ہے - مگر بے کہے رہا بھی نہین جاتا عجب درد دل ہے - زبان سے اف نکلتی ہے تو خاطر نازک پر گران گزرنے کا اندیشہ ہے ضبط کرتا ہون تو جان جانے کا خوف ہے ع گویم مشکل ور نہ گویم مشکل "

رانی - اے حضرت خدا کے لئے یہان نہ کچھ کہئے سنئے میری مصاحبین کہین آ نہ جائین - اسوقت تو اتفاقیہ ٹہلتے ٹہلتے ادہر نکل آئی وہ بھی اسیطرف آتی ہونگی -

مین - خدا کا لاکھ لاکھ شکر اپنے اتنی عرض تو سن لی - اب کچھ امید بندہی -

رانی - خیر زیادہ ٹھہرنے کا موقع نہین - مکان بھی جلد پلٹ جانا ہے - آج شبکو بھی تماشے مین جانے کا ارادہ ہے -

یہہ کہکے وہ ایک جانب چلی گئین اور مین بھی خوش خوش دوسری طرف چل نکلا - اسوقت فرط مسرت سے جو کیفیت میری تھی اوسکا اندازہ بجز میرے اور کوئی نہین کرسکتا کبھی

گاتا جاتا تھا کبھی کودتا تھا کبھی ناچتا تھا غرضکہ عجیب حرکات مجنونانہ مجھسے سرزد ہوتے تھے۔
آخیر جلسے مین اسکا بھی اشارہ تھا کہ آج بھی تماشا گاہ مین چلنا چاہیئے۔ پھر بھلا یہ کیونکر ممکن تھا کہ مین وہان نہ پہونچتا سب سے پہلے مین جا موجود ہوا دروازے بھی کھلے تھے اور ہم برآمدے مین ٹہل رہے ہین۔ تھوڑی دیر کے بعد تماشا گاہ کا دروازہ کھلا اور مین فوراً داخل ہوا۔ جاتے ہی رانی صاحب کی نشست کے قریب ہی کرسی پر بیٹھکے انتظار کرنے لگا۔ پردہ اوٹھنے سے چند لمحہ پہلے وہ بھی داخل ہوئین اور وہی بڑی بی ہمراہ تھین۔ دیکھتے ہی اونہون نے بھی پہچان لیا۔ اور آنکھون ہی آنکھون مین کچھ باتین ہوگئین۔

الحاصل تماشا دیکھتے رہے اور وقتاً فوقتاً ایکٹرون اور گانے والون اور پردونکی نسبت کچھ باتین بھی ہوتی رہین رفتہ رفتہ عشق و محبت کا ذکر بھی مینے چھیڑ دیا۔ اور اسکی خوبیان کچھ اس انداز سے بیان کین کہ رانی نفس مطلب کو پہونچ گئین۔ کبھی بچی نگاہ کرلیتین کبھی سرجھکا لیتین یا کوئی اور ایسی ہی ادا کرتین جس سے ظاہر ہوتا کہ انکے دل پر بھی کچھ اثر ہوتا جاتا ہے۔

جب مینے دیکھا کہ رنگ کچھ جم چلا ہے تو اب اپنے اعزاز مرتبے خطاب دولت وغیرہ کا بھی جستہ جستہ مذکور شروع کر دیا۔ مختصر یہ ہے کہ تماشا ختم ہوتے ہوتے مینے کہا کہ اگر آپ اجازت دین تو دولت خانے پر کسی روز حاضر ہون۔ اسکو سنکر رانی صاحب نے کہا کہ سفیر انگریزی کو تو اس بات کی اطلاع ہو ہی گی کہ آپ نام بدل کے خفیہ سفر کر رہے ہین۔

مجھے انکار کا موقع ہی کیا تھا مینے اقرار کر لیا

رانی۔ تو پھر ایسی حالت مین یہ امر خلاف قاعدہ ہوگا کہ بدون اپنا اصلی نام ظاہر کیئے آپ یون مل سکین اور میرے واسطے بھی بدنامی کی بات ہے۔

مین۔ لیکن مینے تو عرض کیا ہے کہ کئی وجوہ ایسے ہین کہ غیر شہرون مین مین اپنا اصلی نام نہین ظاہر کر سکتا۔ اگر آپ اجازت دین تو مین وہ مصالح تحریر کر کے آپکی خدمت مین بھیجدون۔

رانی۔ مگر میرے نام کے خطوط اون لیڈی صاحب کے پاس پہلے جایا کرتے ہین جو سب مصاحبین کی افسر ہین۔

اس عرصے مین تماشا ختم ہو گیا۔ لوگ روانہ ہونے لگے۔ مین بھی اوٹھا۔ اور باہر جاکے رانی صاحب کی گاڑی تلاش کرنے لگا۔ اس دفعہ دیکھا کہ ایک سادی سی گاڑی ہے جسمین کوئی مرد کہ

یا نشان خاندانی کچھ بھی نہین اور صرف ایک کوچبان وہی گاڑی ہانکے وہی سوار کرائے۔ غرضکہ گاڑی دروازے پر آئی۔ اوسی پر اونکو سوار کرایا اور رانی صاحب روانہ ہوگئین۔ مین اوسیطرح سے مارس ہوٹل مین آکر پھر اوسی دھن مین پڑگیا۔ ایکی دفعہ بہت کچھ مزاج مین رسائی پیدا کرلی تھی۔ امید اور بھی قوی ہوگئی تھی۔ طرح طرح کے منصوبون کا سامان افراط سے فراہم ہوگیا تھا۔ رات بھر یہی خیالی پلاؤ پکاتا رہا۔ اسی مین مینے ایک خط بھی لکھا جسمین اپنے عشق و محبت کی داستان بڑے جوش و خروش سے بیان کی اور صبح کو اوسکو ڈاک مین روانہ بھی کر دیا۔ شام کو بڑے انتظار کے بعد جواب آیا خوشی خوشی سر آنکھون پر رکھا بڑے ذوق و شوق سے بوسے دیئے۔ دیر تک کامیابی امید مایوسی کے خوف سے عجب تذبذب رہا۔ کہ کھولون یا نہ کھولون۔ آخر کار جس طرح بنا مہر چاک کی خط پڑھتے ہی بے اختیار ہاتھ سے چھوٹ گرا۔ سناٹا ہوگیا۔ دیکھتا کیا ہون کہ وہی میرا خط لفافے مین بند کرکے واپس کردیا ہے۔ ایک لفظ بھی اپنی طرف سے نہین لکھا۔ اب طرح طرح کے خیالات دل مین آنے لگے۔ جواب نہ لکھنے کی کیا وجہ۔ کیا کوئی امر خلاف شان تھا۔ اچھا اگر یہی بات تھی تو اتنی جرات ہی اونھون نے کیون دلائی تھی ؎

محبت جو مجھ سے نہ منظور تھی
تو چھپ چھپ کے آنکھین لڑانا تھا کیا

یہ کونسی حرکت ستم ایجادی کی تھی۔ آخر اس فریب سے اونکو حاصل ہی کیا۔ ع

بیٹھے بٹھلائے ناشکیب کیا

غرضکہ اسی طرح کے مایوسانہ خیالات مین محو تھا کہ کسیکی آہٹ معلوم ہوئی۔ لپک کے دروازہ کھولا۔ دیکھتا کیا ہون تو وہی مس لیڈی صاحب جو تماشا گاہ مین اونکے ساتھ تھین موجود ہین۔ بے اختیار میری زبان سے نکل گیا "آپ رانی صاحب کے ہان سے تشریف لائی ہین؟"

"جی ہان" کہہ کے لب پر انگلی رکھی اور اشارہ کیا کہ خاموش رہو۔

المحاصل کمرے مین داخل ہوئین۔ مین اب چپ چاپ منتظر ہون کہ آخر زبانی پیغام کیا ارشاد فرماتی ہین۔ ان نیکبخت نے تھوڑی دیر کے بعد پوچھا "کیون صاحب آپ ہی نے آج صبح کو خط بھیجا تھا" مینے سر سے اشارہ کیا "جی ہان"۔

"اور وہ خط رانی صاحب نے آپ کو واپس کر دیا ؟"

مین - برگشتگی قسمت -

"وہ اسوقت آپکے پاس ہے ؟"

مین - جی ہان یہہ لیجئے مین تو اوسے چاک کیئے ڈالتا تھا ان بیکبخت نے میرے ہاتھہ سے خط لے لیا اور کمول کے پڑھنے لگین - جب پڑھ چکین تو بولین "تمنے اچھا کیا جو اوس ملاقات کا ذکر اسمین نکیا - اسمین کوئی ایسی ویسی بات نہین - صرف رسمی الفت و اشتیاق کا اظہار ہے یہ بات چندان ہرج کی نہین -

مینے مضطرب ہوکر کہا خدا کے لیئے کچھہ صاف صاف تو فرمایئے آخر اسکا مطلب کیا ہے -

لیڈی - اصل یہ ہے کہ رانی صاحب کی ایک مصاحب مین - وہی تمام خطوط اونکے نام کے کہولتی ہین - اب کا خط بھی جب گیا ہے تو نہ اچھی طرح پڑھا گیا نہ رانی صاحب سے اوسکا ذکر آیا یہ سمجھا ہوگا کہ جیسے خطوط حسین امیرزادیون کو عموماً اوباش لکھا کرتے ہین ویسا ہی یہ بھی ہوگا - لیکن آپکا خط مین کوشش کرکے رانی صاحب تک پہونچا سکتی ہون - اب آپ ایک بات کیجئے آیندہ جولی تمان کے نام خط بھیجا کیجئے - اور جواب بھی جو کچھہ ہوگا وہ بھی جولی ہی کیطرف سے آیا کریگا -

مینے کہا "جناب ہم تو بالکل مایوس ہی ہوگئے تھے - تمام خسرتون آرزؤن کا خون ہوگیا تھا حالانکہ اصل پوچھیئے تو آپکی رانی صاحب نے در پردہ بڑی بڑی امیدین دلائی تھین بہت کچھہ اظہار محبت کر چکی تہین - اب آپ کی باتون سے پھر ڈھارس بندھ چلی ہے - یقین ہو گیا کچھہ اونکے دل مین بھی جگہہ ہے بالکل سرد مہری نہین آئی ہے - "

لیڈی - سرد مہری کیسی اے صاحب اونکو اچھی خاصی محبت ہے آپ سے -

مین - بھلا کوئی امید ہے کہ ایسا معشوق عالم فریب ہاتھہ لگ جائیگا جسکے واسطے آج ہزارون مجنون سرگردان و پریشان ہین -

لیڈی - اجی امید کیسی یقین مانئے - مگر یہ مین آپسے کہے دیتی ہون اگر کسی خط مین شادی کا ذکر کیجئے گا تو یہ سمجھہ لیجئے کہ خفیہ نکاح ہوگا تاکہ کسی طرح عوام مین مشہور نہ ہونے پائے جب نکاح ہو چکے گا خود رانی صاحب شاہنشاہ اسٹریا کو اطلاع دینگی اور آپکے واسطے وہان سے خطاب راجگی آئیگا اوسوقت جاکے پورے طور سے اعلان ہوگا -

اس مژدہ جانفزا کو سنکے آپ خود خیال کر سکتے ہین میری کیا حالت ہوئی ہوگی - مین نہین کہہ سکتا تھا عالم خواب تھا یا بیداری - مجھے سر و پا کی خبر ہی نہ تھی - ایک حسینہ منتخب روزگار کا وصل دولت بے پایان - خطاب راجگی - یہہ سب باتین ایسی تھین کہ ۲۲ برس کے عمر والے کو حواس مین نہین رکھ سکتی تھین - ان ملکیت نے پیروعدہ کیا کہ آپ کا یہہ خط ضرور رانی صاحب تک پہونچا دیا جائیگا - اور رخصت ہوگئین -

اب مجھے پورے طور پر یقین ہوا کہ آج میرے برابر عقلمند کوئی دنیا مین نہین ہے اور میری چالین ایسے ہین کہ عقلمندی کا خطاب مجھی پر زیب دیتا ہے سب متعلم عقلمند بیخ نظر آنے لگے اون مین کون بات ہوتی ہے سوا اسکے کہ نوجوانون کو ناتجربہ کار طفل مکتب سمجھین - اونکے شباب کو نظر حسرت و حسد سے دیکھین - اور قدیم تجربون کے جہاز شکستہ کے ٹکڑے پارچے اوسکے کہنہ مستولون کے ادھورے جملی جمع رکھین - اور اپنے تئین لقمان وقت سمجھتے رہین -

اور مین بعنایت الٰہی جوان عقل - جوان سال - جدید تجربون - نئے تحقیقات کے اصول پر عمل کرنیوالا اور پیرایسے تازہ معلومات پر عملدرآمد کرکے راجہ بننے والا ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک - بھلا عقلمند وہ ہین یا مین ہون -

حضرات ناظرین آپنے اکثر دیکھا ہوگا ایک صاحب سڑک کے چوراہے پر کھڑے یا کسی باغ عامہ کی روش پر مجمع - سادہ دل بھولے بھالے گنوارون کے سامنے اپنی لسانی اور فصاحت کے جوہر دکھا رہے - تجربہ اور عقل کی باتین چھانٹ رہے ہین - جنکی صورت پر لیاقت اور عقلمندی برس رہی ہے - چہرہ تمتمایا ہوا - گردن کی رگین پھولی ہوئین - گویا مگزم توپ ہین کہ ایک منٹ مین سو فیر کر سکتے ہین - نشہ لیا تنتے ہین جو ہین وہ نکتے عقل کے بتاتے ہین کہ بیچارے گنوارون کی سمجھ اون تک رسائی نہین رکھتی - سب ایک حیرت کے ساتھ منھ کھولے - ہکا بکا ٹکٹکی لگائے روی مبارک کو دیکھتے جاتے اور اعتقاد اُسب باتونکو وحی آسمانی سمجھتے جاتے ہین - کہین پنڈت جی - مہراج کیلے گاری - چوکی بچھائے چارزانو بیٹھے - یا بابا بی مرگ چھالا بچھائے آسن جمائے پوتھی کھولے سامعین کا جم غفیر چارون طرف گھیرے کچھ دری قالین جاجم کے مکلف فرش پر - کچھ ٹاٹ کے شلیطون یا پاکھرون پر - اور بہت سے زمین پر اکڑون بیٹھے نہایت توجہ سے جوگ الٰہیات و فلسفہ مابعد الطبیعیات کی باریکیان بگوش دل سنتے اور

خاک نہیں سمجھتے ہیں۔ کسی مسجد میں جناب مولوی قدوس صاحب ممبر پر واعظ فرماتے اور مومنین رقیق القلب میاں عبدالقصاب نوری نوربان۔ گھوڑ دندات کو لطائف و دقائق تصوف و اخلاق۔ و شرع سنا سنا کے رقت میں لا رہے ہیں۔ کسی جگہ روشن خیالوں نئے تعلیم یافتہ حضرات کا جلسہ ہے۔ کرسیاں بچھی ہیں بیچ بیچ میں کوئی وکیل صاحب۔ یا ہندوستانی بیرسٹر صاحب بہادر یا ڈاکٹر گل افشانی کر رہے ہیں بلبل کیطرح چہک رہے ہیں۔ اور زمانہ بھر کی معلومات۔ عمرون کے تجربون کے خزانے کا منھ کھلا ہوا ہے۔ دریائے فصاحت دھڑلے سے بہ رہا ہے۔ زمین آسمان کے قلابے ملائے جاتے ہیں۔ مذہب۔ سیاست مدن۔ حکمت۔ تدبیر منزل رفاہ عام غرضکہ ساری دنیا کے معاملات اور مسائل کی دھجیاں اڑ رہی ہیں لیکن افسوس ہے کسی حضرت کو عملی دنیا میں کھڑا کر کے تجربے اور فرمائش کیجئے کہ بھلا جو زبان سے کہتے ہیں ولیسا کر کے دکھائیں۔ اللہ نے چاہا ایسے کورے اتریں کہ دس برس کا چھوکرا اون سے سمجھدار ہوشیار نکلے۔ تو وجہ کیا زمانے میں اسقدر انقلاب اور تغیر لمحہ بہ لمحہ ہوتا جاتا ہے اور نئے نئے معاملات ایسے ہر وقت پیدا ہوتے جاتے ہیں کہ پرانی دقیانوسی صلاحیں جو مستقدمین دے دلا ترستان میں جا کے سو رہے ہیں اوسوقت تک کسی کام نہیں آسکتیں جب تک اس بات کا سلیقہ نہو کہ موافق زمانہ کارروائی کر سکیں۔ اور ظاہر ہے موافقت زمانہ بدون اصلی جوہر ذاتی عقل و فہم کے ممکن نہیں۔ واقعی زمانے کو اپنے موافق کرنیکا ڈھب جیسا مجھکو ہے شاید ہی کسیکو ہو پس مجھکو موافقت زمانہ پر ناز کرنا چاہیئے۔ زمانہ ہم ایسوں کے موافق ہوا کرتا ہے۔ نہ ان دقیانوسی بڈھے کرم خوردہ عقل والوں کے۔

قصہ مختصر بڑی بی کی صلاح کے مطابق میں نے کئی بڑے بڑے تختے اپنے اشتیاق و محبت کے مضامین سے سیاہ کر کے جولی تملا ن کے پتے سے روانہ کر دیئے اور اُدھر سے جواب بھی نہایت تسکین بخش آنے لگے۔ بس پھر کیا تھا رسل رسائل کا سلسلہ کھل گیا کئی ہفتوں تک خط کتابت جاری رہی طرح طرح کی امیدوں سے دل مسرور رہا کیا۔ اب اس مشغلے میں وہ محویت ہوئی کہ یار دوستوں سے بھی ملنے کو جی نہ چاہا۔ کبھی کبھی کسی سے مل لیا مل لیا۔ ورنہ ہم میں اور خیال یار۔ اور وہ دن آدل خوش کن! مگر میں نے کسی سے اس کامیابی کی امید کا مذکور تک نہ کیا۔ ہاں اگر بہت کہا تو اتنا کہا کہ یا صرف اسقدر کہ دنیا میں اقبال مند

ہونے کی ترکیبین یار دن کو خوب یاد ہین زمانہ موافق کرنے کی گھاتین ہم خوب جانتے ہین دیکھئے گا اس ذلیل حالت سے چٹکی بجاتے یون نکلتے ہین جیسے صابون سے تار۔ کوئی دن کی دیر ہے۔ پھر دیکھئے گا یہ سارا دلدّر دور ہوجائیگا اور ہم بھی اقبال مند ہونگے۔

شناسا اور ملاقاتی یہی جاننے لگے کہ واقعی یہ شخص نہایت عقیل فرزانہ اور ہوشیار جلتا پرزا ہے اور خدا نے اس عمر مین وہ عقل اسکو عطا کی ہے کہ بڑے بڑے تجربہ کار اسکے مقابلے مین طفل مکتب ہین۔ ہان اگر اپنی ہوشیاری سے ایسے درجے کو پہونچے تو کوئی تعجب کی بات نہین۔ اکثر لوگون کا قول ہے کہ جب تک آدمی بچاس برس کا نہولے اور زمانہ اپنے سرد و گرم نشیب و فراز سے اوسکی بیباکی اور نا انجام مبنی مین اعتدال نہ پیدا کرلے اوسوقت تک اوس سے زمانہ موافقت نہین کرتا۔ پہلے آدمی مکروہات دنیا کی ہول بھلیون کی اچھی طرح سیر کرلے اوسکے بعد اوسکے کردار قابل اعتبار ہن سکتے ہین یعنی پہلے آدمی ابتدائے عمر مین خوب جی کھول کے بچپن شہد ین کرلے۔ اور جوانی مین کوئی بیہودہ حرکت اوس سے چھوٹ نہ جائے بلکہ بڑھاپے تک بے حیائی کرتا رہے الحاصل دنیا کے اکھاڑے مین خوب کمایا ہوا گرگا نکلے تب جاکے موافقت زمانہ کرنیکے قابل ہوسکتا ہے۔

مگر مجھے اپنی نسبت یہ حسن ظن تھا کہ مین اس قاعدے سے مستثنیٰ ہون۔ چنانچہ اسی اطمینان پر ایک روز سر شام بیٹھکے مین نے ایک لمبا چوڑا اشتیاقیہ خط اپنی معشوقہ کو دہر گسیٹا کہ بس اب یہان تاب انتظار نہین۔ خدا کیواسطے زیادہ نہ ترساؤ۔ دل بیتاب کو ایک لمحہ قرار نہین صاف صاف جواب دو کہ تمہین مجھسے شادی منظور ہے یا نہین۔ اسکا جواب نہایت ذوق شوق سے برابر ہوا۔ آیا جس مین لکھا تھا کہ خود اپنا بھی یہان یہی حال ہے بلکہ تمسے زیادہ بے چینی اور بے تابی ہے ؎

بحمد اللہ محبت دونون جانب سے برابر ہے
اگر تم ہم پہ مرتے ہو تو ہم بھی جان دیتے ہین

یہان خود انتظار ہے خدا کب وہ دن لاتا ہے کہ وصال یار نصیب ہو اور عمر عزیز عیش و راحت سے بسر ہو۔

مگر یہ زرا وقت کی بات تھی۔ سٹریا کی ایک رانی تھین اور سریر سلطنت اسٹریا اونکی زرا زرا سی بات کی نگرانی کرتی تھی۔ اس سے خوف تھا کہ جب وہ اس امر کو سن پائین گی تو لامحالہ

اس معاملے مین خلل انداز ہون گی اور جہانتک اونکے اختیار مین ہوگا۔ کوئی بات اسکے خلاف کوشش کرنے مین اوٹھا نرکھین گی۔ چونکہ ہم دونون کا مذہب پراٹسٹنٹ ہتا۔ فرانس مین کسی جگہ اس مذہب والون کا باضابطہ نکاح بھی نہو سکتا تھا۔ لے دے کے صرف یہی ہوٹل اس کام کیواسطے مقرر تھا جہان سفیر اسٹر یا مقیم تھے پس لاکھ اخفا نکاح مین کیا جائیگا تو بھی اوپر اوسی وقت کھل جائیگا۔ مگر آپ جانتے مین موافق موقع کارگزاری مین مشاق ہی تھا۔ مین نے ایک تجویز یہہ سوچ نکالی کہ آؤ انگلستان چلے چلین وہان جس شہر مین چاہینگے باسانی گرجا جاکے نکاح پڑہوالین گے۔ کام دل بھی حاصل ہوگا اور شرعی حیلہ بھی ہاتھ آجائے گا۔ جسوقت یہ ترکیب معشوقہ پری جمال نے سُنی پھڑک گئین۔ اوچھل پڑین۔ اور راضی ہوگئین۔ علاوہ دلکی خواہشون کے عقل کی مصلحت بھی اس عجلت مین داخل تھی۔ یعنی۔

حیثیت تو اپنی واجبی واجبی ہی تھی۔ دولت وافر کہان سے آتی۔ بات یہ آپڑی تھی کہ امیرون کی طرح رہنا سہنا۔ دولتمندون کی طرح فضولی کرنا۔ بھرم قائم رکھنے کے لیئے لازمی تھا۔ بہر میش بہا انتیا، جواہرات۔ زیورات کے تحائف نے دوالہ نکال دیا۔ جو کچھ پاس تھا سب اوٹھ چکا تھا۔ اب صرف دو چار ہزار روپیہ انگلستان کے بنک مین باقی رہگیا تھا۔ صرف یہی اُمید تھی کہ بعد شادی کے دولت فراوان ملیگی اوسی سے عسرت ٹلے گی۔ پس جہان تک ہو سکے اس معاملے مین جلدی کرنا چاہیئے۔ ایسا نہو کوئی کمنڈٹ پڑجاے اور یہان یار لوگ موجی کے موجی رہجائین۔

خیر۔ خدا خدا کرکے وہ دن آیا ۹ بجے صبح راتی صاحبہ کو معہ مصاحبین و رفقا کے کرائی کی گاڑی پر جلدی جلدی سوار کرکے بندہ روانہ ہوگیا۔ گاڑی تیزی کے ساتھ چل نکلی اور آگے بڑھکے جب اضطراب کم ہوا تو مین نے کہا "رانی صاحب آپنے کچھ اسکا بھی بندوبست کرلیا ہے کہ آپ جو چند روز کیواسطے غیر موجود رہین تو کسیکو کوئی اور شبہہ نہو"

راتی۔ بس۔ اب دنیا سازی تی ادب تعظیم کو تر کرہو۔ جاتی والا اب تو کوئی دم مین ہم تم میان بیوی ہون گے۔ ان تکلفات کی کیا ضرورت ہے۔ آج سے مجھے رانی وانی نہ کہا کرو۔ ہان سب بندوبست گھر کا کردیا ہے۔ تم مطمئن رہو۔

یہہ سُنکے مین نے جوش شوق مین اونکا نازک ہاتھہ اپنے ہاتھہ مین لیلیا اور خوب بوسے دیئے۔ اس حرکت پر وہ بڑی بی جو گاڑی مین ہمراہ تھین مصلحتاً مُنھہ پھیرکے راستے کی سیر دیکھنے لگین۔

اور مین نے لپک کے رانی صاحب کے یاقوت لب کا پٹاخ سے ایک بوسہ لیلیا۔ غرضکہ ہنستے کھیلتے مزے اُڑاتے رہے اور اسی لپیٹ مین جب کبھی اونہون نے میری جائداد۔ دولت اور جاگیر کی نسبت کوئی بات پوچھی تو مین بلاتکلف جواب شافی دیتا رہا۔ اب پورا یقین ہوگیا کہ واقعی اپنی محبت اونکی دل مین بھی بہت کچھ ہے۔ چال چل ہی گئی۔ اب کیا ہے نشہ محبت مین دُہت کر لیا۔ جال مین پھانسا ہے۔ بس اب چند روز کے بعد حقیقت حال سے بھی آگاہ کرین گے اور اس چال پر معذرت بھی کر لین گے۔ پھر آخر محبت مین کیا کرین گی معاف ہی کر دین گی۔ اوہ بھی اسکی فکر ہی کیا۔ محبت اور لڑائی مین سب باتین روا ہین آخر کار دو سرے دن ہم سب بلون جا پہونچے۔ حسن اتفاق سے اوسیوقت ایک دخانی کشتی لندن جاتی تھی۔ بس فوراً انتظام کر کے اوسپر روانہ ہوگئے۔ اور تھوڑی ہی دیر مین انگلستان کے دار السلطنت مین داخل۔ شہر کے مغربی حصے کے ایک ہوٹل مین سبکو ٹھہرایا اور ڈاکٹر سس کامنس مین جاکے اجازت نامہ حاصل کیا۔ چلتے وقت رانی صاحبہ نے کہدیا تھا کہ دیکھو صرف میرے خاندان کا نام لکھانا باقی خطاب وتاب کی کوئی ضرورت نہین چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور مختصر یہ ہے کہ وہان سب ٹھیک ٹھاک کر کے واپس آیا۔ اور خدا کی عنایت سے جھٹ نکاح پڑھوالیا ؎

نزدیک آئے دور وہ رنج و تعب ہوا
جھٹ منگنی پٹ بیاہ سنا تھا سو اب ہوا

اب یہان کی سیر رانی صاحب کو کچھ ایسی بھائی کہ فرمائش کی "تھوڑے دن اور ٹھہر جاؤ"۔ خیر جبراً قہراً ایک اچھا سا مکان کرایہ کو لینا پڑا۔ سجایا سجایا۔ آراستہ کیا۔ اور رہنے لگے۔ بعد چند روز کے اور فرمائش ہوئی کہ اسطرح گمنامی مین کب تک پڑے رہین اپنا خطاب اوس زمانہ تک جب تک شہنشاہ اسٹریا کو ان تمام حالات کی اطلاع دیکر اجازت نہ لیلون مشہور نہین کر سکتی۔ تم کو اب اپنے خطاب کے اختیار کرنے مین کوئی مصلحت مانع نہین رانی کیول کا نتی نہ سہی لیڈی فرگسن تو آخر مشہور ہون گی۔ لوگون کی نظر دن مین اعزاز تو ہوگا۔

مین نے لاکھ عذر حیلے حوالے کیے۔ بات کو ٹالا۔ مگر تریا ہٹ تو آپ جانتے ہی ہین میری ایک نہ چلی۔ اور صرف اس پر کیا اور بھی بہت سی باتون مین تجربہ ہوا کہ جب وہ ضد پہ آجاتی تھی تو دنیا ادھر کی ادھر ہوجائے مگر وہ اللہ کی بندی اپنی ہی ضد کرتی تھی۔ سچ کہا ہے

سونا جانے کسے۔ آدمی جانے کیسے۔ بعض وقت کچھ اس لب لہجہ چشم و ابرو سے فرمائش کر بیٹھتی تھیں کہ مجھے چون وچرا کی جرات ہی نہ ہوتی۔ دبی بلی چوہوں سے کان کٹائے۔ میں اس لحاظ سے یہ سب زیادتیاں سہتا تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو ابھی سے بھانڈا پھوٹے۔ سارا طلسم ٹوٹے۔ اور سب کارستانی کھل جائے۔ اسپر طرہ یہ ہوا کہ رانی صاحب بے پیٹ سے باؤن یہ نکالے کہ سلامتی سے ادھر اودھر سیر تفریح کو جب سوار ہوتیں تو کوئی دوکان نہ چھوڑتیں جہاں قیمتی قیمتی جواہرات پوشاک اور اور چیزیں نہ لے آتیں اور سب کی قیمت لارڈ فرگسن کے نام نہ لکھی جاتی اب تو دیوالہ نکلنے کے پورے سامان ہو گئے کب تک تکلف رہتا۔ ایکدن میں نے قصد کر لیا کہ حقیقت حال سے رانی صاحب کو اب ضرور آگاہ کرنا چاہیئے اگر ہی رنگ رہا اور لوگ فرضی نام کے اعتبار سے ہزار دن کا مال دیتے چلے گئے تو ایک دن یہ ہونا ہے کہ جعلسازی اور فریب میں پکڑے جاؤ۔ جتنی آبرو ہے وہ بھی خاک میں ملے اور جیلخانہ تصیب ہو۔ آخر جی کڑا کر کے میں نے کہا "جان من ایک بات کہوں اگر تمکو مجھ سے محبت ہے تو معاف کر دوگی"

رانی (میری گردن میں باہیں ڈالکر) کیا اس میں بھی تمکو کچھ شک ہے"

میں۔ اچھا اگر مجھسے کوئی خطا ہوئی ہو گی تو معاف کر دوگی؟ وعدہ کرو تو کہیں

رانی۔ ہاں۔ مگر ایک خطا نہ معاف کرونگی۔ بیوفائی۔

میں۔ (خوش ہو کے) مجھے تمسے یہی امید تھی۔ اصل بات یہ ہے کہ تمہارے حسن و جمال پر ایسی فریفتگی ہوئی کہ تمسے ملنے کی چاٹ میں ایک چھوٹا سا چکمہ چلنا پڑا۔ خدانخواستہ تمہارا کوئی نقصان تو اوس میں ہے نہیں اور بعنایت الٰہی تم خود صاحب جاگیر و خطاب ہو۔ میرا فرضی خطاب کچھ تمہارے اعزاز کا باعث تو تھا نہیں۔ رہی دولت اوسکی بھی تمہارے تمول کے مقابلہ میں کچھ حقیقت نہیں۔

اس جملہ کو سنکے رانی صاحب زرد ہو گئیں اور اگر لپک کے پکڑ نہ لوں تو غش کھا کے گر پڑیں۔ خیر میں نے اونھیں لٹایا اور جلدی سے پانی چہرے پر چھڑکا تب وہ جا کے ہوش میں آئیں اور آنکھ کھولتے ہی پہلے یہی بات پوچھی "یہ تمنے مجھسے کیا کہا؟ کیا سچ مچ تمنے مجھکو دھوکا دیا یا میں خواب دیکھتی ہوں؟"

میں۔ کیا کہوں واقعہ تو یہی ہے۔ جانمن۔

رانی صاحب غصہ سے کانپنے لگیں اور جل کر بولیں "آگ لگے تیری جان من کو۔ خدا غارت

کرے - ارے یہ فریب دل مین سمایا کیسے تیرے - اور یہ کہکر تکیہ سے مُنھ چھپاکے زار قطار رونے لگین -

دنیا مین مجھکو اتنا تجربہ ہوگیا تھا کہ مین عورتون کی اس خاصیت سے آگاہ ہون کہ ان کو غم کا جوش پہلے بہت ہی ہوتا ہے اور اگر تھوڑی دیر اپنے حال پر چھوڑ دی جائین تو طبیعت ٹھکانے ہوجاتی ہے چنانچہ مین کمرے سے نکل کے چمن مین ٹہلنے لگا - پھر ایک دوست کے ہان چلا گیا - وہین کھانا بھی کھایا اور معمول سے زیادہ دیر کے بعد گھر پر واپس آیا - بڑے کمرے مین اس امید سے گیا کہ خیال رفع دفع ہوگیا ہوگا اور رانی صاحب مسکراتی ہوئی زینت آغوش ہونگی - مگر

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

بی صاحب وہان تشریف ہی نہ رکھتی تھین اب اور کمرون مین تلاش کیا کہین پتا نہین - بڑی بی جو ساتھ تھین وہ بھی غائب - پھر اکے خانساماں کو بلایا - اوس سے معلوم ہوا کہ صبح کو آپ کے تشریف لے جانے کے بعد رائی صاحب مع اپنے اسباب و سامان کے یہان سے تشریف لے گئین اور اپنے ساتھ سب زیور و جواہر ظروف طلائی و نقرئی و پوشاک جو کچھ یہان دو کانون سے قرض پر خرید کیا تھا وہ بھی لیتی گئین ہان صرف مجھ بدبخت کو اسواسطے چھوڑ گئی ہین کہ قرضہ ادا کرنے کی فکر مین سرگردانی کرون - یہ حال دیکھ کے مین سناٹے مین آگیا کوچ پر بیٹھ کے سوچنے لگا ؎ خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا -

وہ اولوالعزمیان وہ بڑے بڑے ارادے وہ امیدین سب چشم زدن مین خاک مین مل گئین - مگر پھر عقل نے بتایا - ابھی اونسے تو شادی ہوچکی ہے - وہ تو جورو ہین جا کہان سکتی ہین - سند نکاح اپنے پاس ہی ہے آخر قانوناً شرعاً - اخلاقاً شوہر کو زوجہ پر کچھ حق ہے یا نہین - پھر کس بات کا اندیشہ اس خیال کا آنا تھا کہ جو کچھ روپیہ پیسہ تھا لے کے اوسی وقت مین دُدو رروانہ ہوگیا اس اضطراب مین ایک غلطی یہ ہوگئی کہ اُن قرضخواہون کو مین اپنی روانگی کی اطلاع نہ دے سکا جنہون نے روز تقاضے کیواسطے آآکے دروازے کی دہول تک باقی نہ رکھی تھی -

مجھے ایسی طرح سے یقین تھا کہ ہونہار رانی صاحب اور وہ بڑی بی سیدھی پیرس ہی کو گئی ہونگی چنانچہ مین بھی اوسی طرف چل کھڑا ہوا - اور وہان پہونچ کے رانی کیول کا نتی کرتیا مگاہ

پر جا پہونچا - وہان جو دیکھتا ہون مکان بند - پھاٹک معمور - کانی چڑیا تک نہین - پڑوس مین ادہر اودہر پوچھنے سے معلوم ہوا کہ ہان جس روز رانی صاحب تشریف لائی ہین اوس روز چھ گاڑیون مین مع تمام سامان وخدم حشم جرمنی کو روانہ ہوگئین - اس خبر کو سنکے مجھپر چند ان مایوسی نہ ہوئی اور ٹھان لی کہ جہان ہون چلو چنانچہ فوراً ڈاک کی اور لیانس کی طرف چل کھڑا ہوا - راہ مین مجھے رانی کی اس حرکت پر بار بار ہنسی آتی تہی کہ بھلا مجھسے ہوشیار آدمی سے بھاگ کے کہان جائینگی - خدا کی قدرت ہین زمانہ بہر کا چھٹا ہوا - گھاٹ گھاٹ کا پانی پیے - اور مجھکو رانی صاحب فریب دینے کی کوشش کرین - سند نکاح تو میرے پاس ہے رانی کیونکر کانتی کیا مال ہین شاہنشاہ اسٹریا بلکہ دنیا بہر کے شاہنشاہ کہین نکاح توڑ سکتے ہین یا جو حق شوہری مجھکو حاصل ہے اوسے رد کر سکتے ہین -
راستہ مین دریافت کرنے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آگے کوئی چار پانچ کوس کے فاصلے سے اونکی سواری جارہی ہے بس کوچبان سے لاکھ کہا تیز لے چلو مگر بار بار گھوڑے بدلنے اور ایک جگہ گاڑی ٹوٹ جانے سے ایسی دیر ہوئی کہ ایک دن پہلے وہ پہونچ گئین -
لیانس پہونچکے معلوم ہوا کہ رانی صاحب کا قیام شب گزشتہ کو سوائل ہوٹل مین ہوا - مین تھکا ماندا بہی تہا رات کی رات وہین ٹھہر گیا -
مختصر یہ ہے کہ علی الصباح رانی صاحب کی دارالریاست پہونچا - یہان وہ ایک دن پہلے پہونچ چکی تھین - لوگون کی زبانی سنا کہ دو دن پہلے رانی صاحب کی تشریف آوری کی خبر آگئی تہی استقبال کا پورا اہتمام ہوگیا تہا چنانچہ کل سواری بہی آگئی - خیر مین نے ایک سرا مین ٹھہر کے تہوڑی دیر آرام کیا - وہان سنا گیا کہ دو ایک دن مین رانی صاحب کی طرف سے بہت بڑا جشن ہونیوالا ہے اور قرب وجوار مین جتنے امرا اور شرفا ہین وہ سب بھیس بدلکے تاج مین شریک ہون گے - یہ سنتے ہی ایک چال مجھکو سوجھ گئی کہ رسائی کا یہ خوب موقع ہے تم بھی بھیس بدلو اور وہان پہونچکر اوپر ظاہر کردو ؎

ساتھ چھوڑینگے نہ سایہ کی طرح
ہم بھی جائینگے جدھر جائے گا

اسمین ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ کام چپ چپاتے ہوجائے گا - فضیحتہ بھی نہ ہوگا -
چنانچہ دن بہر تو سرا مین پڑے رہے مگر رات کو ادہر اودہر ٹہلنے کے واسطے نکلے - دیکھا تو واہ واہ

جابجا باغ وچمن آراستہ ہین - سڑکین نکلی - نہرین جاری ہین - کہین خوشنما چمن بندیان کہین طرح طرح کے پھولون کے تختے - کسی جگہ سبزہ زار میدان - ان سبکو دیکھ دیکھ کے جی مین مین کہتا کہ ہان آراستگی تو خوب ہے مگر فرانسیسی یا انگریزی طرز پر نہین بہت کچھ اصلاح کی حاجت ہی - خیر کیا مضائقہ یہ سب ہمارا ہی ہی - انشاء اللہ اب آئے ہین چند روز مین اپنے طور پر آراستہ کرلین گے - سیر سے کسیقدر فرحت ہوئی - جی بہلا - دل بلکا ہوا اور اوس شکوہ ہوٹل مین آکر خوب چین سے سوئے تمام شب اسی طرح کے خواب دیکھے - کہ یون دولت ملیگی - یون اتنی بڑی جاگیر کے مالک ہونگے - یہ اعزاز ہوگا - یون چین کرین گے - صبح ہوئی آج ہی جشن کا دن تھا - مین نے بھی جلدی جلدی سامان مہیا کیا اور ایک ہسپانیہ کے بانکے جوان کا بھیس بدلا - سیاہ چہرہ لگاکے جشن گاہ پہونچا -

دربان - آپ کے نام کا ٹکٹ -

مین نے کہا کیا کہین مکان پر بھول آئے" - اور دو اشرفیان جھٹ جیب سے نکال اوسکے ہاتھ رکھین - پھر کیا تھا ؎ زر برسر فولاد نہی نرم شود - منتر چل گیا اور بندہ بلا تکلف داخل مکان - دیکھا چارون طرف نہایت پر فضا چمن بندیان اور بیچون بیچ مین بہت وسیع ناچ گھر - لوگ کثرت کے ساتھ جمع - دس دس پانچ پانچ کی ٹولیان آپسمین چہلین کرتی نظر آئین - باہر جابجا بینچین بچھی ہوئین اور نہایت خوش ذائقہ میوے گلدستے - پھولونکی چنگیرین - قسم قسم کی شرابین - شربت - رکھے ہوئے - خدام زرق برق وردی پہنے - مہمانون کی خدمت مین ادہر اودہر اہلے گہلے پھر رہے تھے - ایک سمت نہایت دلکش باجہ بج رہا تھا - اس تمام سامان کو دیکھکر فرانسیسی کی دولت اور نفاست مذاق کا پورا ثبوت ملتا تھا جسوقت مین نے یہ سمان نظر بھر کے دیکھا یہ رفیع الشان قصر - یہ وسیع اور پر فضا چمن - یہ مینارون پر جگمگاتے ہوئے گلس - آنکھین ہی تو کھل گئین - اور جب یہ خیال کیا یہ سب اپنا ہی ہے اور اس سب کے ہمین مالک ہین تو نہ پوچھو دلکو کیسی مسرت ہوئی اور خیال آیا کہ دنیا کا تجربہ حاصل کرنے مین جو عمر عزیز اور دولت صرف کی تھی واقعی وہ سب عاقلانہ کام مین لانے سے ٹھکانے لگی -

دہین سنتے مین آیا کہ اسوقت تو زنی کا مزاج کسیقدر کسلمند ہوگیا ہے ناچ مین شاید شریک نہ ہوسکین لیکن اسکے بعد جو دعوت ہوگی اوسمین ضرور تشریف لائین گی - چنانچہ ناچ

شروع ہوگیا اوسوقت کا سمان بیان سے باہر ہے - مکان کیا تھا پرستان تھا نہ تو عمر بھر ویسا کبھی دیکھا تھا اور نہ اب دیکھنے کی امید ہے -

لوگ قسم قسم کی پوشاکین پہنے طرح طرح کے بھیس بدے جمع تھے کسی کا ہر کپڑا ایسے جوڑ - کوئی بکاطر حدار و ضعدار بنا - کسی کا انوکھا لباس کوئی بالکل سادی وضع مین - سر شام باغ مین روشنی کا لگا لگا ہزار ہا کنول اور رنگ رنگ کے گلاس جگمگانے لگے - ناچ موقوف ہوا لوگ چمنون مین ادہر اودہر خرامان خرامان تفریح اور سیر مین مصروف ہوے - اگرچہ مین ان تمام باتون کو دیکھ رہا تھا مگر اپنے خیالات مین کچھ ایسا محو تھا کہ اس تفریح مین شریک ہونے کو جی ہی نہ چاہا - سب سے الگ تھلگ ادہر اودہر ٹہلتا رہا - ایک دفعہ باجے کی آواز سے معلوم ہوا کہ دعوت کا وقت قریب آپہونچا باغ مین کنارے ایک نہایت عمدہ مقام واسکے لیئے تیار کیا گیا تھا رانی صاحبہ مع اپنے مصاحبین رونق - خدم حشم کے بیچ تشریف لانے والی تھین جسوقت آمد آمد کی خبر سنی گئی تمام مہمانون نے دو رویہ کھڑے ہوکے استقبال کیا جو لوگ چہرون پر نقاب ڈالے ہوئے تھے تعظیماً اونہون نے اپنے چہرون سے ہٹا دی مین بھی اس سمان کو غور سے دیکھ رہا تھا کہ اس حالت مین کسی کی پہچانی ہوئی آواز کان مین آئی کہ تم یہان کیونکر پہونچے - مڑکر دیکھتا ہون تو وہی دوست جو مجھے پارس کے ہوٹل مین بمقام پیرس ملے تھے اور جنہون نے صلاح دی تھی کہ ان رانی صاحب سے راہ و رسم بڑھائے جاؤ -

قریب تھا مین انکو کچھ جواب دون کہ ایک نہایت نفیس گت باجے مین چھڑ گئی اور لوگ آگے بڑھے ان مین ایک نہایت حسینہ مشیں بہا پوشاک پہنے ہوئے آگے آگے تھی انھین دیکھ کر مینے اپنے دوست سے پوچھا بھئی یہ ہیرے کی تاج والی کون خاتون پریہ جمال ہین ؟"

دوست - این - کیا جواہرات کی چمک نے چکا چوندہ لگا دی یا اپنی معشوقہ کو بھول گئے ؟

مینے کہا نہین یہ کوئی بات نہین ہے مگر بتاؤ تو یہ ہین کون لیڈی ؟

دوست - یہ وہی ہین - جنکے نظارہ جمال کو ساری دنیا ترستی ہے یعنی وہی رانی کیول کانتی -

مین - رانی کیول کانتی - واہ ! یہ تو ہرگز نہین -

دوست - اجی ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے - دیکھ نہ لو - وہی سب کے سلامونکا جواب دیتی جاتی ہین یا نہین -

اب تو مجھکو بڑی حیرت ہوئی - یہ معاملہ کیا ہے - اپنی جگہ دنگ رہگیا اور غور سے اون لوگون کو

دیکھنے لگا - اوس مجمع مین ایک عورت کو جو رانی کے ہمراہ تھی مینے پہچانا - یہ رانی صاحب کی عہدہ بردار نیون مین تھین - جنکے ساتھ مینے نکاح کیا تھا - مینے اپنے دوست سے پوچھا یہ نیکبخت کون ہین اونہون نے کہا ارمان یہ اونکی ایک خادمہ ہین "

مین - انکا نام -

دوست - جولی -

یہ سنتے ہی ایک سناٹا ہوگیا - کہانکی سیر کیس کا تماشا فوراً خطرہ گزرا کہ اللہ اللہ ایا فریب کھایا ہو - کتنے احمق بنے - بڑا چکمہ دیا - ساری دنیا کا تجربہ ہوشیاری سب بالائے طاق رہ گئی - مجھسا دانا بینا اور یون فریب کھاے - وہان سے نہایت خجل اور پشیمان رخصت ہوا - ان فکرون کے آگے دعوت کا لطف کس سے اوٹھایا جاتا - جہان ٹھہرا تھا گرتا پڑتا پہونچا اور نہایت متردد اور متفکر پلنگ پر منھ لپیٹ کر لیٹ رہا - اب جا کر میری آنکھین کھلین حقیقت حال آئینہ ہوئی - کہ ہونہو وہ دونون جو تماشا گاہ مین آیا کرتی تھین رانی صاحب کی خادمانین تھین مین اپنی حماقت سے اونھین مین سے ایک کو رانی صاحب سمجھا کیا - جب اونہون نے دیکھا کہ مین اس حماقت مین مبتلا ہون تو اور بھی بنانا شروع کیا - اور نوبت بانجا رسید کہ یہ سمجھ کے کہ مین ایک امیر کبیر نواب ہون شادی بھی کرلی اب رہ گیا حال کھلنے پر وہ اوٹھنے کا اندیشہ اوسکی نسبت میری طرح اونکو بھی یہ اطمینان ہوگا کہ جب نکاح ہوجاے گا بعد چند روز کے گزشتہ را صلواۃ سمجھ کے درگزر کردین گے - اور غالبا اسی وجہ سے جب اونکو معلوم ہوا کہ مین بھی یون ہی قلاش ہون تو وہ لندن سے جلتی پھرتی نظر آئین اور جسوقت پیرس پہونچی ہونگی اوسیوقت کیا عجب ہے رانی جیل کا منتہی کی روانگی کا زمانہ بھی ہوگا وہ اپنی ریاست آتی ہون گی اونھین کے ساتھ یہ بھی چلی آئین -

اس صورت مین آپ خیال کرسکتے ہین کہ اب مجھے اپنی بیوی سے ملنے کا کیا اشتیاق ہوسکتا تھا - اپنی نظرون مین آپ ذلیل - خجل اور شرمندہ ہوا اور دوسرے ہی دن ناشاد و نامراد وہان سے چل کھڑا ہوا - روپیہ پیسہ اتنا تھا نہین کہ انگلستان واپس آسکون بڑی ہی دقت ہوئی - خدا جانے کس مصیبت سے انگلستان پہونچا - یہان میرے واسطے دیوانی کا جیلخانہ موجود تھا - قرضخواہون نے نالشین کرکے وارنٹ جاری کرا رکھے تھے آتے ہی اس بلا مین گرفتار ہوگیا - مختصر یہ ہے کہ دیوالیہ بن کے گلو خلاصی ہوئی اور اوسدن سے آج تک یون ہین محتاج نانشبینہ ہین

اس مخمصہ سے اتنا فائدہ البتہ ہوا کہ اب مین سمجھتا ہون پہلے تو صرف جہل مرکب مین گرفتار تہا مگر اب دنیا کا تجربہ کار ہون۔

سراڈمنڈ اس داستان کو بہت غور سے سنتے رہے اور تجربہ کار صاحب کے اس طرح احمق بننے پر مسکرائے بھی۔ قصہ مختصر مسٹر فرگسن سے یہ کہہ کے رخصت ہوے کہ کل کھانا غریب خانے پر تناول فرمائیگا۔ انہون نے کہا کہ اگرچہ کہین دعوت کھانے کی میری عادت نہین ہے مگر غیر آپکے حکم کی تعمیل کرنا واجب ہے۔

سراڈمنڈ راستہ مین دنیا اور اہل دنیا کے حالات پر غور کرنے لگے۔ ان دوست کا قصہ ایسا دلچسپ تھا کہ خلاف معمول اوسوقت کسیقدر طبیعت بشاش تھی۔

اونکو سیکسپیر کا مشہور قول یاد آیا کہ دنیا ایک اسٹیج ہے۔

دل مین کہنے لگے واقعی دنیا دونون معنون مین اسٹیج ہے یعنی تھیٹر کا وہ مقام جہان ایکٹر حاضرین کے سامنے آکے اپنے اپنے پارٹ کرتے اور چلے جاتے ہین اور ڈاک بھی ہے جسپر مسافر سفر کرتے اور منزل مقصود پر پہونچنے کے لیے چوکیان طے کرتے ہین۔

دنیا ڈاک گاڑی ہے اور اسکے سوار اوس مسافر سے مشابہ ہین جو اپنے جائے قیام کی تلاش مین ہر جگہ سرگردان پھرتا ہے۔ جہان چوکی ملی۔ گاڑی ٹھہری سمجھا یہی منزل مقصود ہے اب سفر تمام ہوا۔ تہوڑی دیر ادہر اودہر نظر کی کہ اتنے مین پھر گھنٹی بجی اور معلوم ہوا گاڑی ہانکنے والی ہے جو مسافر اوسکے تہوڑی دیر کے ساتھی تھے اونسے بادل ناشاد رخصت ہوا پھر طوعاً کرہاً اسباب باندھا اور آگے چل نکلا۔

بس یہی حال اس دنیا کے چلتے پرزون کا ہے وہ سمجھتے ہین کہ آگے بڑہکے ہم ایسی جگہ پہونچ جائینگے جو اصل مقام سے مختلف ہے جہان ہماری کارگزاریون کا نتیجہ معقول نکلے گا اور اغراض بھی بخوبی پورے ہونگے وہان مہلت ملی گی کہ بہ اطمینان تمام اپنے عادات اور خصائل کو ایمانداری اور دینداری کے اصول کے مطابق درست کرلین۔ مگر افسوس جیسے جیسے راستہ طے ہوتا جاتا ہے ویسے ویسے سراب کی طرح منزل مقصود آگے بڑہتی جاتی۔ اور اوسکے کان مین برابر انتظار الدینا کی صدا آتی رہتی ہے کوئی جگہ ایسی نہین ہے جہان دنیا کی ڈاک گاڑی ہو کے نگزرتی ہو۔ ہر قصبہ اور شہر مین ناشتہ اور آرام کرنے کیواسطے ٹھہر جاتی ہے۔ گانون گانون سے اسکا استقبال ہوتا ہے جہان پہنچے اوسکے قدمون کی برکت سے چہل پہل ہے معاملات اور کاربار

جاری ہین - لوگ ادہر سے اودہر چوق چوق جمع ہوتے اور اہتمام مین دوڑ دھوپ کر رہے ہین - کوئی گھر ایسا نہین جسکے دروازے پر یہ گاڑی کھڑی نہ ہوتی ہو اور "دنیا دنیا" کی صدا ہر کوچہ و ہر زن سے نہ بلند ہوتی ہو - نیکی کی لاگ ڈانٹ برابر سے کرایہ اتنا سستا کر دیا ہے کہ "سواری مفت" کی صدا سے برابر مسافرون کو اپنی طرف کھینچے لیتی ہے تاکہ اسپر بے تکلف سوار ہون چین سے بیٹھین اور سفر دوامی کے واسطے روانہ ہو جائین - راستے مین شدت گرد و غبار سے نظر اسقدر خیرہ - کثرت غوغا سے کان اتنے بہرے - ہجوم ہمسفران سے دل اسقدر پتھر - اختلاف و تنوع سے مذاق اتنا غارت ہو جاتا ہے کہ نجس اور ناپاک پر لیشان اور باطل خیالات کے سب یعنے بن جاتے ہین اور نیک و بد کی کوئی تمیز نہین رہتی - آج کل ساری جہان کے سفر کا خبط ہر شخص کے سر پر سوار ہے سنیچر پانون پڑا ہے اگر "دنیا گاڑی" مین سفر نہ کروگے تو تنگدلی خیال کی جائیگی — متمول اور باوضع صحبتون سے محروم رہوگے اور لوگون پر یہ ظاہر ہوگا کہ مثل دیگر شہرت پسندونکے تفریح عیش و عشرت سے تمکو نفرت ہے - گویا کہ تم "مالکان دنیا" کی خادم ہو جو خود تو ممالک غیر مین امیرانہ سفر کو تکمیل تجربہ کی غرض سے نکل گئے ہین اور تمکو چھوڑ گئے ہین کہ گھر پر رہکر ریاست اور علاقہ کی نگرانی کرو بچون کی تعلیم و تربیت مین سر کھپاؤ - ان غربا کی پرورش اور اصلاح کرو جنکا کچھ آزوقہ اونکی سرکار سے مقرر ہے اور دیکھتے رہو کہ اون کی جائداد کسیحد سے سلامت رہین کھانیان نہ بگڑنے پائین باغون سے کوئی میوہ نہ چرا لے جائے دیوارین نہ گرین اور آمدنی نہ گھٹے کیونکہ اگر خدانخواستہ اس مین کمی آئی تو سفر مین کھنڈت پڑ جائے گی - مختصر یہ ہے کہ تم اسواسطے چھوڑ دیئے گئے ہو کہ مالکون کی غفلت اور فضولی سے دنیا کے عالیشان قصر کے انہدام اور دیوالہ نکلنے کا جو خوف ہے وہ پیش نہ آنے پائے اور تمام کام کرتے رہو جن سے مالک کو کام کرنے کی تکلیف گوارا نہ کرنی پڑے - کمامین خانخانان اوڑامین نہیم - دکھ بھرن بی خانخانہ اور کوئے میوے کھامین "

مگر یکسان زندگی کاٹنا "دنیا گاڑی" مین سفر نہین کہلاتا بلکہ غلامی کی حالت مین محنت شاقہ اٹھانا ہے - اور ایک ایسے گھرانے مین ملا اور ولی - امام اور خادم - داروغہ اور محرر بن کے رہنا ہے جہان ماتحت کم اور افسر زیادہ ہون - "دنیا گاڑی" مین سفر کرنا محنت سے بھاگنا ہے اور راستہ مین "عارضی قیام" کرنا دنیاوی کامون کو سرانجام دینا ہے - پس انسان کو اس امر کی تمیز چاہیے کہ سڑک پر چلنا کیا اور راسپر کام کرنا کیا ہے -

سفر مین عمر بسر کرنا" اس تصفیہ کا نام ہی۔ کہ نہ تو نرم اور نازک پھلدار گدون کی ترغیب مین انسان اور نہ ہموار شاہراہ کو چھوڑ کے ناہموار اونچی نیچی پٹری پر چلا جائے جہان دنیا کی ڈاک گاڑی کی راہ صاف کرتے وقت کنکر پتھر ڈھیر کر دیے گئے ہین تاکہ اوسکی رفتار مین دقت نہ پڑے۔ اس گاڑی کا راستہ ہموار زمین مین ہوکر تو گزرا ہی مگر نشیب مین واقع ہوا ہی اسمین ریگستان صحرا اور دلدل کثرت سے پڑتے ہین۔ تاریکی سے نکلنا کبھی نصیب نہین ہوتا نہ آفتاب کی روشنی نہ وسیع کھلے میدان میسر آتے ہین۔ تیز رفتاری کا یہ حال ہی کہ نظر نہین جمتی راستہ مین کسی چیز کا شمار ناممکن ہی۔ جی اکتا جاتا ہی اگر کوئی ہمسفر یا رفیق طریق ہی ہی تو "مفرت" جو ہر وقت پہلو دبائے بیٹھی ہے۔

بس اسی طرح کے خیالات مین غرق ہمارے حضرت سراڈمنڈ فرگسن کے مکان سے اپنے گھر تک تشریف لائے اوسوقت چاندنی چھٹکی ہوئی آسمان صاف راستہ کی ہر چیز بخوبی دکھائی دیتی تھی۔ دفعتاً سامنے سے ایک سایہ راستہ کاٹ کے نکل گیا اور انکو تاریک سی ایک شئی نظر آئی سمجھے شاید نظر کا دہوکا ہی یا کسی اوڑتے ہوے پرند کا سایہ پڑا انہون نے کچھ خیال نہ کیا۔ اتنے مین کچھ کھٹکا معلوم ہوا جیسے کوئی پتا گرتا ہے یا کسی پرند کے پرواز کی آواز ہوتی ہے۔ انہون نے مڑکر دیکھا ایک شخص منھ چھپاے سیاہ لبادہ مین لپٹا خائف النعل بالنعل انکے پیچھے پیچھے لگا چلا آتا ہے۔ یہ کچھ کہنے ہی کو تھے کہ اوس شخص نے خنجر نکال کے انکے سینہ پر مارنا چاہا۔ چاندنی مین اوسکی چمک دیکھ کر سر مار مجھکا کر پیچھے ہٹ گئے۔ وار خالی گیا۔ اور وہ شخص نہایت سرعت کے ساتھ یہ جا وہ جا جب تک سنبھل کے اوسکے پیچھے دوڑین نظرون سے غائب ہوگیا اور یہ مجبوراً گھر واپس آئے۔ لاکھ غور کیا مگر سمجھ مین نہ آیا کہ آخر دنیا مین انکا کون ایسا عدو ہے جانی ہے جو جان لینے پر آمادہ ہوگیا۔ یہ مقام بھی ایسا نہین جہان کسی چور یا قزاق کا خیال ہو۔ علاوہ اسکے اگر قاتل کو نفع کا خیال ہوتا تو اسطرح بھاگ بھی نہ جاتا۔ ایک دفعہ وار خالی گیا تھا تو دوسرا کرتا اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اسطرح کے لوگ لاٹھی یا طپنچہ سے کام لیتے ہین خنجر بہت ہی کم ساتھ رکھتے ہین غرضکہ اسی اوڈھیڑبن مین رات بھر نیند نہ آئی ادھر اودھر کروٹین بدلا کیے۔ کبھی تو اس واقعہ کا خیال اور کبھی مسٹر فرگسن کا قصہ یاد آتا رہا۔ آخر انکو یہ اسی خبط نے گھیرا کہ رانی کیول کانتی کا بھید کسی طرح دریافت کرنا چاہیئے۔ دولت دنیا۔ دولت حسن اسقدر ذی اختیار عورت کا اسکے بعد نہین معلوم

کیا رنگ ہوگا - آیا اوسنے کسی سے شادی کی یا ابھی تک خود مختار ہی یہ خیال کرتا تھا کہ آپ مستعد ہو بیٹھیے - نیز پر لپ لاکے رکھا الماری ارادہ کے ساتھ ہی آموجود ہوئی اور اوس سے ایک تحریر باہر آئی جس سے معلوم ہوا کہ رانی کیول کانتی نے ایک فرانسیسی سے شادی کرلی ہی جسکے ساتھ نہایت عیش و آرام اور چین سے بسر کرسکتی اگر شوہر بھی اوس واقعہ کو مخفی نرکھا کرتے جو اونکے گزشتہ زمانہ سے متعلق تھا - اوس تحریر سے یہ بھی واضح ہوا کہ اس شادی کے چند مہفتون کے بعد شوہر کا ایک ہموطن لیسیر نامی کیول کانتی مین آیا تھا - جسوقت انکو خبر پہونچی ہے کہ رانی صاحب کی عملداری مین ایسا شخص داخل ہوا ہی تو انہون نے اوسکا بہت کھوج لگایا اور اوسکی صورت عمر وغیرہ کی نسبت بڑی تفتیش کی جب ٹھیک پتہ چل گیا تو انہون نے رانی سے بہ لجاجت کہا کہ جسطرح بنے اسیوقت اپنی ریاست سے نکلوا دیجئے - رانی نے جب اسکی وجہ پوچھی اور بہت اصرار کیا تو انہون نے کہا کہ اگر تمکو میری محبت ہی تو خدا کیواسطے اس بارے مین کچھ نہ پوچھو صرف یہی کافی ہی کہ مین لیسیر کو بخوبی جانتا ہون اور میرے اوسکے قلبی عداوت ہی - رانی پہر اس راز کے درپے نہوئین اور لیسیر اور اوسکی بیوی اور سالی جو ہمراہ اور حسن مین بے نظیر تھین جبرًا قہرًا ریاست سے نکلکر قریب جوار مین جا ٹھہرے مگر رانی کے دل پر اسکا بڑا اثر ہوا یہ بات جی مین کھٹکتی رہتی تھی - اسکے تھوڑی ہی دن بعد ایک اور واقعہ پیش آیا جس سے رانی کو پہر خیال ہوا کہ راجہ کے پچھلے حرکات کی ٹوہ لگائے یعنی ایک فرانسیسی متذل ایک سنگین جرم مین سزایاب ہوا اور اوسکے پھانسی دینے کی تاریخ بھی مقرر ہوگئی جسدن سزا ہوگی اوسکی شب کو داروغہ جیل نے اوسکا خط لاکر ان راجہ صاحب کو دیا - رانی کو بھی اسکی اطلاع ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ملزم کا بھیجا ہوا خط تھا مگر راجہ صاحب نے اوس خط کو پڑھتے ہی چاک کر ڈالا اور رانی پر اسکا مضمون کچھ نہ کھلا مگر نتیجہ اوسکا یہ ہوا کہ تھوڑی دیر کے بعد راجہ صاحب نے رانی سے کہا کہ خدا کیواسطے اسکی خطا معاف کردو میری خاطر سے اسکی جان بخشی کرو رانی کو اپنی جگہ تامل ہوا - دیر تک سوچا کین اور نایب نے بھی عرض کیا کہ اگر ایسے مجرمون کی خطا معاف ہوا کریگی تو آیندہ اشرار کو اور زیادہ شرارت کی جرأت ہوگی - لیکن راجہ صاحب اپنی بات پر اڑے رہے اور رانی کو بجز معافی کچھ بن نہ پڑا - اس معاملہ کے دریافت کرنے مین بھی رانی نے بہت کوشش کی مگر کچھ نہ معلوم ہوا راجہ صاحب صرف اتنا کہا کیے کہ مینے صرف ترس خدا کیا اور

اسکی حالت زار پر ظلمین رحم آیا۔ رانی ان باتون کو کب ماننے والی تھی سمجھ گئی کہ اسمین اور کوئی مصلحت بھی مخفی ہی مگر کرتی کیا کچھ سوچ سمجھ کے چپ ہو رہی یہ واقعات ایسے نہ تھے کہ جنکا اثر رانی کے دل پر نہوتا اور کبھی کبھی اسی وجہ سے اوسکے عیش مین خلل نہ پڑتا۔ باقی اور سب باتون مین اظہار محبت ہوتا رہتا اور لطف زناشوئی کا جیسا دنیا مین ملا کرتا ہی انکو بھی ملتا ہے۔ اسقدر حالات جب کتاب الفا کے ذریعہ سے معلوم ہوے تو سر مارٹمر کو ان راجہ صاحب کی پوری کیفیت دریافت کرنے کا شوق بڑہا اور اوس راز کا بھی تجسس ہوا جس سے رانی کیول کانتی آگاہ نہو سکتی تھی چنانچہ دوسرا کاغذ بھی الماری سے نکالا اوس مین حسب ذیل کیفیت مندرج تھی۔

راجہ کیول کانتی کے حالات

۱۸۲۷ء کے موسم گرما مین صبح کے کوئی چھ بجے ہونگے بندرگاہ برسٹ پر ماہی گیر اپنے جالون کو درست کر رہے تھے۔ ملاح کشتیان صاف کرنے مین مصروف تھے قلعہ کے سنتری اپنے خیال مین محو ادہر اودہر ٹہل رہے تھے۔ جہاز و بیڑے کے لوگ جابجا اپنے اپنے کام مین مصروف تھے کہ دفعتاً پہرے والے جہاز سے توپ کی آواز آئی اسطرح بیوقت غیر معمولی توپ چلنا ایک تعجب کی بات تھی لوگونے خیال کیا کہ یا تو اتفاقیہ چل گئی ہی یا کوئی نیا واقعہ پیش آیا ہے۔ جہاز کیطرف دیکھا تو سوائے دھوئین کے کچھ نظر نہ آیا اور نہ کوئی اور بات معلوم ہوئی۔

اس توپ کی صدا دور دور پہونچی تھی ایک نوعمر حسینہ اپنے باپ کے ساتھ مختصر سے مکان مین رہتی تھی اوسوقت باغ کے پھولون مین پانی دے رہی تھی توپ کی آواز سنکے چونک پڑی۔ پہلے تو تھوڑی دیر سناٹے مین کھڑی رہی اوسکے بعد دوڑی ہوئی باپ کے پاس پہونچی اور پوچھنے لگی "اچھے ابا یہ توپ کی آواز کیسی آئی؟"

اسکا باپ کپتان بوالیس اسوقت اپنی وردی پہنے کتاب ہاتھ مین لیے ناشتے کے انتظار مین بیٹھا تھا جسوقت لوسی یعنی اوسکی بیٹی گھبرائی ہوئی پہونچی ہے اور اپنا اندیشہ بیان کیا ہے کہ کہین انگریزون سے پھر تو لڑائی نہین چھڑ گئی تو وہ ہنسنے لگا اور بولا "نہین بیٹا نہین۔ تم خاطر جمع رکھو۔ وہ لوگ نہین لڑینگے اور اگر آج لڑتے بھی تو یون توپ نہ چلتی"

لوسی - اچھا پھر یہ سویرے سویرے توپ کیسی۔

کپتان - بہت دن ہوے اسی طرح ایک دفعہ اور توپ چلی تھی اور شاید اوسوقت کوئی کالے پانی کا قیدی بھاگ گیا تھا اوس خبر کی اطلاع کیواسطے تھی۔

لوسی - کالے پانی کا قیدی -

کپتان - ہان واقعی ایک مجرم بھاگ گیا تھا اور جسوقت محافظون کو خبر ہوئی اوسیوقت اونہون نے توپ داغی تھی تاکہ سبکو اس فرار کی خبر ہوجاے -

یہ باتین ہو ہی رہی تہین کہ کسی نے دق الباب کیا لوکر نے لیک کے دروازہ کھولا اور ایک شخص زرد رنگ میلے کچیلے کپڑے پہنے ضعیف اور مضمحل گھبرایا ہوا آکے کرسی پر بیٹھ گیا اور کہنے لگا "مجھے بچائے - خدا کیواسطے بچائے "

کپتان - کس سے

جواب - بچائے - بچائے - جسطرح ہو بچائے .

کپتان - اچھا ٹھہرو - دم تو لو - حواس درست کرو - کچھ حال تو کہو - اگر تم مجرم ہو تو مین تمکو ہرگز نہ چھپاؤن گا یا اگر تمہاری بدولت مجھپر آنچ آئی تو ——————

جواب - نہین نہین - مین خود یہان زیادہ ٹھہرنا نہین چاہتا - بس اتنی دیر مجھے رہنے دیجئے کہ رات ہوجائے

کپتان کو مصیبت زدہ درماندون کی دستگیری کی عادت تھی انہون نے زیادہ انکار نہ کیا اور طوعاً کرہاً از راہ مروت اوسکا قیام گوارا کر لیا - اس عرصہ مین ناشتہ آگیا - لوسی بھی موجود تھی مگر اس واقعہ سے خوف - رحم - ترس - اوسکے دل مین کچھ ایسا پیدا ہوا کہ بالکل خاموشی رہی ہان کبھی کبھی اس شخص کو ایک غلط انداز نظر سے دیکھ لیا کرتی تھی اور سمجھتی تہی کہ یہ آدمی کچھ ٹھیک نہین ہے - اس اجنبی آدمی کی عمر کوئی تیس برس کی ہوگی - صورت شکل کچھ ایسی بری نہ تھی - آنکھین چمکیلی - خط و خال بھی متناسب لیکن کپڑے نہایت ہی میلے کچیلے جابجا سے پھٹے ہوئے بال پریشان - اور ہاتھون مین بھی محنت سے میلے پڑے ہوئے - جسوقت اوسکو کھانا دیا گیا تو اوسنے انکار کیا - ہان کسیقدر دودھ کھا لیا اور پھر کسی سوچ مین پڑ گیا - جب کبھی کوئی نوکر کمرے مین آتا جاتا تو اوسکی وحشت سوا ہوجاتی مضطرب ہوکے کانپنے لگتا - اور کبھی کبھی خوف زدہ نگاہون سے کپتان کو بھی دیکھ لیتا تھا - اس حال کو دیکھ دیکھ کپتان بھی اپنی جگہ پر متردد اور متفکر تھے خیر ناشتہ جسطرح ہوا جلدی جلدی ختم کیا اور لوسی بھی باپ کا اشارہ پاکے وہان سے ہٹ گئی دروازہ بند ہوا - اوسوقت وہ اجنبی آدمی اوٹھا اور کچھ دیر تامل کرکے اپنے محسن کپتان کے قدمون پر گر پڑا اور کہنے لگا " حضور خدا نے مجھے یہان تک پہونچایا - لوگ میرا تعاقب کیے

چلے آتے تھے۔ کوئی ٹھکانا چھپنے کا نہین ملتا تھا۔ مین گھبرایا ہوا تھا کہ کوئی آڑ جان بچانے کو ملجائے بے جانے بوجھے مین یہان گھس آیا جہان آپنے یہ مہربانی کی ہے وہان اتنا اور کیجئے کہ میری جان بچا لیجئے۔

کپتان - تمہارے طرز بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ تم کوئی ایسے ویسے نہین ہو۔ تمہاری تعلیم و تربیت بھی اچھی طرح ہوئی ہے۔ جو اصلی حال ہو سب صاف صاف کہدو جو سلوک ایک ہی نوع انسان کو اشراف کے ساتھ کرنا چاہیئے اوسکے واسطے مین حاضر ہون لیکن اگر ——

جواب - اس اصرار کی کوئی ضرورت نہین۔ آپسے مین صرف اتنی بات چاہتا ہون کہ شامون شام تک آپ مجھے یہان پناہ دیجئے بعد اوسکے اندھیرے مین مین یہان سے مُنھ کالا کرکے کسی طرف نکل جاؤن گا۔ اتنے عرصہ مین اگر میری تلاش مین کوئی آئے تو نہ بتائیے گا۔

کپتان - نہین یہ تو غیر ممکن ہے۔ کیا آج ہی صبحکو ایک غیر معمولی بات نہین ہو چکی ہے۔

جواب - کیا؟

کپتان - اطلاعی توپ

یہ سنتے ہی نہایت پریشان ہوکے بلجاجت کہا "خدا کے لیئے میری جان بچائیے"

کپتان - اور وہ توپ جانتے ہو کہان کی تھی - محافظ جہاز کی اور وہ بھی صرف ایک دفعہ۔

اجنبی - خیر کچھ ہی ہو - للّٰلہ مجھپر ترس کھائیے۔

کپتان - معلوم ہوتا ہے وہ توپ کسی قیدی کے فرار ہونے کی آگاہی کیواسطے چھوٹی تھی۔

اجنبی - ہان وہ کمبخت قیدی مین ہی ہون۔

یہ کہکے وہ شخص اوٹھ کھڑا ہوا اور کپتان کے سامنے ہاتھ باندھ کے کہنے لگا - حضور اب

ے زندہ کنی عطائے تو و ور بکشی سزائے تو۔

ہر چہ کنی رضائے تو

کپتان (کچھ غور کے بعد) صاحب سُنیئے - مین نے طے کر لیا ہے - اصل یہ ہے کہ مین شاہ فرانس کا نمکخوار ہون ابھی یہ نہین معلوم کہ کس جرم مین تمکو یہ سزا دی گئی تھی اور نہ تم کچھ بیان کرتے ہو پس مجھپر فرض ہے کہ زندارمی فوج جسوقت تمہاری تلاش مین آئے مین تمکو حوالہ کر دون - اسکا مطلب اچھی طرح ذہن نشین کر لو اگر تمکو اپنی جان بچانا ہے تو اسی وقت یہان سے چل کھڑے ہو پھر اگر کوئی تمکو آکے پوچھے گا تو مین اپنی پوری لاعلمی ظاہر کرون گا اور اگر یہان ٹھہر گئے تو تمہاری

تلاش کرنے والون کو بلانے نہ جاؤن گا۔ ہان اگر اون لوگون نے کہ مجھسے تمہارا حال پوچھا تو بیشک صاف صاف کہدونگا۔ بس یہ فیصلہ مین نے دل مین کر لیا ہے اس مین ایک طرف ہمدردی انسانی اور دوسری طرف انصاف دونون باتین رہتی ہین۔

اجنبی۔ بس اگر یہی دو صورتین ——————

کپتان۔ تیسری صورت ہے ہی نہین

یہ سنتے ہی وہ مجرم یہ کہکر دروازے کی طرف بڑھا "خیر تو مین آپ کی اس مہربانی کا نہایت ممنون ہون اور رخصت ہوتا ہون لیکن ایک عنایت اور کیجئے"

کپتان — اچھا وہ بھی فرمائیے

اجنبی۔ کچھ خرچ۔ تاکہ فاقہ کشی سے بچ سکون

کپتان بالخلاقت رحم دل تھا۔ آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے۔ بہت کچھ دولت تو تھی نہین مگر کسی کو مصیبت زدہ نہین دیکھ سکتا تھا اوسنے جیب سے کیسہ پرزر نکال کر میز پر رکھدیا۔

اجنبی نے پوچھا "حضور آپ کا نام کیا ہے۔ مین چاہتا ہون کہ اپنے محسن کا نام تو یاد کیا کرون"

یہ جملہ ہنوز تمام نہ ہوا تھا کہ باہر لوگون کی کچھ چہل پہل سنائی دی۔ مایوس مضطرب ہو کر کہنے لگا "ہائے لوگ آگئے"

کپتان نے کہا "نہین نہین گھبراؤ نہین" اور پہلو کا دروازہ کھول کے اوسکو نکال دیا۔

وہ لوگ جب تک داخل مکان ہون یہ نکل گیا۔ یہان آکے کسی کو نہ پایا۔ اس واقعہ کو چھ مہینے گزر گئے۔ کپتان کو فراری مجرم کی صرف اتنی خبر معلوم ہوئی کہ ابھی گرفتار نہین ہوا۔

ایک دن لوسی کی بہن نے جو پیرس مین تھی اپنی بہن کو حسب ذیل چٹھی لکھی۔ اسکو پڑھکے نہایت درجہ تعجب ہوا اور اوسنے باپ کو بلا کر یون سنائی۔

ہمشیرۂ عزیزہ من سلمہا۔ تمہاری شکایت بجا ہے کہ ادہر دو تین خط مین نے نہایت مختصر بھیجے جنمین کوئی چٹکلے کی چیز نہ تھی مگر اس خط سے معلوم ہو جائیگا کہ تمہاری محبت میرے دل مین ویسی ہی ہے جیسی پہلے تھی۔

اس سے تو تم آگاہ ہو کہ ابھی تھوڑے دن تک خالہ امان لوگون سے بکثرت ملتی جلتی رہتی تھین خود بھی اونکے ہان اکثر جاتین اور وہ لوگ بھی آتے رہتے تھے اور یہ بھی مین پہلے خط مین لکھ چکی ہون کہ وہ اب ایسی نحیف ہو گئی ہین کہ اگلی سیر و تفریح ترک کر کے صرف چند خاص خاص

لوگون سے کبھی کبھی مل لیتی ہین - کئی روز ہوے کہ مجھے نواب بلاس کے ساتھہ بیگم ـــــ کے دہوم دہامی جلسہ مین ناچنے کا اتفاق ہوا تہا جسکی پوری کیفیت مین تمکو لکھہ چکی ہون شاید تم یہ سمجھتی ہو کہ ان باتون کو مین اسوجہ سے لکھتی ہون کہ کھیل کود مین زیادہ تہنگ ہون اور اسی مین میرا جی لگتا ہی لیکن یہ بات نہین ہی جو لوگ مجھسے زیادہ سنجیدہ اور متین مزاج ہین آجکل وہ بھی ان مشاغل کے ساتھہ دلچسپی رکھتے ہین -

خیر آمدم برسر مطلب نواب صاحب کا حال سنو اس ناچ مین میرے ساتھہ بہت اخلاص و محبت کا اظہار کرتے رہے جسسے سچ کہون پہلے تو مین نے کچھ ایسی اعتنا نہ کی لیکن بعد کو رفتہ رفتہ اونکی جگہہ میرے دل مین ہوتی گئی - وہ اکثر میرے ہان آنے جانے لگے اور خالہ ماں نے بھی بخوشی خاطر اونکی اس سے تکلفی کو روا رکھا بلکہ ایک طرح سے ترغیب دیتی رہین یعنی ہمیشہ اونکی خوبیون کی معرف رہتی تھین اور حقیقت مین آدمی صورت دار ہین پہر اگر مین نے بھی اونسے محبت کی تو کون برائی کی یہن لوسی اب جو مین تمکو لکھتی ہون تو مجھے اونکے ساتھہ اچھا خاصا عشق ہو گیا ہے بے اونکے چین نہین اب جسطرح مناسب سمجھو یہ بات آباجان کے کان تک بھی پہونچا دو اگر نواب صاحب کو وہ جانتے ہونگے تو اس خبر سے ضرور خوش ہونگے خدا نے روپیہ پیسہ بھی دیا ہی اسکے علاوہ لیاقت علمی بھی اچھی خاصی رکھتے ہین دولت علم کے ذریعہ سے بھی روپیہ پیدا کر سکتے ہین چنانچہ آج ہی کل اونہون نے ایک بنا افسانہ لکھا ہی جسکی شہر بہر مین دھوم مچی ہوئی ہی ہر شخص تلاش مین ہے کہ اسکا مصنف کون لائق فائق شخص ہے اونہونے مجھسے مخفی کہا کہ مین ہی نے لکھا ہی مگر مین نہین چاہتا کہ ابھی کسی پر یہ ظاہر ہو یہن تم بھی یہ بات اپنے ہی تک رکھنا -

میری اچھی لوسی تم ابا جان سے یہ سب باتین اپنے طور سے کہو اور جو وہ فرمائین اس سے مجھے اطلاع دو - خالہ ماں تو کچھ سمجھ گئی ہین اور اسی وجہ سے ہمیشہ اونکی تعریف کیا کرتی ہین اور اونکا بھی یہ حال ہی کہ بڑی خاطر کرتے - اور شام کو آکے اونکے ساتھہ کبھی کبھی کھیلا کرتی ہین ان نواب کے ہان تجارت بھی ہوتی ہے چنانچہ خالہ ماں نے بھی ایک لاکھ فرانک اونمین کی شرکت مین لگا دیا ہے اوئی چھہ مہینہ مین اللہ نے چاہا دونے ہونگے -

جس روز یہ خط پہونچے اوسی روز ابا سے ذکر کرکے تم اسکا جواب مجھے بھیجنا اتنا مین نے لکھا تہا کہ نواب صاحب آگئے اور یہ بیٹھے لگے کیا لکھتی ہو لاؤ ہم بھی دیکھین - مین نے کہا لوسی کو خط لکھتی ہون تم کیا دیکھہ کے کروگے - وہ کہتے ہین کہ اچھا ہماری طرف سے دعا لکھدو اور مژدہ سنا دو کہ

چند روز مین تم ہماری سالی بننے والی ہو اور ہمکو دولہا بھائی کہہ کے پکاروگی - کیون خوش تو ہوئین بس اب جھٹ پٹ ہمکو بھی خوشخبری سُنا دو -

تمہاری پیاری بہن

آغائی

لُوسی جب یہ خط سُنا چکی تو کپتان نے کہا "اگر یہ بات ہے تو تمہاری بہن کی قسمت اچھی جگہ جا لڑی

لوسی - (کسی قدر رشک سے مضمحل ہو کر) پھر اسکا جواب لکھوگی -

کپتان - ہان ضرور مگر تم مضمحل کیون ہو گئین -

لوسی - جی کچھ نہین مجھے خیال آگیا کہ اگر ——————

کپتان - تمہاری جی مین آیا ہوگا کہ اگر تم بھی پیرس مین ہوتین تو وہان کے سیر تماشے جشن و تفریح کے لطف اوٹھاتین -

لوسی جھینپ سی چپ ہو رہی اور کپتان کہنے لگے "اچھا کیون گھبراتی ہو چند روز مین ہم بھی پیرس چلتے ہین - تم بھی ساتھ چلنا - وہان جا کے زری دیکھنا تو چاہیئے کہ آخر یہ نواب زادی کون ہین - اور جب تک اونکے حالات اچھی طرح نہ معلوم ہون تب تک ایسے معاملہ مین رائے دینا جسپر تمہاری بہن کی عمر بھر کی راحت اور خوشی منحصر ہو مناسب نہین -

اِن باتون سے جو مسرت لُوسی کو ہوئی اوسکے بیان کی کوئی ضرورت نہین - باپ کے گلے سے لگ کے بہت کچھ اظہار محبت کیا اور خوشی خوشی سفر کی تیاریون مین مصروف ہوئی -

آغائی لُوسی سے کچھ زیادہ حسین تو نہ تھی مگر حسین کلام نہین کہ ہنرمندی سلیقہ اور تعلیم مین اوس سے بڑھی ہوئی تھی اور دل بایا نہ انداز و ادا بھی کہین زیادہ رکھتی تھی - لوسی بیچاری کو پیرس کی وضعدار صحبت کہان نصیب تھی - اسکے مزاج مین بہت کچھ جھینپ اور حیا باقی تھی اور اسقدر خاموش اور چپ چاپ رہتی کہ بعض اوقات لوگ بدمزاج اور مٹھی سمجھنے لگتے - یہی وجہ تھی کہ آغائی کی طرح اوسکی خوبیان نمایان نہین ہو سکی تھین -

الحاصل جسوقت لوسی اپنے باپ کے ساتھ داخل پیرس ہوئی ہے اوسوقت معلوم ہوا کہ نواب صاحب دفعتہً دیہات کو تشریف لے گئے ہین اور غالبًا چند روز تک واپسی کی نوبت نہ آئے آغائی نے لُوسی سے خفیہ بیان کیا کہ تم لوگون کے آنے کی خبر سُنکے نواب صاحب مصلحتًا یہان سے ٹل گئے ہین کیونکہ اونہون نے مجھسے کہا بہتر یہ ہے کہ میری غیر موجودگی مین یہ معاملہ باپ بیٹی مین اچھی طرح

جھن جھنا کر طے ہو جاے۔ چنانچہ کپتان بوالیس اور اونکی بیٹی مین صاف صاف اس معاملہ مین گفتگو ہوئی اور اونہون نے اس شرط سے اجازت دی کہ نواب صاحب اطمینان کرین کہ حسب حیثیت بہ عزت و آبرو بسر اوقات کرنے کے لایق اونکے پاس دولت ہے۔ کیا وجہ کہ اگر کسی باعث سے یہ عقد لوگون کی نظرون مین نامناسب معلوم ہوا تو بلا سے لڑکی تو اپنے گھر مین چین سے رہ سکے۔ نواب صاحب کا حال صرف اسقدر معلوم ہو سکا کہ پیرس مین چند روز سے رہتے ہین اور اور اسے جو کچھ ملاقات اور رسم ہے وہ صرف ظاہری اخلاق کے باعث سے ہے اور باقی کچھ حال نہین معلوم کہ انکے گزشتہ افعال اور حرکات کیسے رہے ہین یا کس حیثیت کے آدمی ہین۔ آغائی کو معلوم تھا کہ یہ شرط بآسانی پوری ہو سکتی ہے کوئی بات نہین۔ اپنے دل مین بہت خوش تھی کہ خدا نے چاہا عنقریب شادی رچے گی۔ اور مزے سے عمر بسر ہوگی۔ کپتان اور لوسی کو آئے ہوئے تھوڑا ہی زمانہ گزرا تھا کہ ایک ذی دولت حسین نوجوان سے ملاقات ہوئی انکا نام لیسیر تھا۔ اٹلی کے سفر سے واپس آرہے تھے اور چونکہ وہان کی عورتین نہایت متلون المزاج ہوا کرتی ہین اور اونمین سے انکو سابقہ پڑ چکا تھا لوسی کی شکل صورت مزاج کی اوفتاد شرم و حجاب کے ہزار جان سے عاشق ہو گئے اور جسطرح بنا آمد رفت کا رسم جاری کر لیا۔ زمانہ مین تجربہ ہو چکا تھا چند ہی روز کی آمد رفت مین انکو معلوم ہوا کہ لوسی کندن ہے کسوٹی پر چڑھنے سے رنگ اصلی چمک نکلے گا۔

ادہر لوسی کے دل مین بھی اونکی محبت نے جگہ کی جب کبھی ملتی تو دل مین بہت خوش ہوتی اور جو کچھ بات چیت کرتی اوسکو کمال توجہ سے سنکے اوسکا دل مزے لیتا۔ آخر ایک روز لیسیر نے کپتان سے بتجویز لوسی کے ساتھ شادی کرنے کی ظاہر کردی جو ضروری حالات کپتان نے پوچھے اونکا تشفی بخش جواب بھی دیا۔ کپتان بہت خوش ہوئے اوٹھ کر لیسیر کو گلے سے لگا لیا اور شادی کا وعدہ کر دیا۔

کپتان ۔ عزیز من۔ خدا تمکو ہمیشہ خوشحال رکھے۔ خدا نے چاہا لوسی تمکو راضی رکھے گی۔

لیسیر ۔ خدا آپ کی دعا مین اثر دے واقعی جب لوسی ایسی ہمراز اور ہمساز ملے تو کیون دوامی مسرت نہ حاصل ہو۔

کپتان ۔ خیر لون تو ابتدا مین میان بیوی دونون خوش ہوا کرتے ہین مگر واقعی امر یہ ہے کہ جب تمکو سابقہ ہوگا تب معلوم ہوگا کہ لوسی کیسی نیک مزاج اور با الفت لڑکی ہے۔ سونا جانے کسے اور آدمی جانے جسے۔ آپ یہ سمجھے کہ لوسی میری بیٹی ہے اور اپنے دہی کو کوئی کھٹا نہین کہتا

مگر آپ کو خود تجربہ ہو جائے گا کہ وہ ایسی نہایت صاف دل اور سادہ مزاج ہے کہ اگر اوس سے کوئی خطا بھی ہو گئی تو اوسکو آپ سے نہ چھپائے گی۔

لیسیر - بجا ارشاد ہوا۔ اس دنیا مین واقعی اتنا تجربہ مجھے بھی ہوا ہے کہ مین انسان کو کچھ پہچان سکون - واقعی انکی جسقدر تعریف کی جائے سب حق بجانب ہے - جناب مین کیا عرض کرون یون تو طبیعت انسانی کے تجربے اکثر ہوئے ہین لیکن ایک دوست کے حالات نے میری آنکھین کھولدین اور ——————

کپتان - ابھی آپ کی عمر ہی کیا ہے - بڑا تعجب ہے کہ اس سن مین ایسا تجربہ دنیا کا آپ کو ہوا -

لیسیر - جی ہان کچھ بخت اور اتفاق کی بات ہے -

کپتان - ہان اسمین بھی شک نہین - بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بات تو خفیف سی ہوتی ہے مگر اوس سے بڑے بڑے معاملات کی طرف سے آنکھین کھل جاتی ہین - جن لوگون نے سالہا سال دنیا کو صرف سرسری نظر سے دیکھا ہے وہ بھی کبھی کسی اتفاقی چیز کو ایک نظر دیکھ کے پورے صاحب نظر بن سکتے ہین -

لیسیر - جی ہان - میری بھی یہی کیفیت ہوئی - طالب علمی کے زمانے اور اوسکے بعد تین برس تک ایک صاحب جیک مارنامے اکثر مجھسے ملتے جلتے رہتے تھے کوئی جگہ کوئی موقع ایسا نہوتا تھا جہان میرا اونکا ساتھ نہوتا ہو - فضول خرچی اور بیہودہ مصارف مین آخر کو اونہون نے اپنی ساری دولت اوڑادی - دوست تو تھے ہی جب روپیہ پیسہ نرہا تو مجھسے مدد کرنی شروع کی جو کچھ گھر سے جیب خرچ کو مقرر تھا اوس مین سے اکثر انھین کے صرف مین آنے لگا - مگر وہ بھی ناکافی ہوتا - انکے مصارف شاہانہ ٹھہرے - بلا کے خراج - آخر کام چلے تو کیونکر - نوبت - بایجا رسید کہ بہت کچھ قرضمند ہو گئے جب مین بلوغ کو پہونچا تو پہلا کام مین نے یہ کیا کہ اونکا سب قرضہ ادا کر دیا -

کپتان - واقعی تمنے وہ کیا جو دوست نہین بلکہ بھائی کرتے ہین -

لیسیر - مگر ذرا ملاحظہ فرمائیے کیا ثمرہ ملا - اب ان صاحب نے عیاشی اور شراب خواری اور بھی بڑھادی - روپیہ اینٹھنے کی کوئی چالاکی اوٹھا نہ رکھی - ایک دفعہ میرے رشتہ کی ایک بہن ہوتی تھی آپنے اوسکو پھانسا اور چکنی چپڑی باتون سے وعدہ کیا کہ مین تمہاری ساتھ شادی کرون گا -

اس جگہ لیسیر کی آنکھون مین آنسو بھر آئے -

کپتان - بڑا پاجی تھا -

لیسیر۔ اب فرمائیے کیسی بیجا بات ہے۔ آخر کار میرے اونکے نفاق ہوا اور یہان کے دستور کے مطابق پیام دیا کہ آئیے ہم آپ آپس مین نپٹ لین۔ دو دو ہاتھ ہو جائین۔ ایک دن مقرر ہوا اور مین مقام مقررہ پر پہونچا۔ مگر جیک کا کہین پتہ نہین۔ بڑا تعجب ہوا کہ سب کچھ تھا مگر وہ نزد لانہ تھا۔ خیر انتظار کیا آخر کار تھک کے مکان چلا آیا اتفاق سے کچھ روپیہ کی ضرورت داعی ہوئی بنک مین روپیہ جمع تھا ہی مین نے ایک چک بھیجا روپیہ تو خیر اونہون نے دے دیا مگر اوسکے ساتھ ہی وہان کے محرر کا ایک رقعہ بھی آیا کہ کل کی تاریخ تک جو آپنے روپیہ منگوایا ہے اوسکے حساب سے بیس ہزار فرنیک آپ پر فاضل نکلتا ہے۔ حالانکہ کل کیا معنے بہت دنون سے مین نے کوئی چک ہی نہین بھیجا تھا۔

کپتان۔ تم تو کہو بنج کے بول اوٹھے۔ خدا کی پناہ

لیسیر۔ سمجھے آپ یعنی انیر سلوک جیک نے میرے ساتھ یہ کیا۔

کپتان۔ لیعنے جعل۔ مگر اسکی سزا بھی پائی ہوگی۔

لیسیر۔ جی اور کیا۔ مین نے تو لاکھ چاہا کہ معاملہ رفع دفع ہو جائے مگر طشت از بام ہو گیا تھا اور چونکہ اس ملک مین اسطرح کے مقدمات وزیر صیغۂ متفرقات سے متعلق ہین کسی طرح اخفا نہ ہو سکا۔

کپتان۔ اسکے واسطے صرف دو ہی سزائین تھین یا تو پھانسی ہو یا حبس دوام۔

اس عرصہ مین لوسی آگئی۔ اور لیسیر اوسکی جانب متوجہ ہو گئے خوشی خوشی اوسکے والد کی اجازت اور رضامندی کا مژدہ لکہ سنایا۔ اسی حال مین تین مہینے کپتان اور لوسی کو پیرس آئے گزر گئے مگر نواب صاحب کا کوئی پتہ نہین اور نہ کوئی خط آغا ئی کے نام بھیجا۔ اب تو اس بیچاری کو بھی اندیشہ پیدا ہونے لگا کہ کہین ایسا تو نہین ہے کہ میری محبت اونکے دل سے کم ہوگئی ہو حالانکہ میرے دل مین ابھی تک نواب کی الفت باقی ہے۔ رفتہ رفتہ اب اسکی یہ حالت ہوئی کہ شب و روز وہی مشغلہ ذکر راتون کو گریہ وزاری سے بالین خواب تر کرنا دن انتظار خط مین بسر کرنا۔

ایک روز لیسیر کو دیوانی کی حوالات مین ایک دوست سے ملاقات کی ضرورت ہوئی۔ تجارت مین یہ دوست بالکل تباہ ہو گیا تھا اور لوگون نے وارنٹ جاری کرا کے حوالات مین پہونچا دیا تھا۔ مطالبے بھی رقم کثیر کے تھے۔ لیسیر اونکو تو ادا نہ کر سکتے مگر اتنا سلوک ممکن تھا کہ حوالات مین بآرام و آسایش بسر ہونے کے سامان کر دیتے تھے۔ جسوقت وہان سے نکلنے لگے ہین تو انہون نے دیکھا کہ ایک شخص جسکی شکل صورت سے بخوبی آگاہ ہین پاس سے ہو کر گزرا۔ یہ کون تھا۔ ؟ وہی جیک

چونکہ انکو اوسکی صورت سے نفرت تھی یہ جھٹ پٹ وہان سے نکل آئے
اس عرصہ مین ایک روز آغائی کے نام ایک چٹھی نواب صاحب کی آئی اوسمین بہت کچھ اپنے اشتیاق اور محبت کی داستان لکھی تھی اور یہ بھی لکھا تھا کہ مین اپنی موروثی ریاست واقع برگنڈی مین گیا تھا یہان اتفاق سے اسقدر بیمار ہوگیا کہ نشست برخاست کی طاقت نرہی - دو حرف اپنے ہاتھ سے تمکو نہین لکھ سکتا تھا اور بعض مصالح سے بھی مناسب معلوم نہوا کہ کسی غیر کی زبانی اپنا حال راز تم تک پہونچاؤن - لاکھ لاکھ شکر ہے کہ خدا نے جان بچائی صحت پائی - اور پیرس آنے کی نوبت آئی - اب مین اچھا ہون - ان شاء اللہ کل صبح کو آکر تمسے ملونگا -
یہ خط شام کو ڈاک مین ڈالا گیا تھا - صبح جب آغائی کو ملا تو نہایت خوش ہوئی - جان مین جان آئی - سب لوگون کو سنایا انکو بھی اطمینان ہوا - اور بعد فراغت چاشت سب نواب صاحب کی امد کی انتظار مین بیٹھے - کپتان صاحب دونون بہنین اور اونکی خالہ سب ایک جگہ بیٹھے ہوے تھے - آغائی کے اضطراب کا حال ظاہر ہی - آہٹ پر گان لگائے - در پر نظر جمائے ہمہ تن انتظار بنی بیٹھی تھی کہ اتنے مین بڑے زور سے گھنٹے کی آواز آئی - سنتے ہی آغائی کا سینہ دھڑکنے لگا - اور زینہ پر کھٹ کھٹ چڑھنے کی صدا کانون مین پہونچی - نواب صاحب تشریف لائے اور جھٹ سے کمرے مین داخل ہوگئے لوسی نے دیکھتے ہی ایک چیخ ماری اور کپتان اور لیسیر بھی ہکا بکا رہ گئے -

لیسیر - این جیک مار -

لوسی - ارے یہ تو جیلخانہ کا قیدی ہی - اسے خدا بچائے -

کپتان - (تامل کرکے) بدمعاش -

آغائی کا یہ حال ہوا کہ یہ حالت دیکھتے ہی غش کھاکر گر پڑی اور کپتان نے کہا - اچھا بچہ تمکو اس جعلسازی کا ثمرہ قرار واقعی ملے گا - یہ سنکے آغائی پکار اوٹھی - نہین نہین جانے دو جانے دو

لیسیر - بہتر ہی اگر اپنا بھلا چاہتے ہو تو اسوقت کمرے سے نکل جاؤ - ابتک جو کچھ حرکات ناشایستہ تمنے کیئے اوسکا تو کوئی مذکور نہین - تم اپنے دل مین خود ہی نادم اور پشیمان ہوگئے تم جعلیئے - فریبیے - مفرور قیدی ایک بیچاری بھولی بھالی معصوم صفت لڑکی کو دہوکا دینے آئے ہو - یہ تو ممکن نہین اپنے کرتوتون کی سزا نہ پاؤ بس دفان ہو یہان سے - تم اس مکان مین آنے کے لایق نہین -

جیک - کو کاٹو تو لہو نہین - کوئی جواب منھ سے نہ نکلا - ایک واقف کار اور ایسے شخص کی زبان سے یہ انکا ذلت پکا تھا ان جملون کا نکلنا ایسا نہ تھا کہ جیک کے حواس برجا رکھتا - بہت چکرایا - تھوڑی دیر تک

دم بخود کھڑا رہا اور آخر کار اوسی طرح چپ چپاتے منھ کالا کرکے چلا گیا۔
لیکن جیک صاحب ایسے غیرت دار کب تھے کہ اس ذلت و خواری کا اتر دیر تک رہتا اور آئندہ ان حرکات سے توبہ کرتے۔ باہر نکل کر سوچے اوہ بھی یہان بگڑی اور کہین بنالین گے

ایسے اشرار کے کوچے مین سنجاؤ اے جیک
اور گھر تاکو کوئی اور محلہ دیکھو

مآب خدا تنگ نیست پای مرا لنگ نیست۔ چنانچہ تھوڑی ہی دنون مین ملاقاتیون شناساؤن سے کچھ روپیہ جہانسے دیکر اینٹھا نام بھی بدل ڈالا۔ اور باہر نکل گئے۔ اتفاق کی بات رانی کیول کانتی کی ریاست مین جا وارد ہوئے چالاک تو بلا کے تھے ایک ترکیب سے رانی تک پہونچ گئے اور فی الجملہ وہان بھی ہوا مین ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ سرکار کو رانی صاحب لی تھین۔ گاڑی کے گھوڑے بگڑ گئے اور رانی صاحب کو جان کا خطرہ ہوگیا اوسوقت انھون نے اوس مصیبت سے نکالا۔ بس پھر کیا تھا۔ مزاج مین رسوخ ہونے لگا۔ اور رفتہ رفتہ یہان تک نوبت پہونچی۔ خاطر مین اتنی جگہ کی کہ جو یہ تھی وہ کوئی نہین۔ محبت کے معاملے مین عورتون کے مزاج مین عجلت تو ہوتی ہی ہے تھوڑی ہی عرصہ مین یہ فرانسیسی آوارہ گرد جول کانتی کا راجہ ہوگیا۔

مگر وہ طمانیت خاطر جو ایسے حال مین ہونا چاہیے وہ انکو کبھی نصیب نہ ہوئی۔ ہمیشہ اس بات کا دھڑکا لگا رہا کہ کہین پچھلے کرتوت رانی صاحب پر کھل نہ جائین۔ کئی دفعہ ایسا سامان بھی ہوا مگر فکر کرکے ان بلاؤن کو جسطرح بنا ٹال دینا پڑا۔ چنانچہ ایک دفعہ لیسیر بھی وہان پہونچے اور اگر رانی کے حکم سے وہان سے نکلوا نہ دئے جاتے تو راجہ صاحب کی ساری قلعی کھل جاتی۔ ایک دفعہ ایک جعلساز کو سکہ قلب بنانے کے جرم مین پھانسی کا حکم ہوا تھا اوسنے راجہ صاحب کو خط لکھا کہ اگر میری جان بخشی نہ کرائیگا تو جیلخانہ مین پھنسنے اور وہان سے بھاگنے کی ساری حقیقت کھول دونگا۔ غرضکہ اسی طرح انکو شب و روز دھڑکا لگا رہتا۔ چاہے دنیا اس عروج اور اقبال پر رشک کھاتی ہو مگر یہ ایک دن چین سے نہین رہتے تھے

آب رات کے دو بج گئے تھے مگر مارٹم صاحب کو نیند نہین آتی تھی کچھ عجب طرح کی بیچینی تھی جب یہ قصہ ختم ہوگیا تو نیز کے پاس سے اوٹھ کے کھڑکی کے بیٹھ کھڑے ہوگئے اور پردہ اوٹھا کر چمن کی سیر دیکھنے لگے۔ آسمان صاف شفاف چاندنی چھٹکی ہوئی جا بجا ستارے بھی کچھ کچھ جگمگا رہے تھے۔ اوسوقت اس کیفیت کو دیکھ ہی رہے تھے کہ ایک سریلی آواز سے کسی نے انکو نام لیکے پکارا۔ گھبرا کے پردہ ہاتھ سے

چھوڑ دیا اور کمرے کی طرف رُخ کرکے غور سے دیکھنے لگے دیکھا کہ وہی **ماسٹر ٹموتھی** اوس میز کے قریب کھڑے ہین جسپر کتاب القاب کی الماری رکھی تھی اور کہہ رہے ہین "سراڈمنڈ۔ برسون آپ کی پچیسوین سال گرہ ہی کنٹربری مین جسقدر سوانح عمریان محفوظ ہین وہ آپ کے ملاحظہ کیواسطے نکالی جاہین گی"۔

بس اتنا کہکے وہ صورت تو غائب ہوگئی۔ سراڈمنڈ کو ماسٹر ٹموتھی کی تاریخ کا خیال آیا اور یہ بھی یاد آیا کہ جب انکے حالات پڑھے گئے ہین تو میری خواہش تھی کہ کچھ اور تفصیلی حالات اونکے معلوم ہوتے تو اچھا تھا۔ اب اوسکا موقع آیا ہے اور ہمارے خاندان کی قسمتین بھی ایک عجیب طرح سے انکی ذات کی وابستہ ہین بھلی ضرور چل کے کاغذات دیکھنا چاہیئے۔ غرضکہ یہ سوچ کے کوچ برجالیئے۔ بقیہ شب اچھی طرح سے نیند نہ آئی اور صبح آٹھ بجے سواری تیار ہونے کا حکم دیا اور مکان کی مرمت تعمیر اور تبدل کی نسبت معمولی ہدایتین کرکے روانہ ہوگئے۔ دوپہر کے قریب لندن پہونچے۔ اور جیمس گیمبل کے ہان جاکر روزا سے ملے سب کو بخیریت اور خوش پایا ہان ایملیا ئن البتہ کسی قدر مضمحل تھی۔ لیکن اونکا شوہر بہت کچھ اوپر مہربان تھا اور زراسی بات مین خاطر کا لحاظ رکھتا تھا سراڈمنڈ نے کہا کہ اب تو مین کنٹربری جاتا ہون وہان ایک ضروری کام ہی پلٹ کے انشاء اللہ تقریب فرصت کرینگے۔ کیون روزا ہی نہ اجازت۔

روزا نے یہ سُنکے گردن نیچے جھکا لی۔

سراڈمنڈ۔ اتنے عرصہ مین برک شائر کی کوٹھی کی بھی بخوبی مرمت ہو جائے گی۔

المحاصل اپنی منسوبہ اور اوسکے اعزا سے رخصت ہوکے سراڈمنڈ کنٹربری کی جانب روانہ ہوگئے۔ دوسرے دن صبح کو سویرے وہان جا پہونچے وہی تاریخ انکی پچیسوین سالگرہ کی تھی شہر کی ایک مشہور سرا مین جاکر قیام کیا اور تھوڑی دیر آرام کے بعد اپنی کوٹھی جا پہونچے۔ قدیم دربان آقا کے آنے پر خوش مگر اس خیال سے کہ اس کوٹھی کے مالک دوبارہ اخیر وقت ہی آیا کرتے ہین رنجیدہ بھی ہوا۔ لیکن سراڈمنڈ کے قریب پہونچا اور دعائین دینے لگا۔ سراڈمنڈ بھی قدامت کے لحاظ سے اسکی بہت کچھ خاطر کرتے تھے۔ اونہونے اسکے تردد اور انتشار کو دیکھکے اطمینان دلایا کہ گھبرانے کی بات نہین ہے۔ جو کچھ خاندان کے مقدر مین ہی وہ آج تک ہوا اور میرے ساتھ بھی ہوگا۔ اور اسوقت بھی مجھے مقدر ہی یہان لایا ہے لیکن ابھی وہ میرا اخیر وقت نہین ہے جب کہ میرے بزرگ (کمبین ہون) یہان پہونچ جایا کرتے تھے۔

دربانے ساتوین کمرے کی کنجی حاضر کی اور یہ فوراً تن تنہا اوس جانب اوٹھ کھڑے ہوئے لاکھ کچھ تنہا مگر لشکر تھے۔ جسوقت قفل کھولا ہی اوسوقت ہاتھون مین کسی قدر رعشہ ضرور تھا۔ آگے بڑہکر دیکھا ایک میز بچھا ہے اور چھ کنجیان اوسپر اور رکھی ہوئی ہین۔ یہ سمجھ گئے کہ اس اشارے کا کیا مطلب ہے اور اگرچہ یہ جانتے تھے کہ سوا رنج و غم کے مضامین کے اور کیا ہوگا مگر اپنے خاندان کی مقدرات کی پابندی چارونا چار کرنا ہی تھی انہون نے خیال کیا کہ اب تساہل کو راہ نہ دینا چاہئیے جسقدر جلد ممکن ہو اس کام کو انجام دے کے فرصت حاصل کرو کنجیان اوٹھا کے پہلے کمرے کی طرف گئے اس مین سیکڑون برس گزر گئے تھے کوئی داخل نہین ہوا تھا یہ سر ہنری مارٹن بانی خاندان کا کمرہ تھا۔ پرانی وضع سے آراستہ ہر شئے قدیم۔ مگر مرور زمانہ سے کوئی چیز خراب نہین ہونے پائی تھی اوسی طرح جون کی تون رکھی تھی۔ ہان گرد البتہ جمع ہوتی گئی تھی۔ وہ بھی عجلت مین انہون نے اچھی طرح نہین دیکھی۔ جہان اور چیزین تھین وہان ایک گوشہ مین الماری تھی اور اوس الماری مین ایک قلمی کتاب رکھی تھی جسمین سر ہنری مارٹن کی پوری سوانح عمری مندرج تھی۔ انہون نے شان و شوکت کی خواہش کی تھی اور نصیب بھی ہوگئی تھی لیکن اسکے حاصل ہونے مین ایسی دقتین پڑین اسطرح کے خطرات کا سامنا ہوا وہ وہ زخم کھائے اور اسقدر مصیبتین جھیلین کہ دنیا مین شاید ہی کسی کو نصیب ہوئی ہون۔ اگرچہ یہ حالات بہت پست اور مختصر عبارت مین تحریر تھے۔ لیکن نتیجہ اخذ کرنیوالی طبیعت فلسفی اور فطرت انسانی پر غور کرنے والے کیواسطے دفتر کے دفتر تھے سر اڈمنڈ گھنٹہ بھر اوس کمرے مین رہے اور جب سب پڑھ چکے تو انکو یقین ہوگیا کہ شہرت حاصل ہونے مین فی الحقیقت آدمی کو خوشی نہین نصیب ہوسکتی۔

سر جان مارٹن دوسرے کمرے مین مرے تھے۔ انہون نے بھی اپنے تمام واقعات زندگانی قلمبند کیے تھے انکو شہرت علمی مرغوب تھی۔ تجربہ نے انکو بتا دیا تھا کہ اس خواہش کے پورے ہونے کیواسطے فلاکت۔ افلاس۔ ناداری اور مفلسی لازمی ہے مداح اور قدردان تو ہزار ہا پیدا ہوجاتے ہین مگر اونکی تعریف کس کام کی۔ نہ دل کو چین دیتی ہین نہ محتاجی سے مستغنی بناتی ہین۔ ہر وقت فکر جان فرسا کا سامنا رہتا ہے۔ اطمینان قلب نصیب نہین جب دیکھو کوئی نہ کوئی حاجت پریشان کیئے ہوئے ہے معمولی محنت مزدوری پر غیر بسر کرنے والا انسے لاکھ درجہ اچھا ہوتا ہے اور خوشحال رہتا ہے یہان بھی گھنٹہ بھر ٹھہرے اور اس یقین کو لیکر اوٹھے کہ علمی شہرت بھی طمانیت خاطر اور دلی مسرت نہین پیدا کرسکتی تیسرے مین سر اسٹیفن مارٹن نے انتقال کیا تھا انکی تمنا

دلی یہ تھی کہ جین آرام سے اپنے گھر پر بیٹھے عمر بسر کرین بیوی بہت ہی نیک خوش خلق محبت والی ہو - اور دوست دوستی کے پکے تھے لین مگر افسوس یہ دونون گل بھی بے خار نہ نکلے بیوی کے ساتھ نشہ محبت مین رشک ہمیشہ عیش تلخ کرتا رہا اور دوستون کو جب کبھی ضرورت ہوئی یہ اپنی فیاضی اور فراخ حوصلگی سے ہمیشہ کام آتے پریشان حالی اور درماندگی مین سدا استقدر دستگیری کرتے تھے کہ عسرت مین بسر ہوتی تھی - انکے حالات پڑھنے سے عبرت ہوتی تھی کہ اسطرح بھی خوشی کی تمنا کرنا محض نادانی ہے -

بوڑھا لمبرٹ اوس کمرے مین صرف ہوا جسکے دروازے پر تمیس مارٹمر کا نام تحریر تھا - انہون نے اپنے باپ کی عسرت سے دنیا کا تجربہ اوٹھایا تھا اور یہ خواہش کی تھی کہ اپنے عزائم مین ہمیشہ کامیاب ہوا کرین - اسکی بدولت دولت وافر ضرور جمع کی مگر طرح طرح کے عوارض انکو عمر بھر ستاتے رہے یہانتک قوی ہوگیا - صورت بگڑ گئی جو کوئی دیکھتا نفرت کرتا حتی کہ شاہدان بازاری تک جو بالکل بندۂ زر ہوا کرتی ہین وہ بھی انکی صورت دیکھکر کراہت کرتی تھین - بیمار رہنے سے آدمی چڑچڑا ہو ہی جاتا ہے خفیف خفیف سی بات پر لڑتے تھے غذا بھی کبھی مارے پرہیز کے اچھی نصیب نہوتی اولادون کے منافع کمانے کے مضمون سے سینہ ہمیشہ فگار رہتا غرضکہ جتنی باتین دولت سے لطف اوٹھانے کی تھین سب سے یون ہی محروم رہے اور انکے حالات سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ اگر ہم اپنی تمام تدبیرون مین کامیاب بھی ہوتے رہین تب بھی ممکن ہے ایسی باتین پیش آئین جن سے دل کی مسرت ایک لمحہ بھی نہ حاصل ہوسکے -

نواب جوزف مارٹمر جنہون نے پانچوین کمرے مین رحلت کی تھی اپنے والد کی یہ حالت دیکھکے صحت اور تندرستی کے خواہان ہوے تھے انہون نے اپنے قوائے جسمانی ہاتھ پانون کے بہروسے پر وہ حرکات بیہودہ - عیاشی - اوباشی - شرابخواری اور ہر طرح کی بے اعتدالی اختیار کی جسکے عوض عمر اور بدن مین بیٹھ لگا دولت اوڑ گئی اور آخر عمر مین نان شبینہ کو محتاج ہوگئے جانداد مہاجنون کے ہاتھ رہن ہوکے سب کی سب نکل گئی اور یہان تک نوبت پہونچی کہ جب کچھ اعزا اور احبا نے ہاتھ پانون کا صدقہ دیدیتے تو شام کو روکھی سوکھی نصیب ہوتی - انکے حالات پڑھکے سر اڈمنڈ کو یقین ہوگیا کہ اس دنیا مین کوئی خوشی نیش غم سے خالی نہین حتی کہ صحت اور تندرستی جسکو کوئی خرچ نہین کرا سکتا - کوئی چیز انہین سکتا وہ بھی بعض صورتون مین باعث صدزحمت ہوجاتی ہے چھٹا کمرا سر ولیم مارٹمر کا تھا - انہون نے دنیا مین دولت کو ذریعہ مسرت سمجھا تھا مگر انکو سب کی طرح

سے ہمیشہ بدگمانی رہی کہ ایک لمحہ دل کو چین نصیب نہوا۔ کیسا ہی سچا بے ریا دوست ہو انکو ہمیشہ یہی شبہ رہتا کہ کسی نہ کسی غرض سے ملتا ہی۔ راتون کو گیرون قاتلون کو خواب مین دیکھا کرتے۔ ہر لمحہ دولت کی حفاظت کی فکر رہتی۔ غیر خیرات مین کوڑی خرچ نہ کرتے اور ہر شخص کو خود غرض اور خود مطلب ہی جانتے تھے۔ نوکرون پر اعتبار نہ متوسلین اور متعلقین پر کوئی اطمینان۔ ہر شخص کی طرف سے مشکوک مشتبہ۔ ہنوز انکے حالات ختم بھی نہ ہوئے تھے کہ سر اڈمنڈ پر حالی ہوا کہ اس دنیا مین دولت اور مسرت کا ساتھ غیر ممکن ہی۔

اب دوپہر پر دوبج گئے تھے مین پڑھتے پڑھتے تھک بھی گئی تھے۔ چنانچہ یہ ساتوین کمرے مین جاکے آرام کرسی پر لیٹ گئی اور اپنے خاندان کے گزشتہ حالات پر اسطرح غور کرنے لگے "ان سب کے حالات پڑھنے سے ثابت ہوگیا کہ اس دنیا مین خوشی اور مسرت تلاش کرنا بالکل نادانی ہی۔ لاکھ جتن کرو مگر یہ میسر نہین آسکتی۔ افسوس جسطرح ان لوگون کی نسبت ناکامی کا جملہ آخر مین لکھا گیا ہی اسی طرح میرے کمرے کے دروازے پر بھی لکھا جائے گا" اس بات کا خیال آتے ہی دفعتہً اوٹھ کھڑے ہوئے۔ باہر نکل کے اپنے کمرے کے دروازے پر نگاہ دوڑائی۔ اور عبارت کا خاکہ ذہن مین کھنچ گیا تاکہ وہ عبارت خود بخود نظر کے سامنے آگئی۔

"سر اڈمنڈ مارٹمر نے ۱۰ ستمبر ۱۳۰۸ء کو پچیس برس کی عمر مین انتقال کیا۔

انہون نے عام معلومات کو پسند کیا تھا۔ مگر اوسپر بھی خوش نہ رہے"

اسکو دیکھتے ہی چونک پڑے۔ جھجک کے پس پشت کی دیوار تک ہٹے۔ اور پہلے سے اس عبارت کو قلم غیب سے لکھا ہوا دیکھ کے سناٹے مین آگئے۔ گویا جیتے جی مرگئے۔ بے حس و حرکت دیر تک ساکت و صامت کھڑے رہے پھر آنکھ اوٹھائی اور عبارت پر نظر کی۔ فی الجملہ حواس درست کرکے کمرے مین بیٹھے طرح طرح کے روح فرسا اور دلخراش خیالات مین مستغرق ہوگئے۔ نہین نہین ابھی وہ گھڑی نہین آئی ہی۔ یہ وقت آخری نہین ہوسکتا۔ ابھی کیونکر ہوسکتا ہی۔ ابھی بہت سے کام ادھورے پڑے ہین زندگی سے دل نہین سیر نہ مرنے کو جی چاہتا۔ یا اللہ مینے کون ایسا گناہ کیا ہی۔ یہ عمر۔ یہ سن اور یہ موت! نہین نہین۔ ابھی نہین۔ کیا سچ مچ میری زندگی اتنی ہی تھی۔ کیا یہی آخر وقت ہی۔ کیا دنیا مین دیکھنے۔ چلنے پھرنے ہوا کھانے۔ سوچنے سمجھنے۔ محبت کرنے کا آج ہی خاتمہ ہوجائیگا۔ رات کے بارہ بجتے بجتے یہ جسم بیجان بے حس و حرکت۔ خاک کا ڈھیر ہوجائیگا وا یہ کیونکر ممکن ہی۔ نہین نہین ہرگز نہین۔ این۔ اچھا خاصہ بھلا چنگا۔ کوئی بیماری نہ عارضہ۔ نہ مرگ

مفاجات کے کوئی آثار۔ کوئی روگ ایسا بھی نہین جس سے مین کچھ بھی ضعیف و ناتوان ہون۔ اُنگلی تک نہین دکھتی یون موت کہان سے آسکتی ہی"

اسی قسم کے خیالات دماغ مین گونج رہے تھے۔ شدت رنج و غم یہان تک بڑھی کہ انہون نے اپنے دونون ہاتھون سے منھ چھپالیا۔ گویا روح قالب سے پرواز کرنے کو تھی۔ بالکل انکی کیفیت اسوقت اس مجرم کی تھی جسکے سامنے پھانسی کھڑی ہو۔ لوگ اوسے کشان کشان لئے جاتے ہون اور اوسکو یقین ہو کہ بس کوئی دم مین لوپ چڑھایا گیا۔ آنکھین بند کیین اور حوالہ دار ہوے۔

ایک دفعہ گھبراکے انہون نے سر اوٹھایا۔ دیکھتے ہین سامنے ماسٹر موتی کی صورت کھڑی ہی۔ جھلائے ہوے تھے ہی۔ بے محابا پکار اوٹھے "ارے تو یہان موجود ہی۔ کیون۔ تو تو کہتا تہا مین اس خاندان کا ہمہ تن بہی خواہ۔ خیر طلب ہون"

(یہہ کہکے اوس کی طرف ہاتھ بڑھایا) کیون اسی لئے مجھے فقرہ دیکر بلالایا کہ اب میرا آخری وقت ہی۔

روح۔ (غمگین لہجہ مین) آپکو اتنے تجربے سے یقین ہوگیا ہوگا کہ اسطرح دنیا کی معلومات سے خوشی میسر نہین آسکتی۔ پھر جب انسان نے دیکھ لیا کہ سب پاپڑ بیلے۔ سب جتن کئے۔ کوئی بات اوٹھا نہ رکھی۔ اور اوسپر بھی خوشی نہ حاصل ہوئی تہی نہوئی۔ تو زندگی فضول ہی۔ جینا عبث ہی۔ اب جی کے کیا کیجئے گا۔ آپ کا یہہ حال کہ آپ اسپر بھی نہ چیتے۔ آنکھون سے پردہ نہ اوٹھا۔ خواب غفلت سے نہ بیدار ہوے۔ ابھی تک میٹھی نیند سوتے ہی ہین۔ پھر فرمائیے کون چیز آپکو بیدار کرسکتی ہی۔

سر اڈمنڈ یہ سنکے بصد حسرت و یاس کف افسوس ملنے لگے اور گویا ہوے "تو سچ مچ اب ہم چند گھنٹون کے مہمان ہین۔ پھر مرجامین گے"۔

روح۔ ٹھیک آدہی رات کو اپکی جسم سے روح مفارقت کرجائیگی۔ دیکھئے۔ جسوقت یہ سامنے والے گرجے کی گھڑی ٹھیک بارہ بجائیگی۔ اوسیوقت آپ کا کوس رحلت بجگا۔

سر اڈمنڈ۔ اچھا یہہ تو بتاؤ۔ آخر کسطرح مرین گے موت کی کیا صورت ہوگی۔ بس اسیطرح بیٹھے کے بیٹھے رہین گے۔ اور جان بس سے نکل جائیگی۔ یا جیسے دنیا مین جیلے ہوتے ہین ایسا کوئی ظاہری سبب بھی ہوگا۔

روح۔ مین نے تو آپسے پہلے کہدیا تہا کہ آیندہ کی خبرین نہین بتاسکتا۔ اگر کچھ کہہ سکتا ہون تو صرف اتنا کہ اوسوقت تک آپ زندہ رہین گے۔ پھر اوسکے بعد نہین جی سکتے۔

سر اڈمنڈ ایسے وقت مین اس روکھے جواب پر نہایت ناخوش ہوئے اور بولے "تو تمہاری بخشی ہوئی نعمت

کا بیکو ہے۔ جان ستان آفت ہے" جان لیوا۔ جان لیوا۔ افسوس ہمنے کیون اس بات کو منتخب کیا تھا۔ اسکے بغیر میرا کیا بگڑتا۔ اگر آج کوئی اور بات ہوتی تو ہوٹی دنیا کی ہوا اور رکھا لیتا۔ افسوس صد افسوس۔ بڑی چوک ہوئی۔"

روح۔ حضرت سنئے۔ اصل بات یہ ہے کہ اس دنیا کی ہر بات مین کوئی نہ کوئی زبان ضرور ہے۔ ہان ایک امر تھا۔ مگر آپکو اوسکا خیال ہی نہ آیا۔ اور نہ آپکے اتنے بزرگون نے اوسکو پسند کیا۔ وہ اگر آج ہوتا تو بلاشبہ اصلی خوشی دیتا۔ وہ ایسا امر ہے کہ اوسکے آگے عداوت دشمن بے اثر۔ تاوک غم و سنان رنج کند۔ جام حیات بجائے زہر کے انگبین سے لبریز ہوتا۔ اپنی ذات کو لطف ملتا اور دوسرے بنی نوع شاد کام ہوتے آج وہ نعمت عظمی میسر ہوتی۔ کہ دنیا مین جسکی تمنا مین لوگ سر سے زمین کھودتے ہین اور نصیب نہین ہوسکتی۔ لیکن افسوس ہے تم سبکو تنگ چشمی نے صحیح اندازہ ہی نہ کرنے دیا کہ تمکو کسقدر قوت حاصل ہے۔ پست حوصلگی نے اختیارات کی قدر نہ کرنے دی۔ تم بالکل اون سلاطین بلند نظر و خود پسند سے مشابہ رہے جنکا یہ حال ہے کہ تاج و تخت شاہی نصیب ہوتے ہی علو مرتبت۔ وسعت اختیارات کے اطمینان پر صرف تظلم۔ تحکم سطوت و جبروت۔ رعونت خودرائی کی فکر رکھتے ہین باقی ملک کی فلاح۔ رعیت کی بہبود۔ خلائق کے نفع کو بالکل صفحۂ خاطر سے بھلا دیتے ہین۔ پس اسیطرح تم لوگ یکے بعد دیگرے جو کچھ انتخاب کرتے گئے وہ خود غرضی سے گندہ اور خود پسندی سے آلودہ تھا اور اوس مین بجز نفس پرستی کے اور کچھ بھی نہ تھا۔ تمنے اوس بلند حوصلگی اور وسعت نظر کو دخل ہی نہ دیا جس سے یہ عطیہ تمہارے حق مین برکت عظمی ہو جاتا۔

سراڈمنڈ نے مضطرب ہوکے پوچھا "اچھا بتاؤ۔ وہ کون بات تھی جس سے اصل انفراح حقیقی مسرت اور سچی خوشی نصیب ہوتی"

ٹوٹھی۔ ہان تو مین آپکو ابھی بتائے جاؤنگا۔ چند لمحے آپ کی حیات مستعار مین اور باقی ہین۔ مگر کیا اس فرصت قلیل مین اوسپر آپ کاربند ہوسکین گے۔

مرگ کیجانب اشارہ سنکے سراڈمنڈ کو مارے خوف کے جھرجھری آگئی۔ سناٹے مین آگئے اور زیر لب بولے "جو آپ کی مرضی ہو مین ہمہ تن تعمیل کو حاضر ہون"

ٹوٹھی۔ جن لوگون سے آپسے سابقہ رہا ہے۔ یا جنکا حال کتاب التاریخ مین پڑھا ہے۔ اونکا حال اور عہد سے آپکو نہین معلوم۔ ضرور آپکا جی چاہتا ہوگا کہ جو کچھ دنیا مین گزری ہے یا جو کچھ آئندہ گزرے وہ سب آپکو معلوم ہو جاے۔ چونکہ اوس تعلق کی وجہ سے جو مجھے آپکے ساتھ ہے

ہین کسیقدر اونکے مقدر سے آگاہ ہوگیا ہون - لہذا اونکی حالتین پیش نظر کرسکتا ہون لے دیکھتے جاؤ -
یہ کہکر مُومتی نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور سارا کمرہ نہایت تاریک ہوگیا - چارون طرف اندھیرا گھپ - صرف اوس میز کے قریب جسپر کتاب القاکی الماری رکھی تھی خفیف سی جھلملاتی ہوئی روشنی نظر آئی - اور وہ الماری ایک میجک لینٹرن یا جادو کی لالٹین بن گئی - اوسپر نقشے اور تصویرین اس عالم کی واقعات کو مرقع کمال تصریح اور تفصیل کے ساتھ بلاکم و کاست ہوبہو دکھائی دینے لگے - اس تماشے کو دیکھکے سراڈمنڈ ایسے متحیر اور متعجب ہوے کہ موت کا خیال ذہن سے بالکل جاتا رہا - اور یکسوئی خاطر کے ساتھ سیر مین محو ہوگئے -

دیکھتے کیا ہین کہ سب سے پہلے ایک جنازہ نکلا ہی - بہت آہستہ آہستہ جنازہ جارہا ہی - ہر شخص کے چہرے سے رنج و غم - اضمحلال - ظاہر ہی - مگر کوئی پیشوا سے مذہبی ہمراہ نہین - جاتے جاتے ایک چوراہہ ملتا ہی - وہان ایک قبر کھدی ہوئی موجود ہے - اسی مین میت دفن ہوگی - اس شخص نے خودکشی کی ہی - اور مذہب عیسوی کے فقرے کے مطابق پادریون نے تجہیز و تکفین - اور گرجہ قبرستان مین جگہ دینے سے صاف انکار کردیا ہی - یہ جو لوگ جنازہ والے ہین انہون نے ترس خدا سے یہ بار اپنے کاندھون پر اوٹھایا ہی محض حسبتہً للہ -

یہ بھی بندہ خدا تھا - اور ایک دن سبکو بھی مرحلہ پیش آنا - مردہ بدست زندہ ہوتا ہی - اپنی کرنی - اپنی بھرنی - اپنے اپنے اعمال اپنے اپنے ساتھ - اصل شخص تو چلا گیا - اب تو وہ خاک باقی ہی - جو چاہو سلوک کرو - چاہو اچھی طرح دفن کفن کرو - چاہو بے گور و کفن طعمۂ زاغ و زغن ہوئے دو - پس چند بندگان خدا کو ایسے ہی خیالات نے آمادہ کیا ہی کہ حتی الوسع عزت آبرو میت کو اول منزل پہونچائین اب تابوت لوگون نے کاندھے سے اُتار کر - زمین پر رکھا - سراڈمنڈ نے دیکھا اوسکے تختے پر لکھا ہی

"اڈگر پرسی" —

پھر دوسری تصویر ایک کمرے کی نظر آتی ہی - اس مین ایک مریضہ بستر پر پڑی کراہ رہی ہی - اعزا - اقربا - پزمردہ - اور داس غمزدہ - باآہ سرد و دل پر درد - چشم پرنم پٹی کے پاس بیٹھے ہین ایک شخص مسیحی وضع سے پایا جاتا ہی کہ طبیب ہے - مریضہ کے پاس آتا ہی - اور چہرے اور نبض کو غور سے دیکھکے ایک آہ کے ساتھ گردن ہلاتا ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ "بس کام تمام ہے" یہ سنکے فوراً ہی سے لوگ مصروف گریہ و بکا مشغول جزع و فزع ہوتے ہین - سراڈمنڈ میت کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہین - ابھی روح نے جسم چھوڑا ہی گویا خواب ناز ہی - وہی بھولی بھولی صورت

وہی پیاری پیاری شکل۔

ہائے ہائے۔ واحسرتا۔ واصیبتا۔ یہ تو وہی روزا ہی جسکی پیاری صورت کی تصویر صفحۂ دل پر نقش ہی جسکی صورت اور سیرت کے ہزار جان سے عاشق و شیدا تھے۔

اس بستر مرگ پر داھنے ہاتھ کے قریب ایک اخبار پڑا ہی۔ معلوم ہوتا ہے مریضہ کے ہاتھ سے ابھی چھوٹ گرا ہی۔ اسکے سر صفحہ پر جلی قلم سے لکھا ہے۔

"سر اڈمنڈ مارٹمر کی وفات حسرت آیات"

اس اندوہناک منظر کے بعد ایک اور سمان دکھائی دیا۔ یہ تیر غنیمت تھا۔ ایک خوشنما کمرہ سجا سجایا نظر آیا۔ انہون نے پہچانا کہ اوسی عمارت کا بڑا کمرہ ہی جس مین نواب ڈلارو رہا کرتے تھے۔ اور جو اب میم اسٹیول صاحبہ کے قبضے مین ہی۔ آتش دان۔ روشن ہی۔ آگ دھکا دھک جل رہی ہے۔ شمعلون کی روشنی سے کمرے کی ہر چیز پر نیا روپ پیدا کر رکھا ہے۔ میز۔ کرسی۔ دنگل۔ کونچ شیشہ آلات۔ گلدستے۔ حتی کہ در دیوار سقف و بدار جگمگا رہے ہین۔ اور ایک سن رسیدہ۔ نیک سیرت۔ نیکبخت سامنے بیٹھی ہوئی ہین۔ بشرے سے عیان ہی کہ نہایت اطمینان قلب اور تسکین خاطر میسر ہی۔ اگرچہ عمر ڈھل چکی ضعیفی کے آثار نمایان ہین۔ مگر صورت پہچانی جاتی ہے کہ میم اسٹیول ہی ہین۔

دفعتہ دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت جوان۔ جنرل کی وردی پہنے داخل ہوا ہے۔ اور آتے ہی لیک کے اس ادب۔ جوش محبت اور پیار کے ساتھ آغوش مادر مین آیا۔ جو ایک سعادت مند اولاد کو شایان ہے۔ میز پر ایک خط بھی نظر آتا ہی۔ اوسپر میم اسٹیول کا نام لکھا ہوا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ میم صاحب نے دوسری شادی نہین کی۔ اتنی عمر پائی ہی۔ دولت ثروت ہاتھ آئی مگر یہ عصمت سرشت اپنے شوہر کا نام لیے بیٹھی رہی ہین۔

اسکے بعد پھر منظر تبدیل ہوا۔ اور صوبہ پیڈمانٹ کے ایک اجڑے پچڑے گاؤن مین ایک سادی سی جھونپڑی دکھائی دی۔ اوس سے زراہٹ کے کوہ آلپس کی چوٹیان برف سے ڈھکی ہوئی سامنے نظر آرہی ہین۔ دامن کوہ مین کوسون تک سبزہ زار پھیلا ہوا ہے جہان تک نظر جاتی ہے۔ گھاٹیان اور میدان لباس زمردین سے آراستہ ہین۔ جھونپڑی سے کچھ ہی دور ایک چھوٹا سا جو بی گرجا ہے جو ایک مجرہ توڑ پھوڑ کے بنالیا گیا ہے۔ صلیب کے آگے ایک عورت رکوع مین ہے۔ اگرچہ اس عابدہ کی ادھر پشت ہے اور چہرہ نہین دکھائی دیتا۔ مگر جس الحاح و زاری سے دعا مانگ رہی ہے اوس سے صاف ظاہر ہے کہ کمال خضوع اور خشوع کے ساتھ

مصروف عبادت ہی۔ اس عورت کی دیر تک یہی حالت رہی۔ پھر اس سے فراغت کر کے جھوپڑی کو چلی ہے۔ اب اسکی صورت اچھی طرح دکھائی دیتی ہی۔ سر اڈمنڈ نے پہچانا۔ یہہ تو وہی پالن بینے سرنی زن بازاری کی بیٹی ہے۔ اللہ اللہ اکیا زمانے کی نیرنگیان ہین۔ کہان رنڈی کی جھوکری۔ قہوہ خانے کی ساقن۔ اور خدا جانے کیسی گناہگار۔ اور اب کیسی پرہیزگار۔ جو دل ہزارہا وساوس شیطانی کا مہمان سرا تھا۔ کیسا عبادت حق کا خلوت خانہ بنا ؎

ببین کرامت بت خانہ مرا اے شیخ
کہ چون خراب شود خانہ خدا گردد

پھر سین بدلا۔ اور ایک اور بستر مرگ پیش نظر ہوا۔ اسپر ایک عورت شدت کرب سے کراہ رہی۔ سکرات مین۔ دم توڑ رہی ہی۔ نفس لوامہ کے تازیانون سے حد کی بے چینی ہی۔ کسی کروٹ کسی پہلو قرار نہین۔ اعصاب کھنچ کھنچ کے ہاتھ پاؤن۔ چہرے۔ کمر پشت کی رگ رگ توڑے ڈالتے ہین۔ ابرو کھینچکر پیشانی پر پہونچے ہین۔ مرغ سرغ دیدے اولٹ کے حدقہ چشم سے باہر نکلے پڑتے ہین۔ کان ٹیڑھے ترچھے ہوکے اپنی جگہ چھوڑ چکے ہین دہانہ پھٹ کے تا بناگوش پہونچا ہی۔ زبان مُنہ سے نکل پڑی ہی۔ سر گردن سے جا ملا ہے۔ کبھی جسم کمان کیطرح پشت کیطرف خمیدہ۔ کبھی ہلال کی صورت ایک پہلو کو جھکا۔ غرضکہ رگ رگ سے جان نکل رہی ہی۔ مگر نکلتی ہی نہ ٹھہرتی ع

عجب طرح کا الٰہی عذاب ہے اسپر

کروٹین بدلنے۔ ادھر اور دہر لوٹنے سے صورت کی جھلک دکھائی دیتی ہی سر اڈمنڈ چہرہ دیکھ کے پہچان گئے۔ کہ یہ وہی ہینچے کی خالہ میم لکارج ہی جس نے بہو کی جلن مین بیٹے کی جان لی تھی۔ یہ سین بھی نظرون سے غائب ہوا۔ اب دفعتہً جرمنی کی ایک دارالعلم کا بڑا کمرہ نظر آیا۔ اسمین طلبہ کثرت کے ساتھ جمع ہین اور نہایت توجہ اور ذوق وشوق سے ایک برگزیدہ اور محترم عالم کا خطبہ سُن رہے ہین۔ سامنے میز پر ایک لاش اور ایک ٹھٹری انسان کی رکھی ہوئی ہی۔ دوران خطبہ مین حالم صاحب کچھ ادویہ پچکاری کے ذریعے سے لاش مین داخل کرتے جاتے اور ٹھٹری بڑھاتے جاتے ہین کہ ان ادویہ کا اثر کمان کمان اور کس کس عضو مین پیدا ہوتا جاتا ہی۔ خطبہ ختم ہوتا ہی۔ طلبہ رخصت ہوتے ہین۔ خطیب صاحب ممبر سے اترتے ہین سر اڈمنڈ انکی مشین صورت دیکھ کے پہچانتے ہین۔ یہ تو وہی ڈاکٹر صاحب ہین جو انکے ساتھ جیل خانے مین بجرم قتل انسان اسی غرض سے محبوس کئے گئے تھے کہ آیندہ انسان کی بناؤن مین طبیعت جاری نہ صرف کر سکین۔

یہ نقشہ بھی بدلا ایک مکرہ نہایت درجہ آراستہ اور پیراستہ سامنے آیا۔ آتش دان کے پاس ایک معمر اور متین صاحب بیٹھے ہوئے اخبار ملاحظہ کر رہے ہیں اور ایک ادھیڑ سی میم صاحب ناک چوٹی گرفتار۔ چیتھڑوں سے بیزار۔ بہت جز بز۔ منہ بنائے چین برجبیں۔ ایک ماماں کا حساب کر رہی ہیں۔ یہ کم بخت آفت زدی دربان سے ٹانک گئی تھی۔ اسی مارے برطرف کیگئی۔ میم صاحب نے تنخواہ حوالہ کی ہے۔ یہ منت کر رہی ہے کہ ایک چٹھی ہی دیدیجئے آپکا نام لیکے دوسری جگہ بلاسے کما کھاؤنگی۔ مگر جواب دیا گیا ہے کہ تم اس لائق نہیں۔ اور اگر چٹھی دیجائیگی تو تمہاری سارے کرتوت اوس میں لکھ دیئے جائیں گے۔ ماماں لاکھ لاکھ گڑگڑاتی۔ خوشامد درآمد کرتی ہے مگر ایک شنوائی نہیں ہوتی۔ آخر بار بار یہ بدبخت کھسیانی اور مایوس ہوکے جی میں ٹھان لیتی ہے کہ گھر جاکے کسیکو منھ نہ دکھاؤنگی اور وہاں سے بصد حسرت و حرمان نکلتی ہے۔ ان لوگوں کی صورتوں سے سراڈمنڈ پہچان لیا۔ صاحب تو جیمس کیمبل ہیں۔ اور یہ بدمزاج سنگ دل بی ایملا ہیں۔

پھر تصویر بدلی۔ دوسرا سماں دکھائی دینے لگا۔

ایک گڑھی کو ایک فوج قہار گھیرے پڑی ہے۔ اندر سے محصورین نہایت جوش و خروش کے ساتھ سربکف ہوکے مقابلہ و مجادلہ کر رہے ہیں۔

یہ رنگ دیکھکے سراڈمنڈ کو پہلے تو حیرت ہوئی یہ معاملہ کیا ہے۔ پھر خود بخود جی بولا۔ ہو نہو کیول کانتی کی گڑھی ہے اور حملہ کرنے والی فوج اون پہاڑی جرگوں کی ہے جو کارنیوالا میں شہنشاہ اسٹریا سے باغی ہوگئی ہے۔ اور اب صوبہ بہار میں لوٹ مار قتل و غارت کرتی۔ اودھم مچاتی پھرتی ہے۔ یہاں بھی گھس آئی ہوگی۔ اسی سے کیول کانتی کی رانی سراسیمہ و پریشان شوہر کو لیکے اس گڑھی میں پناہ گزین ہوئی ہونگی۔ یہ بھی دیکھا کہ باغیوں کی فوج اُن سلحہ سے مسلح ہے جو سولھویں صدی میں استعمال ہوتے تھے۔ اوپر سے فلیتوں کی گولی کچھ بھی اثر نہ کرسکتی تھی۔ اب فوج گڑھی کی دیوار و پھاٹک پر چڑھ گئی۔ پھاٹک کھل گیا۔ یلغار حملہ کرکے گھس پڑی۔ اور لوٹ ہونے لگی۔ جو کوئی ملا ہے بیدریغ تیغ ہو رہا ہے اسے لیجئے اب اوس میں آگ لگادی ہے۔ دھڑا دھڑ جل رہی ہے۔ آسمان فرساشعلے بلند ہو رہے ہیں۔ راجہ صاحب یعنی مسٹر جیمک مارکے ہاتھوں کے طوطے اوڑے ہوئے ہیں۔ بالکل مایوس ہیں۔ اب کوئی صورت بچنے کی نظر نہیں آتی۔ خود بھی مارے جائینگے۔ اور رانی صاحبہ کے دشمنوں کی بھی خیریت نہیں دوسری طرف رانی صاحبہ پریشان و مضطر۔ بال کھولے۔ زار قطار روتی ہوئی کمرے کمرے پڑی پھرتی فوج کو بڑھاوے دے رہی ہیں۔ ہاں میرے شیرو۔ گھبرانا نہیں۔ جی مضبوط رکھو۔ قدم پیچھے ہٹانا

مردون کا کام نہین - بس اکدفعہ کیدان ہو کے انکی دشمن پر ہلہ کردو -
اتنے مین راجہ صاحب آکے خبر دیتے ہین کہ معلوم ہوتا ہی لڑائی بگڑ گئی - دشمن نے غلبہ پایا - وہ دیکھو باغیون کا سرغنا کچھ لوگون کو ساتھ لیے سامنے چلا آرہا ہی - ہو نہ ہو اسکی نیت قید کرنے کی ہے -
عورت پھر عورت ہی - رانی بیچاری یہ سنتے ہی راجہ سے چمٹ جاتی ہی - ای لیجیے! بتو سرغنا سری پر آن پہونچا ہی - راجہ سے دو دو ہاتھ ہونے لگے - بڑی چستی اور پھرتی سے اب سرغنا چوٹ کھا کے گرتا ہی - اور راجہ جیٹ اوسکا خود جسمین پر لگے ہوے ہین - اپنے سر پر رکھ لیتا ہی - یہی باغیون کا افسر کی پہچان ہی - اسنے اب رانی کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیا ہی اور باغیون کے اس طوفان بے تمیزی کے جم غفیر کو چیرتا پھاڑتا دھڑک نکلا جا رہا ہی - باغی سمجھتے ہین ہمارا ہی سردار تو ہی کوئی مزاحم نہین ہوتا - پھاٹک پر گھوڑا کھڑا ہے - باگ ڈور دیوار کی کھونٹی مین اٹکی ہوئی ہی - اوسنے گھوڑا کھولا - اور فوراً رانی اور آپ خانہ زین پر تھا - ہمیر جو کرتا ہی تو دونون یہ جا اور وہ جا - رانی بیہوش اوسکی آغوش مین پڑی ہی - مطلق خبر نہین - قسمت کہ مرلئے جاتی ہی - گھوڑا بھی وہ سریع السیر کہ زمین پر پاؤن ہی نہین رکھتا - ہوا سے ہمدوش - بجلی سے ہم عنان - اس بلا کا تیز رفتار کہ نظر کام نہین کرتی - بالکل چھلاوا - ابھی یہان تھا - ابھی منزلون دور - سوا گرد کے اور کچھ نظر ہی نہین آتا -
غرضکہ جاتے جاتے جولین ایلپس کی پہاڑیون کے ایک نہایت عمیق اور ہولناک غار کے کنارے تک جا پہونچے ہین - جیک مار کو اسکی مطلق خبر نہین - گھوڑا یکدفعہ چار ون پتلیان جہاڑ کے طرارہ جو بہتا ہی تیر کیطرح نکل گیا - غار کا دوسرا کنارہ لے ہی لیا تھا کہ قدم نہ جما اور مرکب و راکب سب قعر زمین مین - نیچے ایک نالہ بڑی تیزی زور شور سے بہتا ہے چشم زدن مین سبکو خس و خاشاک کیطرح بہالیگیا - غار نے خدمت قبر انجام دی چادر آب کا کفن ہوا - اور یہ جنازہ روان عزق بحر عدم ہوگیا - اور رانی کیول کانتی کو مرتے دم ایک بھگوڑے مجرم کی آغوش نصیب ہوئی -
اس سین کے بعد ایک اور سمان دکھائی دیا - یعنی ایک کمرہ نہایت آراستہ پیراستہ خوش سلیقگی کے ساتھ سجا ہوا - اور اوس مین ایک معمر بزرگوار بیٹھے ہین - لمبے لمبے سفید براق گیسو شانون پر پڑے ہوے - صبح پیری کی روشنی دور تک پھیلی ہوئی ہی - انہین کے قریب ایک نوجوان بھی بیٹھا ہے - اسکے بشرے سے فکر اور تردد مترشح ہے - اسی شخص کی ایک شبیہہ ایسی ہی حالت کی سامنے میز پر رکھی ہوئی ہے - نیچے نام لکھا ہوا ہے -
"انرا ایل سر ہربرٹ ممبر پارلیمنٹ"

اور لارڈ سی نورڈ کے نام کے لفافے بھی ادھر اور ادھر میز پر پڑے ہین۔
یہان پہونچکر یہ سیر تو ختم ہوئی اور طلسمی فانوس طرفۃ العین مین ایک خوبصورت سا کلیسا بن گئی اور اسکے اندر کا حصہ بخوبی نظر آنے لگا۔ ایک جید عالم فاضل قسیس ایک مسئلہ مذہبی پر اپنا اجتہاد بڑی قابلیت۔ لیاقت۔ فصاحت۔ اور بلاغت سے بطور خطبہ بیان کر رہا اور سلسلہ تقریر مین پاپائیون اور پراٹسٹنٹ دونون فریق کے مسائل شرعی متحد اور منطبق کرتا جاتا ہی۔ ایک خطبہ ختم ہوگیا۔ لوگ اوٹھ اوٹھ کے اپنے اپنے گھرونکو چلے ہین۔ دروازہ پر کلیسا کیجانب لوگ کاسے لئے کھڑے ہین۔ اومین دیندار کمال فیاضی اور فراخ حوصلگی سے روپیہ اشرفی ڈالتے جاتے ہین قسیس معظم بھی ممبر سے نیچے تشریف لائے۔ سراڈمنڈ نے صورت دیکھی اور پہچانا کہ مسٹر والٹر فرگسن ہین اب پھر اس فانوس کا نقشہ بدلا۔ بیرسٹر ون واقعہ مضافات پیرس دکھائی دیتا ہے۔ صبح کا وقت ہے۔ آفتاب نکلنے کے قریب ہی۔ راستے مین دونون جانب جو دو ستون قائم ہین اونپر روشنی آچلی ہی۔ اور ان ستونون کے بیچ مین ایک پھانسی کھڑی ہے۔ لوگ جوق جوق جمع ہو رہے ہین اب روز روشن ہوگیا۔ اور جلاد بھی آپہونچے۔ اسکے بعد ایک گاڑی دار کے پاس آکے ٹھہری مجرم باہر نکالا گیا۔ فوجی سپاہیون کا گارد گھیرے کھڑا ہے۔ اسکے ساتھ ایک پادری صاحب بھی ہین۔ مجرم کو تختے پر چڑھایا۔ پادری بھی اسکے قریب پہونچے۔ آہستہ آہستہ دعاے استغفار پڑھی۔ اوس غفور الرحیم کے عفو کی آس دلائی اور نیچے اوتر آئے۔ صورت سے سراڈمنڈ نے پہچانا کہ واہ وا۔ یہ تو وہی حضرت ڈبائی صاحب ہین جو بلوہ پیرس کے باغیون مین سے تھے۔ اب انکو فکر ہوئی کہ نہین معلوم یہ مجرم کون صاحب نکلتے ہین۔ کہ اتنے مین دیکھتے کیا ہین جلاد نے مجرم کو تختہ دار سے باندھکر ٹھیک تبر کے محاذی کیا۔ جلاد کھٹکا گرانا ہی چاہتا ہی کہ مجرم نے کسیقدر سر اوٹھایا۔ سراڈمنڈ نے دُنی کی صورت پہچانی اور اُدھر کمٹ سے تبر نے گرکے کام تمام کردیا اور مجرم بحیم واصل۔
اب اس ہولناک سیر کا آخری سین آیا۔ جسپر تمام باتونکا خاتمہ ہے۔ ایک عالیشان عمارت مین آگ لگی ہوئی ہے۔ چارون طرف آسمان فرسا شعلے بلند ہین۔ لمحہ بہ لمحہ پھیلی جاتی ہی۔ اور کوئی متنفس نظر نہین آتا جو اسکے بجھانے کی تدبیر کرتا ہو۔ ایکدفعہ ہوا کا نہایت تیز جھونکا آیا اور ایک سمت کسیقدر آگ ٹھہر گئی۔ سراڈمنڈ نے پہچانا یہ تو پیراسر خلام گردش ہی ساتون کمرے دھڑادھڑ جل رہے ہین۔ جھونکا نکل گیا۔ آگ اور بھی تیزی زور شور کے ساتھ بڑھی۔ اور دم بھر مین مارٹھر منزل کی کہنہ قدیم عمارت بالکل خاک سیاہ ہوکے راکھ کا ڈھیر رہ گئی۔

اب اسوقت طلسمی فانوس جس مین یہ سب تماشہ دکھائی دیتا تھا خود بخود دفعتہً گل ہو گئے - بالکل اندھیرا گھپ -

یہ گھبراکے کھڑکی کی طرف بھاگے - مگر دیکھا - رات ہو گئی ہے "- اوہ! بہت دیر ہوئی - خدا جانے کے گھنٹے اسمین گزر گئے - سارا دن اسی مین تمام ہوا "

انھین خیالات مین تھے کہ پھر موت کا ڈھڑکا ہوا - ارے - موت قریب آگئی! بس تھوڑی دیر اور زندگانی ہے - بڑی جلد عمر کٹ گئی - ہائے اب کیا ہوگا! این موت آجائیگی! جی مین بہت سہمے کمرہ قبر سے زیادہ ہیبت ناک معلوم ہونے لگا - اوسپر یہ اندھیری! انتہا کا خوف طاری ہوا - گھبراکے کمرے سے باہر نکل پڑے - غلام گردش تک گئے - جلدی سے روشنی لیکے زینے کی طرف بڑھے کہ جھٹ پٹ نکل جائین -

مگر نہ جاسکے - زمین نے پاؤن پکڑے - ہمت نے ساتھ چھوڑا - اوہ یہی جی مین آیا - چلو پھر اوسی کمرے کو - جیسے کسی نے زبردستی پھر واپس کر دیا ہو - غرضکہ پھر آئے - کمرے کے اندر قدم رکھا ہی تھا کہ خوف و ہراس مستولی ہوا - ڈرتے ڈرتے گھڑی پر نظر کی - افسوس سو فی دو ر ہو پہنچ گئی ہے! گیارہ بجکے پورے تیس منٹ آگئے ہین -

کل تیس منٹ زندگی باقی رہی!

"صرف تیس منٹ! نہین جی نہین! ایسی جلدی تو موت نہین آسکتی - نہ مرنے کو ابھی جی چاہتا ہے - ابھی بہت سے کام ادھورے پڑے ہین - اچھا یہان سے کہین بھاگ جائین - شہر تو قریب ہی ہے - حکام سرکاری کے پاس چلکر پناہ لین - یہان سے نکل کے فوراً کسی بڑے ڈاکٹر کو بلا کے پاس بٹھائین - بس پھر سب انتظام ٹھیک ہو جائیگا - کسی طرح کا کھٹکا نہ رہے گا - وہ آٹھون پہر موجود رہے گا - کوئی بیماری عارضہ پاس نہ پھٹکنے دیگا - بس جسطرح سے بنے جان بچاؤ - ابھی موت نہین گوارا - یون بیٹھے بیٹھے بے سروسامانی سے تو مر انہین جاتا - بھلا یہ کیونکر ممکن ہے - ہائے میرے مرنے پر پیاری روزا کا کیا حال ہوگا - روزا کیسی میرے ساتھ الفت رکھتی ہے - ہائے تو امید تھی کچھ دن اوسکے ساتھ عیش جیش منائین گے - روزا - ہائے روزا - میری نیک خصال - دنیا بھر سے بہتر - سرتاپا محبت - روزا - مین تجھکو اپنا مونس و غمخوار - ہمدم و ہمساز بنانے والا تھا - ع

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

افسوس - خدا جانے - میرے بعد تیرا کیا حال ہو -
ہائے ابھی میری عمر ہی کیا - یہ دن سن - یہ دولت - یہ شکل صورت - یہ شباب ——
نہین ہرگز نہین - ممکن نہین - یہ نعمتین - یہ چین - یہ لطف - دنیا کی بہار - ابھی تو نہین
چھوڑی جاتین "
انھین خیالات مین دس منٹ اور گزر گئے - کیا ستم ہے - کل بیس ہی منٹ زندگی رہی -
اور پھر وہ بھی کسکی - جسکی عمر کا یہ حال ہو کہ ایسے ایسے بیس کیا چالیس برس جینے کی امید تھی -
واحسرتا وہ بیس منٹ کے بعد یون دنیا سے اوٹھ جاے -
ہائے اسوقت اوس ٹکڑگدے کی حالت قابل رشک ہو جو گلیون گلیون کی ٹھوکرین کھاتا - جاڑے
پالے سے اکڑتا - بھوکون مرتا - افسوس وہ تو برسون جیے اور مجھے یون موت آئے -
وہ جم قیدی جو ساری عمر کالے پانی کی مصیبتین اور تکلیفین سہے گا مجھسے لاکھ درجہ بہتر ہے - وہ
کسی حال مین ہوگا - مگر اوسکو زندگی تو نصیب ہوگی -
سچ ہے زندگی کے آخری لمحے انسان کو کیسے پیارے ہوتے ہین -
اگر آج کوئی بیس برس اپنی عمر سے مجھے بخش دے تو مین اسوقت یہ کل دولت ثروت - عزت
آبرو - منصب - علم - فضل - حسن - صورت سب کچھ اوسکو دینے پر طیار ہون -
اچھا اگر بیس برس بہت ہون - تو دس ہی سہی - مجھے وہی قبول ہین - پر چاہے وہ دس سال بھی
ایسے مصیبت کے ہون - کہ ذلیل وخوار ہو کے جیل خانے مین کاٹنا پڑین -
اور جو یہ بھی بہت ہون - تو خیر پانچ ہی غنیمت ہین - اور وہ بھی ایسے کہ اگر سر سے زمین کھودنے -
تنگ و تاریک کانون مین کام کرنے - کھیتون مین مزدوری کرنے - ٹوکری ڈھونے - سڑک کوٹنے -
راستون گلیون مین جھاڑو دینے خاکروبون مین ملکے سڑک کی گندہ نالیان دھونے - بم پولیس کی
کرانچی ہانکنے کو ملین - تب بھی ہنسی خوشی سر آنکھون سے منظور -
پانچ نہ ملین - تو خیر چار سہی - چار بھی زیادہ ہون تو تین - مین بھی مجھے عذر نہین - وہ بھی بہت ہون
تو دو برس حتیٰ کہ سال ہی بھر سہی -
یون بیٹھے بیٹھے تو مجھسے جان نہین دی جاتی - بھلا کیونکر یقین آئے کہ ایسی جلدی موت آگئی ہے -
مین تو اسدم تک حارنہ بیماری سے آگاہ نہین - آجتک خدا کی عنایت سے انگلی تک نہین دکھی -
مین درد تک نہین ہوا - زکام تک نے نہین ستایا - کسی دن بخار تک نہین آیا -

کہین وہم ہی وہم نہو۔ شاید خواب ہوگا۔ بھلا یہ بھی کوئی بات ہے۔ لاحول ولاسب واہمہ ہے"۔
اس خیال سے دلکو کسیقدر تسکین ہوئی ڈھارس بندہی۔ فی الجملہ اطمینان ہوا۔ بشاشت آئی۔
اور سر اوٹھا کے دیکھا۔ بارہ مین صرف دس منٹ باقی ہین۔
"این کل بارہ منٹ اور حیات ہی۔ کیا سچ مچ دس منٹ کے بعد موت آجائیگی۔
کیا واقعی اتنی دیر تک خواب ہی دیکھتا رہا۔ اور اب جاکے آنکھ کھلی ہی! والد کے انتقال کیوقت
جب سے اس کمرے مین آیا ہون کیا ابھی تک اوس سے باہر نکلنے کی نوبت نہین آئی۔ این۔ وہ کتاب الفقا
والی الماری کدھر ہی! وہ طلسمی فانوس کدھر گیا۔ وہ بھی ندارد۔
بیشک ضرور یہ خواب ہی ہی۔ مگر معاذ اللہ۔ کیا ہولناک۔ ڈراونا۔ پر مہیب خواب ہی۔ توبہ توبہ
اسنے کسقدر پریشان کردیا ہی۔
ہان خوب یاد آیا۔ مین نے خواب مین یہ بھی تو دیکھا ہی کہ جیسے اتھالی کا خط۔ پاکٹ بک مین رکھ لیا ہے۔
اگر یہ سب واہمہ کی خلاقی ہے تو وہ خط کیون ہوگا"
فوراً جیب مین ہاتھ ڈالا۔ پاکٹ بک نکال کے ڈھونڈھنی لگی۔ بہت سے کاغذ نکلے اونمین اتھالی کی چٹھی
اور لکارج کی جعلی ہنڈیان سب موجود تھین۔
"ارے! تو پھر یہ خواب خیال نہین ہوسکتا۔ اچھا خاصہ عالم بیداری کا واقعہ ہی اسمین کوئی شبہہ
ہی نہین رہا۔
اے لو۔ ابتو پانچ ہی منٹ رہ گئے۔ ہاے ہاے کیا کرون موت کی گھڑی سر پہ آپہونچی۔ بس اب
کوئی دم مین خاتمہ ہے۔ یہان سے بھاگ جاؤن۔ اس منحوس مکان سے جاؤن۔ نہ یہان ہوگا۔ نہ موت
آئیگی۔ مگر اوٹھا نہین جاتا۔ جی بیٹھا جاتا ہے۔ کیسے کہون کہ موت ایسی قریب آگئی۔ مجھے یقین نہین
آتا۔ نہین نہین۔ ہرگز نہین۔ ابھی مین مرنے والا نہین"
اسی حال مین ایسا معلوم ہوا کہ کسی نے دروازے کو کھٹکھٹایا۔ فوراً حواس درست ہوئے۔ خوف وہراس
کم ہوا۔ ڈھارس بندھی کوئی آدمی اس روح فرسا تنہائی مین مدد کو آپہونچا۔ کچھ تسکین ہوئی۔ دل
ٹھہرا۔ خیالات پریشان ہٹے۔ اور بیساختہ پکار اوٹھے "کون ہے بھئی"
دربان۔ حضور نمک خوار۔ اسوقت ایک صاحب تشریف لائے ہین۔ کہتے ہین مجھے بڑی ضرورت
ہی۔ اتھالی کی بابتہ کچھ کہنا ہے۔
سر اڈمنڈ۔ ہان ہان آنے دو۔ بلالو۔ بلالو۔ جلدی۔

دربان جسوقت پلٹ کے بلانے گیا انکو پھر خیال آیا۔ بس اب صرف دو ہی منٹ ہین۔ معلوم ہوا جاتا ہے اسی مین وار انیا رہا ہے۔ لیکن مرنے کے تو کوئی آثار پائے نہین جاتے (قہقہہ لگاکے) ابھی تک تو اچھے خاصے۔ ہٹے کٹے ہین۔ واہ وا۔ بھلا مرتے وقت یہ حالت کسیکی ہوتی ہے۔

کوئی ڈیڑھ منٹ گزرا ہوگا۔ کہ کسی کی آہٹ معلوم ہوئی۔ یہ دروازے تک لپکے استقبال کو۔ نرم و نازک آواز سے جس سے کچھ کچھ انکے کان آشنا تھے اونسے پوچھا "کیا سراڈمنڈ مارٹمر" انہونے جواب دیا "جی ہان"

اہا ابا جان کا قاتل ہے۔ تو لے"

اور نکال کے خنجر سینے مین بھونک دیا۔

انکے مُنہ سے صرف اسقدر نکلا "یا خدا بچانا" اور قاتل کے قدموں کے قریب ہین کود ہین ڈھیر ہوگئے۔ قاتل ایک بھیس بدلے عورت تھی۔ جو یہ کہتی ہوئی باہر نکلی "اب جا کے پالن سرنی کے کلیجے مین ٹھنڈک پڑی" اور نہایت تیزی اور جستی سے اک سمت کو چلدی۔

حضرات ناظرین یاد ہوگا ایکدفعہ پہلے ہی ایک شخص نے برک شائر کے راستے مین ہمارے بیچارے بیگناہ سراڈمنڈ پر ہاتھ چلایا تھا۔ وہان تبھی یہی پالن تھی۔

جسوقت یہ دم توڑ رہے تھے۔ ٹمٹھی نے آہستہ کان مین کہا "تمکو لازم تھا حسن اخلاق اختیار کرتے جس سے تمہاری سوا ئے عمری اور ہی کچھ ہوجاتی اور وہ سلسلہ واقعات ٹوٹ جاتا جسکے ہاتھون آج یون بے وقت موت نصیب ہوئی"

انہون نے آنکھین کھولدین۔ ٹمٹھی کی صورت سامنے ہے جسکے چہرے سے چارون طرف نور کی شعاعین نکل نکل کے کمرے بھر کو جگمگا رہی ہین۔

ادھر روح نے قالب خالی کیا۔ اُدھر بارہ کا گجر بجا۔

اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝

اللہ بس باقی ہوس

نئے ناول! نئے ناول!! نئے ناول

مظفر و رامابائی - عہد اورنگ زیب محمد عالمگیر شاہ ہندوستان کا ایک سچا واقعہ جذبات عشق کا ہو بہو چربہ - جوش الفت کی بعینہ نقل - ہندو اور مسلمانوں کی اخلاقی کا ایک انصافانہ نقشہ - عشق و مذہب کی جنگ کا واقعی مرقع - جسے حضرت عاشق حسین عاشق لکھنوی کی بے بہا طبیعت کا نتیجہ کہنا زیبا ہے - اسکے واقعات ایسے دلچسپ اور بے نظیر ہین کہ ایک صفحہ پڑھئے پھر یہ ممکن نہین کہ آپ نہ پڑھین مجم ۱۵۲ صفحہ قیمت کچھ بھی نہین صرف فی جلد ۱۲؍

امراؤ جان ادا - کی سرگذشت - امراؤ جان کی صورت اور مرزا رسوا کی مصوری دیکھنے کے قابل ہے - سوسائٹی کی تصویرین اگر دیکھنا ہون تو اس مین دیکھئے - کوئی پہلو زندگی کا ایسا نہین جسپر دقیق نظر نہ کی گئی ہو - زبان شستہ - سلیس جو لکھنؤ کا روزمرہ ہے - حسب موقع اشعار - واقعات اصل سے مطابق کڑیکر چلتے پھرتے بولتے چالتے نظر آئین گے - کارآمد اخلاقی اصول کی تشریح - فلسفیانہ مضامین - انسانی جذبات اور خیالات کے نشو و نما - اونکا ظہور اور ترقی اتفاقات کے اثر - شوق و ارادہ کی کارستانی - تدبیر اور تقدیر کا تنازع - امید و بیم کی معطل حالت - مذہب کی تسکین دہی - بری زندگی کی عبرت خیز حالت ایسی نہین جو ناظرین کے دل پر عمدہ اثر نہ ڈالے قیمت فی جلد ۱۲؍

جنون انتظار یا فسانہ مرزا رسوا - مصنفہ امراؤ جان ادا - جو صاحب امراؤ جان کو پڑھین وہ اسے بھی ضرور دیکھین - مثنوی نالہ رسوا ایسی قیامت کی ہو کہ ناظرین داد دینگے - قیمت فی جلد ۱۲؍ طلسم اسرار - ایک نیا ڈراما قیمت ۳؍

مثنوی امید و بیم - مصنفہ مرزا محمد ہادی صاحب مرزا - ایک حصہ مین عشق و جوانی کی حالت کا دلچسپ مؤثر سین - اور دوسرے حصے مین حکمت جدید کے اکثر مسائل بیان کر کے انسان کی حالت پر ایک وسیع نظر ڈالی گئی ہے اور امید و بیم کی کیفیت خواب کے پیرایہ مین بیان کی گئی ہے - قیمت ۱۲؍

شوخ دیدہ - یعنی مسمیہ یہ اور حسین کی محبت کا فوٹو - واقعات کی شوخی جگر مین چٹکیان لیکر بے چین کرتی ہے - قیمت - عہ؍

فلورا فلورنڈا اسلامی امیر عبدالرحمن ثانی فرمانروائے اسپین کے عہد کا ایک دلچسپ تاریخی ناول تصویر ہے پادریون اور گرجا کی اچھوتیون کا کچا چٹھا۔ مصنفۂ مولوی عبدالحلیم صاحب شرر لکھنوی۔ اس ناول مین بتایا گیا ہے کہ کن ذلیل کوششون اور کیسی شرمناک کارروائیون سے اُن دنون مذہب کی تائید اور تقویت کی جاتی تھی اور کلیسا اور خانقاہون کی مخفی عزلت کدون مین لوگ کن سیہ کاریون مین مشغول تھے۔ اور اس مذہب کا دامان ریا چاک کیا گیا ہے۔ جسنے نفس کشی اور تزہد کو ترقی نفس انسانی کا لازمی زینہ قرار دیا ہے اور اوسکے متقی اور پرہیزگار جو تقدس کا ظاہری جامہ پہنے ہین اپنی اصلی ہیئت مین دکھائے گئے ہین۔ حجم تین سو صفحے قیمت عہ

فردوس برین۔ شرر کا دلچسپ ناول جسمین باطنین کے حیرت انگیز تاریخی حالات اور اونکی قوت اور سلطنت کی عروج و زوال کے واقعات ایک دلچسپ پیرایے مین بیان کیے گئے ہین پہلے ہی باب مین "پریون کے غول [redacted] ہے۔ قیمت عہ

ارمان۔ ایک پُر درد بھرا واقعہ۔ دلی کی ستھری اور دل لبھاؤ والی زبان مین۔ عبرت کا مثل جلوہ ترقی کی معراج کا زمانہ۔ اور تعلیم یافتہ لوگون کی رنگیک بتحاہل مصنفۂ آغا شاعر دہلوی۔ قیمت۔ عہ

معشوقۂ عرب۔ اس ناول مین لائق مصنف نے اہل عرب اور ترک کے طرز تمدن کا اچھے پیرایے مین فوٹو اوتارا ہے قیمت فی جلد۔۔۔ عہ

چاک گریبان۔ ایک حسرت انگیز ناول مصنفۂ حضرت وحشی نگرامی عفا اللہ عنہ۔ حسین غریب اور بیکس مسلمان بیواؤن کے دلگداز حالات۔ زمانہ کی سرد مہری۔ پابندی مراسم کے بُرے نتائج۔ حسرت واندوہ۔ یاس و حرمان۔ ناکامی و جگر سوزی کا بہت ہی پُر درد خاکہ کھینچا گیا ہے۔ عہ

ناول ربط ضبط۔ ہر دو حصہ۔ ایک سجا۔ دلکش ناول۔ مختلف خصائل و طبائع انسانی کی تصاویر کا مرقع و دلچسپ واقعات کے فوٹو کا البم۔ پُر تاثیر مناظر کا مخزن۔ معقول و مفید نصائح اور عبرتون کا معدن قیمت۔ عہ

ناول مرزا لمتا۔ مصنفۂ مرزا محمد عباس حسین صاحب ہوش۔ عہ

ناول کیفر کردار۔ مصنفۂ جناب میرزا عبداللہ حسرتی۔ لکھنوی۔ یہ ناول تیس برس کی کبیتی و ناول خوانی کا ثمرہ ہے۔ عیاری۔ عجائبات۔ عبرت بحر تبہ۔ مکر و فریب عشق و شہوت۔ ایک کتاب پانچ فائدے ہر مذاق کے انسان کو ناول کی کے ساتھ وقت گزرنے کا مفید مصالحہ قیمت۔ عہ

المستہر
بے نظیر ورما۔ امین آباد۔ لکھنؤ